البهائية

نقد و تحليل

www.KitaboSunnat.com

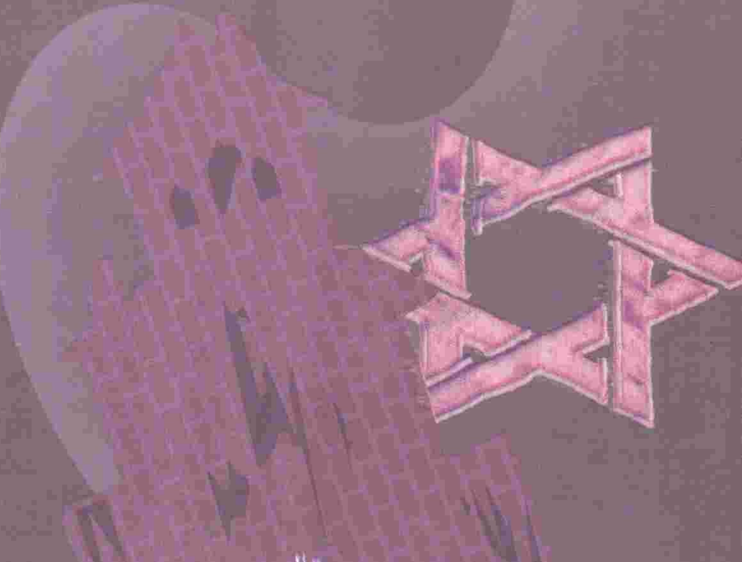

تاليف

الأستاذ إحسان إلهي ظهير رحمة الله عليه

١٩٤١ء — ١٩٨٧ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم
رحمن لائبریری
حافظ عبداللہ عزیز
Cell:
03334554058
0303-4807363

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

البہائیہ

نقد و تحلیل

www.kitabosunnat.com

تالیف

الاستاذ احسان الٰہی ظہیر رحمۃ اللہ علیہ

۱۹۴۱ء — ۱۹۸۷ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم
رحمٰن لائبریری
Call: 03334554058 0303-4807363
حافظ عبداللہ عزیز

فہرست

⊙ پیشِ لفظ ---- 11
⊙ پیشِ گفتار ---- 31

باب 1

⊙ بہائیت ...تاریخ اور مقامِ آغاز ---- 35
❀ قبولِ بابیت ---- 43
❀ مرزا حسین علی کی بزدلی، منافقت اور مکاری وفریب کاری ---- 46
❀ استعمار کی دوستی اور ایجنٹی ---- 52
❀ بغداد سے جلاوطنی اور بھائی سے اختلافات ---- 61
❀ علانیہ دعویٰ ---- 66
❀ قاتل اور سفاک ---- 71
❀ وفات ---- 83
❀ حسین علی کی اولاد اور وصیت ---- 86
❀ تین اہم امور ---- 89
❀ اول ---- 90
❀ دوم ---- 93
❀ سوم ---- 97

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❀ شیرازی کی تضاد بیانیاں ---------- 101
❀ مولفات ---------- 105

باب 2

⊙ مازندرانی اور اس کا دعویٰ ---------- 108

باب 3

⊙ بہائی تعلیمات ---------- 151
❀ (1) وحدتِ ادیان ---------- 154
❀ اسلام دینِ فطرت ہے ---------- 177
❀ (2) وحدتِ اوطان ---------- 186
❀ (3) وحدتِ زبان ---------- 194
❀ (4) عالمی امن ---------- 202
❀ (5) مساواتِ مرد و زن ---------- 212
❀ اسلام اور عورت ---------- 213
❀ اسلام میں عورت کا مقام ---------- 217
❀ بہائی دین میں عورت ---------- 222

باب 4

⊙ بہائی شریعت اور اس کی نامعقولیت ---------- 232
❀ نظامِ عبادت ---------- 249
❀ بہائیوں کے ہاں نماز ---------- 249
❀ باجماعت نماز ---------- 252
❀ نماز ادا کرنے کا طریقہ ---------- 253

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

❀ اسلام کی کاملیت اور جامعیت ---------- 255

❀ بہائی روزہ ---------- 260

❀ بہائیت میں زکات ---------- 263

❀ حج ---------- 266

❀ بہائیوں کا کعبہ ---------- 267

❀ بہائی مذہب میں صفائی اور طہارت ---------- 271

❀ بہائی دین میں توحید کا تصور ---------- 274

❀ اللہ تعالیٰ کے متعلق عقیدۂ بہائیت وہ ربانی، کینونی (ساختیاتی/وجودی) ہے ---------- 275

❀ بہائیت میں رسالت ونبوت کا تصور ---------- 281

❀ آخرت کے معاملات ---------- 283

❀ احکام ومعاملات ---------- 283

❀ بہائی مذہب میں محرمات ---------- 284

❀ زنا اور ایک سے زیادہ شادیاں ---------- 287

❀ دینِ اسلام پر ایک نظر ---------- 293

❀ خاوند تبدیل کرنا ---------- 298

❀ مہر ---------- 299

❀ کھانے پینے کی اشیا اور لباس ---------- 301

❀ منبر اور کرسی کا استعمال ---------- 306

❀ حریتِ فکر کی مخاصمت ---------- 306

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❀ جہاد کی مخالفت ---------- 317

❀ سیاست کی مخالفت ---------- 319

❀ وراثت کے احکام ---------- 329

❀ دن، مہینے اور عیدیں ---------- 331

❀ بیت العدل ---------- 334

باب 5

⊙ حسین علی مازندرانی کی زبان و اسلوب ---------- 337

❀ دیگر کتابیں ---------- 365

باب 6

⊙ بہائیت کی پیشین گوئیاں ---------- 378

❀ پہلی پیشین گوئی ---------- 386

باب 7

⊙ بہائیت کے جھوٹ ---------- 410

باب 8

⊙ بہائیت کے پیشوا اور فرقے ---------- 451

❀ ولادت اور پرورش ---------- 452

❀ تعلیم و تربیت ---------- 456

❀ منافقت اور مکاری ---------- 456

❀ استعمار کی آلہ کاری ---------- 462

❀ جھوٹ اور حقائق ---------- 463

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❀ یورپ اور امریکا کے دورے ---- 465

❀ جنگی اور خارجی امداد ---- 466

❀ حسین علی کا خلیفہ اور وصی ---- 468

❀ بہائی کے ساتھ اختلافات ---- 470

❀ عباس آفندی کے جرائم اور شرمناک کام ---- 473

❀ بیوہ بھاوج کو اغوا کرنے کی کوشش ---- 473

❀ ثبوت پیشِ خدمت ہے ---- 474

❀ مخالفین کو قتل کرانا ---- 475

❀ دعوائے نبوت و رسالت ---- 479

❀ عباس آفندی کی موت ---- 483

❀ شوقی آفندی ---- 484

❀ ابوالفضل گلپائیگانی ---- 490

❀ مرزا محمد علی ---- 496

❀ ابراہیم جارج خیر اللہ ---- 497

❀ مس مارتھا روٹ اور لورا کلفرڈ برنی ---- 497

❀ سماء اللہ اور سماویہ ---- 498

❀ ساتواں فرقہ ---- 502

❀ آٹھواں فرقہ ---- 502

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید، عصرِ حاضر کے ایک جید پاکستانی عالمِ دین، عظیم مذہبی و سیاسی راہنما، بے مثال اور دبنگ خطیب، عالمی شہرت کے حامل محقق و مصنف اور نامور مفکر تھے۔ انھوں نے ساری زندگی قال اللہ وقال الرسول کی صدائیں بلند کرتے گزار دی اور اپنی دلیرانہ تقریروں، تبلیغی کوششوں اور بلند پایہ کتابوں کے ذریعے شیعیت، مرزائیت، اسماعیلیت، بابیت، بہائیت اور دیگر گمراہ فرقوں کا اصل چہرہ امت کو دکھا دیا۔ گمراہ فرقوں کے خلاف اس جنگ میں وہ اس حد تک آگے جا چکے تھے کہ انھوں نے اسی راہ میں اپنی جان بھی قربان کر دی اور شہادت کا جامِ سعادت نوش فرمایا۔ وہ اہلِ حدیث کے گلِ سرسبد تھے تو علمائے سنت کا فخر...!

ولادت:

علامہ ظہیر 1306ھ بمطابق 1940ء کو سیالکوٹ میں ایک متدین، غیور اور متمول خاندان میں پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم:

آپ نے مقامی پرائمری سکول سے ابتدائی تعلیم حاصل کی اور سیالکوٹ ہی میں صرف نو سال کی عمر میں قرآنِ کریم بھی حفظ کر لیا۔

دینی تعلیم:

پرائمری سے فراغت اور حفظ قرآن کی سعادت کے بعد حضرتِ علامہ شہید

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے دینی تعلیم کے حصول کے لیے گوجرانوالہ شہر کا رخ کیا اور اس وقت کی معروف دینی درس گاہ جامعہ اسلامیہ میں داخلہ لے لیا۔ وہاں کے نامور اساتذہ سے کسبِ فیض کرنے کے بعد آپ مزید اپنی علمی پیاس بجھانے کے لیے فیصل آباد تشریف لے گئے اور وہاں جامعہ سلفیہ میں داخلہ لے لیا۔ آپ نے حدیث، تفسیر، عربی زبان و ادب اور منطق و فلسفے میں مہارت حاصل کی۔ آپ نے جن اساتذہ سے علم حاصل کیا، وہ سب اپنے اپنے فن کے امام تھے۔ حدیث میں حافظ محمد گوندلوی رحمہ اللہ اور مولانا عطاء اللہ حنیف کی شاگردی اختیار کی اور منطق و فلسفے میں مولانا شریف اللہ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا۔

اعلیٰ تعلیم:

1963ء کی دہائی کے اخیر میں آپ کو عالمِ اسلام کی عظیم درس گاہ اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ میں تعلیم حاصل کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ 1967ء میں آپ نے یونیورسٹی میں پہلی پوزیشن کے ساتھ کلیہ شرعیہ میں بی۔ اے کی ڈگری حاصل کی اور 93% نمبر حاصل کیے۔ اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد آپ پاکستان واپس تشریف لے آئے اور پنجاب یونیورسٹی لاہور سے اردو، عربی، فارسی، سیاسیات اور دیگر تین مضامین میں ایم۔ اے کی ڈگریاں حاصل کیں۔ بعد ازاں کراچی یونیورسٹی سے ایل۔ ایل۔ بی بھی کیا۔

عہدے:

① مدیر ماہنامہ ''ترجمان الحدیث'' لاہور

② مدیر ہفت روزہ ''اہلِ حدیث'' لاہور

③ خطیب، جامع مسجد اہلِ حدیث چینیانوالی لاہور۔

احسان الٰہی ظہیر ایک بلند ہمت انسان تھے، انھوں نے پہلے دن سے دعوت وتبلیغ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور دفاع اسلام کو اپنی زندگی کا مقصد بنا لیا تھا اور دنیا کی کوئی چیز ان کے راستے کی رکاوٹ نہ بن سکی۔ جب آپ اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ سے فارغ ہوئے تو سعودی حکومت نے ان کو سعودی عرب ہی میں کام کرنے کی پیش کش کی، لیکن انھوں نے شکریے کے ساتھ معذرت کر لی، کیوں کہ یہ آیتِ کریمہ ہمیشہ ان کے پیشِ نظر رہی:

﴿وَ مَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَ لِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ﴾ [التوبة: ١٢٢]

''اور ممکن نہیں کہ مومن سب کے سب نکل جائیں، سو ان کے ہر گروہ میں سے کچھ لوگ کیوں نہ نکلے، تاکہ وہ دین میں سمجھ حاصل کریں اور تاکہ وہ اپنی قوم کو ڈرائیں، جب ان کی طرف واپس جائیں، تاکہ وہ بچ جائیں۔''

ڈاکٹر محمد لقمان سلفی رسالہ ''الدعوة'' میں ان کے بارے میں کہتے ہیں:

''میں اس مجاہد کو پچیس سال سے زائد عرصے سے جانتا ہوں۔ یہ اس وقت کی بات ہے، جب ہم دونوں اسلامی یونیورسٹی میں ایک ساتھ پڑھتے تھے۔ میں چار سال تک اس کے پہلو بہ پہلو بیٹھتا رہا، وہ ایک انتہائی ذہین طالبِ علم تھا، جو پڑھائی، تحقیق اور مناظرے میں ہمیشہ اپنے ساتھیوں پر فوقیت لے جاتا، وہ ہزاروں احادیث کا حافظ تھا، وہ کلاس سے نکلتا تو سیدھا محدثِ شام علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کے پاس چلا جاتا۔ یونیورسٹی کے صحن میں چٹائی پر ان کے سامنے بیٹھ جاتا اور ان سے حدیث، اصطلاحات اور رجال کے بارے میں پوچھتا اور بحث مباحثہ کرتا۔ علامہ صاحب رحمہ اللہ بھی بڑے کشادہ ظرف تھے، وہ اس کے سوالات توجہ سے سنتے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محبت سے جواب دیتے، گویا انھوں نے بھانپ لیا تھا کہ کل کو اس نوجوان کی زبان اور قلم دعوت کے میدان میں عظیم کارنامے سرانجام دیں گے۔"

علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ نے دعوت و تبلیغ، اشاعتِ سنت، ردِ بدعت اور گمراہ فرقوں کی گمراہیوں کا پردہ چاک کرنے میں بڑا اہم کردار ادا کیا، ان کی بیش قیمت تصانیف اور بابرکت علم نے گمراہ فرقوں اور غلو پرست گروہوں کو وہ چرکے لگائے جو تیر و تفنگ کو بھی مات دے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کتابوں کو شہرت و برکت سے نوازا۔ انھوں نے ان فرقوں کے افکار اور گمراہیوں کو کھول کھول کر بیان کرنے کے لیے قریہ، قریہ اور ملک ملک سفر کیا۔ کبھی آپ کا لیکچر کویت میں ہوتا تو کبھی سعودی یونیورسٹیز میں۔ حج کے موسم میں آپ تمام دنیا سے آئے ہوئے حاجیوں کو اپنا مخاطب بناتے اور ان کے سامنے دین کی سچی تعلیمات پیش کرتے۔ آپ نے عراق و امریکا میں کانفرنسوں سے خطاب کیا۔ قادیانیوں، بہائیوں اور شیعوں کی کتابوں کی تلاش میں برطانیہ، مصر اور ایران کے کئی سفر کیے اور اسماعیلیوں کی کتابوں اور مراجع کی تلاش و جستجو میں مراکش، تیونس، اسپین اور فرانس جیسے ممالک کی خاک چھانی۔ انھوں نے فرقوں کے بارے میں جو کچھ لکھا، انھی کی کتابوں سے لکھا، تاکہ ان کے بارے میں ان کا لکھا ہوا ایک ایک حرف مستند ہو اور کسی کو جرأتِ انکار نہ ہو۔

ان کی کتابوں کی قبولیت کا باعث ...اخلاص اور للّٰہیت:

احسان الٰہی ظہیر کی کتابوں سے اخلاص اور بے ریائی کی وہ خوش بو اُٹھتی ہے، جس نے ان کو زبردست پذیرائی اور قبولیتِ عام بخشی ہے۔ وہ اپنی دعاؤں میں ہمیشہ سنت کی سربلندی مانگتے تھے اور اُمت کی خیر خواہی کے خواست گار ہوتے تھے۔ وہ ایک جگہ لکھتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''میں اللہ تعالیٰ سے اُمید رکھتا ہوں کہ وہ اس کتاب کے ساتھ دور و نزدیک کے تمام لوگوں کو فائدہ پہنچائے، اس کو خالص اپنی رضا کے لیے قبول فرمائے، اس کو میرے لیے دین و دنیا اور آخرت میں ذخیرہ کر لے اور مجھے اپنے نبی کے صحابہ، رفیقوں، شاگردوں، اسلاف امت، علمائے اسلام اور صلحائے کرام کے قدموں میں اُٹھائے، یقیناً وہ سننے والا اور قبول کرنے والا ہے۔''

ایک دوسری جگہ لکھتے ہیں:

''میں اللہ علی و قدیر سے دعا گو ہوں کہ وہ حق اور اہلِ حق کی نصرت کرے، باطل اور اہلِ باطل کو رسوا کرے، ہمیں اچھی طرح حق دکھا کر اس کی پیروی کی توفیق بخشے اور ہمیں اچھی طرح باطل دکھا کر اس سے بچنے کی ہمت عطا کرے۔''

ایک جگہ اس طرح رقم طراز ہیں:

''ہم جو کتابیں لکھتے ہیں تو اس لیے نہیں کہ فلاں کو خوش کریں، فلاں کو ناراض، ہمارے پیشِ نظر کوئی دنیاوی خدمت نہیں ہوتی، حتی کہ علمی خدمت بھی نہیں، بلکہ ہم جو لکھتے ہیں، صرف اسلام کی خدمت میں، اس کی حرمت و تقدس کے دفاع میں لکھتے ہیں۔ صرف اسلام کی غیرت اور اسلام کے تعصب میں، ہم اس سے غلو پرستوں کی تحریف، باطل پسندوں کی خود ساختہ باتوں اور جاہلوں کی تاویل دور کرنے کے لیے اپنے اشہبِ قلم کی عنان ڈھیلی چھوڑتے ہیں۔ جو اپنی بدعات، شرکیات اور بکواسات سے اسلام کے خوبصورت، روشن اور تاب دار چہرے کو گندہ اور آلودہ کرنے کی کوشش کرتا ہے، ہم اس کا ہاتھ روکنے کے لیے میدان میں اُترتے ہیں۔ منحرف فرقوں اور اسلام کے بانی گروہوں کے بارے میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لکھنا اور تحقیق کرنا، یہی ایک مقصد اور یہی حقیقت ہے تو آج تک ہم نے ان کے بارے میں جو لکھا ہے تو صرف اس لیے کہ ﴿لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ﴾ "جو ہلاک ہو تو دلیل سے اور جو مرے تو بھی دلیل سے۔" وما علينا إلا البلاغ المبين، والله ولي التوفيق، فهو حسبي ونعم الوكيل."

انھوں نے 1984/8/14ء کو اپنے مصر کے دورے کے دوران میں، جس کے نتیجے میں ان کی کتاب "الرد الكافي على مغالطات الدكتور علي عبد الواحد وافي" معرضِ وجود میں آئی، یہ بیان دیا:

"میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ مجھے مصر چھوڑنے سے پہلے پہلے دو دِنوں کے دوران میں یہ ذمے داری ادا کرنے اور صحیح بات بیان کرنے کی توفیق دے۔ آخر میں مَیں علمائے مصر اور بالخصوص علمائے ازہر سے ملتمس ہوں کہ وہ اپنے دینی فریضے اور اپنے کردار ادا کریں، جو ان سے ہر حال میں دین و شریعت کے دفاع کا تقاضا کرتا ہے۔ ہم اپنی کم مائیگی کے باوجود مصر آئے اور ہمارے جو بس میں تھا، ہم نے وہ کیا، اب یہ ان کی ذمے داری ہے کہ وہ اینٹ کا جواب پتھر سے دیں، مسلمانوں کو اپنے علم سے مستفید کریں اور باطل پرستوں کی سازشوں کا خاتمہ کرے۔ والله ولي النعم، وهو ملهم التوفيق، وصلى الله علىٰ رسوله خير خلقه محمد و علىٰ آله و أزواجه وأصحابه الأخيار ومن تبعهم إلى يوم الدين."

نیز وہ لکھتے ہیں:

"میں اللہ سے دعا و درخواست کرتا ہوں کہ وہ ہماری نیتوں کو اپنی رضا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لیے خالص کرے اور ہمیں صحیح عقیدے اور صراطِ مستقیم کا دفاع کرنے والوں میں بنائے، وہ سننے والا اور قبول کرنے والا ہے۔"

مناظرے اور علمی مباحثے:

کئی سالوں تک ان تمام گمراہ فرقوں کے گہرے مطالعے اور ان کے افکار و عقائد اور اسلام دشمن مقاصد سے اچھی طرح آگاہی حاصل کرنے کے بعد علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ نے ایسے بہت سے باطل فرقوں سے مناظرے اور علمی مباحثے کیے۔ یہ مناظرے کئی فرقوں کے ساتھ ہوتے رہے، جن میں سرفہرست، خرافات پسند، تقلید مزاج، گروہی تعصب رکھنے والے، سوشلسٹ، کمیونسٹ، شیعہ، قادیانی، بہائی اور عیسائی تھے۔ ان مباحثوں کی پاداش میں انھیں کئی مرتبہ جیل کی ہوا بھی کھانا پڑی، تاہم وہ ان مناظروں، مباحثوں اور علمی سرگرمیوں کے ذریعے اللہ کے فضل و کرم سے بڑی حد تک ان گمراہ آوازوں کو روکنے میں کامیاب بھی ہوئے۔

علامہ صاحب کی کتابوں کی قدر و قیمت:

جب انسان علامہ صاحب کی کتابوں کے چمن کی سیر کرتا ہے تو اس کے سامنے علامہ رشید رضا مصری کا یہ جملہ گھومنے لگتا ہے، جو انھوں نے علامہ شاطبی کی کتاب "الاعتصام" کے مقدمے میں لکھا ہے:

"خدیوی دار الکتب میں داخل ہو، اس کے خزانوں میں رکھی ہوئی ہزاروں کتابوں پر ایک نظر ڈال، تجھے ان کی کثرت قلت محسوس ہوگی اور کثیر قلیل، کیوں کہ ان میں بہت تھوڑی اور قلیل ایسی کتابیں ہیں، جن میں تجھے وہ صحیح علم ملے گا، جو کہیں اور سے نہیں ملے گا، کیوں کہ یہ اللہ کی عطا ہے، جو وہ ہر کسی کو نہیں دیتا۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بخدا علامہ احسان کی کتابیں اسی قلیل کی قبیل سے تھیں۔ کسی شاعر کا کہنا ہے:

قَلِيْلٌ مِّنْكَ يَكْفِيْ وَلٰكِنْ
قَلِيْلُكَ لَا يُقَالُ لَهٗ قَلِيْلٌ

''تیری طرف سے قلیل بھی کافی ہے، لیکن تیرے قلیل کو قلیل نہیں کہا جا سکتا۔''

علامہ صاحب نے جن جن فرقوں کے بارے میں کتابیں لکھی ہیں، ان کی یہ کتابیں ان فرقوں کے افکار و عقائد کے بارے میں بڑی گہری تحقیقات اور انتہائی مفید و اہم مطالعات پر مشتمل ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ علمی حلقوں کے ساتھ ساتھ حکمرانوں نے بھی ان میں زبردست دلچسپی لی۔ شاہ فیصل رحمہ اللہ نے ان کی کتابیں خرید کر افریقہ، ایشیا اور یورپ میں مفت تقسیم کروائیں۔ اسی طرح مفتی اعظم سعودی عرب علامہ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ، وزیر عدل علامہ ابراہیم بن محمد بن ابراہیم آل شیخ، جنرل سیکرٹری رابطہ عالم اسلامی علامہ محمد بن علی حرکان، سفیر سعودیہ علامہ عبداللہ مطلق اور شیخ شربتلی نے ان کی کتابوں کو مختلف ممالک اور اسلامی مراکز میں وسیع پیمانے پر فروغ دیا۔

عربی کتب:

① الشيعة والسنة:

علامہ صاحب 18، ربیع الثانی 1393ھ بمطابق 1973ء اس کتاب کی تصنیف سے فارغ ہوئے۔ اس کتاب نے علمی اور دینی حلقوں میں زلزلہ برپا کر دیا اور جھوٹ و افترا پردازی کے خمیر سے تشکیل پانے والے تقیے کا حقیقی چہرہ سب کے سامنے ننگا کر دیا۔ انھوں نے اس کتاب میں اس فرقے کے اللہ، اس کے رسول، صحابہ کرام، ائمۂ اسلام اور کتاب اللہ کے بارے میں عقائد سے پردہ کشائی کی۔ فرقوں اور گروہوں کی پوری تاریخِ تالیف میں یہ پہلی کتاب منصۂ شہود پر آئی، جس میں اتنی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

تفصیل کے ساتھ خود شیعہ کی معتبر اور مستند کتابوں سے حوالے اور عبارتیں نقل کی گئیں، جن عبارتوں سے وہ دلیل لیتے ہیں، ان کو صفحہ نمبر، جلد نمبر اور سنہ اشاعت سمیت نقل کیا گیا ہے۔ جدید دور میں لکھی جانے والی کتابوں میں یہ ایک بے نظیر کتاب ہے۔

② "**الشيعة و اهل البيت**":

یہ کتاب متعدد مرتبہ شائع ہوئی، آخری اشاعت 1983ء کی ہے۔ اس کتاب میں فاضل مصنف نے آلِ بیت کے ساتھ محبت و عقیدت کا دعویٰ رکھنے والوں کی حقیقت بیان کرتے ہوئے دلائل سے ثابت کیا ہے کہ یہ لوگ جو آلِ بیت کا دم بھرتے ہیں، حقیقت میں نہ صرف ان کے شدید ترین دشمن ہیں، بلکہ ان کی مخالفت میں اس حد تک بڑھے ہوئے ہیں کہ ان پر الزامات اور تہمتوں کا کیچڑ ڈال کر ان کی گستاخی کرتے ہیں، حالاں کہ وہ ان سب تہمتوں سے بَری ہیں۔

③ "**الشيعة والتشيع، فرق و تاريخ**":

شیعہ قوم کے متعلق مرحوم کی یہ آخری کتاب ہے، اس کتاب کی خوبی یہ ہے کہ یہ تشیّع اور شیعہ کی تاریخ کے ساتھ ساتھ پہلے شیعہ مذہب میں ہونے والی تبدیلی اور ان کے ان فرقوں پر بھی بحث کرتی ہے، جو اس نام کے تحت بعد میں پیدا ہوئے، خواہ وہ وقت کے ساتھ ساتھ ختم ہوگئے یا ابھی تک باقی ہیں۔ اسی طرح اس کتاب میں ان کا اصحابِ رسول بالخصوص حضرت عثمان اور حضرت امیر معاویہ کو سب وشتم کا نشانہ بنانے کا بھی علمی و منطقی جائزہ لیا ہے اور اس کی تردید کی ہے۔

④ "**الشيعة والقرآن**":

اس کتاب میں علامہ احسان الٰہی ظہیر نے شیعہ کے قرآن کے بارے میں موقف اور اس میں تبدیلی و تحریف کے عقیدے کو بیان کر کے ان کو سرِ عام ننگا کر دیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ انھوں نے خود شیعہ کی معتبر کتابوں سے اس عقیدے کی ان کے بڑے بڑے اماموں کی طرف نسبت ثابت کی ہے، تاکہ سادہ لوح اہلِ سنت ان کے تقیے کی ملمع کاری کا شکار نہ ہو جائیں۔

یہ کچھ زیادہ کتابیں نہیں، بلکہ چار کتابوں کا سلسلہ ہے، لیکن یہ کتابیں اس فرقے پر تحقیق و مطالعہ کرنے والے محقق کو بہت سی تاریخی اور اعتقادی کتابوں سے بے نیاز کر دیتی ہیں، بلکہ فاضل مولف نے جب ان کتابوں میں ان کی عقل و منطق کے خلاف گمراہیوں کا پردہ چاک کیا کہ جن کو بہت سے شیعہ بھی تسلیم نہیں کرتے تو انھوں نے اپنے مذہب میں صحیح غلط اور حق و باطل کی تمیز کرنے کے لیے غور و فکر شروع کر دیا، ان چاروں کتابوں کی یہ خصوصیت ہے کہ ان میں تکرار ہے نہ مشابہت۔

⑤ "الرد الكافي على مغالطات الدكتور علي عبدالواحد وافي":

ایک مصری ڈاکٹر نے "بين الشيعة والسنة" کے نام سے علامہ احسان الٰہی ظہیر کی کتاب "الشيعة والسنة" کا جواب لکھا، جس میں اس نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ شیعہ مذہب اہلِ سنت کے مذہب سے بہت زیادہ دور نہیں اور شیعہ سنی اختلافات کی حقیقت خود اہلِ سنت کے آپس کے اختلافات سے زیادہ نہیں۔

خدا جانے کس طرح یہ اتنی سادگی اور دریا دلی سے ان کو ان اعتقادات اور افکار سے بَری قرار دینے کی کوشش کرتا رہا ہے، جو ان کے دین کی اساس اور ان کے مذہب کی بنیاد ہیں۔ پھر اس نے ان کے لیے ایسے ایسے عذر تلاش کرنے کی جراَت دکھائی ہے، جن کو انھوں نے خود بھی کبھی سوچا نہ عذر بنایا۔ عجب بات تو یہ ہے کہ وہ ایسے ملک کا باسی ہے، جو سنی ملک ہے اور اس میں شیعہ اور شیعیت کا تقریباً خاتمہ ہو چکا ہے۔ ایک وقت تھا کہ وہاں فاطمیوں کا غلبہ تھا، انھوں نے اہلِ سنت کو پکڑ پکڑ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر ذبح کیا اور صدیوں تک اہلِ سنت کی مساجد، مجالس اور اہم مقامات پر اکابر صحابہ کرام کو دشنام طرازی اور تبرا بازی کا نشانہ بنایا جاتا رہا۔

کتنے افسوس کی بات ہے کہ آج سادہ لوح اہلِ سنت قتلِ حسین اور حبِ آلِ بیت کے نام سے رافضیوں کی آنکھوں سے نکلنے والے مگر مچھ کے آنسوؤں سے دھوکا کھا کر ان کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرنا شروع کر دیتے ہیں، لیکن تاریخ ان حقائق کو بیان کرتی ہے، جو ان کی جعلی محبت کا پول کھول دیتے ہیں۔

علامہ صاحب نے اپنی اس کتاب میں مذکورہ ڈاکٹر کا جواب دیا ہے، جو ان کی ریاکارانہ گریہ زاری سے دھوکا کھا کر ان کے دفاع کے لیے اُٹھ کھڑا ہوا اور انھوں نے اس کو سمجھایا ہے کہ وہ اس روش کو ترک کر دے، کیوں کہ یہ ایسا کام ہے، جو انسان کو ایسے لوگوں کا عقیدت مند بنا دیتا ہے، جن سے اللہ خود براءت کا اظہار کرتا ہے:

❁ ﴿وَ مَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ﴾ [المائدۃ: ۵۱]

''اور تم میں سے جو انھیں دوست بنائے گا تو یقیناً وہ ان میں سے ہے۔''

❁ ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ﴾ [الممتحنۃ: ۱۳]

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ان لوگوں کو دوست مت بناؤ، جن پر اللہ غصے ہو گیا۔''

⑥ ''الإسماعیلیة، تاریخ و عقائد'':

یہ کتاب 12 / شوال 1405ھ بمطابق 1985ء کو مکمل ہو کر زیورِ طباعت سے آراستہ ہوئی۔ اس کتاب کی دو اقسام ہیں: تاریخ اور عقائد۔ تاریخ کا بیان چار ابواب پر مشتمل ہے اور عقائد کا بیان پانچ ابواب پر مشتمل ہے، جو حسبِ ذیل ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① اسماعیلیت اور اسماعیلی عقائد۔

② اسماعیلیت اور شریعتِ محمدی ﷺ کی منسوخی۔

③ اسماعیلیت اور باطنی تاویل۔

④ اسماعیلی دعوت کی ماہیت اور نظام۔

⑤ اسماعیلیہ، مجموعۂ تضادات۔

یہ کتاب اپنے طرز کی منفرد کتاب ہے، جس میں مولف نے ایسی اسماعیلی دستاویزات اور مستند کتب سے اقتباسات نقل کیے ہیں، جو آج سے پہلے کسی کے پاس نہیں تھیں اور ان کو حاصل کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف تھا۔

⑦ **"البابیة، عرض و نقد":**

علامہ صاحب لکھتے ہیں کہ میں ہمیشہ بابیت اور بہائیت کے متعلق مواد کی تلاش میں رہتا، کیوں کہ میرے اکثر ان کے ساتھ مناظرے ہوتے۔ میں اپنے رسالے میں ان کی تردید میں لکھتا، اگرچہ دیگر سیاسی و مذہبی مصروفیات بھی اپنی جگہ جاری تھیں اور دیگر گمراہ فرقوں سے بھی نبرد آزمائی لگی رہتی تھی۔ بابیت اور بہائیت کی بنیاد دینِ اسلام کی مخالفت اور اسلام کے خلاف پروپیگنڈے پر رکھی گئی کہ اب زمانہ بدل گیا ہے اور اس کے تقاضے بھی بدل چکے ہیں۔ اسلام پرانا ہو چکا ہے، جو عصرِ حاضر کے ساتھ نہیں چل سکتا۔ اس لیے ضروری تھا کہ ان مذاہب کی حقیقت بیان کی جاتی، اگرچہ اسلام کا بابیت اور بہائیت کے ساتھ موازنہ خود اسلام کی توہین ہے، کیوں کہ حق اور باطل، علم اور جہالت اور اندھیروں اور روشنی میں کیا نسبت ہے؟!

⑧ **"القادیانیة"**

یہ کتاب ستائیسویں رمضان 1386ھ میں مدینہ منورہ میں مکمل ہوئی اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چھپ کر مارکیٹ میں آئی۔ بیسویں صدی کے آغاز میں کافر استعمار کی سازش سے دو خبیث فرقوں نے جنم لیا، جن کا مطمح نظر مسلمانوں کو ان کے دلوں کی دھڑکن اور ان کے قبلے و کعبے، بیت اللہ سے پھیر کر مقامی جگہ ں کا اسیر بنانا تھا، تاکہ ان کی وحدت پارہ پارہ ہو جائے۔

علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ نے اس کتاب میں تمام اسلامی تنظیموں اور حکومتوں سے اپیل کی ہے کہ وہ مسلمانوں کو عالمِ اسلام میں بالعموم اور براعظم افریقہ میں بالخصوص ان مرتدوں کے پنجے سے بچانے کی کوشش کریں۔ قادیانیت، جو استعمار کے تعاون سے پروان چڑھ رہی ہے، امتِ اسلام کے لیے عظیم خطرہ بن رہی ہے، وہ دھوکے بازی اور لالچ کے ذریعے مسلمانوں کو مرتد بنا رہے ہیں۔ انھوں نے خصوصی طور پر براعظم افریقہ کو اپنی ارتدادی سرگرمیوں کا مرکز بنایا ہوا ہے، کیوں کہ وہاں کے لوگ ایک تو ان کی اصلیت سے واقف نہیں اور دوسری طرف عالمِ اسلام نے بھی ان کو نظر انداز کیا ہوا ہے۔

صورتحال اتنی سنگین ہے کہ وہ وہاں اسلام دشمن طاقتوں کے تعاون سے پانچ رسالے چھاپ کر مسلمانوں کے عقائد خراب کر رہے ہیں اور قادیانیت کی تعلیمات پھیلا رہے ہیں، جب کہ پورے افریقہ میں مسلمانوں کا ایک رسالہ بھی نہیں نکلتا، جو ان کا مقابلہ کرتا ہو۔ انھوں نے وہاں سیکڑوں مبلغین بھیجے ہوئے ہیں۔ 47 سکول بنائے ہیں اور 260 مساجد تعمیر کی ہیں، کئی ہسپتال بنائے ہیں، مختلف کتابیں اور رسالے شائع کیے جا رہے ہیں اور یہ اپنے مذہب کے مطابق کئی زبانوں میں قرآن کا ترجمہ کر کے تقسیم کر رہے ہیں، ان کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے، ان کی شماریاتی رپورٹ کے مطابق پندرہ سال کی قلیل مدت میں ان کی تعداد دو ملین یعنی بیس لاکھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے تجاوز کر چکی ہے۔

⑨ **"البريلوية، عقائد و تاريخ"** (تاریخِ طباعت: 23/3/1983ء):

بریلویت اپنے نام اور بود و باش کے اعتبار سے ایک نیا فرقہ ہے اور یہ اپنی تشکیل اور وضع قطع کے اعتبار سے ہندوستانی ہے، لیکن افکار و عقائد کے اعتبار سے قدیم ہے۔ عالمِ اسلام میں مختلف ناموں اور مختلف شکلوں کے کئی بدعت پسند اور خرافات پرست فرقے موجود ہیں، جن میں بریلویت کا رنگ جھلکتا ہے۔ کسی بھی ملک اور علاقے کا قاری اس کتاب کو پڑھنے کے بعد جب اپنے اردگرد پھیلے ہوئے فرقوں پر ایک نظر ڈالتا ہے تو وہ اس کو اس کا پرتو نظر آتے ہیں، لیکن مختلف ناموں کے ساتھ، کوئی تیجانی ہے، کوئی سنوسی، کوئی مہدوی، کوئی قادیانی، کوئی سہروردی ہے، کوئی نقشبندی اور کوئی چشتی ہے تو کوئی رفاعی۔

مولف لکھتے ہیں:

"میں نے جب اس فرقے کے متعلق یہ کتاب لکھی تو اس کے متعلق تقریباً تین سو کتابیں پڑھی، پھر کہیں جا کر یہ کتاب لکھی گئی۔ یہ فرقہ بھی دیگر فرقوں کی طرح اپنے بانی کے بارے میں عصمت اور تقدس کا دعویٰ کرتا ہے۔ اس فرقے کے بانی رہنما احمد رضا خان (پیدائش: 1272ھ بمطابق 1865ء) نے یہ دعویٰ کیا کہ یہ آیت:

﴿أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِّنْهُ﴾ [المجادلة: ٢٢]

اسی پر صادق آتی ہے۔

اس کے مریدوں کا کہنا ہے:

"اعلیٰ حضرت بریلوی کی زبان سے آج تک ایک لفظ بھی غیر شرعی نہیں نکلا، اللہ نے اس کو ہر لغزش سے بچایا ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کا کہنا ہے:

''اللہ نے اس کی زبان اور قلم کو غلطی سے محفوظ رکھا ہے۔''

انھوں نے یہ بات بھی کہی ہے، جو کس قدر شرمناک ہے:

''اعلیٰ حضرت غوثِ اعظم پیر عبدالقادر جیلانی کے ہاتھ میں ایسے تھے، جیسے کاتب کے ہاتھ میں قلم ہوتا ہے۔ غوثِ اعظم رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں ایسے تھے، جیسے کاتب کے ہاتھ میں قلم ہوتا ہے اور رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کی جناب میں تھے، آپ اپنی خواہش سے نہیں بولتے تھے۔''

وہ کہتے ہیں:

''اللہ کی رضا رسول کی رضا میں ہے اور رسول اللہ ﷺ کی رضا بریلوی کی رضا میں ہے۔''

ان کا دعویٰ ہے:

''بریلوی کا وجود اللہ تعالیٰ کی محکم آیات میں سے ایک آیت تھا۔''

⑩ ''**البهائية، نقد و تحليل**'' (تاریخِ اشاعت: 24/12/1975ء)

بہائیت کا بانی مرزا حسین علی ایران کے علاقے مازندان کی ایک نور نامی بستی میں 12/11/1887ء کو پیدا ہوا۔ اس نے بچپن ہی میں صوفیت اور شیعیت سے متعلقہ علوم پڑھ لیے اور مختلف علوم میں مہارت حاصل کر لی، وہ جس موضوع پر چاہتا گفتگو کر لیتا، ہر مشکل موضوع کی گرہ کھول دیتا، علما کے ساتھ مختلف موضوعات پر بحث مباحثہ کرتا اور مشکل ترین دینی مسائل کی بڑی عمدہ تفسیر کرتا، وہ شیعہ کی روایات اور کتابوں کے بارے میں وسیع معلومات رکھتا تھا۔ بالخصوص وہ روایات اور کتب جو مہدی کی روایت نقل کرتی ہیں۔ اس طرح اس نے صوفیت، باطنی مذہب، پرانے فلسفے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اور سوفسطائی فلسفے کی کتابیں بھی گہرائی سے پڑھیں۔

اس کی کتابوں کا مطالعہ کرنے والا ان کتابوں کے اثرات کو واضح طور پر محسوس کرتا ہے۔ اس کا برطانوی استعمار کے ساتھ گہرا رابطہ تھا، انگریزوں نے اس کو اپنا مذہب اور دعویٰ پروان چڑھانے میں بھرپور مدد دی۔ اس نے اپنے فرقے کی ترویج کے لیے برطانیہ، روس، ترکی اور دیگر کئی ممالک کے دورے کیے۔

علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ نے یہ کتاب مسلمانوں کو اس خبیث اور باطل باطنی فرقے کے خطرے سے آگاہ کرنے کے لیے لکھی، جس کا بنیادی مقصد مسلمانوں کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنا تھا۔ انھوں نے ہندوستان، پاکستان، افریقہ اور دیگر بلاد میں مسلمانوں کو دعوتِ حق اور کتاب و سنت سے دور کرنے کے لیے بہت کچھ کیا اور یہ ابھی تک اپنے مشن پر گامزن ہیں۔ اس لیے مسلمانوں اور اسلامی و عربی حکومتوں کو ان کے خطرات سے آگاہ کرنے کے لیے یہ کتاب معرضِ تالیف میں آئی، کیوں کہ ان کا یہودیوں کے ساتھ تعلق بھی ثابت ہو چکا ہے۔ علامہ صاحب نے اس کتاب کو لکھنے کے لیے دوسو اُنہتر عربی، انگریزی، فارسی اور اردو کتابوں سے استفادہ کیا۔

⑪ "الباطنية بفرقها المشهورة"

⑫ "فرق شبه القارة الهندية و معتقداتها"

⑬ "النصرانية" (یہ آخری مراحل میں تھی)

⑭ "التصوف، المنشا والمصادر". الجزء الأول ١٤٠٦هـ

⑮ "التصوف" الجزء الثاني.

یہ علامہ صاحب کی آخری کتاب تھی، جو دھماکہ ہونے سے سات گھنٹے قبل سیالکوٹ میں مکمل ہوئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علامہ صاحب کی کتابوں کے مراجع اور کتابیات کی تعداد:

القادیانیۃ (150 کتابیات) البریلویۃ (180 کتابیات) البابیۃ (174 کتابیات) الشیعۃ والسنۃ (88 کتابیات) الشیعہ والقرآن (84 کتابیات) الشیعہ و أھل البیت (230 کتابیات) الشیعۃ والتشیع (259 کتابیات) الإسماعیلیۃ (362 کتابیات) الرد الکافي (259 کتابیات) البھائیۃ (278 کتابیات)

دیگر زبانوں میں کتابیں:

- قادیانیت (انگریزی)
- الشیعۃ والسنۃ (فارسی)
- کتاب الوسیلۃ (انگریزی۔ اُردو)
- کتاب التوحید (اردو)
- مرزائیت اور اسلام (اُردو)
- الشیعہ والسنۃ (فارسی، انگریزی، تھائی لنڈی)

دشمن اور حاسدین:

ہر مخلص مجاہد کے جہاں لاکھوں چاہنے والے ہوتے ہیں، وہیں کئی دشمن بھی ہوتے ہیں۔ علامہ صاحب چوں کہ اہلِ حدیث مکتبِ فکر سے تعلق رکھتے تھے اور رافضیوں، اسماعیلیوں اور قادیانیوں جیسے گمراہ فرقوں کے خلاف مسلسل فکری محاذ میں برسرِ پیکار تھے۔ آپ ہر جگہ ہر موقع اور ہر گھڑی ان کی تاک میں رہتے، ان کا مردانہ وار مقابلہ کرتے اور ان کو چاروں خانے چت گراتے۔ جب یہ باطل پرست فکری میدان میں ان کو توڑ نہ سکے اور انھیں اپنی سانسیں گھٹتی ہوئی محسوس ہونے لگیں تو انھوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے وہی بزدلانہ طریقہ آزمایا، جو ہمیشہ سے چلتا آ رہا ہے کہ اہلِ حق کی آواز دبانے کے لیے ان کو موت کے گھاٹ اُتارنے کی سازش کی جائے۔

وفات اور شہادت:

یہ 23/ مارچ 1987ء کی تاریخ تھی، رات گیارہ بجے کا وقت تھا، لاہور کے قلعہ چھمن سنگھ کے چوک میں اہل حدیث کانفرنس ہو رہی تھی، پنڈال لوگوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا، ان کی تعداد دو ہزار کے قریب تھی، اسٹیج پر شیر گرج رہا تھا، اس کے سامنے ایک پھولوں کا گل دستہ پڑا تھا، جو باہر سے خوبصورت پھولوں سے مزین تھا، لیکن اس کے اندر سے موت کا بھیانک چہرہ جھانک رہا تھا، لوگوں کے کان آنکھیں اور توجہ خطیب پر مرکوز تھیں، ہر کوئی گفتگو کے سحر میں کھویا ہوا تھا کہ یکا یک ایک کان پھاڑ دینے والا اور دل دہلا دینے والا دھماکا ہوا، لوگ اس اچانک گرنے والی مصیبت اور افتاد سے گھبرا اُٹھے، بھگدڑ مچ گئی، ہر طرف خون ہی خون ہو گیا، زخمیوں کی چیخیں آسمان پھاڑنے لگیں، موقع پر سات علما شہید ہو گئے۔ علامہ صاحب کو گہرے زخم پہنچے۔ اس حادثے میں علامہ صاحب کے علاوہ دس علما شہید ہوئے، 100 لوگ زخمی ہوئے، جن میں 14 کی حالت خطرناک تھی، بعض قریبی عمارتیں بھی متاثر ہوئیں۔ سارے پاکستان پر غم کے بادل چھا گئے اور بڑے بڑے شہروں میں تجارتی مراکز بند کر دیے گئے۔

علامہ صاحب چار دن تک پاکستان میں رہے۔ پھر علامہ ابن باز کی تجویز اور شاہ فہد کے حکم سے ایک خصوصی طیارہ سعودی عرب سے پاکستان بھیجا گیا اور وہ علامہ صاحب کے زخمی جسم کو اُٹھا کر ریاض کے ملٹری ہسپتال میں لے آیا، جہاں ان کا علاج معالجہ شروع ہوا۔ ابھی علاج مکمل نہیں ہوا تھا کہ 30 مارچ 1987ء بروز سوموار بوقت صبح کے چار بجے ان کی روح پرواز کر گئی۔ وہیں انھیں غسل دیا گیا اور علامہ ابن باز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ ہر آنکھ اشکبار تھی اور ہر دل فگار تھا۔ اس کے بعد آپ کے جسدِ خاکی کو طیارے کے ذریعے مدینہ منورہ پہنچایا گیا اور بقیع کے قبرستان میں صحابہ کرام، آلِ بیت اور امہات المومنین کے پہلو میں دفنا دیا گیا۔ اللہ انھیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آسمان تیری لحد پر شبنم افشانی کرے!!

شیخ محمد بن ابراہیم شیبانی کا کہنا ہے:

عصرِ حاضر میں احسان الٰہی ظہیر کی مثال نہیں ملتی، وہ بہادری کی حد تک حق گو، حقیقت کا متلاشی اور امت کا خیر خواہ تھا، وہ ہمیشہ اس فرمانِ نبی کو دھراتا رہتا کہ دین نصیحت ہے۔ اس نے بیس سال سے زائد عرصہ تک خباثت اور خبیثوں کے چہرے کو ننگا کیا، وہ حق کے ساتھ کھڑا ہو جاتا، حق کی اشاعت میں اس کو کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا ہوتی، نہ کسی جاہل کے شور کا ڈر ہوتا، نہ کسی بزدل کی غوں غوں کی پروا ہوتی اور نہ کسی دھمکی کا ڈر اور اثر ہی ہوتا۔

احسان نے اپنی قوم کو شیطان کے پھندے میں پھنسنے سے بچانا چاہا، اس لیے ان کے سامنے ان افکار و خیالات کی خباثت کھول کر رکھ دی، جو باطل فرقوں کے اندر رچی بسی ہے اور لوگ اس سے آگاہ نہیں۔ بزدلوں نے چاہا کہ وہ احسان کو موت کے گھاٹ اتار کر اس کی آواز خاموش کر دیں۔

وہ حق کا مقابلہ تو نہ کر سکے، لیکن انھوں نے دھماکوں کی آواز میں اس کی آواز کو گم کرنا چاہا اور یہ بھول گئے کہ احسان نے تو اب بولنا شروع کیا ہے، لوگ اس کی کتابوں پر ٹوٹ پڑے ہیں، وہ ہر کتاب خانے میں، ہر کتابوں کی دکان پر اور ہر جگہ سے انھیں تلاش کر رہے اور منگوا رہے ہیں، وہ پہلے نہیں پڑھتے تھے، انھوں نے اب پڑھنا شروع کیا ہے، وہ پہلے گہرائی سے نہیں سمجھتے تھے، اب انھوں نے سمجھنا شروع کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیا ہے، وہ پہلے بے خبر ہو کر بیٹھے رہے، لیکن اب خبردار ہو چکے ہیں۔

بزدل بزدل ہی ہوتا ہے، چاہے وہ عزت کی چوٹی پر بیٹھا ہو، نفیس نفیس ہی ہوتا ہے، چاہے وہ نادر ہو، کیوں کہ چیزوں اور عمل کی قیمت ہوتی ہے، کھوکھلے دعووں کی نہیں۔

جب ابن آدم فوت ہو جاتا ہے تو تین اعمال کے سوا اس کے سارے عمل منقطع ہو جاتے ہیں، ایک صدقہ جاریہ، دوسرا مفید علم اور تیسری نیک اولاد، جو اس کے لیے دعا کرتی ہو۔

کتابیں باقی ہیں اور لوگ ان سے فیض یاب ہو رہے ہیں اور شیخ احسان کی اولاد میں ہشام، ابتسام، معتصم اور میمونہ ہیں، ان کے والد کی کتابیں انھیں دعوت دے رہی ہیں کہ وہ بھی اپنے باپ کی طرح بنیں۔

ان کتابوں کے ذریعے سے تمام مسلمانوں کے سامنے شیعہ کے تمام فرقوں کی گمراہی واضح ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔ ہم اللہ تعالیٰ کے بارے میں یہ حسنِ ظن رکھتے ہیں کہ وہ انھیں شہدا کی صف میں شامل کرے اور فردوسِ اعلیٰ میں ان کا ٹھکانا بنائے۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين.

كتبه

ڈاکٹر سید بن حسین عفانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیش گفتار

الحمد لله الذي خلق كل شيئ وقدره تقديراً، خالق الأكوان ومالك الأزمان، الذي لا إله سواه.

والصلاة والسلام على نبيه الذي أرسله إلى الجن والبشر كافة، وجعله بشيراً ونذيراً الذي لا نبي بعده.

وعلى آله وصحبه ومن سلك مسلكهم، واهتدى بهديهم إلى يوم الدين، وبعد

کتاب کے خانۂ دل میں براہِ راست قدم رکھنے سے پہلے ہم یہ وضاحت کر دینا مناسب سمجھتے ہیں کہ یہ کتاب اپنے موضوع، عناوین اور مواد کے اعتبار سے مستقل حیثیت رکھتی ہے، اس میں بہائیت کی تاریخ، بانی مذہب کے احوال، علمی حیثیت، پیشین گوئیوں، تعلیمات، اعتقادات اور اس دین کی کوکھ سے جنم لینے والے فرقوں پر ترتیب کے ساتھ سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

بہائیت دراصل بابیت کی وارث اور اس کی بوسیدہ ہڈیوں پر استوار ہے اور ان کا آپس کا رشتہ انتہائی گہرا، بلکہ چولی دامن کا ساتھ ہے، اس لیے بہائیت کو سمجھنے کے لیے بابیت سے ایک حد تک واقف ہونا ناگزیر ہے، بالخصوص ''باب اور بابیت'' کا ابتدائی مضمون انتہائی اہم ہے، لیکن چونکہ وہ ''البابية'' میں ذکر ہو چکا ہے، اس لیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہاں اس کا اعادہ نہیں کیا گیا۔

اپنی کتاب "بابیت" کے مقدمے میں ہم نے بابیت اور بہائیت کے آپس کے تعلق اور نتائج پر تفصیلی گفتگو کی ہے، اس لیے قاری سے التماس ہے کہ وہ اس کتاب کو پڑھنے سے پہلے اس مقدمے کو پڑھ لے، کیوں کہ بہائیت کے تمام پہلوؤں سے مکمل آگاہی حاصل کرنے کے لیے اس کا مطالعہ ضروری ہے۔

"بابیت" اور اس کا مقدمہ بہائیت کے لیے تمہید اور ابتدائیے کی حیثیت رکھتا ہے، اور وہ مقدمہ اتنا جامع اور پرمغز ہے کہ ہم نے اس کتاب کے لیے علاحدہ سے مقدمہ لکھنے کی ضرورت محسوس نہیں کی، اس طرح یہ کتاب گو مستقل حیثیت رکھتی ہے، مگر پہلی کتاب کے لیے دوسرے حصے کی حیثیت بھی رکھتی ہے۔

ہمیں یہ اعتراف کرنے میں کوئی باک نہیں کہ قارئین کی خدمت میں یہ کتاب پیش کرنے میں کافی تاخیر ہوگئی ہے۔"بابیت" کی اشاعت کو ایک سال ہونے کو ہے مگر ع

ہوئی تاخیر تو کچھ باعثِ تاخیر بھی تھا

اس اثنا میں مجھے تقریباً تین مرتبہ یورپ اور کچھ عرب ملکوں کا سفر کرنا پڑا، "الباطنية بفرقها المشهورة" اور "فرق شبه القارة ومعتقداتها" کے لیے مواد کی تلاش اور ترتیب میں بھی اچھی خاصی مصروفیت رہی اور ہم اپنی خواہش کے باوجود اس کو بروقت پیش نہ کر سکے، اس موقع پر یہی کہا جا سکتا ہے:

عقل آرائی و تدبیر سے کیا ہوتا ہے
وہی ہوتا ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے

اس تاخیر پر ان تمام دوستوں اور احباب سے دلی معذرت، جو بڑے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اشتیاق سے اس کے منتظر تھے اور پہلا حصہ پڑھنے کے بعد خطوط لکھ کر اس کے متعلق پوچھتے رہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو لوگوں کے لیے فائدہ مند، بھٹکے ہوؤں کے لیے ہدایت کا سبب اور ہمارے لیے اخروی نجات کا باعث بنائے۔

احسان الٰہی ظہیر

24 دسمبر 1979ء

ابتسام کاٹیج، لاہور پاکستان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

باب 1

بہائیت ...تاریخ اور مقامِ آغاز

بہائیت کا بانی مرزا حسین علی ایران کے شہر مازندران کی نور نامی بستی میں[1] 12 نومبر 1817ء بمطابق 2 محرم 1233ھ[2] اور ایک قول کے مطابق اکتوبر 1817ء میں پیدا ہوا، لیکن پہلی بات ہی درست ہے۔

ایک رائے یہ ہے کہ طہران میں اس کی ولادت ہوئی۔

''وہ ایرانی سلطنت کے ماتحت طہران میں فجر اور طلوع آفتاب کے درمیان پیدا ہوا۔''[3] اس کا باپ مرزا عباس بزرگ نوری وزارتِ مال میں ملازم تھا اور اس کی بہت سی بیویاں تھیں۔ مرزا حسین کی ماں خانم جانی مرزا عباس کی نو بیویوں[4] میں سے، اور ایک رائے کے مطابق[5] چار بیویوں میں سے پہلی تھی۔

---

① "مقدمة نقطة الكاف" لبرفسور براؤن المستشرق البريطاني ورواية البابيين والبهائيين في الغرب والشرق، ص "لج"، "وملخص دائرة المعارف الإسلامية" لجب ط ٥٥ ط انجيلزي، ودائرة المعارف جيمبرز، ج٢ (ص: ٢٠)

② "ملخص دائرة المعارف الإسلامية" لجب، (ص: ٥٥)، و "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ٣٦)

③ "بهاء الله والعصر الجديد" لأسلمنت، الداعية البهائية، (ص: ٣١) ط عربي، و "عبد البهاء والبهائية" لسليم قبعين البهائي، (ص: ١٣) ط عربي، و "وأحد ومائة سؤال" لأنيس البهائي، (ص: ١٠) ط اردو.

④ "دائرة المعارف الأردية" (ص: ٩٠) ج ط باكستان.

⑤ "الكواكب الدرية" (ص: ٢٥٥)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حسین علی مرزا عباس کے پندرہ بچوں میں سے تیسرا تھا، جن میں سے دس لڑکے اور باقی لڑکیاں تھیں۔ ①

مرزا کی پیدائش ایسے خاندان میں ہوئی جس کے طہران میں روسی سفارت خانے کے ساتھ گہرے مراسم تھے، اس کا بڑا بھائی اور مرزا بزرگ نوری کا پہلا بیٹا روسی سفارت خانے میں کاتب تھا، اس نے روسی اقتدار کے سائے تلے کافی اثر ونفوذ اور مقام ومرتبہ حاصل کر لیا تھا۔ ②

''اس کا بہنوئی مرزا مجید طہران میں روسی وزیر کا سیکرٹری تھا۔'' ③ ''اس وقت کی ایرانی سلطنت کا صدر اعظم آقا خان، جو معروف روس نواز تھا، اس خاندان کا دوست اور بہی خواہ تھا۔'' ④

مرزا حسین علی نے بچپن میں صوفیت اور شیعیت کے مروجہ علوم حاصل کر لیے تھے۔ ''تیرہ چودہ سال کی عمر میں اس کی مروجہ علوم میں شہرت ہوئی، وہ جس موضوع پر چاہتا، بات کرتا، ہر پیچیدہ پیچیدہ بحث چٹکیوں میں حل کر دیتا، علمی مجالس میں علما سے بحث مباحثہ کرتا اور مشکل ترین دینی مسائل عمدہ طریقے سے بیان کرتا۔'' ⑤

شیعہ روایات اور شیعہ کتب پر اس کی گہری نظر تھی، بالخصوص وہ کتابیں جو مہدی اور مہدویت کے متعلق روایات پر مشتمل تھیں، صوفیوں، باطنیوں، قدیم فلسفیوں اور قدیم سوفسطائی فلسفے کی کتابیں اس کے زیرِ مطالعہ رہتی تھیں، اس کے ساتھ ساتھ

---

① "البابيون والبهائيون" للحسني (ص: ٧٨)

② "الكواكب الدرية" (ص: ٢٥٤)

③ "مطالع الأنوار" لنبيل الزرندي البهائي، (ص: ٤٨١) ط عربي، و "القرن البديع" لشوقي آفندي حفيد العباس عبد البهاء، وولي أمر البهائي، (ص: ٣٣) ج٢.

④ أيضاً.

⑤ رواية عبد البهاء، ابن البهاء وخليفته نقلًا عن كتاب "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ٣٢)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس نے یہ جھوٹا دعویٰ بھی کر رکھا تھا:

''میں مدارس میں داخل ہوا ہوں نہ میں نے وہ علوم ہی پڑھے ہیں جو لوگوں کے پاس ہیں، اس شہر والوں سے پوچھ لو، جہاں کا میں باسی ہوں، تجھے یقین ہو جائے گا کہ میں جھوٹا نہیں ہوں۔''①

اس کا یہ دعویٰ خالص جھوٹ اور باطل پر مبنی ہے، ایک جگہ لکھتا ہے:

''ہم مدارس میں داخل ہوئے نہ ہم نے مباحث کا مطالعہ کیا۔ اس اُمی (اَن پڑھ) کی وہ دعوت سنو جو وہ ابدی اللہ کی طرف دیتا ہے۔''②

کیوں کہ جو اس کی کتابوں کا مطالعہ کرتا ہے، اس کو صوفیوں کے اقتباسات، باطنیوں کے سرقے، کلامی بحثیں اور قدیم کتابوں کی طویل عبارتیں ملتی ہیں، جن سے صاف پتا چلتا ہے کہ ان کتابوں کا مولف ان کتابوں اور مصادر سے پوری طرح واقفیت رکھتا تھا، گو وہ مطالب اور معانی جو اس نے ان عبارتوں سے کشید کیے ہیں اور ان کو موقع بے موقع استعمال کیا ہے، اس کی بے وقوفی اور لاعلمی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

مثال کے طور پر اس کی ایک کتاب ''لوح ابن ذئب'' دیکھ لی جائے، اس میں اس نے دنیا کے تمام شہروں اور بستیوں پر عکا شہر کی فضیلت ثابت کرنے کے لیے مختلف کتابوں اور متعدد مراجع سے بیسیوں روایات نقل کی ہیں، جو موضوع، من گھڑت، مردود اور شیعی روایات ہیں، پھر اس نے اپنی اس کتاب میں تورات، انجیل، زبور، دیگر آسمانی صحائف، قرآن، شیعہ کی کتابوں اور صوفیوں کی کتابوں سے بھی بے شمار

① ''الرسالة السلطانية'' للبهاء المازندراني (ص: ٥)

② ''كتاب ''الأقدس'' لحسين علي المازندراني، یہ وہ بہائی کتاب ہے جسے وہ تمام کتب کی ناسخ مانتے ہیں۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

عبارتیں ذکر کی ہیں، پھر ان کی باطنی، گمراہ کن اور بے معنی تاویلیں کی ہیں اور اپنی مرضی اور پسند کے مطابق ان سے مطالب اخذ کیے ہیں۔

اس کی کتاب "الإیقان" بھی ایسی ہی ہے، اس نے یہ کتاب بغداد میں بابی شیرازی کے دعووں، اقوال، افعال اور خود ساختہ عقائد کی تائید اور دفاع میں لکھی تھی، اس میں اس نے باطنیوں اور صوفیوں کی کتابوں اور عقائد و مذاہب کی کتب سے بے شمار اقتباسات نقل کیے ہیں، جس سے واضح طور پر پتا چلتا ہے کہ اس نے یہ سارے علوم پڑھے تھے، وہ ان سے اچھی طرح واقف تھا اور ان کتابوں اور بحثوں سے بھی آگاہ تھا۔

وہ اُمی نہیں تھا، جو مدارس میں داخل ہوتا ہے نہ مباحث سے آگاہ۔ یہ اس کے کذب و دجل کی سب سے بڑی برہان ہے۔ جو اس جیسی گھٹیا، معمولی اور بے قیمت باتوں میں جھوٹ بولنے میں عار محسوس نہ کرتا ہو، جس سے صرف تکبر و غرور کے اظہار کے سوا کچھ حاصل نہ ہوسکتا ہے، اس شخص سے اہم اور عظیم ترین امور کے بارے میں کیا امید کی جاسکتی ہے؟

جھوٹ اور فریب اس کی رگوں میں خون کی طرح دوڑتا تھا، اس کی کذب بیانیوں اور افترا پردازیوں کی فہرست بڑی طویل ہے، ہم نے اس کتاب میں اس کے جھوٹوں کے متعلق ایک مستقل مضمون لکھا ہے۔

یہاں ایک مثال حاضرِ خدمت ہے:

"وہ اپنے اَن پڑھ ہونے اور علوم سے ناواقفیت کو بیان کرتے ہوئے اپنے آپ کو بھول گیا ہے اور کہتا ہے: اللہ جانتا ہے، وہ میری بات پر شاہد ہے، مَیں نے "البیان" (بابی شیرازی کی کتاب) کو پڑھا ہے نہ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے مطالب ہی دیکھے ہیں، اس کے بارے میں، میں صرف یہ جانتا ہوں کہ حضرت نقطہ (شیرازی) نے البیان کو تمام کتابوں کی اصل اور ماں قرار دیا ہے۔'' ①

ایک دوسری جگہ کہتا ہے:

''اللہ کے بقا کی قسم! اس مظلوم نے حضرت نقطہ (شیرازی) کی کتابیں دیکھی ہیں نہ ان کے آثار اور مکتوبات ہی دیکھے ہیں۔'' ②

اس دجال سے پوچھا جائے کہ اگر اس نے اس کی کتابیں نہیں دیکھیں تو اس کے دین کو کس طرح قبول کیا اور اس کی خرافات پر ایمان کیوں کر لایا؟

اس کے ساتھ اب یہ عبارت بھی ملاحظہ کی جائے:

''اے اہلِ بیان! ہم اس وقت اللہ کے مکتب میں داخل ہوئے، جب تم خوابِ غفلت میں تھے، ہم نے اس وقت لوح، یعنی البیان کو ملاحظہ کیا، جب تم گہری نیند میں تھے، اللہ، حق کی قسم! ہم نے اس کے نزول سے پہلے ہی اس کو پڑھ لیا تھا، جب تم غافل تھے، جب تم ابھی پشتوں میں تھے کہ ہم نے اس کتاب کا احاطہ کر لیا ہوا تھا، یعنی ہم ان کا علمِ کامل رکھتے تھے، یہ کلمات تمھارے معیار کے مطابق ہیں نہ کہ خدا کے معیار کے مطابق، اس کی بات کی شہادت اس سے ملتی ہے جو خدا کے علم میں پوشیدہ ہے، اگر تم ان میں سے ہو جو سمجھتے ہیں اور اس بات کی گواہی لسان اللہ سے ملتی ہے۔ کاش! تم ان میں سے ہوتے جو سمجھتے ہیں۔'' ③

① "لوح ابن ذئب" للمازندراني (ص: ١١٥) ط باكستان.

② أيضاً (ص: ١١٦).

③ "الأقدس" للمازندراني.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بھی کیا شان ہے! وہ دجالوں اور کذابوں کا پردہ چاک کر دیتے ہیں، اس مرزا حسین ہی کو لے لیجیے، اس نے اپنی کتابِ اقدس میں سو سے زیادہ عبارتیں اور فقرے شیرازی کی کتاب البیان اور دیگر کتابوں میں سے لیے ہیں۔ یہ عبارتیں اور فقرے لفظ بلفظ اس کی تمام کتابوں اور تالیفات میں جگہ جگہ بکھرے پڑے ہیں، جن کو اس نے اَلواح اور سُوَر کا نام دیا ہے۔

کیا اس سے زیادہ بھی کچھ ہے؟ ہاں اس سے بہت زیادہ اور بہت بڑی باتیں ہیں جو اس نے کہی ہیں، اس نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ ''البیان'' اس کی وحی ہے جو اس نے شیرازی پر اتاری ہے۔ وہ کتاب المبین میں لکھتا ہے:

''کہہ دیجیے! ہم نے ''البیان'' نازل کی اور اس کو لوگوں کے لیے بشارت بنایا، تاکہ وہ گمراہ نہ ہو جائیں۔''[1]

مزید لکھتا ہے:

''جب ان سے (بابیوں سے) کہا جاتا ہے کہ تم کس حجت کے ساتھ اللہ پر ایمان لائے ہو؟ وہ کہتے ہیں: البیان کے ساتھ، جب ان کے پاس اس کا نازل کرنے والا آیا، انھوں نے رحمان کے ساتھ کفر کیا، یاد رہے وہی خسارہ پانے والے ہیں۔''[2]

ایک جگہ لکھتا ہے:

''البیان اس کی طرف اسی کی جانب سے وحی کی گئی، جس کو اللہ ظاہر کرے گا (یعنی مازندرانی)۔''[3]

---

[1] "المبين" للمازندراني (ص: ٢٠٣) ط ١٣٠٨هـ.
[2] "المبين" للمازندراني (ص: ٢٠٤).
[3] "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ٥٣).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہماری بات کی تائید بہائی مبلغ اسلمنت بھی اپنی بہائیت کی تبلیغ پر مشتمل کتاب میں کرتا ہے:

''بہاء اللہ کی کتابوں کا دائرہ کار بہت وسیع ہے، یہ انسانی زندگی کے ہر گوشے کو زیرِ بحث لاتی ہیں، خواہ وہ خاص گوشہ ہو یا عام، مادی ہو یا روحانی، اس طرح نئی اور پرانی کتبِ مقدسہ کی تفسیر میں ہیں، مستقبل قریب اور بعید کی پیشین گوئیوں میں ہیں، اس کے علوم و معارف اور اپنے دائرہ کار کی وسعت کے ساتھ آفاق و اکنافِ عالم کو حیران کیے ہوئے ہیں، اس سے جس مذہب اور دین کے لوگ سوال کرتے، وہ انھی کی کتابوں سے آیات پیش کرتا اور ان کے سامنے ان کی ایسی عقلی تفسیر کرتا کہ وہ قائل ہو جاتے۔''[1]

اسلمنت مزید لکھتا ہے:

''اس کی کچھ کتابوں میں بہت سے روحانی خزائن اور گہرے فلسفیانہ افکار، قرآنی آیات، کتبِ مقدسہ، ایرانی مذہب، زردتشت مت اور عربی و فارسی ادب کی کہانیوں کا حوالہ ملتا ہے، جن کی قدر صرف کسی شاعر کو ہو سکتی ہے یا فلسفی یا عالم کو۔ ان میں سے بہت سی باتیں اعلیٰ روحانی منازل و مدارج سے تعلق رکھتی ہیں، جن کو صرف وہ سمجھ سکتا ہے جس نے معرفت کے ابتدائی درجات کی تکمیل کے بعد سلوک میں قدم رکھا ہو۔''[2]

اس کو کہتے ہیں: ''گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے۔''

---

[1] ''بہاء اللّٰه والعصر الجديد'' (ص: ٥٢، ٥٣).

[2] أيضاً (ص: ٥٤).

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

اس کے چھوٹے بھائی مرزا یحییٰ سے کسی نے پوچھا: تجھے بابی شیرازی سے کس نے متعارف کروایا اور کس چیز نے اس پر ایمان لانے کی ترغیب دی؟ اس نے جواب دیا:

''میرا بھائی مرزا حسین علی بہاء اپنے دوستوں کے ساتھ حضرت شیرازی کی کتابیں پڑھتا اور ان کے ساتھ بحث کرتا، اسی سے میں نے اس کا نام سنا اور اس سے تعارف حاصل کیا، ایک دن میں نے ان کی مناجات سنیں، جن میں آہ! آہ! کا کثرت سے ذکر تھا، ان مناجات نے مجھے اپنی طرف کھینچ لیا اور میری روح میں اثر کر گئیں اور مجھے اس کے حق ہونے کا یقین ہوگیا۔''[1]

کیا ان اقتباسات کے بعد بھی کسی کو اس کے جھوٹ اور دجل و فریب میں شک محسوس ہوسکتا ہے؟

یاد رہے کہ یہ بابیت کی علی الاطلاق سب سے قدیم اور مستند کتاب کا حوالہ ہے، یہ کتاب دونوں بابوں اور ازلیوں اور بہائیوں کے درمیان اختلافات سے پہلے لکھی گئی تھی اور دنیا میں اس وقت بابیت کی اس سے زیادہ قدیم اور مستند کتاب کوئی نہیں۔

اس طرح مرزا حسین علی نوری نے صوفیوں، کلامیوں، شیعوں اور باطنیوں کی کتابوں کے سائے میں تربیت پائی اور ان کے علوم و تاویلات کے عارف کے طور پر شہرت پائی۔ پہلے بابیوں کے ہاں وہ اسی خصوصیت کے ساتھ پہچانا جاتا تھا۔[2]

---

(1) "نقطة الكاف" للمرزا جاني الكاشاني، (ص: ٢٣٩، ٢٤٠) ط ليدن مطبع بريل سنة ١٣٢٨هـ.

(2) "نقطة الكاف" للمرزا جاني الكاشاني" (ص: ٢٣٩، ٢٤٠)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہی نہیں، بلکہ وہ شیخیت کی آرا اور شیخ احمد احسائی اور سید کاظم رشتی کے افکار سے بھی متاثر تھا۔① بائیس سال کی عمر میں اس کا باپ فوت ہو گیا۔②

قبولِ بابیت:

1260ھ بمطابق 1844ء میں جب باب نے اپنی دعوت کا اعلان کیا تو اس نے بڑی بہادری اور دیدہ دلیری کے ساتھ اس نئے دین کو قبول کیا، اس وقت اس کی عمر سترہ سال تھی۔③

اس نئے بے ہودہ عقیدے کے ارد گرد اکٹھے ہونے والے بہت سے نوجوانوں کی طرح اس کا بھی خیال تھا کہ اس کو اس عقیدے کو ماننے والے اولین اصحاب میں شمار کیا جائے گا اور کوئی منصب اور مناسب عہدہ بھی مل جائے گا، لیکن اس وقت اس کی اس امید پر پانی پھر گیا جب باب نے اس کو "حروفِ حي" یعنی اپنے خاص احباب اور رفقا میں جگہ نہ دی، جن کے درمیان اس نے غنیمتوں اور مفادات کو تقسیم کرنا تھا۔ کچھ مورخین بڑے وثوق سے کہتے ہیں کہ اس کا چھوٹا بھائی صبح ازل، کم سنی اور نابالغی کے باوجود ان لوگوں میں شامل تھا۔④

تاہم اس نے اپنے مقصد اور خواہش کے حصول میں کوئی سستی نہ کی، بلکہ اپنی کوششیں تیز کر دیں۔ ہر طرف اپنے جال پھیلا دیے اور بابیت کی تاریخ کی مشہور کانفرنس "بدشت کانفرنس" میں نمایاں مقام حاصل کر لیا۔ اس نے اپنی خوبروئی، ابھرتی

① ان کے متعلق تفصیل کے لیے ہماری کتاب "بابیت" کا پہلا اور دوسرا مقالہ ملاحظہ کریں۔
② "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ٣٢) نقلًا عن ابن المازندراني عباد عبد البهاء.
③ "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ٢٣) و "الكواكب الدرية في مآثر البهائية" (ص: ٢٥٧)
④ "دائرة المعارف الأردية" (ص: ٧٨٥) ج ٣.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئی جوانی، سیدھے بالوں[1] اور مردانی حسن کی بدولت بابیت کی لیڈر اور بابیوں کی رونقِ جان قرۃ العین تک رسائی حاصل کر لی اور اس کا دل جیت کر اس کا قرب حاصل کر لیا۔

اس نے ہر اچھے برے فعل میں اس کی مکمل تائید کی، فسق و فجور، عزتوں کی بے حرمتی، شرعی حدود اور اخلاقی و روحانی اقدار کی پائمالی، بلکہ اس سے بھی بڑھ کر انسانی عزت و کرامت کی ضامن خدائی شریعت کی منسوخی جیسا جو کام اس نے کیا، مرزا نے بڑھ چڑھ کر اس کا ساتھ دیا۔[2]

"جب بدشت کی کانفرنس میں قرۃ العین کی دریدہ دہنیوں، بدکاریوں اور اسلام کی منسوخی کا اعلان کرنے کے خلاف آوازیں بلند ہوئیں تو حسین علی بہاء نے پوری قوت اور شد و مد کے ساتھ اس کی تائید کی، اس نے قرآن کریم کھولا، اس سے سورت واقعہ کی تلاوت کی اور اس کی ایسی تفسیر کی جو قرۃ العین کی تائید اور تصویب کرتی تھی، اس کے بعد اس نے "ماکو" میں بابی شیرازی کو فیصلہ کن حکم جاری کرنے کے لیے خط لکھا تو اس نے بھی قرۃ العین، حسین علی اور ان دونوں کے ہم خیالوں سے اتفاق کیا، جو اسلام کی منسوخی کے قائل تھے۔"[3]

ایک بہائی مورخ ان الفاظ میں ان کے تعلقات پر روشنی ڈالتا ہے:

"قرۃ العین حسین علی سے ملاقات اور جان پہچان کے بعد اس سے اس

---

[1] "الكواكب الدرية في مآثر البهائية" (ص: ٢١٨) ط عربي.

[2] اس کی تفصیل ہماری کتاب "بابیت" میں ملاحظہ کریں۔

[3] "الكواكب الدرية" (ص: ١٣١) ط فارسي.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حد تک متاثر ہوئی کہ وہ ہر کام اور حکم اس کی اجازت سے کرتی تھی۔"①

مرزا حسین علی نے اس کی وساطت اور اس کی عزت پر اپنی جاہ و حشمت کا محل تعمیر کیا اور مزے کی بات ہے بابیت کے دیگر مشاہیر کے عکس اس کو "بہاء اللہ" کا لقب اس قرۃ العین ہی نے دیا، ورنہ روایت یہ رہی ہے کہ جس کو بھی کوئی لقب ملتا، بابی شیرازی ہی کی طرف سے ملتا تھا، مثلاً اس نے شبروئی کو "باب الباب" کا لقب دیا، بارفروشی کو "القدوس" کا لقب دیا، دارابی کو "وحید" کا لقب دیا، مرزا یحییٰ کو "صبح ازل" کا لقب دیا اور قرۃ العین کو "طاہرہ" کا لقب دیا، لیکن اس نے حسین علی کو کوئی لقب نہیں دیا، بلکہ اس نے خود ہی جب دیکھا کہ یہ لفظ صیہونیوں اور شیعہ کی پرانی کتابوں "مرزا امیر" اور "اشیعاۃ" وغیرہ میں بکثرت وارد ہوا ہے تو اس کو اختیار کر لیا اور اپنی معشوقہ کی توجہ اس طرف دلائی، وہ صرف اس کی معشوقہ نہیں تھی، بلکہ ہر بابی نوجوان کی معشوقہ اور ہر خوبرو مرد کی محبوبہ تھی، اس نے یہ لقب اس کو دے دیا اور اس کو لوگوں کے درمیان عام کر دیا۔ پہلے بابی بہائی مورخ نے اپنی تاریخی کتاب "الكواكب الدرية في مآثر البهائية" میں اس کا اعتراف کرتے ہوئے لکھا ہے:

"لفظ بہاء اللہ کو منہ سے نکالنے والی سب سے پہلی قرۃ العین تھی، شاید اس نے یہ لقب باب سے بالواسطہ یا بلاواسطہ سنا ہو۔"②

وہ اس حد تک اس کا ممنون اور زیر بار احسان تھا کہ جب بدشت کانفرنس کے اختتام پر اس نے اپنے پہلے محبوب ملا محمد علی بارفروشی کے ساتھ سفر کرنا چاہا تو اس نے ان دونوں کے لیے سواری اور پالکی تیار کروائی۔③ تاکہ کچھ تو فرض ادا ہو جائے۔

---

① أيضاً (ص: ١٣٨).

② "الكواكب" (ص: ٢٧١، ٢٧٢).

③ "مطالع الأنوار" لنبيل الزرندي البهائي، (ص: ٢٩٨) ط انجيلزي.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح جب اس بار فروشی المقلب بقدوس نے دوسری مرتبہ قلعہ طبرسی کا سفر کیا، اس وقت بھی وہ اس کے ساتھ تھی اور وہ ان دونوں کو اپنے ساتھ اپنے گاؤں "نور" لے کر آیا۔ ①

بلکہ جب قرۃ العین کو اپنے چچا اور سسر ملاتقی قزوینی کے قتل میں شریک ہونے کی پاداش میں قزوین کی جیل میں ڈال دیا گیا تو اسی نے اس کو جیل سے نکالا۔

"مازندرانی نے اپنے کچھ لوگوں کی وساطت سے جن کو اس نے اس کو قزوین کی جیل سے چھڑانے اور اپنے پاس لانے پر مامور کیا، اس کی رہائی میں حصہ ڈالا۔" ②

مرزا حسین علی کی بزدلی، منافقت اور مکاری وفریب کاری:

مرزا حسین علی انتہا درجے کا بزدل اور پست ہمت تھا، وہ بابیوں کی کسی علانیہ جنگ میں شریک نہ ہوا، لیکن پسِ پردہ رہ کر ایرانی حکومت اور مسلمانوں کے خلاف سازشیں بناتا رہا۔ اس نے ہمیشہ ان لوگوں کا ساتھ دیا، جو خفیہ تدبیریں کرتے رہے اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کا سوچتے رہے، لیکن اس نے جب سے شیرازی کی دعوت قبول کی اور اس کا پیروکار بن کر رہا، اس وقت سے لے کر اپنی زندگی کے آخری ایام تک، جب اس نے مستقل نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ پھر ربوبیت کے تخت پر جا بیٹھا اور یہ دعویٰ کر دیا کہ باب شیرازی، درحقیقت اس سے پہلے صرف اس کی خوش خبری دینے کے لیے آیا تھا، اس دن تک اسے ایک موقع پر بھی کھلے عام حکومت کا سامنا کرنے کی جرأت نہ کی۔

① أيضا (ص: ٢٩٩).

② كتاب "قرة العين" للداعية البهائية مارتا روت (ص: ٦٧) ط أردو باكستان.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بزدلی اس کی فطرتِ ثانیہ تھی، لیکن وہ بہت بڑا دھوکے باز اور مکار تھا اور یہ ایک ریاکار منافق کی نشانی ہوتی ہے۔

اس کو اس کی چالاکی اور ہوشیاری کہیے کہ بابیوں نے حکومت کے خلاف جتنی لڑائیاں بھڑکائیں اور ایک وقت ایسا آیا کہ بابیوں کے تمام رہنما ان میں شریک ہوئے، حتی کہ قرۃ العین کو بھی اپنی بدکاریوں کے باوجود ان میں شریک ہونا پڑا، لیکن وہ ان سے دور ہی رہا، صرف ایک موقع پر، طبرسی کی جنگ کے ایام میں اس کے کچھ ساتھیوں نے اس کو مجبور کر دیا۔ یہ وہ جنگ تھی جس میں تمام بابی شریک ہوئے اور کوئی ایک بھی پیچھے نہ رہا، بلکہ اس میں شرکت کرنے کے لیے ہندوستان اور عراق سے بھی وفد آئے، تاکہ وہ شیعہ کی اس روایت کے مصداق ٹھہریں:

"جب تم خراسان کی طرف سے کالے جھنڈے دیکھو تو بھاگ کر ان کی طرف جاؤ۔"

وہ چار و ناچار ان کی درخواست قبول کرنے پر آمادہ ہو گیا، لیکن یہ کہتے ہوئے: "ہم ان تک پہنچنے کی جتنی کوششیں کر لیں، نہیں پہنچ سکیں گے۔"[1]

آوارہ لکھتا ہے اور فرانسیسی نکولاس بھی اس کی تائید کرتا ہے:

"یہ مسلمہ بات ہے حضرت بہاء اللہ مازندران اور طبرسی کی طرف جانے پر آمادہ نہیں تھا، لیکن دوستوں کے اصرار نے اس کو مجبور کر دیا، حالانکہ اس نے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ قلعے تک پہنچنا ممکن نہیں۔"[2]

جب اس نے کوچ کیا تو عام راستوں کو اپنایا، بستیوں اور شہروں میں قیام کیا،

---

[1] "الكواكب الدرية" (ص: ٢٨٢) ط فارسي.

[2] "الكواكب"، (ص: ٢٨٢) ونقولا في "علي محمد باب" تحت عنوان: حوادث الطبرسي.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور لوگوں کو اپنے سفر کے بارے میں بتایا، حالانکہ چاہیے تو یہ تھا کہ وہ جاسوسوں سے بچنے کے لیے غیر معروف راستوں پر سفر کرتا، جس طرح دوسرے لوگوں نے کیا، لیکن اس کے پیشِ نظر کچھ اور ہی تھا، چنانچہ نتیجہ اس کی توقع کے مطابق نکلا۔ اس کو اور اس کے ساتھیوں کو، جو بیس بھی نہیں تھے، آمل شہر سے روک دیا گیا اور قلعہ طبرسی کی طرف سفر جاری رکھنے کی اجازت نہ ملی۔ وہ وہیں پاؤں پر چند کوڑے کھا کر طہران لوٹ آیا۔[1]

پاؤں پر چند کوڑے اور ضربیں کھانا بہر حال تلوار کی ضربوں، نیزوں کے چرکوں اور بندوق کی گولیوں سے آسان اور خفیف تھا!

تاریخ شاہد ہے کہ مسیلمہ کذاب اور اَسود عنسی سے لے کر غلام احمد قادیانی، باب شیرازی اور بہاء نوری تک جتنے نبوت کے جھوٹے دعوے دار، کذاب، افترا پرداز اور دجال گزرے ہیں، ان میں سے کوئی ایک بھی ذرہ برابر جرأت اور بہادری نہیں رکھتا تھا، البتہ ابو الطیب متنبی کے بارے میں منقول ہے وہ میدانِ کارزار میں بہادروں کی طرح لڑتے لڑتے موت سے ٹکرا گیا، مگر اس نے نہ میدان چھوڑا نہ کسی سے پناہ کی بھیک ہی مانگی اور اپنے اس شعر کو عملی جامہ پہنا دیا ع

اَلْخَلُ وَاللَّیْلُ والْبَیْدَاءُ تَعْرِفُنِيْ
وَالسیْفُ وَالرمْحُ وَالْقِرْطَاسُ وَالْقَلَمُ

”گھوڑا، رات، جنگل، تلوار، نیزہ اور قلم وقرطاس سب مجھے پہچانتے ہیں۔“

لیکن یہ تب ہے جب یہ ثابت ہو کہ اس نے نبوت و رسالت کا دعویٰ کیا اور اس پر کاربند رہا تھا۔

---

[1] ”دائرة المعارف الأردية“ تحت عنوان ”بهاء الله“ ج٥، (ص: ٩٨) و ”مطالع الأنوار“ (ص: ٣٦٩، ٣٧٠) و ”الكواكب“ (ص: ٢٨٣، ٢٨٤).

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اس سے پہلے کہ ہم دیگر واقعات کی طرف آئیں، یہاں یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ حسین علی نے جو کچھ اپنی گرفتاری کے حوالے سے لکھا ہے، وہ اس کی بزدلی اور جیل سے خوف پر دلالت کرتا ہے۔ ایک جگہ وہ لکھتا ہے:

”اللہ کی قسم! اس غلط کام میں ہمارا کبھی کوئی ہاتھ نہیں تھا۔ تفتیشی کمیٹیوں میں بھی یہ بات ثابت ہو چکی ہے، اس کے باوجود انھوں نے ہمیں پکڑا، بیڑیاں ڈالیں اور ”نیاوران“ سے، جو ان دنوں سلطنت کا صدر مقام تھا، ننگے سر اور ننگے پاؤں طہران کی جیل تک پہنچایا گیا۔ ایک ظالم نے میرے سر سے ٹوپی اتاری، جلادوں اور کارندوں نے ہمیں تیز تیز چلنے پر مجبور کیا، انھوں نے ہمارے لیے چار ماہ کی مدت مقرر کی، جس کی کوئی مثال نہیں ملتی تھی۔

”وہ جیل جو مظلوموں کا ٹھکانا تھا، اتنی خطرناک جگہ تھی کہ اندھیری اور تنگ قبر بھی اس سے بہتر تھی، جب ہم وہاں پہنچے تو انھوں نے ہمیں ایک اندھیری غار میں دھکیل دیا، جس میں ہم تین درجے مزید گہرائی میں اترے، پھر کہیں جا کر اپنی کوٹھری میں پہنچے۔ وہ ایک انتہائی اندھیری کوٹھری تھی، جس میں روشنی راستہ بھول کر بھی نہیں آ سکتی تھی، اس میں تقریباً ڈیڑھ سو قیدی تھے جو چوروں، ڈاکوؤں اور قاتلوں پر مشتمل تھے۔ اتنی بھیڑ کے باوجود داخلی دروازے کے سوا کوئی کھڑکی نہیں تھی، قلم اس منظر کی تصویر کشی سے عاجز ہے اور ان کی گندی بدبوئیں احاطۂ عبارت میں نہیں آ سکتیں، ان میں اکثر بے لباس اور بے بستر تھے۔ خدا ہی جانتا ہے، اس اندھیری کوٹھری اور بدبو کو ڈھیر پر ہم پر کیا گزری۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

''ہم اس جیل میں دن رات بابیوں کے حالات، اعمال اور حرکتوں کے بارے میں سوچتے رہے کہ اس جماعت کی بلند اخلاق کے باوجود، کس طرح ان سے اس طرح کا عمل صادر ہوا، یعنی وہ جسارت اور حملے بازی جو اس جماعت نے شاہ کی ذات پر کی۔''①

مستشرق براؤن نے کئی مقامات پر مشرق اور مغرب میں بابیوں اور بہائیوں کی روایات اور بابیوں، بہاء اللہ حسین علی اور بہائیوں کے درمیان موازنہ کیا ہے اور بابیوں کی بہادری اور بہائیوں کی بزدلی کے قصے ذکر کیے ہیں، وہ لکھتا ہے:

''حسین علی مازندرانی اور اس کے ماننے والے ایران کے حکام اور بادشاہوں کے سامنے تابعداری اور وفاداری کا اظہار کرتے، وہ بزدلی اور منافقت کی وجہ سے اپنے مخالفوں کے سامنے نرمی اور مداہنت کا رویہ اختیار کرتے، لیکن دوسری طرف بابی اپنے دشمنوں کے خلاف وہی رویہ ظاہر کرتے جو ان کے دلوں میں ہوتا۔'' وہ اس کی مثال دیتے ہوئے لکھتا ہے: ''بابی محمد شاہ قاجاری کے متعلق لکھتے ہیں: وہ مر گیا اور جہنم واصل ہوا۔''②

بہائی منافقت اور چاپلوسی کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''وہ جنت کے اعلیٰ بالاخانوں کی طرف منتقل ہو گیا۔''③ حالانکہ محمد شاہ وہ پہلا شخص تھا، جس نے ان پر سختی کی اور باب شیرازی اور اس کے ماننے والوں پر کوڑے برسائے۔④

---

① ''لوح ابن ذئب'' (ص: ۱۵، ۱۶).

② ''نقطة الكاف'' (ص: ۱۳۸) لبراؤن.

③ ''تاريخ جديد'' بهوامش براؤن (ص: ۲۹۰، ۲۹۱).

④ ''مقدمة نقطة الكاف'' لبراؤن، ص سا.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

براؤن لکھتا ہے:

''بہاء اللہ نے ایرانی سلطنت اور ناصر الدین شاہ کے ساتھ مکمل اتفاق کرنے میں بڑی تگ و دو کی، ناصر الدین شاہ وہی شخص تھا جس نے بابیوں کو ہر طرح کی آزمائشیوں اور مصیبتوں سے دوچار کیا۔ (اس نے شیرازی اور اس کے بڑے بڑے پیروکار قدوس، باب الباب، دارابی، طاہرہ اور زنجانی وغیرہ کو قتل کیا)۔

''بہاء اللہ نے اپنے پیروکاروں کو (منافقت اور بزدلی کی وجہ سے) اس کے ساتھ وفاداری اور خلوص بھرے تعلقات رکھنے کا حکم دیا، بابیوں کے بالکل عکس کہ وہ اپنی کمزوری اور انکسار کے باوجود ہر اس پلید شخص کو قتل کے لائق سمجھتے تھے جو بابیت قبول نہ کرتا۔ مزید برآں وہ قاجاری بادشاہوں کے خلاف سرِعام نفرت کا اظہار کرتے اور ان کے خلاف اپنے بغض و نفرت کو نہ چھپاتے۔''[1]

ہم اس کتاب میں ایک دوسری جگہ (بابیت میں) شاہ کے سامنے اس کی چاپلوسی اور منافقت کا ذکر کر چکے ہیں، یہاں صرف اس کے ایک خط کی عبارت نقل کرنے پر اکتفا کرتے ہیں جو اس نے سلطان ناصر الدین کو لکھا، اس میں وہ لکھتا ہے:

''اے سلطان! اس غلام کی طرف دیکھیے، پھر اس پر جو اعتراضات وارد ہوئے ہیں، ان کے بارے میں حق کے ساتھ فیصلہ کیجیے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بندوں کے درمیان اپنا سایہ اور شہروں میں رہنے والوں کے لیے اپنی قدرت کی نشانی مقرر کیا ہے ... جو آپ کے اردگرد ہیں، وہ اپنے مفادات کی

[1] ''مقدمة نقطة الکاف'' ص ''نه''.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خاطر آپ سے محبت رکھتے ہیں، مگر یہ غلام آپ کے ساتھ صرف آپ کے لیے محبت رکھتا ہے... آپ کا رب میرے قول کا گواہ ہے۔"①

ان کلمات اور عبارت سے اچھلتی ہوئی چاپلوسی کو دیکھیے ۔ لفظ غلام کا تکرار قابلِ توجہ ہے، جو عربی کو چھوڑ کر دیگر مشرقی زبانوں میں مملوک، غلام اور زرخرید بندے پر بولا جاتا ہے۔ زندرانی نے اس خط میں یہ لفظ کثرت کے ساتھ استعمال کیا ہے۔ ایک جگہ اس نے یہ لفظِ ملک (بادشاہ) کے مقابلے میں بولا ہے، اس کی عبارت ملاحظہ کیجیے:

"یا ملك الأرض، أسمع نداء هذا المملوك"②

"اے زمین کے بادشاہ! اس مملوک (غلام) کی ندا سنیے۔"

استعمار کی دوستی اور ایجنٹی:

حسین علی ایک چالاک، مکار اور بددیانت انسان تھا، اس نے اپنی چالاکیوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ایسے ممالک کے ساتھ روابط استوار کر لیے جو مسلمانوں کے جانی دشمن اور استعماری ارادے رکھتے تھے، ان میں خصوصی طور پر روس اور صلیبی انگریزوں کا نام آتا ہے۔ یہ بات بہائیوں کے ہاں ثابت ہے:

"روس نے اس کے ساتھ "آمل" میں رابطہ کیا اور ضروری تعاون پیش کیا۔"③

یہ تعلقات اور روابط اس حد تک گہرے اور مضبوط تھے کہ جب شاہ ناصر الدین قاجاری کو قتل کرنے کی سازش، جو اس نے تیار کی تھی، ناکام ہو گئی تو روسی سفارت

② "الرسالة السلطانية" للمازندراني (ص: ٤).

② أيضاً (ص: ٣).

③ "الكواكب" (ص: ٢٨٤) ط فارسي.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خانے نے اس کو پناہ دی۔ جب ایرانی حکومت نے اپنے مجرم کا مطالبہ کیا تو طہران میں روسی سفارت خانے کے ناظم الامور نے اس کو ان کے سپرد کرنے سے انکار کر دیا اور اس کو اس وقت کے وزیر اعظم آقا خان کے گھر بھیج دیا اور ساتھ ہی یہ مراسلہ بھی جاری کیا:

''روسی حکومت کی شدید خواہش ہے کہ اس کو کوئی نقصان نہ پہنچائے، اس کی مکمل حفاظت کی جائے، اگر اس کا خیال نہ رکھا گیا تو وزیر اعظم ذاتی طور پر ذمے دار ہوگا۔''[1]

بقول نبیل زرندی:

''ناصر الدین شاہ اس جرأت مندانہ اقدام سے حیرت زدہ ہو گیا، ایک شخص جس پر بادشاہ کی زندگی کو نشانہ بنانے کی ترغیب دینے کا الزام ہے۔ اس نے اسی وقت ایک معتبر فوجی افسر کو سفارت خانے بھیجا اور ملزم کی حوالگی کا مطالبہ کیا، لیکن روسی وزیر نے انکار کر دیا۔''[2]

آقا خان وہ شخص تھا جس کو ایرانی مورخین روس کا مددگار اور دوست سمجھتے تھے، اس نے چند دن تک مازندرانی کی مہمان نوازی کی اور اپنے پاس چھپا کر رکھا۔ کچھ دنوں کے بعد اس نے اس کو حکومت کے سپرد کر دیا اور اس کو ''سیال جال'' جیل میں چار ماہ تک قید رکھا گیا۔[3]

مرزا آقا خان نے اپنا عہد نبھانے اور روسی امانت کی حفاظت کی بھرپور کوشش کی، دوسری طرف روسی وزیر نے مقدمے میں دخل اندازی کی[4] اور روسی سفیر نے

---

① "ملخص تاريخ النبيل" لإشراق خاوري البهائي (ص: ٦٣٦).

② "مطالع الأنوار" (ص: ٤٨١، ٤٨٢)

③ "البهائية" طبع لجنة بهائية للنشر، القاهرة (ص: ٧)

④ "الكواكب" (ص: ٣٣٦) ط فارسي.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کا کالر پکڑ کر سرٹیفکیٹ جاری کیا،[1] ان روسی وزیر اور وزیراعظم کی خفیہ کوششوں کے نتیجے میں ایرانی حکومت نے اس کو اس سازش کے تیار کرنے میں شراکت سے بری کر دیا۔[2]

یاد رہے اس وقت ایران میں روسی سفیر کنیاز دالگرکی تھا، جس نے بابی اور بہائی دین کی تشکیل میں عملی حصہ ڈالا۔ اس نے ایک ڈائری لکھی تھی، جس کو روسی رسالے ''الشرق'' نے 1924ء میں شائع کیا تھا۔ آج کے بہائی اس بدنامی سے بچنے اور اس کی ڈائری کا انکار کرنے کے لیے اس کے وجود ہی سے منکر ہیں اور حال یہ ہے کہ مازندرانی کے بیٹے عبدالبہاء کے نواسے اور بہائیوں کے تیسرے لیڈر شوقی آفندی نے اس کی حقیقت کا اعتراف کیا ہے اور اپنی کتاب میں ان الفاظ میں اس کی معاونت کا تذکرہ کیا ہے:

''روسی سفیر کنیاز دالگرکی ایک طرف اپنے تعلقات کے زور سے حضرت بہاء اللہ کو بری قرار دلوانے کی کوشش کرتا رہا اور دوسری طرف ملا شیخ علی نے اس کے جرم کا اعتراف کیا کہ اسی نے کسی کی ترغیب کے بغیر محض باب کا انتقام لینے کی خاطر شاہ پر حملہ کروایا۔''[3]

خود مازندرانی نے استعماری قوتوں کے ساتھ اپنے تعلقات اور جیل سے خلاصی پانے میں روسی سفیر کا کردار اپنی کتاب ''سورۃ الہیکل'' میں ان الفاظ سے کیا ہے:

''اے شاہِ روس!... جب میں طہران کی جیل میں پابجولاں تھا، تیرے سفیر

[1] "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ٣٤) ط عربي.

[2] "الكواكب" (ص: ٣٣٧).

[3] "كتاب "قرن بديع" ج٢ (ص: ٨٣) ترجمة كتاب كاد باسرظ لجنة بهائية للنشر سنة ١٣٤٢ هـ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے میری مدد کی۔"[1]

وہ اپنی کتاب "مبین" میں لکھتا ہے:

"اے شاہ روس! ... میں جب جیل پابندِ سلاسل تھا، تیرے ایک سفیر نے میری مدد کی، اس کام کی وجہ سے اللہ نے تیرے لیے وہ مقام مقرر کر دیا ہے، جس کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔"[2]

ان کوششوں اور تعلقات کے نتیجے میں وہ قتل ہونے سے بچ گیا اور بغداد جلا وطن کر دیا گیا۔ بغداد میں اس کی آمد 28 جمادی الثانیہ یا 5 جمادی الاولی 1269ھ بمطابق 12 جنوری 1853ء کو ہوئی۔[3]

روس نے اس حد تک اپنے ایجنٹ کا خیال رکھا کہ محض ایرانی حکومت پر نہ چھوڑا، بلکہ اپنے شاہ سواروں کی نگرانی میں اسے باحفاظت بغداد پہنچایا۔

حسین علی مازندرانی ان خدمات کا اعتراف خود کرتا ہے اور لکھتا ہے:

"ہم نے راہِ فرار اختیار کی نہ بھاگے، بلکہ ہم سے جاہل لوگ بھاگے، ہم ایرانی حکومت اور روسی حکومت کے شاہ سواروں کی معیت میں وطن سے نکلے اور عزت و تمکین کے ساتھ بغداد پہنچے۔"[4]

روس نے اس پر اس قدر توجہ دی کہ جب شیرازی کو قتل کر دیا گیا تو انھوں نے

---

① "سورة الهيكل" للمازندراني المندرج في كتابه "لوح ابن ذئب" (ص: ٤٢) ط باكستان.

② "مبين" للمازندراني (ص: ٥٧).

③ "كاد باسز" لشوقي آفندي، (ص: ١٠٩) والكواكب (ص: ٣٣٧). "دائرة المعارف البريطانية" ج٢، (ص: ٥٨٧). "المذهب البهائي" ط لجنة النشر البهائي الانكليزي (ص: ٣)

④ "إشراقات" (ص: ١٥٦) و "كلمات فردوسية" للمازندراني، (ص: ١٩٥) من مجموعة الألواح، و "نبذة من تعاليم البهاء" (ص: ٧١) ط مصر.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کو اپنی ایجنٹ گری کے لیے منتخب کر لیا اور اس کا ضمیر خرید لیا، انھوں نے یہ فیصلہ کیا کہ اس کے بھائی (صبح ازل) کے بجائے اس کو بابیوں کا سربراہ بنایا جائے، تاکہ وہ فتنہ ثمر بار ہو جائے، جس کا بیج انھوں نے چند سال پہلے شیرازی کے ہاتھوں بویا تھا، لہٰذا صبح ازل کو سٹیج سے ہٹا دیا گیا اور حسین کو اس کی جگہ کھڑا کر دیا گیا، کیوں کہ وہ ان کی نگاہ میں چالاک، ذہین اور حالات کے ساتھ چلنے کی صلاحیت رکھتا تھا۔

طہران میں اس کا روسی سفارت خانے سے رجوع کرنا اور روسی سفیر کا مقدمے میں اس حد تک دخل دینا کہ مقدمے کی تفتیش کے وقت سفارت خانے کا نمایندہ حاضر ہوا[1] اور سفیر نے اس کے اچھے کردار اور جرم میں عدمِ شراکت کی گواہی دی، اس کو روسی شہریت پیش کی اور اس کے مقام و مرتبے کے لائق ہر خدمت مہیا کرنے کا عندیہ دیا۔ یہ سب اس کی تائید کرتا ہے اور یہ ساری باتیں بہائی مورخ نبیل زرندی نے اپنی کتاب میں لکھی ہیں:

''ایرانی حکومت نے یہ حکم نامہ جاری کیا کہ حضرت بہاء اللہ ایک مہینے کے اندر اندر ایران چھوڑ دیں اور بغداد چلے جائیں۔ جب طہران میں روسی سفارت خانے کے ناظم الامور نے یہ سنا تو بھاگا بھاگا حضرت کے پاس آیا اور روس چلنے کی پیش کش کی اور کہا کہ روسی حکومت بخوشی آپ کی مہمان نوازی کرے گی۔''[2]

اس کے بیٹے اور دوسرے خلیفہ عبدالبہاء کے نواسے شوقی آفندی نے بھی درج ذیل الفاظ میں روسی معاونت کا ذکر کیا ہے:

---

[1] "قرن بديع" لشوقي آفندي ج٢ (ص: ٨٣)

[2] "مطالع أنوار" (ص: ٦٥٧).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"جب حضرت بہاء اللہ کے متعلق شاہی فرمان روسی سفیر تک پہنچا، وہ حضرت کے پاس آیا اور اجازت چاہی کہ وہ روسی حکومت کی حفاظت اور اہتمام میں آپ کے وجودِ اقدس کی حفاظت کے لیے لازمی تیاری کر کے آپ کو روس پہنچا دے۔" (1)

آخر کار اس کو بغداد ٹھہرانے اور ان کی نگرانی میں وہاں پہنچانے پر اتفاق ہو گیا، تاکہ ایران کے بجائے کسی دوسرے اسلامی ملک کو فتنوں کا آماج گاہ بنایا جائے۔

کچھ ایسے شواہد بھی ہیں جو بتاتے ہیں کہ طہران میں انگریزی صلیبی سفیر نے بھی اپنے مقاصد کے پیشِ نظر اس معاملے میں اس وقت دخل اندازی دی، جب اس نے دیکھا کہ یہ لوگ اپنی قوم کے غدار اور صلیبی استعمار کے یار ہیں۔

ہندوستان میں بہائی مبلغ حشمت علی اس بات کی گواہی دیتا ہے:

"اگر روسی اور انگریزی سفیر ایرانی حکومت کے سامنے حضرت بہاء اللہ کی سفارش نہ کرتے تو تاریخ اس عظیم شخص کے ذکر سے خالی رہ جاتی۔" (2)

اس سے پہلے بابیوں کے مفادات کی تائید کے لیے روسی سفیر نے دخل اندازی کی تھی، جس طرح پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ (3)

جب اس کو بغداد جلاوطن کر دیا گیا تو اس کے بعد انگریزی حکومت نے اپنے سفیر کے توسط سے اس کو انگریزی شہریت پیش کی اور اس کو اور اس کے رفقا کو

---

(1) "قرن بدیع" ج۲ (ص: ۸۶)

(2) "تعلیمات بہاء اللّٰہ" (ص: ۸۱) ط اردو آگرہ الھند.

(3) "نقطة الكاف" للجاني الكاشاني البابي ط المستشرق براؤن بليدن ۱۹۲۰م (ص: ۲۳۳، ۲۳٤) و انظر لتفصيل ذلك في القسم الأول لهذا الكتاب "البابية" عرض و نقد.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہندوستان بھیج دیا، تاکہ وہ وہاں جا کر اپنی نگرانی میں فتنے بھڑکائے۔[1]

میرے خیال کے مطابق جس طرح روس نے اس کو اپنے مقاصد کے لیے استعمال کیا، انگریز اس طرح اس سے استفادہ نہیں کر سکے۔

جس طرح روس نے اپنی نوآبادیوں میں نبوت و رسالت اور دین و شریعت کی تشکیل کے لیے اس سے کام لیا، انگریز نے بھی برصغیر پاک و ہند میں اسی نہج پر نبوت و رسالت تشکیل دینے کے لیے حسین علی مازندرانی سے استفادہ کرنے کا فیصلہ کیا، لیکن مرزا حسین علی ایران اور عرب کو چھوڑ کر ہندوستان میں ان کی خدمات بجا لانے پر آمادہ نہ ہوا تو انھوں نے ہندوستان میں بھی ایک مرزا تلاش کر لیا، جو غلام احمد قادیانی کے نام سے معروف ہے۔ اس نے 1855ء میں انگریز ہی کے اشارے سے پہلے مجددِ دین کا اعلان کیا، 1891ء میں مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور اسی سال مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ اس کے دس سال بعد 1901ء میں اس نے مستقل نبی ہونے کا دعویٰ کیا اور یہ بھی دعویٰ کیا کہ وہ تمام انبیا اور رسولوں سے افضل ہے۔"[2]

البتہ اس میں کوئی شک نہیں کہ آخر میں اس مازندرانی اور اس کے بیٹے عباس آفندی نے عثمانی خلافت کو ختم کرنے میں ان کو کافی فائدہ دیا اور عربی ممالک خاص طور پر فلسطین پر قبضہ کرنے میں انگریز کی بھرپور معاونت کی۔ بہائی داعی اسلمنت بڑی ڈھٹائی اور بے شرمی سے اس کا اعتراف کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"جب برطانوی اور ہندوستانی فوجوں نے قبضہ کر لیا تو حیفا میں خوشی اور

---

① "دائرة المعارف الأردية" ج٥ (ص: ٩١) عن المستشرق براؤن في تعليقاته على التاريخ الجديد.

② انظر تفاصيل ذلك في كتابنا "القاديانية، دراسات و تحليل" (ص: ١٣٨) ط عربي.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رونق دیدنی تھی۔"[1]

(ہندوستانی فوج اس وقت برطانیہ کے تابع تھی) چوبیس گھنٹے لڑائی جاری رہی اور 23 ستمبر 1918ء کو ظہر کے بعد جنگ کی ہولناکیاں ختم ہوئیں۔ جب برطانیہ کا قبضہ ہو گیا تو بڑے بڑے سول اور فوجی افسروں اور طبقہ بالائے افراد نے عبدالبہاء سے ملاقات کی خواہش کا اظہار کیا۔

وہ اس کی پرنور گفتگو، وسعتِ معلومات، باطنی گہرائی، مہمان نوازی اور کریمانہ استقبال کے ثناخوان تھے، کیوں کہ اس نے اسلامی حکومت گرانے میں معاونت کی تھی۔ حکومتی سربراہان اور اعلیٰ عہدے دار اس کے عظیم اخلاق اور امن و سلامتی کے لیے اس کی گراں قدر خدمات کے اس قدر متاثر تھے کہ 27 اپریل 1920ء میں اس کے اعزاز میں حیفا کے فوجی گورنر کے باغ میں ایک پرتکلف تقریب منعقد کی گئی۔[2]

انگریز کے لیے مسلمانوں کی جاسوسی، مسلمانوں اور اہلِ فلسطین کے ساتھ غداری اور کافروں کے لیے مسلمانوں کے علاقوں پر قبضہ کرنے کے لیے راہ ہموار کرنے کے علاوہ کون سا وہ کارنامہ تھا جس پر اس کو شاہی اعزازات سے نوازا گیا؟

اس کی بددیانتی کا اندازہ لگایئے کہ پہلے عثمانی سلطنت کے حق میں دعائیں کرتا رہا، حکومت کو اپنی وفاداری کا یقین دلاتا رہا اور یہ ثابت کرتا رہا کہ اس سے بڑھ کر کوئی حکومت کا مخلص دوست نہیں، اپنے خطوط و رسائل میں اپنی مکمل دوستی اور کامل وفاداری کا اظہار کرتا رہا۔

اس کی دعاؤں کا ایک نمونہ ملاحظہ کیجیے:

---

① كانت الجنود الهندية من القاديانيين كما اعترف به ابن الغلام القادياني في مجلة قاديانية "الفضل" ٢٣ نوفمبر ١٩١٨ م.

② "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ٧٠)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''الٰہی الٰہی! میں تیری غیبی مددوں، حمدانی توفیقوں اور رحمانی فیوض کو وسیلہ بنا کر دعا کرتا ہوں کہ تو بلند و بالا سلطنتِ عثمانیہ، خلافتِ محمدیہ کی زمین پر اپنا اقتدار قائم کرنے اور تختِ حکومت پر ٹھہرے رہنے کے لیے تائید فرما۔''[1]

دوسری طرف وہ ظالم انگریزی استعمار کے خرچے پر ان کی حکومت گرانے کے لیے کام کر رہا تھا اور ان کے لیے ان الفاظ میں دعا کرتا تھا:

''اے اللہ! اپنی رحمانی توفیقوں کے وسیلے شہنشاہِ اعظم، انگلستان کے بادشاہ جارج پنجم کی تائید فرما۔ اپنی مدد، حمایت اور حفاظت کے ساتھ اس کا سایہ اس اقلیم پر ہمیشہ رکھ، تو شان والا، بلند اور عزیز و حکیم ہے۔''[2]

اس طرح محمد علی شیرازی کی غداری اور بددیانتی کے ساتھ اس دین کا آغاز ہوا۔ روس نے اپنے مقاصد کے لیے اس کی پرورش کی اور ان جھوٹے اور باطل دعوؤں کے لیے اس کو تیار کیا۔ اس کے بعد حسین علی کے سر اس کا سہرا باندھا گیا، اس کی پرداخت بھی روس ہی نے کی تھی اور اس کو ایرانی حکومت سے چھڑوایا بھی تھا، اس کے بعد وہ صلیبیوں اور انگریزوں کے ہتھے چڑھ گیا اور اس نے اپنے بیٹے کے ساتھ مل کر ان کے لیے زبردست خدمات سرانجام دیں۔ بہائی مذہب کے پیشوا عباس آفندی کو سرکاری اعزاز دیا گیا، تاکہ دوستوں اور دشمنوں کو معلوم ہو جائے کہ وہ اور اس کا فرقہ انہی کی تخلیق اور پیداوار ہے اور وہ مشرقی علاقوں میں ان کے ایجنٹ اور ان کے مفادات کے امین ہیں۔ ان لوگوں نے اسلام کی بنیادوں کو ڈھانے، مسلمانوں کی

[1] "مکاتیب عبد البهاء" ج۲ (ص: ۳۱۲).
[2] "مکاتیب عبد البهاء" ج۳ (ص: ۳۴۷).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قوت کمزور کرنے اور اپنے آقاؤں کے مفادات کے تحفظ کے سلسلے میں گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔

بغداد سے جلاوطنی اور بھائی سے اختلافات:

حسین علی مازندرانی بہاء کو جیل میں چار ماہ گزارنے کے بعد بغداد جلاوطن کر دیا گیا۔ وہ 1269ھ بمطابق 1853ء جمادی الاولی کے شروع میں یا جمادی الثانیہ کے آخر میں اور اس کے بیٹے کے مطابق محرم کے آغاز میں اپنے خاندان اور کچھ بہائیوں کے ساتھ وہاں پہنچا۔[1]

اس کے ساتھ ہی اس کا بھائی مرزا یحییٰ صبح ازل، جو باپ کا وصی اور خلیفہ تھا، ایران سے بھاگ کر درویشوں کے حلیے میں چھپتا چھپاتا بغداد پہنچ گیا، کیوں کہ حکومتِ ایران نے اعلان کر دیا تھا کہ جو بھی اس کی گرفتاری یا اس کا پتا دینے میں مدد کرے گا، اس کو ایک ہزار تمن (ایرانی کرنسی) بطور انعام دیا جائے گا۔[2] اس دار و گیر کی فضا میں دیگر بابی بھی وہاں سے بھاگ نکلے۔

مرزا یحییٰ نے بابیوں کو منظم کرنے اور ان کے مفادات کا خیال رکھنے کے لیے اس کو اپنا وکیل اور نائب نامزد کیا۔[3]

مرزا حسین علی بہاء اس کی طرف سے خط کتابت کرتا اور لوگ اس کو اپنے بھائی کا نائب مان کر اس کے ساتھ خط کتابت کرتے اور اس کو مخاطب کرتے۔[4]

یہاں اس نے جب دیکھا کہ بابیوں کے اکثر پیشوا قتل ہو چکے ہیں اور قیادت و سیادت

---

[1] "مقالة سائح" لعباس آفندي.

[2] "مقدمة نقطة الكاف" (ص: لط).

[3] "دائرة المعارف للمذاهب والأديان" ج۲ (ص: ۳۰۱) ط انكليزي.

[4] "مفتاح باب الأبواب" (ص: ۲۳۶).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا میدان خالی پڑا ہے تو اس نے اپنی شخصیت کے اظہار اور اپنی آرزو کو عملی جامہ پہنانے کے لیے سوچنا شروع کر دیا۔ مرزا یحییٰ صبح ازل کی کم سنی، کمزوری، بے تدبیری، ذمے داری سنبھالنے میں ناکامی، لوگوں سے پوشیدگی اور براہِ راست رابطہ نہ ہونے نے جلتی پر تیل کا کام کیا۔ کسی کو حسین علی کے واسطے کے بغیر اس سے ملنے کی اجازت نہیں تھی۔ شاذو نادر ہی ایسا ہوا کہ کسی کو براہِ راست اس سے ملنے کی اجازت دی گئی ہے۔

سید جمال الدین افغانی نے بابیت کے متعلق اپنے مضمون میں لکھا ہے:

''صبح ازل اپنے بھائی (مرزا حسین علی) کے حکم سے لوگوں کی نگاہوں سے چھپ گیا۔ اس کے بھائی نے دعویٰ کیا کہ وہ لوگوں کے درمیان موجود ہے، لیکن وہ اس کو دیکھ نہیں سکتے، کیوں آنکھیں اس کو دیکھنے کے قابل نہیں۔''[1]

مرزا آقا خان کاشی وہ شخص تھا جس نے اس کو بابیت کی خلافت اور پیشوائی پر قبضہ جمانے کی ترغیب دی۔ اس شخص کو مرزا حسین علی نے الوہیت و ربوبیت کا دعویٰ کرنے کے بعد ''خادم اللہ'' کا لقب دیا اور اس کو اپنی مزعوم وحی کا کاتب مقرر کیا۔[2]

ملا محمد جعفر تراقی، ملا رجب علی، سید محمد اصفہانی، سید جواد کربلائی، مرزا احمد کاتب، متولی ہاشی اور مرزا محمد رضا وغیرہ جیسے پرانے بابیوں نے جب اس کے آثار دیکھے تو وہ تڑپ اٹھے اور انھوں نے بہاء اللہ حسین علی کو دھمکایا، ڈانٹ پلائی تو اس نے مناسب وقت کا انتظار کرتے ہوئے اپنا ارادہ موخر کر دیا، اس کے بعد ان لوگوں نے

---

① مقال الأفغاني في "دائرة المعارف" للبستاني، ج٥، (ص:٢٧)

② "مقدمة نقطة الكاف" (ص: م)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کو بغداد چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔"①

"اس کا دعویٰ کرنے میں رکاوٹ وہ مٹھی بھر پرانے بابی تھے، جو اس کی خواہشات اور افکار کے سامنے رکاوٹ بنے ہوئے تھے۔"②

یہ بغداد پہنچنے کے تقریباً ایک سال بعد کا واقعہ ہے، یعنی 1854ء بمطابق 1270ھ۔③

اسلمنٹ بہائی نے بھی اس واقعے کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے:

"بہاء اللہ کا باپ کی طرف سے بھائی یحییٰ صبح ازل بغداد جا پہنچا تو تھوڑا ہی وقت گزرا تھا کہ مخاصمانہ اختلافات نے سر اٹھانا شروع کر دیا، جو آہستہ آہستہ بڑھتے گئے۔ اس طرح کے اختلافات مسیح علیہ السلام کے شاگردوں میں بھی ہوئے تھے۔ یہ اختلافات جو بعد میں کھل کر سامنے آگئے بہاء اللہ کے لیے شدید تکلیف کا باعث بنے، جس کی ساری زندگی کا مقصد دنیا میں امن کا فروغ تھا۔ بغداد آنے کے ایک سال بعد وہ سلمانیہ کے صحراؤں میں اکیلا رہ گیا اور اپنے ساتھ صرف کپڑوں کا ایک جوڑا لے جا سکا۔"④

وہ وہاں 1270ھ بمطابق 1854ء سے لے کر 1856ء بمطابق 1272ھ تک پورے دو سال رہا۔⑤

---

① "هشت بهشت" لأحمد الكرماني البابي المنقول من ترجمة مقالة سائح لبرفسور براؤن (ص: ٣٥٦، ٣٥٧).

② أيضاً (ص: ٣٥٨).

③ "دائرة المعارف الأردية" ج٥، (ص: ٩٠).

④ "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ٣٤، ٣٥).

⑤ "البهائية" للجنة النشر البهائية، (ص: ٩). وكان رجوعه إلى بغداد في ١٢ رجب ١٢٧٢ هـ، ١٩ مارس ١٨٥٦م نقلاً عن "المذهب البهائي" (ص: ٣) ط انكليزي.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد مرزا یحییٰ نے بطور بابیت کے پیشوا اور باب کے متفقہ خلیفہ اس کو بغداد واپس آنے کا حکم دیا تو اس نے اس کے حکم کی تعمیل کی اور اس کی قیادت اور پیشوائی کو تسلیم کیا، یہ بات اس نے اپنی کتاب "الایقان" میں لکھی ہے:

"آخر میں حکم جاری کرنے والے نے واپس آنے کا حکم جاری کیا تو میں نے تعمیل کی اور اطاعت کی۔"[1]

مازندرانی کے بھائی کا سسر مرزا موسیٰ مرزا یحییٰ کا پیغام کوہ سلیمانیہ لے کر گیا۔[2]

تاہم اختلافات ختم نہ ہوئے، کیوں کہ بابیوں کی سیادت کی سوچ مرزا حسین علی کے دماغ سے نہ نکل سکی۔ وہ جب کردستان کے کوہِ سراکلو میں تھا تو ان بابیوں کے ساتھ اس مقصد کے لیے خط کتابت کرتا رہا، جو اس کی طرف میلان رکھتے تھے۔[3]

مگر اس کے اور اس کے مددگاروں کے ہاتھوں میں رسوائی کے سوا کچھ نہ آیا، کسی نے اس کی تائید کی جسارت نہ کی۔ وہ اپنے افسوس و حسرت کو ان الفاظ میں بیان کرتا ہے:

"ہم نے واپسی کے بعد وہ کچھ ملاحظہ کیا جو قلم پر نہیں آسکتا، دو سال گزر چکے ہیں، لیکن دشمن بڑی سنجیدگی اور اہتمام سے اس بندہ فانی کو ہلاک کرنے کے درپے ہیں اور کوئی دوست بھی مدد کے لیے نہیں آیا۔"[4]

---

[1] "الإيقان" للمازندراني (ص: ۱۷۳).

[2] "دائرة المعارف الأردية" ج۵ (ص: ۹۱).

[3] "الدراسات في الديانة البابية" ط. كيمبرج نقلا عن "دائرة المعارف الأردية" ج۵، (ص: ۹۱).

[4] "الايقان" (ص: ۱۷٤) ج

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی مدت کے دوران میں اس نے شیرازی اور اس کے دعووں کے دفاع میں اپنی کتاب ''الایقان'' لکھی۔

مزے کی بات ہے یہ دونوں بھائی، یعنی صبح ازل اور مازندرانی کتاب ''الایقان'' کو اپنی اپنی تصنیف بتاتے ہیں، مگر پیرس اور برٹش میوزیم لندن میں اس کتاب کا جو قلمی نسخہ موجود ہے، وہ مرزا صبح ازل کے نام سے ہے، دیکھیے: ''نبذة من تعالیم حضرت بهاء الله'' (صفحہ: 104، ط: قاہرہ 1343ھ)

براؤن لکھتا ہے:

''حسین علی نے یہ کتاب 1861ء اور 1862ء کے درمیان لکھی۔''[1]

پروفیسر بروکلمان نے یہ مدت 1861ء سے 1866ء کے درمیان لکھی ہے،[2] لیکن پہلی رائے درست اور راجح ہے۔

دوسری جانب بابیوں نے ایران کو چھوڑنا اور بغداد کو مرکز بنانا شروع کر دیا اور وہاں مضبوط ہو گئے۔

مسلمانوں اور ان کے درمیان اختلافات پھوٹ پڑے، بلکہ ان کے اندر کئی گروہوں اور فرقوں نے جنم لے لیا۔ ایک فرقہ دیان کے پیچھے لگ گیا۔ دوسرے نے صبح ازل کو اپنا رہنما بنا لیا، تیسرے نے نئے مدعی کا کلمہ پڑھ لیا اور ہر ایک نے علاحدہ علاحدہ جماعتیں اور گروہ بنا لیے۔ اس انتشار کی وجہ سے بغداد کے مسلمان اور نجف، کربلا اور کاظمیہ کے شیعہ علما بے چین ہو گئے اور انھوں نے مقامی حکومت سے رابطہ کیا۔[3]

---

[1] ''دائرة المعارف للمذاهب والأديان'' ج٢ (ص: ٣٠٢) مقالہ براؤن عنوان: البابية والباب.

[2] ''تاريخ الشعوب الإسلامية'' ج٣ (ص: ٦٦٨) ط: عربي.

[3] ''مقالة سائح'' لعباس إبن بهاء الله المازندراني، (ص: ٨٦) ط اردو لجنة النشر البهائية ١٩٠٨م.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اسی دوران میں بغداد میں ایران کے سفیر نے عثمانی حکومت سے ان کو بغداد سے، جو ایران کے قریب تھا، کسی دوسری جگہ منتقل کرنے کا مطالبہ کیا، تاکہ ایران کے بابی ان کی حرکتوں اور کاموں سے متاثر نہ ہوں۔ [1] عثمانی سلطنت نے سب کی یہ درخواست قبول کی اور ان کو بغداد نے استنبول (قسطنطنیہ) منتقل کرنے کا حکم جاری کیا۔ [2] یہ 20 اپریل 1863 کا واقعہ ہے۔ [3]

مرزا یحییٰ اور مرزا حسین علی دونوں بھائیوں نے ایک دوسرے پر الزام لگایا کہ وہ اس کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور اس کھانے پینے میں زہر ملانے کی سازش کر رہا ہے۔ [4]

اسی طرح مازندرانی اپنے ماننے والوں اور عقیدت مندوں کو صبح ازل کے ماننے والوں کو قتل کرنے پر اکساتا، ملا آقا دربندی کے قتل کی سازش بھی اسی نے تیار کی تھی۔'' [5]

علانیہ دعویٰ:

بہاء اللہ حسین علی مازندرانی اپنے خاندان اور بہی خواہوں کی معیت میں بغداد سے استنبول کے لیے نکلا اور سفر کی تیاری کے لیے بغداد کے باہر نجیب پاشا کے باغ میں پڑاؤ ڈالا۔ وہاں اس نے اپنے دل کی بات ظاہر کی جو اس نے ایک عرصے سے

---

(1) "دائرة المعارف الاردية" ج٥، (ص:٩١).

(2) "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ٣٧).

(3) "جريدة" نجمة همايو الآسيوي، (ص: ٣٠٨). الصادرة ١٨٩٢ م نقلًا عن براؤن في "مقدمة نقطة الكاف" (ص: ما).

(4) "الدراسات في الديانة البابية" (ص: ٢٢) و "مقالة سائح" ترجمة انكليزية على الهوامش، (ص: ٣٥٩) و "الكواكب" (ص: ٣٥١).

(5) "الدراسات في الديانة البابية" (ص: ٢٧٩) ط انكليزي.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے سینے میں چھپا کر رکھی تھی، اسے خود بہائیوں کی زبانی سنیے، اسلمنت اپنی بہائیت کی تبلیغ کے لیے لکھی گئی کتاب میں رقم طراز ہے:

''ایرانی حکومت نے سلطنتِ عثمانیہ کو درخواست دی، اس درخواست پر عمل کرتے ہوئے ترکی حکومت نے بہاء اللہ کو آسانی بلوایا ... اس کے خاندان نے بغداد کے باہر نجیب پاشا کے باغ میں بارہ دن تک قیام کیا، تاکہ قافلہ ایک لمبے سفر کے لیے تیار ہو جائے۔

''ان بارہ دنوں کے پہلے دن جو 21 اپریل 1863ء سے لے کر 3 مئی 1863ء تک محیط تھے، یعنی باب کی دعوت کے ظہور کے انیسویں سال بہاء اللہ نے اپنے بہت سے پیروکاروں کو خوش خبری دی کہ وہ موعود ہے جس کے بارے میں باب نے خبر دی تھی اور اس کا نام لیا تھا کہ اللہ اس کو ظاہر کرے گا... یہ باغ، جس میں دعوت کا اعلان کیا گیا، باغِ رضوان کے نام سے موسوم ہوا اور وہ دن جو بہاء اللہ نے یہاں گزارے، عیدِ رضوان کے نام سے معروف ہوئے۔ بہائی ہر سال بارہ دنوں تک یہ عید مناتے ہیں۔''[1]

یہ بدھ کا دن اور تین ذی قعدہ 1229ھ کی تاریخ تھی۔[2]

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ مازندرانی نے صرف اپنے خاص احباب اور رفقا کو اس دعوت سے آگاہ کیا تھا۔ بابی عوام جو بغداد میں موجود تھے، بلکہ جو نجیب پاشا کے باغ میں فروکش تھے، ان کو بھی اس کے بارے میں کوئی سن گن نہیں تھی۔ اسی طرح

---

① ''بهاء الله والعصر الجديد'' (ص: ۳۷، ۳۸).

② كتاب ''البابيون والبهائيون'' للحسني، (ص: ۲۹).

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

مرزا یحییٰ بھی اس سے بے خبر تھا، ورنہ وہ اور اس کے ماننے والے حسین علی کے ساتھ استنبول تک اتنا لمبا سفر کبھی نہ کرتے اور اس نے "ادرنہ" میں سب کے سامنے اپنا دعویٰ پیش کیا، اس کے بعد اس کے اور بابیوں کے درمیان اور خصوصاً صبح ازل کے درمیان شدید اختلاف پیدا ہو گیا۔

کچھ بہائیوں کی رائے ہے: "اس نے 1279ھ یا 1280ھ بمطابق 1863ء میں نجیب پاشا کے باغ میں دعوائے "مظہریت" کیا۔" کچھ دوسرے کہتے ہیں: "اس وقت اس کی عمر 50 سال تھی۔"[1] اگر اس رائے کو قبول کیا جائے تو یہ 1867 کا واقعہ معلوم ہوتا ہے اور اس وقت وہ "اَدرنہ" میں مقیم تھا، کیوں کہ 1817ء کو اس کی پیدائش ہوئی تھی۔

مستشرق براؤن نے کئی جگہ یہ بات بڑے وثوق سے کہی ہے کہ اس نے 1283ھ دو بمطابق 1817ء کو "اَدرنہ" میں قیام کے دوران میں دعوائے مظہریت کیا تھا۔[2]

بروکلمان بھی اسی کی تائید میں لکھتا ہے:

"بغداد میں بابیت کا اڈا اور مقام ایرانی سلطنت کی حدود سے دور نہیں تھا اور وہ شاہِ ایران کی نگاہ میں واضح خطرہ تھا۔ بنابریں ایرانی حکومت نے باب عالی سے درخواست کی کہ ان کو ترک سلطنت کی حدود میں کسی دور دراز کے مقام پر منتقل کر دیا جائے، چنانچہ ان کو گرما 1864ھ میں استنبول بھیج دیا گیا، اس کے بعد دسمبر کے مہینے میں وہ "اَدرنہ" منتقل ہو

① النبیل الزرندي البهائي في رباعيته التاريخية نقلًا عن "مقدمة نقطة الكاف" (ص: مج).
② "دائرة المعارف للمذاهب والأديان" ج۲ (ص: ۳۰۲) ط انكليزي "مقدمة نقطة الكاف" (ص: مج) و "نقطة الكاف" تعليقه (ص: ۱۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گئے وہاں بہاء اللہ نے دعویٰ کیا کہ وہ الٰہی ارادے کا مظہرِ اول ہے، جس کی باب نے بشارت دی تھی، اس کے بعد جب اس کے بھائی کی جماعت نے اس کا دعویٰ قبول کرنے سے انکار کر دیا تو ان دونوں بھائیوں میں اختلاف پیدا ہو گیا۔"[1]

اکثر غیر بہائی مورخین نے اسی کو ترجیح دی ہے،[2] کیوں کہ دونوں بھائیوں اور خود بابیوں کے درمیان شدید اختلافات اُدرنہ ہی میں ظاہر ہوئے تھے۔

بہر حال استنبول کا سفر تین چار ماہ تک جاری رہا، اس دوران میں بہاء اللہ، اس کے خاندان کے بارہ افراد اور بہتر دوست احباب نے شدید مشقتیں اٹھائیں، مختلف حالات اور موسموں کا سامنا کرنا پڑا، جب وہ استنبول پہنچے تو انھیں ایک چھوٹے سے مکان میں ٹھہرایا گیا، جہاں انھوں نے شدید بھیڑ اور گھٹن کے ماحول میں قیام کیا، پھر انھیں ایک کھلے مکان میں منتقل کر دیا گیا۔[3] یہ ایک بہائی مبلغ کا بیان ہے، لیکن مازندرانی کے بیٹے اور بہائیوں کے نبی عباس آفندی نے جو لکھا ہے وہ اس سے بالکل مختلف ہے، وہ کہتا ہے:

"بغداد سے استنبول تک کا سفر شان و شوکت کا مظہر تھا، ترکی حکام اور اعلیٰ افسران یہ خدمت بڑے ادب و احترام سے بجا لا رہے تھے، ان کا رویہ احترام اور توقیر پر مبنی تھا، اسی احترام بھری فضا میں یہ قافلہ استنبول پہنچا۔ عثمانی سرکار نے محبت اور احترام کے ساتھ انھیں مہمان سراؤں میں ٹھہرایا، چونکہ لوگ بہت زیادہ تھے، اس لیے تیسرے دن انھیں ایک وسیع جگہ منتقل

---

[1] "تاريخ الشعوب الإسلامية" ج۳ (ص: ٦٦٨).

[2] "دائرة المعارف الأردية" ج٥ (ص: ٩١) وغيره.

[3] "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ٣٨).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر دیا گیا، وہاں ان سے ملاقات کے لیے شہر کے رؤسا اور معززین حاضر ہوئے۔"[1]

خدا جانے سچا کون ہے اور جھوٹا کون، بہائی مبلغ کہ بہائی خدا کا بیٹا؟!

وہ کرکوک، موصل اور دیارِ بکر کی راہ سے یکم ربیع الاول 1280ھ بمطابق 16 اگست 1863ء استنبول پہنچے، پھر چار ماہ کے بعد انھیں "ادرنہ" بھیج دیا گیا۔[2]

"یہ آخری سفر جو ادرنہ کا تھا، گو صرف چند دن جاری رہا، لیکن تمام سفروں سے زیادہ تھکا دینے والا تھا، اکثر اوقات شدید برف باری ہوتی، ان کے پاس کھانا تھا نہ مناسب لباس، جس کی وجہ سے ان کی تکلیفیں دو چند ہو گئیں، پہلی سردیوں کی رات میں انھوں نے بہاء اللہ اور اس کے خاندان کے بارہ افراد کو تین کمروں کے ایک چھوٹے سے مکان میں ٹھہرایا، جو کیڑوں مکوڑوں کی آماجگاہ تھا، وہاں آسایش کا کوئی سامان نہیں تھا۔"[3]

ایک دوسری بہائی تاریخ میں مرقوم ہے:

"ترکی سرکار نے بہائیوں کو استنبول میں چار ماہ قیام کرنے کے بعد، ادرنہ بھیجنے کا فیصلہ کیا، انھوں نے سرچشمہ جلال اور منبع کمال حسین علی کو اس کی آل واصحاب سمیت بڑے احترام کے ساتھ وہاں منتقل کر دیا اور انھیں ان کی شان کے لائق جگہوں میں ٹھہرایا۔"[4]

---

① "مقالة سائح" لابن المازندراني عباس آفندي الملقب بعبد البهاء (ص: ۹۱، ۹۲) ط الهند.

② "المذهب البهائي" (ص: ۳) انكليزي. "دائرة المعارف الاردية" ج۵، (ص: ۹۱). "دائرة المعارف للمذاهب والأديان" (ص: ۳۰۲) ج۲ ط انكليزي.

③ "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ۳۸) ط عربي.

④ "الكواكب الدرية في مآثر البهائية" لمؤرخ بهائي آواره، (ص: ۳۶۵) ط فارسي.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مازندرانی اپنی دو بیویوں، تین بیٹوں، مرزا یحییٰ صبح ازل اور اپنے پیروکاروں اور مریدوں کے ساتھ اَدرنہ میں یکم رجب 1280ھ سے لے کر 9 ربیع الثانی 1285ھ بمطابق 12 دسمبر 1864ء سے لے کر 12 اگست 1868ء تک مقیم رہا۔[1]

ادرنہ میں دونوں بھائیوں کے درمیان قیادت میں مقابلہ جاری رہا اور دونوں ایک دوسرے پر زبانِ طعن دراز کرتے رہے۔[2]

”بہاء اللہ نے پوری سنجیدگی کے ساتھ بابیوں کی سربراہی ہتھیانے کی کوشش کی اور اس نے مرزا یحییٰ صبح ازل کو کھل کر تنگ کرنا اور اس کی مخالفت شروع کر دی، حتیٰ کہ اس نے اس سے اور اس کے پیروکاروں سے، جو اس کی قیادت اور پیشوائی کے منکر و مخالف تھے، وہ وظیفہ رکھوا دیا جو ترکی سرکار کی طرف سے جاری کیا گیا تھا، بلکہ ان کا غلہ بھی رکھوا دیا تو مرزا یحییٰ نے سرکار کو اس کی شکایت کی۔“[3]

قاتل اور سفاک:

اس نے اسی پر اکتفا نہ کیا، بلکہ مخالفوں، دشمنوں اور منکروں کو قتل کرنے اور مٹانے کی کوششیں شروع کر دیں اور بغداد، استنبول اور اَدرنہ میں بے شمار بابی اس کے حکم سے قتل اور اس کی سازشوں سے موت کے گھاٹ اتار دیے گئے۔

”مرزا نصر اللہ تفرشی کو ادرنہ میں زہر دے کر مار دیا گیا، ملا رجب علی، محمد

① ”مقدمة نقطة الكاف“ لبراؤن (ص: مآ) ط فارسي.

② ”البابيون والبهائيون“ للحسني، (ص: ٤٠).

③ ”الدراسات في الديانة البابية“ لبراؤن (ص: ٢٤) ط انكليزي.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

علی اصفہانی، مرزا احمد کاشانی، مرزا بزرگ کرمانشاہی اور دیگر مخلص بابیوں کو، جنھوں نے حسین علی کی قیادت قبول کرنے اور صبح ازل کو چھوڑنے سے انکار کر دیا، اس کے حکم اور سازش سے چن چن کر مختلف جگہوں پر اور مختلف طریقوں سے قتل کر دیا گیا۔"[1]

اس سے پہلے بغداد میں مرزا اسد اللہ تبریزی الملقب دیان کو مظہریت کا دعویٰ کرنے اور بہاء اللہ کے ساتھ مناظرہ کرنے کے بعد دجلہ میں ڈبو کر مار دیا گیا۔[2]

اس نے پہلے قرۃ العین کے سسر ملا تقی قزوینی کو نشانہ بنا کر قتل کرنے کی سازش میں بھی شرکت کی تھی،[3] اس کی وجہ سے اس کو جیل کی ہوا بھی کھانی پڑی۔ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ اس نے قلعہ طبرسی میں مسلمانوں کو مٹانے کی کوشش بھی کی اور اس کو راستے میں گرفتار کر لیا گیا، وہ شاہ ناصر الدین قاجاری پر قاتلانہ حملے میں بھی شریکِ سازش تھا اور اس وجہ سے اس کو طہران میں ''سیاہ چال'' جیل میں بند کر دیا گیا اور بعد میں اس کو انگریزی سفیر اور روسی مداخلت سے وہاں سے رہائی نصیب ہوئی اور بغداد جلا وطن کر دیا گیا۔

وہ ایک بے رحم اور سفاک قاتل تھا جو اپنے مقاصد اور آرزوؤں کی تکمیل کی خاطر کسی چیز کی پروا نہیں کرتا تھا، جو اس کی مخالفت کرتا، وہ مکر و فریب، منافقت، خباثت اور پاؤں پکڑنے سمیت ہر حربہ استعمال کر کے اس کو تباہ و برباد کر دیتا۔ اس

---

[1] "ترجمة مقالة سائح" على الهوامش لبراؤن، (ص: ٣٠٩ إلى ص: ٣٧٣) ط انكليزي، و "مقدمة نقطة الكاف" (ص: مج).

[2] "الديانات والفلاسفة في آسيا الوسطى" لكونت جوينو، و "مقدمة نقطة الكاف" (ص: م).

[3] "دائرة المعارف الاردية" ج٥، (ص: ٩١) ط لاهور جامعة بجناب باكستان.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے اپنے بھائی مرزا یحییٰ صبح ازل کو کھانے میں زہر دے کر مارنے کی کوشش بھی کی، جو اس کا مخالف اور باب کی صریح وصیت کے مطابق بابیت کا حقیقی وارث اور خلیفہ تھا۔[1]

جب اس کی یہ کوشش ثمر بار نہ ہوئی تو اس نے مرزا یحییٰ صبح ازل سے جان چھڑانے کے لیے دغا بازی اور فریب کاری سے کام لیتے ہوئے اس کو باب شیرازی کے تمام مکتوبات اور اس کی مولفات ساتھ لے کر ایران جانے کا مشورہ دیا جو اس نے وہاں بابی مذہب پھیلانے کے لیے اپنی پاس محفوظ کر رکھی تھیں،[2] حالانکہ اس کو علم تھا کہ ایرانی حکومت نے یحییٰ صبح ازل کو بابیت کا پیشوا ہونے کی وجہ سے زندہ یا مردہ پیش کرنے پر انعام کا اعلان کیا ہوا ہے۔

یحییٰ کو اس کی گرفت اور بے باکی سے خوف محسوس ہونے لگا تو اس نے عثمانی سرکار سے درخواست کی کہ اس کو اور اس کے دوستوں کو حسین علی اور اس کے کارندوں سے علاحدہ کر دیا جائے اور کسی دوسری جگہ ٹھہرایا جائے۔ حکومت نے اس کی درخواست قبول کر کے ان دونوں کو علاحدہ کر دیا۔[3]

یہاں حسین علی نے اپنے چہرے سے نقاب الٹی اور اپنی تعلیمات پھیلانا شروع کر دیں، اس کے اردگرد کافی لوگ اکٹھے ہو گئے اور اس نے علانیہ کہنا شروع کر دیا تھا کہ وہی وہ مظہر ہے جس کے ظہور کی باب شیرازی نے بشارت دی تھی۔

اکثر بابیوں نے بڑے جوش و خروش سے اس دعوے کا خیر مقدم کیا اور اس پر

---

[1] "نقطة الكاف" للكاشاني البابي، (ص: ٢٤٤) و "مقدمة نقطة الكاف" لبراؤن (ص: لد، له) وانظر لتفصيل ذلك "البابية زعمائها وفرقها" في القسم الأول لهذا الكتاب "البابية عرض و نقد".

[2] "الدراسات في الديانة البابية" (ص: ٢١).

[3] "البابيون والبهائيون" (ص: ٤٠).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایمان لے آئے جس پر انھیں بہائی کہا جانے لگا۔ بہت تھوڑے تھے جو پیچھے رہ گئے اور انھوں نے یحییٰ کا دامن تھامے رکھا، ان لوگوں نے بہاء اللہ کے خلاف دشمنی کا محاذ کھول لیا اور اس کو ہٹانے کے لیے شیعہ کو اپنے ساتھ ملا لیا، جو پرانے دشمن تھے، ان کی عداوت اور لڑائیوں کی وجہ سے حالات بے قابو ہو گئے تو عثمانی حکومت نے بابیوں اور بہائیوں، دونوں گروہوں کو آردنہ سے جلا وطن کر دیا، بہاء اللہ اور اس کے پیروکاروں کو فلسطین کے شہر ''عکا'' دھکیل دیا گیا، وہ وہاں نبیل کے قول کے مطابق 31 اگست 1868ء کو پہنچے اور مرزا یحییٰ اور اس کے عقیدت مندوں کو قبرص کی طرف نکال دیا گیا۔[1]

اس واقعے کے متعلق ایرانی سلطنت کا پیشوا محمد مہدی خان لکھتا ہے:

''جب مرزا یحییٰ نے دیکھا کہ مرزا حسین علی نے اس کو اس کے پیروکاروں سے اوجھل کر کے ان کے درمیان رابطہ منقطع کر دیا ہے تو وہ خوابِ غفلت سے بیدار ہوا اور اس نے دیکھا کہ معاملہ اس کے ہاتھ سے نکل چکا ہے اور اس کے بھائی نے سب کچھ اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے تو اس نے اس سے بات چیت کی اور اس کا محاسبہ کیا، جس کے نتیجے میں دونوں بھائیوں میں عداوت پیدا ہو گئی اور دونوں نے ایک دوسرے کے کھانے میں زہر ملا دیا۔ ایرانی سفارت خانے کے ساتھ اتفاق رائے کے ساتھ عثمانی سرکار کو مداخلت کرنا پڑی اور ایک کو عکا دوسرے کو قبرص میں جلا وطن کر دیا گیا۔''[2]

---

[1] "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ۳۸) و "الكواكب" (ص: ۳٦٦) ط فارسي.

[2] "دائرة المعارف الأردية" ج٥ (ص: ۹۲).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

1285ھ بمطابق 5 اگست 1868 کو ادرنہ سے اس کا سفر شروع ہوا اور 12 جمادی الاولیٰ 1285ھ بمطابق 31 اگست 1868ء کو اپنے ساتھیوں سمیت عکا پہنچا۔ مرزا یحییٰ اپنے پیروکاروں کے ساتھ 5 ربیع الثانی 1285ھ بمطابق 26 جون 1868ء "فاماغوسا" پہنچا۔[1] وہ ادرنہ میں تقریباً ساڑھے چار برس مقیم رہے۔

اس دن سے کہ جس دن بہاء اللہ نے مظہریت کا دعویٰ کیا، ایک دین کی بنیاد رکھ دی گئی اور اس نے مستقل شریعت کا حامل ہونے کا دعویٰ کیا، جس طرح شیرازی نے بھی مستقل شریعت کا دعویٰ کیا تھا، اسی طرح اس نے یہ بھی کہا کہ وہ "البیان" کی شریعت کا ناسخ ہے، جس طرح شیرازی "الفرقان" کی شریعت کا ناسخ تھا۔ کچھ بابیوں نے اس کو قبول کر لیا اور بہائیت کا نام پایا اور کچھ نے انکار کر دیا اور "اَزلیہ" یا صرف "بابیہ" کے نام سے معروف ہوئے۔[2]

ان کے درمیان اختلاف اتنا شدید ہو گیا کہ وہ کھلے عام مرنے مارنے پر آ گئے، ایک دوسرے کے خلاف سازشیں کرنے لگے اور انارکی پھیل گئی۔[3]

ان حالات میں عثمانی حکومت نے ان کو علاحدہ کر دیا اور ہر ایک کو اس کے گروہ سمیت مختلف سمتوں کی طرف روانہ کر دیا؛ مرزا حسین علی کو اٹھائیس مخلص پیروکاروں اور اس کے بھائی کے گروہ سے چار جاسوسوں کے ساتھ بھیج دیا اور مرزا یحییٰ علی کو تیس مخلص مریدوں اور اپنے بھائی کے گروہ سے چار جاسوسوں کے ساتھ "فاماغوستا" بھیج دیا گیا۔[4] حکومت نے دونوں کے ساتھ مخالف گروہوں سے چار

---

(1) "كتاب الحسني" (ص: ٤٠).

(2) "مقدمة نقطة الكاف" (ص: مب).

(3) "دي اب سائڈ اف دي باب" (ص: ٣٥٩) و "الدراسات في الديانة البابية" (ص: ٢٢) و "مقدمة نقطة الكاف" (ص: ب).

(4) "مفتاح باب الأبواب" (ص: ٣٥٤).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چار افراد بھی روانہ کر دیے، تا کہ ان کی نقل و حرکت پر نگاہ رکھی جا سکے۔[1]

تاہم مرزا حسین علی قاتل نے ان میں سے ایک مرزا نصر اللہ کو اور نہ ہی میں قتل کروا دیا، باقی تین جن میں ایک سید محمد اصفہانی (یہ باب کا مخلص ساتھی تھا) دوسرا آقا جان بیگ اور تیسرا رضا قلی تھا، ان سب کو رات کے وقت سنگینوں کے ساتھ کاٹ کر ختم کر دیا گیا، کیوں کہ یہ اس کی کوششوں کی راہ میں روڑے اٹکاتے تھے اور اس کی بددیانتیوں اور انگریز سے دوستی اور تعلقات کی خبریں پہنچاتے تھے، جس نے اس کے بعد اس کو گود لے لیا تھا اور وہ اسلامی سلطنت فلسطین کو شکار کرنے کے لیے اپنے جال بچھا رہا تھا، ادھر یہودی ان علاقوں میں مسلمانوں کا خاتمہ کرنے اور ان پر قبضہ کرنے کے لیے اپنی چالیں چل رہے تھے۔[2]

اس شدید ترین جرم کی پاداش میں حسین علی اور اس کے گروہ کو گرفتار کر کے پابندِ سلاسل کر دیا گیا۔ بہاء اللہ بہائیوں کے بقول اڑتیس گھنٹے جیل میں رہا اور حکومت اور ازلیہ کے بقول چار ماہ قید رہا۔[3]

باقی قاتلوں کو مرزا عباس آفندی کی سفارش اور ضمانت پر چھوڑ دیا گیا۔[4]

فلسطین میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اس کی بددیانتیاں کھل کر سامنے آ گئیں اور وہ ثمر بار بھی ہوئیں، یہ وہ وقت تھا جب فلسطین کو یہودیوں کا وطن بنانے کے لیے تیاریاں اور سازشیں ہو رہی تھیں یہودیوں کو یہ کارآمد کارندہ محسوس ہوا، کیوں کہ اس کی اسلام دشمنی کسی سے ڈھکی چھپی نہ تھی، بلکہ اسلام اور مسلمانوں سے ان سے

[1] "مقدمة نقطة الكاف" (ص: مب).
[2] "مقدمة نقطة الكاف" أيضا.
[3] "مفتاح باب الأبواب" (ص: ٣٥٥).
[4] "مقدمة نقطة الكاف" (ص: مب) لبراؤن.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی زیادہ نفرت کرتا تھا، صیہونیوں نے اس کی ذات کو موقع غنیمت جانا اور تمام تر وسائل اور امکانات کے ساتھ اس کی مدد کرنا شروع کر دی اور اس پر مال و دولت کی بارش کر دی۔

باوجودیکہ حسین علی اور اس کے پیروکار قیدی تھی، بہائی مبلغ اسلمنت لکھتا ہے:

''اس وقت عکا نامی گرامی مجرموں کے لیے قید خانہ تھا، ترکی کے تمام اطراف و اکناف سے ان کو وہاں بھیجا جاتا تھا۔

''بہاء اللہ اور اس کے پیروکار بڑے مشقت آمیز بحری سفر کے بعد وہاں پہنچے ہی تھے کہ انھیں سرمائی چھاؤنی میں قید کر دیا گیا۔ وہ 80 سے لے کر 84 تک تھے جن میں مرد عورتیں اور بچے تھے، ان کے پاس بستر تھے نہ راحت کا کوئی سامان۔ جو کھانا ان کو پیش کیا جاتا تھا، وہ انتہائی گھٹیا، کریہہ اور اس قدر ناکافی تھا کہ قیدیوں کو اگر وہ خرید کر بھی حاصل کرنا پڑتا تو وہ اس کے بھی تیار نہ ہوتے، پہلے چند ایام بچے مسلسل چیختے رہے اور نیند کا تو تصور بھی محال تھا۔ ابھی کچھ ہی دن گزرے تھے کہ ملیریا اور اس طرح کی بیماریاں پھوٹ پڑیں، پانچ افراد کے سوا سب ہی ان کا شکار ہو گئے اور آخر میں وہ بھی بیمار ہو گئے، جن میں سے چار اس بیماری کی وجہ سے موت کے منہ میں چلے گئے۔ جو بیماری سے نجات پا گئے، وہ ناقابلِ بیان تکلیفوں میں مبتلا رہے۔[1] اس سب کے باوجود اچانک ان کے حالات بدل گئے۔ حکومتی احکام معطل ہو گئے اور حسین علی شاہانہ زندگی گزارنے لگا، حکامِ شہر اس کی ملاقات کو فخر سمجھنے لگے اور اس کی قوت و نفوذ کے گن گانے لگے۔''

[1] ''بهاء الله والعصر الجديد'' (ص: ٤٠، ٤١).

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اس کا نواسہ شوقی آفندی بہاء اللہ کے بیٹے عباس آفندی سے عکا کے حالات اور واقعات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''باغ کو درست کر دیا گیا، غسل خانہ بنا دیا گیا، مبارک جمال (حسین علی) کے لیے گاڑی تیار کی گئی۔ ایک دن میں خود محل کو دیکھنے کے لیے نکلا، گو ایسے متعدد شاہی فرمان جاری ہوئے تھے، جن میں تکرار کے ساتھ ہمیں شہر سے نکلنے سے منع کیا گیا تھا، لیکن میں شہر کے دروازے سے باہر نکلا، دروازے پر پہرے دار تھے، لیکن انھوں نے مجھ سے کوئی تعرض نہ کیا، میں فوراً محل میں چلا گیا۔

''دوسرے دن میں کچھ دوستوں اور ملازموں کے ساتھ باہر نکلا، دروازے پر پہرے دارے کھڑے تھے، لیکن انھوں نے ہم پر کوئی اعتراض نہ کیا۔

''ایک دن میں نے بہجہ میں صنوبر کے درختوں کے نیچے ایک دعوت طعام کی اور شہر کے افسران اور عمائدین کو مدعو کیا، پھر شام کے وقت ہم سب شہر واپس آ گئے۔

''ایک دن میں حضرت بابرکت کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: آپ کے لیے فارم ہاؤس تیار کیا گیا ہے، وہ ایک خوب صورت محل ہے، وہاں خوشنما درخت ہیں، ان پر مالٹے ایسے چمک رہے جیسے روشنی کے گولے ہوں۔

''وہ اس محبوب نگاہ جگہ میں دو سال تک ٹھہرا رہا، پھر ہم نے ایک دوسری جگہ منتقل ہونے کا ارادہ کیا، یہ بہجہ تھا۔ بہجہ میں وبا پھوٹ پڑی، گھر کا مالک اپنے سارے خاندان سمیت خوفزدہ ہو کر وہاں سے بھاگ گیا اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

اس سے پہلے کہ وہ کسی کو اپنا گھر مفت دے جاتا، ہم نے اس سے وہ معمولی سے کرائے پر حاصل کرلیا۔

''وہاں حقیقی عظمت اور شان کے دروازے کھلے۔ بہاء اللہ محض نام کا قیدی تھا، حقیقت میں وہ اپنے تمام احوال اور زندگی میں ہیبت و جلال اور عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا۔ فلسطین کے حکام اس کے اثر ونفوذ کو رشک بھری نظروں سے دیکھتے۔ بااختیار لوگ اور حکام ہمیشہ اس کی ملاقات کے خواہش مند رہتے، لیکن کم ہی لوگ شرف باریابی حاصل کر پاتے۔

''ایک دفعہ حاکمِ شہر نے ملاقات کے لیے بڑی منت ساجت کی اور کہا کہ وہ بابِ عالی سے مبارک جمال کی زیارت کے لیے حکم نامہ لے کر آیا ہے، اس کے ساتھ ایک افسر بھی تھا، اس کی درخواست قبول کی گئی۔ وہ افسر یورپی تھا اور کافی موٹا تازہ تھا۔ وہ بہاء اللہ کے دربار کی عظمت سے شدید متاثر ہوا اور سر جھکائے عاجزی کی تصویر بنے دروازے کے قریب ہوتا گیا....

''اس کے پیروکار بھی محبت و احترام کے ساتھ جھکے ہوئے تھے، مخلص طالبانِ حقیقت وہاں صف آراتھے اور ہر طرح کی خدمت بجا لانے کے لیے ہمہ تن تیار تھے۔

''مبارک جمال (حسین علی) کا وہ شاہانہ منظر، جلال آراء چہرہ، اثر ونفوذ اور مخلصین کی کثرت کوئی اور ہی تصویر پیش کر رہی تھی، وہ قیدی کہاں ایک شہنشاہ نظر آرہا تھا.... جیل میں سخت احکامات کے باوصف وہ بہجہ میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شہزادے کی طرح رہ رہا تھا۔“①

بہاء اللہ مازندرانی اکثر یہ کہا کرتا تھا:

”گھٹیا ترین جیل جنت عدن میں تبدیل ہو گئی، آغازِ کائنات سے ابداع (تخلیق) کی آنکھ نے ایسا منظر نہیں دیکھا۔“②

یہ الفاظ کسی تبصرے یا تجزیے کے محتاج نہیں۔ یہ غداری اور غیر کی چاکری کی منہ بولی تصویر ہیں، ورنہ یہ شان و شوکت، امیرانہ ٹھاٹھ اور عزت و اقتدار کہاں سے حاصل ہوا؟

بہائی مورخین نے اس انداز میں اس کی نفی کی ہے کہ یہ بے پناہ مال وہ عطیات تھے جو اس کے وفادار پیروکار اس کی خدمت میں ارسال کرتے۔③

حالانکہ حسین علی خود اس کی تردید کرتا ہے اور وہ یہ اعتراف کرتا ہے کہ اس کے پیروکاروں کے پاس تو دو وقت کے لیے روٹی بھی نہیں تھی اور اکثر چوری کے الزام میں پکڑے گئے۔ اس کی کتاب ”لوح ابن ابی ذئب“ میں ہے:

”جو استنبول سے آتا ہے، اس کے بارے میں ٹیلی گرام آجاتا ہے کہ یہ چوری کر کے عکا بھاگ آیا...۔“④

”میرے پیروکاروں پر چوری اور لوٹ مار کسی کا الزام لگایا جاتا ہے... اس سے بھی حیرت ناک یہ بات ہے کہ یہ ایرانی سفارت خانہ ایرانی پر بھی یہ الزام لگاتا ہے کہ میں غیروں کے سامنے شرمندگی محسوس کرتا ہوں

① ”بهاء الله والعصر الجديد“ لداعية البهائية (ص: ٤٣، ٤٤).

② أيضاً (ص: ٤٤).

③ أيضاً (ص: ٤٥).

④ ”لوح ابن ذئب“ (ص: ٤٩) ط باكستان.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ ایرانیوں کے بارے میں کیا کہیں گے اور ان کے بارے میں کیا
رائے رکھیں گے؟''[1]

یہ مالی پہلو تھا، تو وہ اثر و رسوخ اور قوت و نفوذ جس سے فلسطینی حکام دبے ہوئے تھے، بہائی مورخین اس کا کیا تجزیہ پیش کریں گے؟

اس سے یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ غیر ملکی طاقتیں اس کی حفاظت کر رہی تھی اور اس کے اردگرد قوت اور شان و شوکت کا ہالہ کھینچ رہی تھیں۔ یہ تاریخ کا وہ موڑ تھا جب عالمی صیہونی قوتیں عثمانی خلافت کو گرانے اور فلسطین پر قبضہ کرنے کی کوششیں کر رہی تھیں۔ جس شخص کو انھوں نے اپنے مقصد کے لیے چنا تھا اور اپنی نگرانی میں لیا تھا، وہ خاندانی غدار اور پیشہ ور ایجنٹ تھا، وہ جس گروہ سے تعلق رکھتا تھا اس کی تشکیل ہی روسی، انگریزی اور یہودی سامراج نے کی تھی۔ تو یہ پرانا تعلق اور وراثتی غداری تھی جس کو اس نے ہر حال میں نبھانا تھا، لہٰذا وہ ان دشمنانِ اسلام کے زیر سایہ، عظیم الشان محلات میں سکونت پذیر ہو کر اسلام مخالف لٹریچر تخلیق کرنے لگا۔ انگریزی یورش اور صیہونی یلغار کے خلاف مسلمانوں کی قوتوں کو کمزور کرنے کے لیے جہاد کو باطل قرار دینے اور ذاتی دفاع کے لیے بھی اسلحہ استعمال نہ کرنے کے افکار رائج کرنے لگا۔

اس نے ابتدا ہی بے مقصد اور بے مغز دعوؤں سے کی۔ پہلے تو وہ اپنے بھائی صبح ازل سے باب کی خلافت چھیننے کی کوشش میں لگا رہا۔ اس کے بعد اس نے یہ دعویٰ کیا کہ باب تو آیا ہی اس کی مظہریت کی خوشخبری دینے کے لیے تھا، جس طرح یوحنا نے مسیح کی بشارت دی تھی۔ اس کے بعد اس نے نبوت و رسالت اور خود کے مسیح ہونے کا دعویٰ کر دیا، جس کی اس نے خوش خبری دی تھی۔

---

[1] أيضاً (ص: ٨٦).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب اس نے دیکھا کہ لوگ اس حد تک بے وقوف اور عقل سے عاری ہیں کہ انھوں نے شیرازی جیسے جاہل اور بنیادی اور معمولی باتوں سے بھی ناواقف شخص کے دعووں کو قبول کر لیا تھا، جب کہ وہ خود تجربہ کار اور مختلف حالات اور متعدد تہذیبوں میں رہ کر پروان چڑھا ہے، حالات کی کٹھنائیوں سے گزرا ہے اور اس کو انگریزوں اور یہودیوں جیسے اس سے اعلیٰ اور ذہین تر مددگار اور مالک ملے ہیں تو وہ ربوبیت اور الوہیت کے تخت پر جا بیٹھا۔[1]

غداری، بددیانتی، ضمیر فروشی، سامراج کی چاکری، قتل، سفاکی اور عورتوں کی عصمت دری کی ایک طویل تاریخ کے بعد وہ اس مقام کو حاصل کر سکا جس کی آرزو اس دن سے اس کے سینے میں پرورش پا رہی تھی جس دن اس نے باب کے دین اور خرافات کو قبول کیا تھا۔

یہ انگریزوں کا ایجنٹ اپنی زندگی کے آخری ایام عکا، حیفا اور بہجہ کے پرشکوہ محلات میں شاہانہ انداز میں گزارتا رہا۔ اسلمنت کے الفاظ میں ''بہجہ میں اس کی زندگی ہر لحاظ سے مکمل شاہانہ تھی۔''[2]

اس نے اپنے گھر کے قریب دوستوں کے لیے ایک باغ تیار کروایا، جس کو باغ رضوان کا نام دیا۔ بہاء اللہ وہاں مسلسل کئی دنوں اور ہفتوں تک رہتا اور بسا اوقات باغ کے اندر تعمیر کردہ ایک جھونپڑی میں رات گزار لیتا۔ کبھی کھیتوں کی سیر کرتا اور عکا اور حیفا میں لوگوں سے ملتا، اکثر اوقات کوہ کرول پر اس کے خیمے نصب کیے جاتے۔[3]

---

[1] ہم نے اس کتاب میں ''مانذرانی اور اس کے دعوے'' کے عنوان سے ایک مستقل مضمون لکھا ہے جس میں اس کے تمام دعووں کو باحوالہ تفصیل سے نقل کیا ہے۔

[2] "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ٤٥) لأسلمنت، ط عربي.

[3] أيضاً.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وفات:

اس کے متعلق کہا جاتا ہے: "وہ جب راستے پر چلتا تو اس پر برقعہ ڈال دیا جاتا، تاکہ اس کے چہرے پر تجلی کرنے والے اللہ کی چمک دیکھ نہ لی جائے اور بہاء اللہ یعنی اللہ کی چمک، آنکھوں سے نہیں دیکھی جا سکتی۔"[1]

کچھ کتابوں میں اس کی فوٹو برقعے ہی میں چھاپی گئی ہے۔ بہائی لوگ باب، عباس آفندی اور شوقی آفندی اور دیگر پیشواؤں کی تصویریں تو چھاپتے ہیں، لیکن حسین علی کی تصویر نہیں چھاپتے۔ میں نے کچھ بہائی مبلغین سے سنا ہے کہ اہم مراکز میں اس کی تصویر موجود ہے، لیکن وہ غیر بہائیوں کو نہیں دکھاتے۔

آخر کار جب اس کی عمر پچھتر برس ہو گئی، جن میں تقریباً چوبیس سال اس نے فلسطین، عکا، حیفا اور بہجہ میں گزارے، ایک دن اس کو تیز بخار ہو گیا جو جان لیوا ثابت ہوا اور 28 مئی 1892ء[2] بقول بعض 29 مئی[3] اور بروکلمان کی رائے کے مطابق 27 مئی بمطابق 2 ذی قعدہ 1309ھ[4] کو وہ اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کر گیا اور عکا میں بمقام بہجہ اپنے گھر کے قریب مدفون ہوا۔[5]

حسین علی مازندرانی کے ایک بیٹے سے منقول ہے کہ وہ اپنی آخری زندگی میں

---

[1] "البابيون والبهائيون" للحسني (ص: ٤١، ٤٢).

[2] "دائرة المعارف الاردية" ج٥ (ص: ٩٢) و "الدراسات في الديانة البابية" (ص: ٦٠) و "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ٤٧) و "كتاب الحسني" (ص: ٤٢).

[3] "ملخص دائرة المعارف الإسلامية" (ص: ٥٥) لجب و كريمر، "قرن بديع" لشوقي آفندي (ص: ٦٤) ط باكستان و "كتاب عبدالبهاء" لبليزي، (ص: ٤٧) ط لندن و أيضاً "سوانح بهاء الله" لبليوزي (ص: ٧٦) ط باكستان.

[4] "تاريخ الشعوب الإسلامية" ج٣ (ص: ٦٦٨) ط عربي.

[5] "الكواكب الدرية" (ص: ٥١٩).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور موت سے کچھ عرصہ پہلے پاگل ہو گیا تھا۔ عمر عنایت اس کے بیٹے کے حوالے سے لکھتا ہے:

''بہاء اللہ اپنی زندگی کے آخری دنوں میں پاگل ہو گیا، اس کا بیٹا (عباس عبدالبہاء) اس کے دربان کے طور پر خدمات سرانجام دینے لگا، لہٰذا اس نے اس معاملے کو (خلافت) اپنے لیے مخصوص کر لیا، لوگوں پر مال کی بارش کر دی اور پیروکاروں کے دلوں میں جگہ بنا لی۔''[1]

یہ پاگل پن اس پر موت سے پہلے طاری نہیں ہوا تھا، بلکہ وہ شروع ہی سے پاگل تھا، اس کے پاگل پن کا سب سے بڑا ثبوت بابیت کو قبول کرنا، پھر نبوت و رسالت اور الوہیت کا دعویٰ کرنا ہے، کیوں کہ کسی صحیح دماغ شخص سے اس طرح کی افترا پردازیوں اور دروغ سازیوں کی توقع نہیں کی جا سکتی، ہاں اگر اس کا دماغ چل گیا ہو، حواس مختل ہو گئے ہوں اور پاگل پن کے دورے پڑ رہے ہوں تو پھر اس بات کی توقع کی جا سکتی ہے۔ مرزا حسین علی بہاء اللہ مازندرانی ربوبیت اور الوہیت کے دعوؤں کے باوجود مر گیا، خدائے ذوالجلال نے کیا سچ فرمایا ہے:

﴿كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ لَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ﴾

[القصص: ٨٨]

''ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے مگر اس کا چہرہ، اسی کے لیے حکم ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔''

﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ﴾ [الرحمان: ٢٦، ٢٧]

[1] "العقائد" لعمر عنائت (ص: ١٥٦) ط ١٩٢٨م القاهرة.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”ہر ایک جو اس (زمین) پر ہے، فنا ہونے والا ہے۔ اور تیرے رب کا چہرہ باقی رہے گا، جو بڑی شان اور عزت والا ہے۔“

یہی اس کی تکذیب اور اس کے ماننے والوں کی کم عقلی کے لیے کافی ہے اور اللہ تعالیٰ کی یہ بات سچ ثابت ہوتی ہے:

﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ وَ لَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ لَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَ هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ﴾ [البقرة: ٢٥٥]

”اللہ (وہ ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں، زندہ ہے، ہر چیز کو قائم رکھنے والا ہے، نہ اسے کچھ اونگھ پکڑتی ہے اور نہ کوئی نیند، اس کا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے، کون ہے وہ جو اس کے پاس اس کی اجازت کے بغیر سفارش کرے، جانتا ہے جو کچھ ان کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کرتے مگر جتنا وہ چاہے۔ اس کی کرسی آسمانوں اور زمین کو سمائے ہوئے ہے اور اسے ان دونوں کی حفاظت نہیں تھکاتی اور وہی سب سے بلند سب سے بڑا ہے۔“

لیکن رذیلوں اور عقل کے اندھوں کو کوئی شرم نہ آئی اور انھوں نے کہہ دیا:

”رب (مازندرانی) کا اپنے اقدس و اعلیٰ عزت کے مقام پر صعود ہو گیا، اس کی حقیقتِ مقدسہ اس کی مخفی اور آخری ذات میں غائب ہو گئی۔ یہ دو

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ذی قعدہ 1309ھ بمطابق 16 مئی 1892ء کا واقعہ ہے۔[1]

اس کا بیٹا خلیفہ اور بہائیت کا نبی اس کی ہلاکت پر نوحہ کرتے اور روتے ہوئے اس کو مخاطب کر کے کہتا ہے:

"إلهي! إلهي! تفتت كبد و احترقت أحشائي في مصيبتك الكبرى ورزيتك العظمى"[2]

"اے میرے معبود! اے میرے معبود! تیری مصیبتِ کبریٰ اور سانحۂ عظمیٰ پر میرا جگر پاش پاش ہے اور میری انتڑیاں جل رہی ہیں۔"

حسین علی کی اولاد اور وصیت:

مازندرانی نے تین شادیاں کر رکھی تھیں۔[3] پہلی بیوی کا نام نوابہ خانم تھا اور اس کا لقب ام الکائنات تھا، وہ (خدا اپنی پناہ میں رکھے) رب اور معبود کی بیوی تھی۔ اس کا بڑا بیٹا عباس آفندی اسی کے بطن سے تولد ہوا، جو "غصن اعظم" اور عبدالبہاء کا لقب رکھتا تھا، یہ اپنے باپ کے بعد بہائیت کا پیشوا اور نبی تھا۔

اس کا دوسرا بیٹا مرزا مہدی، ایک بیٹی بہائیہ خانم اور تین مزید لڑکے بھی اس کے بطن سے پیدا ہوئے، جن کے نام بالترتیب صادق، علی محمد اور علی محمد ثانی تھے۔ یہ تینوں بیٹے ہی بچپن میں وفات پا گئے۔ جب حسین علی نے نوابہ خانم سے شادی کی تو اس وقت وہ اٹھارہ سال کی تھی۔[4]

دوسری بیوی کا نام "مہد علیا" تھا، یہ اس کے چچا کی بیٹی تھی، 1849ء میں

---

[1] "الحجج البهية" لأبي الفضائل الجلبائيجاني داعية البهائيية (ص: ١٣).

[2] "مكاتيب عبد البهاء" لعباس آفندي (ص: ٣٠٢).

[3] بعض نے کہا ہے کہ اس کی دو بیویاں تھیں، لیکن یہ درست نہیں۔

[4] "دائرة المعارف الاردية" ج٥ (ص: ٩٢).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس نے اس سے شادی کی تھی، اس سے مرزا احمد، الملقب غصن اکبر، مرزا بدیع اللہ، مرزا ضیاء اللہ، حمدیہ خانم اور ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیدا ہوئے، جو دونوں بچپن ہی میں فوت ہو گئے۔ ①

تیسری بیوی کا نام گوہر خانم تھا، جس سے صرف ایک بیٹی پیدا ہوئی جس کا نام فروعیہ خانم تھا۔ ②

مازندرانی نے اپنے بڑے بیٹے عباس کو اپنا خلیفہ نامزد کیا اور اس کے بعد اس سے چھوٹے مرزا محمد علی کی وصیت کی۔ ③ اس نے یہ بات وصیت نامے میں لکھی اور اس پر اپنی مہر لگائی۔

اس کی وصیت سے ہمارے اس موضوع سے تعلق رکھنے والا حصہ یہاں نقل کیا جاتا ہے۔ بہاء اللہ مازندرانی کہتا ہے:

> ''اللہ کی وصیت اغصان (مازندرانی کی اولاد) افنان (شیرازی کے رشتے دار) اور غصن اعظم کی طرف منسوب افراد کے نام، دیکھو جو ہم نے اپنی کتاب ''اقدس'' میں اتارا:
>
> ''جب بحرِ وصال کا پانی اتر جائے اور میری کتابِ وحی اختتام کو پہنچ جائے تو اس کی طرف رخ کرنا جو اللہ کی مراد ہے جو اس قدیم اصل کی شاخ ہے اس آیتِ مبارکہ سے مراد غصن اعظم ہے، اس طرح ہم نے اپنی طرف سے مہربانی کرتے ہوئے اس معاملے کو ظاہر کر دیا، ہم بہت

---

① أيضاً.

② "الكواكب الدرية في مآثر البهائية" لمحمد حسين آواره ج٢ (ص: ٤).

③ "تاريخ الشعوب الإسلامية" ج٣ (ص: ٦٦٨) ط عربي و "دائرة المعارف الاردية" ج٥ (ص: ٩٣).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مہربان اور کریم ہیں۔

''اللہ نے اپنے مقام کے بعد غصن اکبر کا مقام متعین کر دیا ہے وہی حکم دینے والا داتا ہے، ہم نے اعظم کے بعد اکبر کو چنا، یہ علیم وخبیر کی طرف سے حکم ہے۔''[1]

یاد رہے بہائیت کی اصطلاح میں ''اَغصان'' مازندرانی کی اولاد کو، ''افنان'' شیرازی کے عزیزوں کو اور ''اَیادہ'' بہائیت کے مبلغین اور اکابر داعیوں کو کہا جاتا ہے۔[2]

''یہ وصیت اس پر نازل ہونے والی آخری الواح سے تھی، اس نے خود اس کو جاری کیا، یعنی اس پر اپنے دستخط کیے اور مہر لگائی، جب اس کا صعود (آسمان کو چڑھنا) ہوا، اس کے نو دن بعد خاندان کے کچھ افراد اور کچھ احباب کی موجودگی میں اس کے بڑے بیٹے کے ذریعے اس وصیت کی مہریں توڑی گئیں تو انھیں اس وصیت نامے کے مندرجات سے آگاہی حاصل ہوئی، اس وصیت نامے کے مطابق عبدالبہاء اپنے والد کا متبادل اور اس کی تعلیمات کا مفسر نامزد ہوا۔ بہاء اللہ نے اپنے خاندان، رشتے دار اور تمام احباب کو اس کو اپنا راہنما بنانے اور اس کی فرماں برداری کرنے کا حکم دیا۔ اس ترتیب کے ساتھ احباب کے درمیان کوئی بٹوارہ ظاہر نہ ہوا اور اس معاملے پر اتحاد یقینی ہو گیا۔''[3]

پروفیسر براؤن لکھتا ہے:

''عبدالبہاء عباس آفندی نے بہاء اللہ کی وفات کے نو دن بعد بہائیت

---

① "دائرة المعارف للمذاهب والأديان" ج٢ (ص: ٣٠٤).

② "الكواكب" و "مطالع الأنوار" وغيرهما من الكتب.

③ "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ٤٧).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے نو نمایاں افراد کی موجودگی میں وصیت نامہ کھولا، اس نے وصیت کا ایک حصہ چھپا لیا اور صرف وہ حصہ ظاہر کیا جس میں اس کی خلافت کا ذکر تھا۔''[1]

ان نو افراد میں سے ایک جن کی موجودگی میں وصیت نامہ کھولا گیا، مرزا جاوند بہائی بھی تھا، وہ اپنی کتاب ''البہائیہ'' میں لکھتا ہے:

''عبدالبہاء نے عہد نامے کو ظاہر کیا اور اس کا ایک حصہ نیلے کاغذ کے ساتھ، کسی سبب اور جواز کے بغیر چھپا لیا، جب ایک رکن کو اس مخفی حصے کا علم ہوا تو اس نے کہا: جس کو کسی خاص مصلحت اور معقول وجہ کی بنا پر چھپا لیا گیا، اس کو ظاہر اور افشا کرنا جائز نہیں۔''[2]

الحاصل باپ کی طرف سے دونوں بھائیوں مرزا عباس آفندی اور مرزا محمد علی کے درمیان بھی اسی طرح کا شدید اختلاف اور سخت جدال پیدا ہو گیا، جو اس سے پہلے ان کے باپ اور چچا کے درمیان تھا، اس کی تفصیل اپنے مقام پر آئے گی۔

عباس آفندی اپنے باپ کے بعد بہائیوں کا خود مختار پیشوا بن گیا۔

تین اہم امور:

موضوع کو سمیٹنے سے پہلے تین باتیں ذکر کرنا ضروری ہیں، جن کا بہاء اللہ حسین علی مازندرانی کے ساتھ براہِ راست تعلق ہے:

اول: مازندرانی جو بہائیوں کے زعم کے مطابق باب شیرازی کا شاگرد اور وفادار پیروکار تھا، کیا اس نے حقیقت میں اس کے اقوال و افعال کی پیروی کی؟

---

[1] ''دراسات في الديانة البابية'' (ص: ٢٥).

[2] ''البهائية'' (ص: ١٣٦) ط انكليزي.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

دوم: بہاء اللہ نے اپنے دعوؤں اور مزاعم کی بنیاد باب کی بشارتوں پر رکھی کہ اس کے بعد وہ آئے گا جس کو اللہ ظاہر کرے گا، اس نے دعویٰ کیا کہ وہی وہ ہے تو کیا وہ واقعی شیرازی کا موعود تھا یا نہیں؟

سوم: مازندرانی نے اس نئے آنے والے موعود کے وقت کی تعیین کی تھی۔

اب ہم ان تینوں باتوں کا تجزیہ کرتے ہیں:

اول:

مرزا محمد علی شیرازی نے پہلے ''قائم موعود'' کا باب ہونے کا دعویٰ کیا، پھر ''قائم'' کا دعویٰ کیا، پھر ''مسیح'' کا دعویٰ کیا، پھر ''نبی اور مستقل رسول'' کا دعویٰ کیا، جو مستقل شریعت لے کر آیا، پھر کرتے کرتے ربوبیت اور الوہیت کے عرش پر جا چڑھا۔

مرزا حسین علی مازندرانی نے اس کے دین کو قبول کیا، وہ اس کا مخلص مرید تھا اور اس کی عقیدت میں اس حد تک آگے بڑھ گیا کہ اس کی خاطر دو مرتبہ [1] یا صحیح رائے کے مطابق تین مرتبہ [2] جیل کی ہوا بھی کھا آیا۔

ایک مرتبہ اس نے کوڑے کھانے کی اذیت بھی برداشت کی۔[3] اس کے بعد اس کو اس کے وطن ایران سے نکال دیا گیا۔

وہ اس حد تک اس کی تصدیق کرتا تھا کہ اس کو بنی ہاشمی حضرت محمد ﷺ سے بھی افضل گردانتا تھا [4] اور وہ اس کی بکواسات کو رب العالمین کے کلام سے بھی بہتر

---

① ''بهاء الله والعصر الجديد'' (ص: ٣٢).

② ''دائرة المعارف الاردية'' ج٥ (ص: ٩٨).

③ ''بهاء الله والعصر الجديد'' (ص: ٣٢).

④ ''العقيدة والشريعة'' لجولد زيهر، (ص: ٢٤٢).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہتا تھا۔①

اس نے بدشت کانفرنس میں اسلامی شریعت کو منسوخ قرار دینے اور اس کے مقابلے میں خود ساختہ اور جعلی بابی دین کو رائج کرنے میں قرۃ العین کی مکمل تائید کی تھی۔②

وہ شیرازی کو بڑا مقام دیتا تھا اور اس کے سوا کسی کے مقام و مرتبے کا اقرار نہیں کرتا تھا، اس نے اپنے مذہب اور توقعات کی عمارت شیرازی کے اقوال و اخبار پر کھڑی کی، کیوں کہ اس کے نزدیک شیرازی کے منہ سے نکلنے والا ہر کلمہ، وحی، الہام اور رب کا کلام تھا اور خدا کے کلام کو رد کیا جاتا ہے نہ جھٹلایا جاتا ہے!

اس بنیاد پر اس نے طے کر دیا کہ کوئی شخص اس وقت تک بہائی نہیں بن سکتا، جب تک باب کے دین اور اس کی الوہیت پر ایمان نہ لائے۔③

یہاں ہم اس سے اور تمام بہائیوں سے پوچھتے ہیں: کیا کسی کو شک ہے کہ باب شیرازی نے مرزا یحییٰ کو اپنا خلیفہ بنایا تھا، اس کو ''صبح ازل'' یا ''وحید'' کا لقب دیا تھا، اپنی زبان سے اس کی خلافت کی تعیین کی تھی اور اپنی مہر، قلم دان، لباس اور مکتوبات اس کو بھیجے تھے؟

اس پر سب کا اتفاق ہے، بلکہ تمام مورخین، نے خواہ وہ بابی ہوں یا مسلمان، عیسائی ہوں یا یہودی، باب سے محبت رکھنے والے ہوں یا نفرت کرنے والے، اس پر اجماع کیا ہے۔④ خود مرزا حسین علی نے بھی اس کی خلافت اور پیشوائی کا اعتراف کیا

① "لوح احمد" للمازندراني، (ص: ١٥٤).

② "الكواكب الدرية في مآثر البهائية" (ص: ١٢٩) وما بعد ط فارسي.

③ "مقدمة نقطة الكاف" (ص: مه) لبراؤن.

④ اس کی تفصیل ''بابیت'' میں دیکھیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ وہ شیرازی کی وفات کے بعد کم از کم 1278ھ تک اس کا مطیع اور فرماں بردار رہا۔[1] یعنی اپنی کتاب ''الایقان'' کی تالیف تک، جس میں اس نے اس کی مطلق قیادت کا اعتراف کیا ہے اور یہ اقرار کیا ہے کہ مرزا یحییٰ حکم صادر کرنے والا اور صاحبِ اختیار تھا۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر اچانک کیا ہوا کہ جس کا وہ کل تک فرماں بردار تھا اور جس کو شیرازی نے از خود اپنا وصی بنایا تھا، وہ اس حد تک اس کے مخالف ہو گیا کہ اس کے کھانے میں زہر شامل کرنے اور اس کو اس کے پیروکاروں کو قتل کروانے کی کوششیں کرنے لگا، اس کو غلیظ گالیاں دیتا اور اس کو کافر اور مشرک کہتا:

- ''اس کے ساتھ چمٹنے سے بچو، جس نے اس کی ملاقات اور آیات کا انکار کیا، وہ مشرک تھا اور یہ بات کتاب میں حق کے ساتھ لکھی ہوئی ہے۔''[2]
- ''وہ سرکشی، ذلت اور عدمِ عرفان میں وحید (اکیلا) ہے، ایمان میں وحید نہیں۔''[3]
- ''مرزا یحییٰ نقطۂ ظلمت کے سوا اور کچھ نہیں تھا۔''[4]

یہاں ہم کچھ دیر رک کر مازندرانی اور اس کے پیروکار بہائیوں سے سوال پوچھتے ہیں کہ کیا شیرازی رسول اور رب نہیں تھا؟ کیا اس کے کلمات وحی اور الہام نہیں تھے؟ اگر ایسا تھا تو پھر تمھارا رب کس طرح اس ''مشرک'' ''کافر، سرکشی، ذلت اور عدمِ عرفان میں وحید'' ''نقطۂ ظلمت'' اور ''جس کو اللہ نے ظاہر کیا، اس کے شدید منکر''

---

① "مقدمة نقطة الكاف" (ص: لط) و كتاب "الايقان" للمازندراني.
② "مفتاح باب الأبواب" للدكتور محمد مهدي خان (ص: ٣٧٨).
③ "الكواكب الدرية في مآثر البهائية" (ص: ٣٩٢) ط فارسي.
④ "مقدمة نقطة الكاف" (ص: مد).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو جان بوجھ کر اپنا خلیفہ اور وصی مقرر کر کے بھول کا شکار ہو گیا؟ کیا رب غلطی کرتا ہے؟ کیا نبی اور رسول کی بات کو جھٹلایا جا سکتا ہے؟ کیا وحی اور الہام کافر و مشرک کو وصی اور قابلِ اطاعت بنا سکتے ہیں؟ کیا وصی مشرک اور ملعون ہو سکتا ہے؟

دو باتوں میں سے ایک بات ضرور ہے یا دونوں ہی ہیں، شیرازی نے یا یحییٰ کو اپنا وصی، خلیفہ اور بابیوں کا پیشوا بنانے میں غلطی کی ہے اور جھوٹ بولا ہے یا مازندرانی جھوٹا اور شیرازی کی تکذیب کرنے والا تھا، اس نے اس کی پیشوائی اور خلافت کو تسلیم ہی نہیں کیا تھا، یا یہ دونوں اشخاص شیرازی اور مازندرانی کذاب اور دجال تھے، یہی زیادہ قرینِ حقیقت، بلکہ یہی درست ہے۔

دوم:

مازندرانی کا دعویٰ ہے، وہ وہی ہے ''جس کو اللہ ظاہر کرے گا'' اور باب نے جس کے ظہور کی خوش خبری دی تھی، وہ کہتا ہے:

❁ ''اے ظہور کا انتظار کرنے والو! اب انتظار نہ کرو، وہ آ چکا ہے، اس کے پردوں کو دیکھو، جن میں اس کی بہاء (چمک) ٹھہری ہوئی ہے، یہ وہی قدیم بہاء (چمک) جدید ظہور میں ہے۔''①

❁ ''پرانے ظہور کے متعلق میرے مبشر (شیرازی) کے قلم سے جو جاری ہوا، اس کو یاد کرو اور جو سرکشی والوں نے ارتکاب کیا، وہ بھی یاد کرو۔''②

اسلمنت لکھتا ہے:

''باب کی دعوت کے ظہور کے انیسویں سال بہاء اللہ نے اپنے بہت سے

① ''بهاء الله والعصر الجديد'' (ص:۳۱).

② ''الأقدس'' للمازندراني.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ماننے والوں کو خوش خبری دی کہ وہی وہ موعود (جس کا وعدہ کیا گیا) ہے باب نے جس کی خبر دی تھی اور اس کو "من یظھرہ اللّٰہ" (جس کو اللہ ظاہر کردے گا) کا نام دیا تھا۔"①

اس کے ساتھ یہ بھی یاد رکھیے کہ شیرازی نے اپنی کتاب "البیان" کے عربی اور فارسی دونوں نسخوں میں صریح الفاظ میں لکھا ہے:

"(جس کو اللہ ظاہر کرے گا) وہ 1511 سالوں کے بعد یا 2001 سالوں کے بعد ظاہر ہوگا، یہ لفظ "غیاث" یا "اغیث" یا "مستغاث" کے اعداد ہیں۔"②

لفظ "غیاث" یا "اغیث" کے حروف کے اعداد 1511 ہیں اور لفظ "مستغاث" کے حروف کے 2001 اعداد ہیں، اس کا مطلب ہوا "جس کو اللہ ظاہر کرے گا" وہ اتنے طویل سال گزرنے کے بعد ظاہر ہوگا، ہم نے اس کی تفصیل اس کتاب کے مضمون "بہائیت اور اس کے جھوٹ" میں ذکر کی ہے۔

یہاں یہ بیان کرنا مقصود ہے کہ وہ اساس جس پر اس نے عمارت کھڑی کی تھی، وہ ٹوٹ چکی ہے اور شیرازی کے وہ اقوال جن پر اس نے اپنے مزاعم کھڑے کیے تھے، وہ بھی اس کو اپنی مرضی کا مفہوم پہنانے کی اجازت نہیں دیتے، کیوں کہ اس نے بالکل واضح اور غیر مبہم الفاظ میں بیان کیا ہے "جس کو اللہ ظاہر کرے گا" وہ ایک طویل عرصے کے بعد ظاہر ہوگا۔ چنانچہ بہائیوں کی تعریف میں رطب اللسان برطانوی مستشرق پروفیسر براؤن کو یہ کہنا پڑا:

---

① "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ٢٧).

② "البيان" للشيرازي.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ ''باب کے متعلق بہائیوں کا عقیدہ کہ وہ ''بہاء اللہ کا مبشر اور اس کا اعلان کرنے والا تھا'' بالکل باطل عقیدہ ہے اور کلی طور پر بے اصل اشیا پر مبنی ہے۔''[1]

یہ بھی ان کا دعویٰ تھا:

❁ ''بابی دین اس وقت تک ختم نہیں ہوگا نہ منسوخ ہی ہوگا، جب تک پورا ایران اس کو قبول نہیں کرے گا۔''[2]

شیرازی نے اپنی کتاب ''بیان'' کے عربی نسخے میں یہ پیشین گوئی دی ہے:

''ایران کا بادشاہ بابی ہوگا، اس کے بعد اس کا ظہور ہوگا ''جس کو اللہ ظاہر کرے گا'' اور وہ اس کی خدمت میں اپنا تاج پیش کرے گا جو پچانویں موتیوں سے مرصع ہوگا۔''[3]

باب کے قول کے مطابق ''من یظھرہ اللّٰہ'' کا ظہور اتنی مدت کے بعد ہوگا جو اتنی طویل ہوگی جتنی اس کے اور سابق ظہورات کے مابین تھی، یعنی جتنی مدت اس کے اور محمد ﷺ کے مابین تھی، عیسیٰ اور محمد ﷺ کے مابین تھی اور عیسیٰ علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان تھی۔ البیان میں اس کے اقوال سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ''وہ 1511 سالوں سے لے کر 2001 سالوں تک ہوگی۔''[4]

اس بنیاد پر یہ سوال بنتا ہے کہ مرزا حسین علی مازندرانی نے کس طرح اپنے دعووں کی بنیاد شیرازی کے اقوال پر رکھی جو قطعاً اس کی تائید نہیں کرتے، بلکہ اس کے مزاعم کے مکمل معارض اور ان کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتے ہیں۔ کیا بہائیوں میں کوئی انصاف

---

1. ''مقدمۃ نقطۃ الکاف'' (ص: کا).
2. أیضاً (ص: کب).
3. ''الباب الثالث عشر من الواحد الحادي عشر من البیان الفارسي للشیرازي.
4. ''مقدمۃ نقطۃ الکاف'' (ص: کج و کد).

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

پسند اور جرأت مند شخص ہے جو سرِبازار اس کے جھوٹوں کا بھانڈا پھوڑ دے؟

بہائیوں سے یہ سوال کرنا بھی بنتا ہے کہ اگر شیرازی ان کے عقیدے کے مطابق نبی، رسول یا معبود اور رب تھا جو ایک نئی شریعت لے کر آیا، جس نے اسلام کو منسوخ کر دیا اور وہ اپنی کتاب البیان لے کر آیا، جس کے ساتھ (معاذ اللہ) قرآن منسوخ ہو گیا تو کیا وجہ ہے کہ وہ اپنے کلمے کو نافذ کر سکا نہ اپنے دین ہی کو رائج کر سکا، بلکہ لوگوں کو اس کے متعلق معلوم ہی اس وقت ہوا جب حسین علی ایک نئی شریعت کے ساتھ ایک نئے شارع کے طور پر آیا اور اس نے آ کر اس کی شریعت کو منسوخ کر دیا؟

مزید برآں اس کی کتاب ''البیان'' جو رطب و یابس کا مجموعہ اور جہالت اور غلطیوں کا طومار ہے اور اس کے دعوے کے مطابق سابقہ کتبِ سماویہ بالخصوص قرآن کریم کی ناسخ ہے، مکمل ہی نہ ہوئی کہ منسوخ ہو گئی! کیوں کہ اس نے اس کی تکمیل اپنے نامزد اور خلیفہ کے سپرد کی تھی۔

حسرت ان غنچوں پہ جو بن کھلے مرجھا گئے!

حسین علی مازندرانی، شیرازی سے کئی سال عمر میں بڑا تھا، اگر اللہ نے اس کو بعد میں مبعوث کرنا تھا تو پہلے شیرازی کو کیوں مبعوث کر کے اس کا مرید بنایا؟ مازندرانی کا ایک عراقی پیروکار اپنی دعوتی کتاب میں لکھتا ہے:

''رسول تو صرف ان عقائد کی اصلاح کے لیے آتا ہے جو موجود امت میں خراب ہو گئے ہوں۔''[1]

اس بنا پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ باب کی امت کی وہ کون سی اعتقادی خرابیاں تھیں، جن کی اصلاح مازندرانی نے کی تھی؟ اگر اس کی امت میں غلطیاں اور خرابیاں

[1] ''التبیان والبرھان'' ج۲ (ص: ۲۲) ط پاکستان.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

تھیں تو وہ اس کا امتی ہی کیوں بنا؟

''ہر زمانے کے تقاضے ہوتے ہیں اور جدید تقاضوں کے مطابق جدید مبعوث آتا ہے۔''[1]

یہ ان کا جواب ہوتا ہے۔

کیا کوئی ان سخیف اور نابکار عقلوں پر پیٹنے والا ہے جو 1850ء اور 1863ء کے تقاضوں میں فرق کرتی ہیں؟ ایک ہی زمانہ تھا، ایران بھی وہی تھا، کفر بھی وہی تھا، شیعہ باطنی رجحانات یہاں بھی تھے، وہاں بھی تھے جو بابیت پر اعتراض تھے، وہی بہائیت پر بھی تھے، تو فرق کیا ہوا اور ضرورت کیا محسوس ہوئی؟

سوم:

بہاء اللہ حسین علی مازندرانی نے جب اپنے استاد اور مرشد شیرازی کے ساتھ مل کر اسلامی شریعت اور امت کے ساتھ بہت بڑی بددیانتی کی اور اسلامی ممالک میں مسلمانوں کے خلاف فتنوں اور شورشوں کو ہوا دی تو بعد میں اس نے شیرازی اور اس کی امت سے بھی غداری کی اور اس کے قتل کے کچھ ہی عرصے بعد ان تمام دعوؤں پر قبضہ کرلیا جو شیرازی کے تھے۔

وہ قرآن کریم کی باطنی اور خود ساختہ تاویلات کر کے اور موضوع و خانہ ساز شیعہ روایات سے استدلال کر کے اپنے دعوے ثابت کرتا۔

انھی تاویلات اور روایات پر اپنے شارع ہونے کا محل تعمیر کیا، لیکن وہ شیرازی سے زیادہ چالاک اور مکار تھا، اس نے حکومتوں، سامراج اور صیہونیوں کی کاسہ لیسی اور منافقت کے سہارے اپنی دکان چمکا لی اور خوب نفع کمایا، پھر چاہا کہ ان مفادات،

[1] أیضاً.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فوائد اور لذتوں کو اپنی اولاد کے لیے بلا شرکتِ غیرے مخصوص کر دیا جائے، تاکہ کوئی بعد میں اٹھ کر حصے داری کا دعویٰ نہ کر دے، جس طرح دیان وغیرہ نے باب کے ترکے پر قبضہ کرنے کے لیے اس جیسے دعوے کر کے اپنی دکان سجانے کی کوشش کی تھی، لہٰذا ایسی تمام جڑوں کو کاٹنے کے لیے اس نے اپنی کتاب اقدس میں، جس کو وہ تمام سابقہ آسمانی کتابوں کی ناسخ سمجھتا تھا، کہہ دیا:

"جس نے پورے ایک ہزار سال گزرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ سے براہِ راست وحی پانے کا دعویٰ کیا، وہ کذاب اور افترا پرداز ہے، ہم اللہ سے دعا گو ہیں کہ وہ اس کو اس دعوے سے رجوع کی توفیق دے، اگر اس نے توبہ کر لی تو وہ توبہ قبول کرنے والا ہے، اگر اس نے اپنی بات پر اصرار کیا تو وہ اس پر کسی بے رحم کو مسلط کر دے گا، وہ سخت سزا دینے والا ہے۔ جو اس آیت کی کوئی ایسی تاویل یا تفسیر کرے جو اس کے ظاہری معنی کے خلاف ہو، وہ اللہ کی رحمت سے محروم ہوگا جو تمام جہانوں کو محیط ہے۔ اللہ سے خوف کھاؤ، اپنے اوہام کی پیروی نہ کرو، جو تمھارا عزیز و حکیم رب تمھیں حکم دیتا ہے، اس کی پیروی کرو، بہت جلد اکثر ممالک سے شور و غوغا بلند ہوگا، اے میری قوم! ان سے اجتناب کرو، ہر فاجر کمینے کی پیروی نہ کرو۔ یہ بات ہم نے تمھیں اس وقت بتا دی تھی، جب ہم عراق میں اور اس کے بعد ارضِ سر میں تھے اور اب ہم اس روشن منظر سے کر رہے ہیں۔ اے اہلِ ارض! جب میرے جمال کا سورج غروب ہو جائے اور میرے ہیکل یعنی وجود کا آسمان چھپ جائے تو کسی اضطراب کا شکار نہ ہونا، میرے معاملے کی نصرت اور جہانوں میں میرے کلمے کی سربلندی کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیے اٹھ کھڑے ہونا، ہم تمام احوال میں تمھارے ساتھ ہیں اور حق کے ساتھ تمھاری مدد کریں گے، بلاشبہہ ہم اس پر قادر ہیں۔''[1]

وہ ایک دوسری جگہ اس سے بھی زیادہ کھلے الفاظ میں کہتا ہے:

''اے قلم! لوح پر لکھ، پھر لوگوں کو بتا دے کہ اس روشن اور منور ظہور کے ساتھ تمام ظہور ختم ہو گئے ہیں، جو ایک ہزار سال مکمل ہونے سے پہلے اس عظیم معزز اور عزیز مرتبے کا دعویٰ کرے، اس نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے اور وہ فسادیوں میں سے ہے، کیوں کہ وہ اس دعوے کے ساتھ اللہ کے دین کو خراب کرے گا اور اس کے مومن بندوں کے درمیان ٹھہر نہیں سکے گا۔''[2]

''اگر کوئی آیا اور اس نے ہزار سال پورے ہونے سے پہلے دعویٰ کیا تو وہ کذاب اور باطل ہوگا، خواہ کیسے زبردست دلائل اور معجزات کا حامل ہو، کیوں کہ وہ فساد اور دنیا میں اضطراب کا سبب ہوگا، بشر آیا، اس نے خوش خبری دی پھر متمم (پورا کرنے والا) ظاہر ہوا اور اس نے مکمل کر دیا تو اب کس چیز اور کس شخص کے لیے نیا ظہور ہوگا؟''[3]

ہم مسلمان کہتے ہیں: رسولِ اکرم ﷺ کی کامل ذات تشریف لائی، آپ ﷺ نے دین مکمل کر دیا اور دنیا کو منور کیا، آپ ﷺ ہی کی بعثت اور ابلاغ کے متعلق ربِ کریم نے فرمایا ہے:

---

① "الأقدس" للمازندراني.

② "مقدمة نقطة الكاف" (ص: عو) نقلًا عن كتاب "إتيان الدليل لمن أراد الإقبال إلى سواء السبيل".

③ أيضاً.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ [المائدة: ٣]

''آج میں نے تمھارے لیے تمھارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمھارے لیے اسلام کو دین کی حیثیت سے پسند کر لیا۔''

وہ خود تو بہائیوں کی[1] اپنی رائے کے مطابق تیرہ سال بھی صبر نہ کر سکا، لیکن اس نے اپنے بعد والوں کے لیے ایک ہزار سال تک دروازہ مقفل کر دیا۔

گلبائیگانی، عراقی اور تجلی جیسے بہائیت کے مبلغ اور پٹھو جو انبیا، رسولوں اور الٰہی مظاہر کے تسلسل اور وحی کے عدمِ انقطاع کے قائل ہیں،[2] ہزار سال تک وحی کے انقطاع کا نام دیں گے؟

یہ حسین مازندرانی دجال دنیا کو وصی کے فیضان سے کیوں محروم کرنا چاہتا ہے، شیرازی کا کیا گناہ اور جرم تھا کہ اس کی شریعت صرف تیرہ سال تک کارآمد رہی، لیکن اس نے اپنی شریعت کی مدت ایک ہزار سال تک مقرر کر دی؟ حالانکہ حسین مازندرانی کی ہلاکت کے صرف بیس سال بعد حالات یکسر بدل چکے تھے اور زمانے کے تقاضے پہلے والے نہیں رہے تھے،

1941ء میں پہلی عالمی جنگ شروع ہوئی، اس کے اختتام کے بعد دوسری عالمی جنگ نے دنیا کا امن تباہ کر دیا اور ان جنگوں نے دنیا کو سر سے لے کر پاؤں تک بدل کر رکھ دیا۔ کیا ان بڑی بڑی بنیادی تبدیلیوں اور عظیم انقلابات کا تقاضا نہیں

---

① اسلمنت في "بهاء الله والعصر الجديد" و آواره في "الكواكب" وغيرهما في غيرها من الكتب.

② انظر "الفرائد" للجلبائيجاني و "التبيان والبرهان" للعراقي، و كتاب "القيامة" للعلمي.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھا کہ اس دروازے کو کھلا رکھا جاتا، حالانکہ شیرازی کی ہلاکت اور حسین علی کے دعوے کے وقت حالات بالکل ایک طرح کے تھے؟ کیا صرف یہی بات کسی سمجھ دار اور بصیرت مند کے جاننے کے لیے کافی نہیں کہ حسین مازندرانی استعمار کے ہاتھ میں محض ایک کھلونا تھا، اس نے مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے، ان کے عقائد و نظریات میں تشکیک کا پودا لگانے اور اپنے اغراض و مقاصد کے حصول کے لیے اس کو اپنی انگلیوں پر نچایا!

شیرازی کی تضاد بیانیاں:

یہ ذکر ہو چکا ہے کہ حسین مازندرانی پہلے شیرازی کا وفادار پیروکار تھا، اس نے اس راہ میں بڑی مشقتیں جھیلیں، قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں، ایران سے عراق دربدری، عراق سے استنبول اور ادرنہ جلاوطنی اور آخر میں عکا، حیفا اور بہجہ کی طرف دیس نکالا قبول کیا، اس نے اپنے جلاوطنی کے مقام میں اکابر بابیوں کی وفات کے بعد پہلے شیرازی کی نیابت کا دعویٰ کیا، کچھ نامور بابیوں کو ایرانی حکومت نے قتل کروا دیا تھا، کچھ اس کے ہاتھوں قتل ہو گئے، اس طرح اس کی خواہشات اور مقاصد کی راہ صاف ہو گئی اور ماحول اس کے حق میں خوش گوار ہو گیا۔

اس راہ میں اس نے کئی پینترے بدلے، پہلے اس نے باب کے اقوال اور بابیوں کی لاشوں پر اپنے دین کی بنیادیں کھڑی کیں اور ان کے سرمائے سے اپنی دکان چمکائی۔

ایک محقق جب اس دین کا مطالعہ کرتا ہے تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے کہ اس نے نہ صرف اصول میں، بلکہ فروع اور معمولی معمولی باتوں میں بھی باب کی زبردست مخالفت کی ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

قاری کا استعجاب چھپائے نہیں چھپتا، جب وہ دیکھتا ہے کہ شیرازی ایک چیز کو حرام کہتا ہے تو مازندرانی اسی کو مطلق حلال کہتا ہے، حالانکہ اس کو اعتراف تھا:

- ''باب شیرازی ''ما کان وما یکون'' کا علم رکھتا تھا۔''①
- ''اس کے اوپر چوکیدار اور نگہبان تھے جو اللہ کی طرف سے غلطی اور خطا سے اس کی حفاظت کرتے تھے۔''②
- ''وہ رسولوں کا سلطان اور اس کی کتاب ام الکتاب تھی۔''③

ان تمام تعریفی اور تقدیسی کلمات کے باوجود وہ یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ وہ مخالفوں کے ساتھ تمام ترفکری اور اعتقادی اختلاف کے باوجود، ان کے ساتھ چل سکتا ہے اور فریب و منافقت کی چادر اوڑھ کر ان کے ساتھ گھل مل سکتا ہے، شیرازی کے برخلاف جو اپنے پیروکاروں کو مسلمانوں اور ان تمام لوگوں سے کلی اجتناب کرنے کا حکم دیتا تھا جو اس کی خرافات قبول نہیں کرتے تھے، وہ ایسے تمام لوگوں کو فاسق قرار دیتا، کافر کہتا، ان کو قتل کرنے کا فتویٰ دیتا، ان کے گھر توڑنے اور ان کی کتابیں جلانے کا حکم دیتا، ان تمام باتوں کی تفصیل اپنے مقام پر گزر چکی ہے۔④

مازندرانی شیرازی سے بڑا مکار، دھوکے باز اور غدار تھا، اس نے دیکھ لیا تھا کہ یہ اسلوب اور انداز زمانے کے ساتھ نہیں چل سکتا، لہٰذا اس نے اس کو بدل دیا اور یہ حکم جاری کر دیا:

---

① "اشراقات للمازندراني" (ص: ٩٤) من مجموعة الألواح.

② أيضاً.

③ "لوح أحمد" للمازندراني (ص: ١٥٤) من مجموعة "الكلمات اللالهية" ط باكستان.

④ "مكاتيب عبد البهاء" ج٢ (ص: ٢٦٦) وانظر لتفاصيل ذلك "شريعة البابية وتعليماتها" في القسم الأول.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”دیگر ادیان کے ساتھ شیر و شکر ہو کر رہو، تا کہ وہ تم میں رحمان کی خوشبو سونگھ لیں، لوگوں کے درمیان جاہلانہ حمیت سے گریز کرنا، ہر چیز اللہ سے شروع ہوئی اور اسی کی طرف لوٹے گی۔“ ①

شیرازی نے حکم جاری کیا تھا کہ اس کی کتاب کے سوا تمام کتابیں مٹا دی جائیں اور اس کی جہالت کے سوا ہر علم سے منہ موڑ لیا جائے۔ مازندرانی نے تاڑ لیا کہ یہ حکم بھی زمانے کے تقاضوں کے خلاف ہے، کیوں کہ یہ علم و تہذیب کا زمانہ ہے، چنانچہ اس کو اپنے مرشد اور پیر کے خلاف ہی کہتے بنی:

”بیان میں جو کتابیں مٹانے کا حکم نازل ہوا تھا، اللہ نے وہ تم سے اٹھا لیا ہے، ہم تم کو ہر مفید علم پڑھنے کی اجازت دیتے ہیں۔“ ②

باب نے سوال کرنا حرام کر دیا تھا، لیکن شیرازی نے حلال کر دیا، وہ کہتا ہے:

”بیان میں تم پر سوال کرنا حرام کر دیا گیا تھا، اللہ نے اس سے معاف کر دیا ہے، تمھیں جس بات کی ضرورت ہے، اس کے متعلق پوچھو، وہ نہیں جو تم سے پہلے لوگوں نے باتیں کیں۔ اللہ سے ڈرو اور پرہیز گاروں سے ہو جاؤ۔“ ③

”بیان میں جو محدود سفروں کا حکم تھا، اللہ نے اس کو اٹھا دیا ہے، وہ بااختیار ہے۔“ ④

مغرب و مشرق میں بابیوں اور بہائیوں کا راوی مستشرق براؤن بھی مازندرانی

① "الأقدس" للمازندراني.

② أيضاً.

③ أيضاً.

④ "الأقدس" للمازندراني.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اور اس کے پیروکاروں پر تعجب کرتا ہے، جنھوں نے اپنے مذہب کی عمارت شیرازی کے جھوٹوں ہی پر کھڑی کی تھی، وہ لکھتا ہے:

”بہائیوں نے باب کی تعلیمات ان کے قارئین پر برا اثر پڑنے کی وجہ سے ان کو تبدیل کر دیا، یا بالکل حذف کر دیا۔ حسین علی نے ایرانی حکومت کے ساتھ پرامن تعلقات قائم کرنے کے لیے سنجیدگی سے کوشش کی، اس لیے اس نے اپنے پیروکاروں اور مریدوں کو شاہ ناصر الدین قاجاری کا وفادار اور فرماں بردار بن کر رہنے کی تلقین کی، جس نے بابیوں پر پکڑ دھکڑ سے لے کر قتل تک ہر طرح کی مصیبتیں اتاریں، حتیٰ کہ شیرازی کو بھی قتل کروایا۔

”باب میں حسین علی کا مذہب اصلی بابیوں کے مذہب کے بالکل الٹ ہے، جن کا عقیدہ تھا کہ ہر وہ شخص جو باب پر ایمان نہیں رکھتا، وہ پلید کافر ہے اور اس کو قتل کرنا فرض ہے، اسی طرح وہ قاجاری بادشاہوں سے بھی کھلی نفرت رکھتے تھے اور اس کو کسی سے نہیں چھپاتے تھے۔“[1]

اس کے بعد پروفیسر براؤن نے کئی مثالیں پیش کی ہیں، جن میں ایک یہ ہے:

”بابی ایک شخص کو کافر کہتے اور اس کے بارے میں کہتے کہ وہ جہنم میں چلا گیا ہے اور بہائی بعینہٖ اسی شخص کے بارے میں کہتے وہ جنت الفردوس میں چلا گیا ہے۔“[2]

اس طرح کی مثالیں بے شمار ہیں۔ یہ تمام تناقضات صرف منافقانہ اور غدارانہ

[1] ”مقدمة نقطة الكاف“ (ص: ته).

[2] ”مقدمة نقطة الكاف“ (ص: سا).

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

محبت و دوستی کے اظہار کے لیے اور اس دعوے پر قائم تھے کہ مذاہب اور مسالک کی بنیاد پر بنی آدم میں تفریق جائز نہیں۔

ورنہ وہ خود اور سب کے آگے مازندرانی اس کینے اور نفرت سے زیادہ شدید نفرت اور کینہ اپنے دلوں میں چھپائے بیٹھے تھے جس کا اظہار بابی کرتے تھے۔ ہم نے پیچھے مختصراً ذکر کیا ہے کہ مازندرانی اور اس کے پیروکار کس طرح اپنے مخالفین کو قتل کروا دیتے تھے، بلکہ حقیقی بھائیوں نے بھی ایک دوسرے کو مروانے کی کوشش کی تھی۔

قصہ کوتاہ! اس نے شیرازی اور اس کے دین کی کھلی مخالفت کی، اگر یہ مخالفت مکر و نفاق کی بنیاد پر نہیں بھی تھی تو مسلمان اور غیر بابی لوگوں کو اپنے قریب کرنے اور دھوکے اور منافقت کے ساتھ ان کو اپنے جال میں پھنسانے کے لیے ضرور تھی، ورنہ اس کو شیرازی کی مخالفت کی ضرورت ہی کیا تھی، جو اس کا پیروکار تھا اور اسی کے اصول پر اس نے اپنے دین کی بنیاد کھڑی کی تھی؟ اگر وہ بنیاد ہی غلط اور فاسد تھی تو پھر اس پر جو عمارت کھڑی کی گئی وہ بھی غلط اور فاسد ہی تھی۔

مولفات:

حسین علی مازندرانی نے کئی کتابیں، بلکہ زیادہ صحیح لفظوں میں کئی رسائل تالیف کیے، کیوں کہ اس کے اکثر رسائل دس صفحات سے زیادہ نہیں۔

مثلاً اس کی کتاب ''اقدس'' جو اس کی سب سے اہم تصنیف ہے، وہ اس کو بشمول قرآن کریم تمام آسمانی کتابوں کا ناسخ گمان کرتا تھا۔ سید حسنی نے اس کو اپنی کتاب ''البابیون والبهائیون'' کے ساتھ بطور ضمیمہ شائع کیا، جو جلی خط اور بڑے حروف کے ساتھ صرف بائیس صفحات پر مشتمل ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"الرسالة السلطانية" چودہ صفحات پر مشتمل ہے۔ اکثر سورتیں اور الواح دس صفحات سے زیادہ نہیں، کچھ اس سے بھی کم ہیں، مثلاً: "لوح أحمد، لوح علي، سورة الأمين، لوح طرازات، بشارات" اور "تجليات" وغیرہ بھی پانچ پانچ صفحات سے زیادہ نہیں ہیں، اسی طرح باقی کتب ہیں۔

ہم نے بطورِ خاص یہ وضاحت اس لیے کی ہے، کیوں کہ بہائی حضرات حسین علی کی کتابوں کی بہت زیادہ تعداد اور بڑے بڑے نام ذکر کر کے سادہ لوح لوگوں کو مرعوب کرتے ہیں۔

یہ ان کتابوں کی مقدار اور حجم کی حقیقت تھی، ان کی علمی قدر و قیمت اور اسلوب و زبان پر بحث کے لیے ہم نے اس کتاب میں ایک مکمل مضمون لکھا ہے جس کا عنوان ہے: "حسین علی کی زبان اور جہالت" اس مضمون میں ہم نے اس کے ٹیڑھے، مبہم اور غامض اسلوب اور الفاظ کے بے محل استعمال پر گرفت کی ہے، اس کتاب میں کئی جگہ اس کی مختلف کتابوں سے اقتباسات درج کیے گئے ہیں، جو یقیناً قارئین کی نگاہوں سے گزرے ہیں اور جن سے قاری کو کچھ اندازہ ہو سکتا ہے۔

اس کی ایک اہم کتاب "الایقان" ہے، جو اس نے بغداد میں جلاوطنی کے ایام میں شیرازی اور اس کے عزائم کی تائید میں لکھی تھی۔ "ألواح الملوك" کو اس نے ادرنہ میں شروع کیا اور عکا میں مکمل کیا۔ عکا ہی میں "الرسالة السلطانية" اور "الأقدس" لکھی۔[1] "ألواح الملوك"، "سورة الهيكل" اور "لوح ابن ذئب" اور دیگر اکثر رسائل حیفا اور بہجہ میں لکھے۔

---

[1] "البابيون والبهائيون" للحسني (ص: ٨٠) و "الكواكب الدرية في مآثر البهائية" و "بهاء الله والعصر الجديد"، "مقالة سائح" (ص: ٩٩) ط الهند۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو یہ مشتے از خروارے کے مصداق اس مذہب کے بانی کے متعلق کچھ معلومات پیش کی گئی ہیں اور تکرار اور طوالت سے پہلو تہی کرتے ہوئے بہت سی تفاصیل سے صرف نظر کیا گیا ہے، کیوں کہ ان میں سے بہت سی باتیں آیندہ مضامین میں ضمناً ذکر ہوں گی، نیز کتاب کے پہلے حصے اور طویل مقدمے میں بھی ان میں سے بہت سی باتوں کا ذکر ہو چکا ہے۔

حق کے طلب گار، حقائق کے جویندگان اور باطل کی جستجو رکھنے والے قارئین کے لیے اسی قدر کافی ہے۔ حسبي الله ونعم الوكيل۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب 2

مازندرانی اور اس کا دعویٰ

دجال اور کذاب افراد، لوگوں کی عقلوں سے کھیلنے، ان پر قبضہ جمانے اور خاص طور پر مذہبی اور دین دار طبقے کو شکار کرنے کا آسان ترین طریقہ مہدی یا مسیح ہونے کا دعویٰ کرنا سمجھتے ہیں۔

ہم نے تاریخ کے مختلف ادوار میں کتنے ایسے شہرت کے بھوکے، لوگوں کو اپنی مٹھی میں بند کرنے کی خواہش رکھنے والوں اور فساد پسند لوگوں کو دیکھا ہے، جنھوں نے اس طرح کے جھوٹے دعوے کیے، ان میں اکثر کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا، مگر کچھ اپنی ذاتی مقاصد اور دنیاوی مفادات کے حصول میں کامیاب بھی ہوئے، اگرچہ یہ کامیابی انتہائی مختصر وقت کے لیے تھی۔

ان میں ایک طرز کے وہ لوگ بھی تھے جو اس جیسی فضولیات اپنے منہ سے نہیں نکالتے تھے، لیکن انھوں نے اپنی زبانیں دوسروں کے مونہوں میں ڈال دیں اور ان کو اپنی ہدایات کے مطابق چلایا، ان کے ذریعے اپنے خیالات کا پرچار کیا۔ یہ لوگ ان کے آلہ کار بن کر رہ گئے اور وہ پس پردہ بیٹھ کر ان کے ذریعے اپنے مقاصد حاصل کرتے رہے۔

کیسان سے لے کر مختار بن ابی عبید ثقفی تک، منصور عباس سے لے کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابن القداح تک اور ابن صباح سے لے کر مرزا غلام احمد قادیانی تک: کتنے ایسے لاتعداد دجال گزرے ہیں، جنھوں نے خود اس طرح کے دعوے کیے یا دوسروں کو ان کی راہ دکھائی اور ان کے ذریعے اپنے مقاصد حاصل کیے۔ ایک طرف اسلام کو مٹانے اور امتِ اسلام سے انتقام لینے کے لیے سازشیں کیں تو دوسری طرف حکمرانی، بادشاہت کا حصول اور لوگوں کو غلام بنانے کا جذبہ کارفرما رہا۔

ان ظاہر ہونے والوں میں کچھ اس طرز کے بدنصیب بھی تھے، جنھوں نے صرف مہدویت اور امامت پر اکتفا نہ کیا، نہ مسیحیت اور رسالت پر یہ قانع رہے، بلکہ شیطان نے ان عقلوں کو ایسا چکر دیا کہ وہ ترقی کرتے کرتے ربوبیت تک جا پہنچے اور انھوں نے الوہیت کا دعویٰ کرتے کرتے سب سے بڑے ملعون فرعون کی ہمسری کرنے کی کوشش کی، جس نے ﴿أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَىٰ﴾ [النازعات: ٢٤] کا نعرہ لگایا تھا، بلکہ یہ اس سے بھی دو ہاتھ آگے بڑھ گئے، انھوں نے امامت و رسالت کو اپنی شان سے حقیر جانا، ان سوختہ بختوں میں حاکم بامر اللہ، مقنع اور بیان بن سمعان کا نام درج ہے۔[1]

حسین علی مازندرانی بھی اسی قبیلے سے تعلق رکھتا تھا، اس نے اپنے آپ کو بہاء اللہ کا لقب دیا، اس سے پہلے اس کے استاد اور اس کو جہنم کی راہ دکھانے والے محمد علی شیرازی باب نے بھی یہی راستہ اپنایا۔ اس میں شک کی کوئی گنجایش نہیں کہ حسین علی مازندران نے اچانک اور ایک ہی مرتبہ الوہیت کا دعویٰ نہیں کیا، بلکہ بالتدریج اس کی طرف بڑھا۔ پہلے اس نے باب کی خلافت کا دعویٰ کیا۔ وہ باب کا مخلص خادم، تلمیذِ ارشد، پرجوش حامی اور فدائی مرید تھا، وہ ان پہلے "مومنوں" میں تھا، جنھوں نے

---

[1] دیکھیں: "اعتقادات فرق المشرکین" و "الفرق بین الفرق" و "الملل" و "الفصل" ومقال "الشیرازي ودعواه" في کتابنا "البابیة ـ عرض و نقد"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس راہ میں مشقتیں اٹھائیں اور مصیبتیں جھیلیں۔ بہائیت کا مورخ اسلمنت لکھتا ہے:

"1844ء میں جب باب نے اپنی دعوت کا اعلان کیا تو بہاء اللہ نے بڑی جرأت مندی سے اس نئے دین کو قبول کیا، وہ اس وقت ستائیس سال کا تھا، اس نے بابیت کے پر جوش حامی کے طور پر شہرت پائی، اس دین کی وجہ سے اس کو دو مرتبہ قید کیا گیا، ایک مرتبہ اس نے کوڑے کھانے کی اذیت بھی برداشت کی۔ اگست 1852ء میں بابیوں پر ایک خوفناک مصیبت ٹوٹی، انھیں جیلوں میں ٹھونس دیا گیا اور بہاء اللہ بھی ان میں شامل تھا۔"①

اس کے بعد اس کو ایران سے نکال دیا گیا اور عراق جلاوطن کر دیا گیا۔ ایک اور بہائی مورخ لکھتا ہے:

"بہاء اللہ بغداد میں قیام کے دوران میں بلکہ اپنی کتاب "الایقان" کے دنوں تک اپنے آپ کو باب کا شاگرد ہی شمار کرتا تھا، وہ اپنے اس جلیل القدر مرتبے (جس کا اس نے بعد میں دعویٰ کیا تھا) سے آگاہ نہیں تھا جو اس وقت اس کے مقدر میں کر دیا گیا۔"②

مازندرانی نے اپنی کتاب "الایقان" باب کے مزاعم، اباطیل، دعووں اور بے سرو پا باتوں کی تائید کے لیے لکھی تھی، اس میں اس نے اس کی مکمل بندگی اور اپنے بھائی یحییٰ صبح ازل کی مکمل فرماں برداری کا اظہار کیا، جو باب کا حقیقی خلیفہ تھا۔ اسی طرح اس کتاب میں اس نے ان الزامات کی تردید کی جو بابیوں نے اس کی

---

① "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ۳۲، ۳۳) لأسلمنت البهائي.

② "تاريخ الأمر البهائي" في الفارسية (ص: ۳).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خودمختاری اور باب کے نامزد خلیفہ سے انحراف کے سلسلے میں اس پر لگائے تھے۔

وہ اپنی اس کتاب کے آغاز میں اپنی رکیک اور کمزور عربی میں اس کا مقصدِ تالیف ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:

”میں اللہ پر توکل اور بھروسا کرتا ہوں، شاید اس قلم سے دلوں کو زندہ کرنے والی کوئی تحریر جاری ہو، تاکہ سارے اپنی غفلت کی قبروں سے اٹھ جائیں اور اس درخت سے فردوس کے اوراق کے اطوار سن سکیں جو حدیث کے باغ میں، قدرت کے ہاتھ سے، اللہ کے اذن سے لگایا گیا۔“[1]

شیرازی اور اس کے دعوے کی تائید میں کچھ دلائل ذکر کرنے کے بعد اپنے متعلق اور مرزا یحییٰ صبح ازل کی اپنی اطاعت کے متعلق لوگوں کے شبہات ذکر کرتے ہوئے مازندرانی کہتا ہے:

”اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے، میں انتہائی مسرت اور کمال خوشی میں تھا، کیوں کہ مجھے کسی کے نفع ونقصان اور صحت وبیماری کی کوئی خبر تھی۔ میں اپنی ذات میں مشغول تھا، اپنے علاوہ ہر چیز کو چھوڑ کر بیٹھا تھا، مجھے معلوم ہی نہیں تھا کہ تقدیرِ الٰہی کا جال میری سوچ سے بھی زیادہ وسیع ہے۔ تقدیر کا تیر تدبیر سے زیادہ مقدس ہے، اس سے نجات کی کوئی راہ اور وسیلہ نہیں۔ اللہ کی قسم! میں ہجرت کے بعد واپسی، سفر کے بعد رجوع کی سوچ میں بھی نہیں آیا تھا، میرا اس کے سوا کوئی اور ارادہ ہی نہیں تھا کہ میں احباب کے اختلاف کی جگہ اصحاب کے بچھڑنے کا مصدر، کسی کو نقصان پہنچانے کا سبب اور کسی کو غمگین کرنے کی

---

① ”الإيقان“ للمازندراني (ص: ١٤) ط باكستان.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

علت نہ بنوں۔ میرے دل و دماغ میں اس کے علاوہ کوئی سوچ ہی نہیں تھی جس کا میں ذکر کر چکا ہوں، اس کے باوجود ہر شخص کے جو جی میں آیا اس نے کہہ دیا اور آخر میں حکم جاری کرنے والے (مرزا یحییٰ صبح ازل) کی طرف سے واپس آنے کا حکم جاری ہوا تو میں نے فوراً اس کو تسلیم کیا۔ واپسی کے بعد جو میں نے دیکھا، خامہ اس کو لکھنے سے قاصر ہے۔ دشمن دو سال کی مدت میں اس فانی بندے کو ہلاک کرنے کے لیے آخری حد تک چلے گئے۔"[1]

اس کے بعد اس نے شیرازی کے لیے اپنا مال اور جان تک قربان کرنے کی استعداد کا اظہار کیا:

"میں کمال رضا مندی کے ساتھ اپنی روح اپنے ہاتھ پر رکھ کر پیش کرتا ہوں۔ شاید اللہ اپنے فضل و احسان سے نقطہ (شیرازی) کی راہ میں اس کو بطور قربانی اور فدیہ قبول کر لے۔ اگر یہ نیت نہ ہوتی، یعنی اس کی راہ میں فدا ہونے کی نیت، تو میں ایک لمحے کے لیے بھی اس شہر (بغداد) میں نہ ٹھہرتا اور اللہ ہی گواہ کافی ہے۔"[2]

یہ بالکل ابتدا کی بات ہے، اس کے بعد وہ تدریجاً آگے بڑھا۔ پہلے اس نے شیرازی کی خلافت کا دعویٰ کیا اور یہ بات مشہور کر دی کہ شیرازی نے صبح ازل کو اپنا خلیفہ کسی مصلحت کی وجہ سے بنایا تھا۔[3]

بہائی مورخ محمد حسین آوارہ لکھتا ہے:

---

① "الإيقان" (ص: ١٦٦)۔
② أيضاً (ص: ١٦٧)۔
③ "البهائية" كتاب دعاتي بهائي (ص: ٨)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"کچھ ماہر اصحاب جن کو معلوم ہو گیا تھا کہ باب کا انجام شہادت کے سوا اور کچھ نہیں اور ان کو بہاء اللہ کی زندگی کے بارے میں بھی خدشہ لاحق ہونے لگا تو انھوں نے حضرت باب کی خدمت میں ایک عریضہ ارسال کیا۔ وہ اس وقت ماکو جیل میں قید تھا، اس عریضے میں انھوں نے باب سے درخواست کی کہ بہاء اللہ سے لوگوں کی توجہ ہٹانے کے لیے کوئی تدبیر کی جائے، تاکہ اس کی زندگی محفوظ رہ سکے۔... بہاء اللہ کی حفاظت کے لیے اس نے یہ منصوبہ بنایا کہ مرزا یحییٰ کو ازل اور وحید کا لقب دیا۔ ...اس کے بعد کچھ لوگوں کو حکم دیا کہ عام شور و غل میں اس کا نام مشہور کر دیا جائے، تاکہ لوگ اس کی طرف متوجہ ہو جائیں۔"[1]

الحاصل! مازندرانی جب اپنے بھائی پر غالب آ گیا اور بابیوں کو اپنی طرف کھینچنے میں کامیاب ہو گیا تو اس نے مہدی منتظر ہونے کا دعویٰ کر دیا اور یہ مشہور کر دیا کہ شیرازی تو صرف لوگوں کو اس کی خوش خبری دینے کے لیے آیا تھا جس طرح یوحنا مسیح علیہ السلام کا مبشر تھا۔

اسلمنٹ اور آوارہ دونوں ہی لکھتے ہیں:

"بغداد میں نجیب پاشا کے باغ میں 21 اپریل 1863ء سے لے کر 3 مئی تک بارہ دنوں کے قیام کے پہلے دن اور باب کی دعوت کے ظہور کے ٹھیک انیسویں سال بہاء اللہ نے اپنے بہت سے پیروکاروں کو یہ خوش خبری سنائی کہ وہی وہ موعود ہے، جس کے بارے میں باب نے بتایا تھا اور اس کو "من یظهره الله" کا نام دیا تھا۔"[2]

---

① "الكواكب الدرية في مآثر البهائية" لمحمد حسين آواره، (ص: ٤٠٧) ط عربي.

② "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ٣٧) و "الكواكب الدرية" (ص: ٢٥٨).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب اس نے دیکھا کہ یہ بے سروپا باتیں جاہل اور اسلام کے خلاف کینہ رکھنے والے بابیوں کے ہاں مقبول ہو رہی ہیں تو وہ ایک اور قدم آگے بڑھا اور اس نے مسیحیت، نبوت اور اپنے اوپر وحی نازل ہونے کا دعویٰ کر دیا اور یہاں تک کہہ دیا کہ سارے انبیا اور رسولوں نے اس کے آنے کی خبر دی ہے، اسی کی زبان سے سنیں:

ایک رات عالمِ خواب میں میں نے تمام اطراف سے یہ اعلیٰ کلمہ سنا:

- ”ہم تیرے ساتھ اور تیرے قلم کے ساتھ تیری مدد کریں گے، جو تجھ پر ٹوٹا ہے اس کی وجہ سے غم نہ کر اور نہ ڈر بے شک تو امن والوں میں ہے، اللہ عنقریب زمین کے خزانے بھیجے گا۔ وہ رجال ہوں گے تو تیرے ساتھ تیرے نام کے ساتھ تیری مدد کریں گے، جس کے ساتھ اللہ نے عارفوں کے دلوں کو زندہ کیا۔“[1]
- ”سنو! جو تم کو تلوار کے نیچے اللہ علیم و حکیم کی طرف بلاتا ہے، کیا وہ جو تمھیں مصیبتوں کی سختیوں میں دعوت دیتا ہے، خواہش سے بولتا ہے؟ نہیں تمھارے بلند و بالا ادب کی قسم! اس طرح تجھ پر وحی کے افق سے بیان کا سورج طلوع ہوا، تاکہ تو اپنے رحمان رب کے فضل سے مطمئن رہے۔“[2]
- ”پاک ہے وہ ذات جس نے اس جیل میں آیات حق کے ساتھ نازل کیں، جس جیل کو اس نے منظرِ اکبر بنا دیا، جس میں اللہ کے فرشتے صبح و شام حکم اتارتے ہیں۔“[3]
- شاہ ناصر الدین قاجار کو ایک خط میں مخاطب کرتا ہے:

”اے سلطان! میں بندوں میں سے ایک تھا، بستر پہ سویا ہوا تھا، مجھ پر

---

[1] ”لوح ابن ذئب“ (ص: ۱۷) ط عربي.

[2] ”الكلمات الإلهية“ مجموعة الألواح للمازندراني (ص: ۱۰۲).

[3] أيضاً (ص: ۱۲۸).

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سبحان کی ٹھنڈی ہوائیں چلیں اور اس نے مجھے ماضی میں جو کچھ ہوا اس سب کا علم دے دیا، یہ میری طرف سے نہیں، بلکہ عزیز و حکیم کی طرف سے ہے، اس نے مجھے زمین و آسمان کے درمیان اس صدا کو دینے کا حکم دیا اور مجھ کو وہ دیا کہ جس کے ساتھ عارفوں کی آنکھیں بہہ پڑیں۔ یہ وہ ورقہ ہے جس کو تیرے عزیز و حمید رب کی مشیت نے حرکت دی، اس کا فیصلہ کن امر آ گیا اور اس نے میری زبان سے تمام جہانوں کے درمیان اس کا ذکر کروایا، اس کے اس امر کے سامنے میں تو صرف ایک مردے کی طرح تھا، تیرے رب کے ارادے کے ہاتھ نے مجھے الٹ پلٹ دیا۔"[1]

❁ ایک جگہ لکھتا ہے:

"میں تو سویا ہوا تھا، مجھے وحی کی خوشبوؤں نے ہلایا، میں خاموش تھا، تیرے قدیر اور مقتدر رب نے مجھے نطق عطا کیا، اگر اس کا امر نہ ہوتا تو میں اپنے نفس کو ظاہر نہ کرتا، اس کی مشیت نے میری مشیت کو گھیر لیا اور مجھے امر پر قائم کر کے مشرکوں کے تیر کو واپس لوٹا دیا۔"[2]

❁ نیز کہتا ہے:

"اے فرقان کی جماعت! وہ موعود آ چکا ہے، کتاب میں جس کا وعدہ تم سے کیا گیا تھا۔"[3]

❁ تعلی اور شیخی بازی میں مزید اچھلتے ہوئے کہتا ہے:

"تمام تعریفات اللہ کے لیے ہیں جس نے نقطہ (باب) کو ظاہر کیا اور

---

① "الرسالة السلطانية" (ص: ٣، ٤).

② "لوح مبارك" (ص: ٣٥، ٣٦) ط پاكستان.

③ أيضاً (ص: ٣٧، ٣٨).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس سے ماضی اور مستقبل کا علم جدا کیا، اس کو اس کے نام کا منادی اور ظہورِ اعظم کا بشر بنایا، جس کے ساتھ تمام امتیں تھر تھر کانپیں لگیں۔...

اس سے پہلے محمد رسول اللہ نے بھی اسی کا ذکر کیا تھا، ان سے پہلے عیسیٰ روح اللہ نے اور ان سے پہلے موسیٰ کلیم اللہ نے ... یہی ہے وہ جو انبیا کے دلوں میں چھپا ہوا تھا اور اصفیا کے سینوں میں مخزون تھا۔"[1]

❁ وہ مسیح ہونے کی صراحت کرتے ہوئے کہتا ہے:

"کہہ دے، اے قوم! روح ایک مرتبہ پھر آیا ہے کہ اس کی تکمیل کر دے جو اس نے کہا تھا، اسی طرح الواح میں تم سے اس کا وعدہ کیا گیا، اگر تم اس کو پہنچاتے ہو۔"[2]

❁ "جان لو! جو آسمان پر چڑھا، وہ حق کے ساتھ اترا، اسی کے ساتھ دنیا پر فضل کی خوشبوئیں چلیں، تیرا رب اس پر، جو کہتا ہوں، گواہ ہے، دنیا اس کے رجوع اور ظہور کے ساتھ معطر ہوگئی ہے۔"[3]

یہ بغداد کی باتیں ہیں، جب وہ "ادرنہ" میں تھا، اس وقت اس کا پاگل پن اور بے شرمی اس حد تک بڑھ گئی تھی کہ اس نے یہ بات بھی کہہ دی:

❁ "مجھے اپنی ذات میں یقین ہے کہ جس نے اس جمال سے اعراض کیا، اس نے سابقہ رسولوں سے اعراض کیا، پھر ازلوں کے ازل سے لے کر ابدوں کے ابد تک اس نے اللہ کا انکار کیا۔"[4]

---

① "اشراقات" للمازندراني (ص: ٩٤، ٩٥) من المجموعة.

② "مفتاح باب الأبوب" (ص: ٣٨٦) للدكتور محمد مهدي.

③ أيضاً (ص: ٣٨٢).

④ "لوح أحمد" للمازندراني (ص: ٣) عربي.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہاں آ کر محمد علی شیرازی کی خادمیت اور تابعیت کی اندھی غلامی کا دور ختم ہوا اور مہدویت، مسیحیت اور نبوت و رسالت کا نیا دور شروع ہوا، جب وہ ادرنہ سے عکا منتقل ہوا تو توریے، ملمع کاری اور متشابہ عبارتوں کا ایک سلسلہ شروع ہو گیا، مثلاً وہ لکھتا ہے:

- ”اے موہوم! باطن اور باطن کا باطن، جس کو اللہ نے ظاہر و باطن سے مقدس رکھا ہوا ہے، وہ اس ظاہر کے اردگرد طواف کرتا ہے جو قطبِ عالم میں حق کے ساتھ بولتا ہے۔“ ①

- ”جو آیا وہ سرِ مکنون، رمزِ مخزون، امتوں کے لیے کتابِ اعظم، دنیا کے لیے کرم کا آسمان، مخلوق کے درمیان سب سے بڑی نشانی اور پیدا کرنے کے ناسوت میں بلند صفات پر اطلاع رکھتا ہے، اسی کے ساتھ وہ ظاہر ہوا جو ازل الازال میں مخزون تھا اور بصیرت والوں کی نگاہ سے اوجھل تھا، وہی ہے وہ جس کے ظہور کی بشارت اللہ کی پہلی اور آخری کتابوں میں ہے۔“ ②

- ”جس کا مقام اوامر و نواہی اور خطا و نسیان سے مقدس اور ماورا ہو، اس کی عصمت کبریٰ وہ نور ہے جس کے بعد ظلمت نہیں، وہ درست ہے جو خطا سے معصوم ہے، اگر وہ پانی کو شراب کہہ دے، آسمان کو زمین کہہ دے، نور کو آگ کہہ دے تو وہ حق اور لاریب ہے۔ کوئی کسی طرح کا اعتراض نہیں کر سکتا، جس نے اعتراض کیا، وہ کتاب اللہ میں معترض ہے، وہ جو کرتا ہے، کسی کے سامنے جواب دہ نہیں، لیکن اس کے سامنے ہر کوئی جواب دہ ہے، وہ آسمانِ غیب سے آیا اور اس کے ساتھ نشانی تھی، وہ جو چاہے کرتا ہے، وہ قدرت اور اختیار کے

---

① ”لوح علي“ (ص: ٦) ط باكستان.

② ”تجليات“ للمازندراني (ص: ٢٠٢) من المجموعة.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

لشکر رکھتا ہے۔“[1]

ایک جگہ کم ابہام اور کچھ زیادہ صراحت سے لکھتا ہے:

❁ ”تیرے سوا کوئی معبود نہیں ...تو ہی نے اپنے بندوں کے سامنے اپنی وحی کو روشن کرنے والے، اپنی آیات کی اطلاع رکھنے والے، اپنے ظہور کے آسمان اور اپنے جمال کے سورج کی معرفت کے لیے علم کا دروازہ کھولا۔ تو نے اپنی کتابوں، صحیفوں اور مقدس اوراق میں زمین کے باسیوں کے ساتھ وعدہ کیا کہ تو اپنے نفس کو ظاہر اور اپنے چہرے سے جلال کا پردہ دور کرے گا، جس طرح تو نے اپنے حبیب، کلیم، روح اور پہلے اور پچھلے انبیا اور رسولوں کو اس کے بارے میں بتایا ہے... وہ عزت اور اقتدار کے افق سے اترا۔“[2]

جب اس نے دیکھا کہ وہ بے وقوفوں اور عقل و قلب کے اندھوں کو دھوکا دے سکتا ہے تو اس نے آہستہ آہستہ اپنی ربوبیت اور الوہیت کی تصریح کرنا شروع کر دی، جس نے ساری زندگی شیرازی کی چمچہ گیری اور اس کے سامنے دُم ہلانے میں گزار دی، وہ آج معبود و مسجود بن بیٹھا اور شیرازی کو بھی نہ بخشا، بلکہ کہہ دیا:

❁ ”اگر آج نقطہ (شیرازی) موجود ہوتا تو اس کو بھی یہی کہتے بنتی کہ میں پہلا عبادت گزار ہوں۔“[3]

❁ ”فجر طلوع ہو چکی ہے، لیکن لوگ نہیں سمجھ رہے، آیات آ چکی ہیں اور ان کو اتارنے والا (مازندرانی) شدید غم میں ہے ... پھر یاد کر جب تو مظلوم کے پاس کھڑا تھا اور ہم اللہ کی آیات ڈال رہے تھے جو نگہبان اور قائم رکھنے

---

[1] ”إشراقات“ (ص: ۱۰۳، ۱۰۴).

[2] أيضاً (ص: ۱۱۴، ۱۱۵).

[3] ”تجليات“ للمازندراني (ص: ۱۸۳) من المجموعة.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

والا ہے۔"[1]

- "اے اہلِ بیان! خدا کی قسم! اس کو نازل کرنے والا اور بھیجنے والا آچکا ہے، رحمان سے ڈرو اور ظالموں سے نہ ہو جاؤ۔"[2]
- "ہم نے بیان کو نازل کیا اور اس کو لوگوں کے لیے بشارت بنایا، تاکہ وہ گمراہ نہ ہوں، ... جب ان سے پوچھا جاتا ہے تم کس محبت کے ساتھ اللہ پر ایمان لاتے ہو؟ وہ کہتے ہیں: بیان کے ساتھ۔ جب ان کے پاس اس کو اتارنے والا آیا تو انھوں نے رحمان کے ساتھ کفر کیا۔ یاد رہے وہ خسارہ پانے والے ہیں۔ کہہ دے، بیانِ میرے لیے اتری جو میرے ذکر سے مزین ہے، اگر میرا ظہور نہ ہوتا تو اس کا ایک حرف بھی نازل نہ ہوتا۔"[3]

اسلمنٹ لکھتا ہے:

"باب نے یہ اقرار کیا کہ بیان اس پر "من یظھرہ اللّٰہ" کی طرف سے وحی کی گئی ہے۔"[4]

اس میں کیا شک رہ جاتا ہے کہ وہ مطلق ربوبیت اور الوہیت کا دعوے دار تھا۔ کوئی بہائی اس بات سے انکار نہیں کر سکتا، اگر کوئی کرے تو وہ اس شرمندگی اور بے شرمی سے بچنے کے لیے مکر و فریب کا سہارا لے گا، کیوں کہ وہ خود بھی نہ صرف اس کا اعتراف کرتے ہیں، بلکہ اس کی الوہیت کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ اگر وہ کہیں کہ نہیں جی ہم تو صرف اس کو مہدی، مسیح اور نبی مانتے ہیں تو یہ صرف سادہ لوح لوگوں کو پھانسنے

---

① "كلمات فردوسية" للمازندراني (ص: ١٧٤، ١٧٥) فارسي.

② "الأقدس" للمازندراني.

③ "مبين" للمازندراني (ص: ٣٠٣، ٣٠٤).

④ "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ٥٣).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دینے کا ایک طریقہ ہے۔

گلپایگانی، جو بہائی لیڈروں اور اکابر میں شمار ہوتا ہے، ایک مسلمان عالم کو جواب دیتے ہوئے کہتا ہے:

''شیخ عبدالسلام کا جو یہ گمان ہے کہ مازندرانی نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا تو اس کی یہ بات محض ظن اور وہم ہے، ورنہ بہائیت کو قریب سے جاننے والے اور ان کی کتابوں سے آگاہی رکھنے والے اچھی طرح جانتے ہیں کہ الواحِ مقدسہ میں کہیں نبوت کا دعویٰ نہیں کیا گیا اور بہائیوں کی زبان سے اس مقدس وجود پر کبھی نبی کا اطلاق نہیں ہوا۔''[1]

ایک دوسرا بہائی لکھتا ہے:

''حضرت بہاء اللہ (مازندرانی) اور اس کا بیٹا حضرت عبدالبہاء عباس آفندی اور حضرت باب ان میں سے کسی نے بھی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔''[2]

نیز ''یہ بہائی حضرت بہاء اللہ جل ذکرہ الاعظم کے بارے میں یہ عقیدہ نہیں رکھتے کہ وہ نبی ہے، ہم نے کئی مرتبہ اس کا اظہار کیا ہے۔''[3]

اگر وہ اس کو نبی نہیں کہتے تو تب اس کے بارے میں کیا عقیدہ رکھتے تھے؟

اس سوال کا جواب گلپایگانی اپنی کتاب الفرائد کے مقدمے میں اس طرح دیتا ہے:

''عام لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ بہائیوں سے یہ پوچھ کر ان کو شکست دے سکتے ہیں کہ مازندرانی کا دعویٰ کیا تھا؟ اگر ان کو جواب دیا جائے کہ اس نے

---

① ''الفرائد'' للجلبائیجانی (ص: ۲۷۵) ط فارسی.

② ''البہائیۃ'' (ص: ۴۹) ط عربی.

③ مجلۃ ''کوکب الہند'' نمرۃ ٤، ج ٦، ١٧ مایو ١٩٢٨م.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبوت کا دعویٰ کیا تھا تو وہ یہ اعتراض کر دیتے ہیں کہ حدیث شریف میں آیا ہے:((لا نبي بعدي)) ''میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔'' اگر جواب دیا جائے کہ اس نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تھا تو وہ روایات میں اس کے مذکور اوصاف ذکر کر کے اس کی تردید بھی کر دیتے ہیں، لیکن وہ یہ نہیں جانتے کہ ہمارا قائم ''مازندرانی'' ان آیات ﴿أَوْ يَأْتِيَ رَبُّكَ﴾، ﴿وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا﴾ کے مصداق منصبِ ربوبیت کا مالک ہے، اس کے ظہور کے دن رب کا دن ہے، کسی اور کا نہیں اور مقامِ ربوبیت اصالتاً ہے، نیابتاً اور رسالتاً نہیں۔''[1]

ایک ہندوستانی بہائی لکھتا ہے:

''بہائیوں کا عقیدہ ہے نبوت کا دور ختم ہو چکا ہے، اس بنا پر انھوں نے ایک دن بھی نہیں کہا کہ مازندرانی نبی یا رسول تھا، بلکہ ان کا عقیدہ ہے اس کا ظہور بعین اللہ کا ظہور ہے۔''[2]

ایک ایرانی بہائی نے لکھا ہے:

''ہم زندہ بہاء اللہ کی الوہیت پر یقینِ کامل رکھتے ہیں، جو ہمیشہ سے بلا مثال ہے اور قدیم الجمال ہے۔''[3]

اس بنا پر وہ جب اس کا نام لیتے ہیں تو یہ الفاظ استعمال کرتے ہیں: ''ہمارا رب'' اور اس کے بعد ''جل اسمہ، عزہ ذکرہ'' جیسے الفاظ ذکر کرتے ہیں، مثلاً گلپایگانی لکھتا ہے:

---

① "الفرائد" (ص: ١٥٥، ١٥٦).

② مجلة "كوكب هند" نمرة ٦، ج ٦، الصادرة ٢٤ يونيو ١٩٢٨م.

③ "بهجة الصدور" لحيدر علي البهائي، (ص: ٣٦٧) ط فارسي.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

"میں نے یہ مسئلہ قلمِ اعلیٰ سے لکھا، جو ہمارے ربِ الٰہی کی الواح میں تفصیل سے بیان ہوا ہے۔"①

وہ لکھتا ہے:

"یہ براہین ظہورِ اعظم و اسنیٰ (بلند و بالا) اور طلوعِ أفخم و أبهیٰ (پر شکوہ اور پر رونق) میں قائم اور موجود ہیں، اس سے ہم اپنے آقا جل اسمہ وعز ذکرہ کا ظہور مراد لیتے ہیں۔"

اس کے علاوہ خود مازندرانی نے کئی مرتبہ صاف الفاظ میں کہا ہے کہ وہ اللہ اور رب ہے، جس طرح ملعونِ اکبر فرعون کا دعویٰ تھا۔ اب ذیل میں اس کے شواہد پیشِ خدمت ہیں:

- وہ اپنی کتاب "مبین" میں لکھتا ہے:

  "اے قوم! اپنے دلوں اور نگاہوں کو پاک کرو، شاید تم اس مقدس چمکدار قمیص میں اپنے خالق کو پہچان لو۔"②

- "خدا کی قسم! رحمان قدرت اور سلطان کے ساتھ آیا ہے۔ کہہ دے، یہ وہ دن ہے جس میں طور پر کلام کرنے والا ظہور کے عرش پر مستوی ہوا اور لوگ اللہ رب العالمین کے لیے کھڑے ہو گئے، اس کے لیے خوش خبری ہے، جس نے اس کو پہچانا، اس کے ساتھ کامیاب ہوا اور اس کے لیے ویل اور ہلاکت ہے جس نے اس کا انکار کیا اور اس سے اعراض کیا۔"③

---

① "الدرر البهية" (ص: ٥٦)

② "مبین" (ص: ٣٠)

③ "اشراقات" (ص: ١٠٣، ١٠٤)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"نورِ ظہور کے افق سے طلوع ہوا اور اس نے آفاق کو روشن کر دیا، کیوں کہ میثاق کے دن کا مالک آ گیا ہے۔ وہ لوگ خسارے میں ہیں، جنھوں نے شک کیا اور وہ فائدے میں ہوا جو نورِ یقین کے ساتھ ایقان کے مطلع کے پاس آیا۔"①

کوہِ کرمل کو اس نے اپنا مسکن بنایا تھا، اس وقت اس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

"اے کرمل، میرے لیے روشنی کر دے، کیوں کہ اللہ کا چہرہ، آسمانی بادشاہت کا بادشاہ اور آسمانوں کو پیدا کرنے والا تیری طرف متوجہ ہوا ہے۔ یہ کہتا تھا کہ وہ سرور سے ملنے لگا اور بلند آواز سے پکار اٹھا: "تیرے آنے پر میری جان قربان ہو اور تیری توجہ اور اہتمام پر فدا ہو۔"②

وہ اپنی ایک لوح میں لکھتا ہے:

"جب رحمان بیان کی بادشاہت لے کر آیا تو انھوں نے اس کے ساتھ کفر کیا، ظالموں پر اللہ کی لعنت ہو۔"③

ان تمام عبارتوں سے بھی زیادہ صریح وہ عبارتیں ہیں جو ہم بہائیوں کی کتاب سے نقل کرنے لگے ہیں، جس کو وہ تمام آسمانی کتاب سے ارفع و اعلیٰ اور قرآن سمیت ان کی ناسخ کہتے ہیں۔ اس کتاب میں بہائیت کا شیطان اور طاغوت کس سرکشی پر اترا ہوا ہے، خود اسی کے الفاظ میں ملاحظہ کیجیے:

"یہ وہ دن ہے اگر محمد رسول اللہ (ﷺ) اس کو پا لیتے تو کہتے: اے رسولوں کے مقصود، ہم نے تجھے پہچان لیا، اگر خلیل اللہ اس کو پا لیتے تو اللہ کے سامنے جھکتے ہوئے اپنی پیشانی خاک پر رکھ لیتے اور کہتے: اے آسمانوں اور زمینوں کی

---

① ایضاً (ص: ۱۲)۔

② "لوح ملكة كرمل" للمازندراني (ص: ۳۲) ط باكستان.

③ "لوح البقاء" (ص: ۸) ط عربي.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بادشاہت میں بسنے والی ہر مخلوق کے معبود، میرا دل مطمئن ہو گیا ہے۔"[1]

ایک دوسری جگہ باب شیرازی کے ایک قول سے اپنی ربوبیت پر استدلال کرتے ہوئے اپنے ایک بابی مرید سے کہتا ہے:

❁ "اللہ سے ڈر۔ مبشر نے کہا: وہ یعنی موعود ہر مسئلے میں یہی کہے گا: "إنني أنا الله لا إله إلا أنا المهيمن القيوم" میں ہی اللہ ہوں، کیوں کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں ہیں، نگہبان اور قائم رہنے والا ہوں۔"[2]

مزید کہتا ہے:

"اس کو جو ظاہر میں دیکھتا ہے، انسان کی شکل میں پاتا ہے، جو سرکشی کے سامنے ہے، اگر باطن میں غور کرے تو اس کو آسمانوں اور زمینوں کے اندر رہنے والی تمام مخلوقات کا مہیمن و نگہبان دیکھتا ہے۔"[3]

کیا اس سے زیادہ بھی کچھ کہا جا سکتا ہے؟ ہاں، یہ تو کچھ بھی نہیں۔ اس سے بہت کچھ زیادہ کہا گیا ہے، دیکھیے وہ کس طرح ہذیان بکتا ہے:

❁ "میرے وجود میں اللہ کا وجود، میرے جمال میں اس کا جمال، میرے ہونے میں اس کا ہونا، میری ذات میں اس کی ذات، میری حرکت میں اس کی حرکت، میرے سکون میں اس کا سکون اور میرے قلم میں اس کا قلم عزیز و محمود ہی دیکھا جاتا ہے، کہہ دے، میرے نفس میں حق کے سوا کچھ نہیں تھا اور میری ذات میں اللہ کے سوا اور کسی کو نہیں دیکھا جاتا۔"[4]

---

[1] "الأقدس" للمازندراني.

[2] "طرازات" (ص: ١٩٧) من المجموعة.

[3] "اقتدار" للمازندراني (ص: ١١٤) ط عربي.

[4] "سورة الهيكل" للمازندراني نقلاً عن "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ٥٠).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا اس کے بعد بھی کوئی شک کر سکتا ہے کہ اس نے الوہیت اور ربوبیت کا دعویٰ نہیں کیا تھا؟ یا عراقی جیسے کسی مکار کے لیے کوئی گنجائش رہتی ہے جس نے اپنی کتاب "البیان والبرهان"[1] میں مسلمانوں کو دھوکا دینے اور اس کی قابلِ نفرت بکواسات سے جان چھڑاتے ہوئے اس کے محض مہدی اور مسیح ہونے کو ثابت کرنے کے لیے سیکڑوں صفحات کالے کر دیے ہیں؟

خود مازندرانی نے اس بابی کی تردید نہیں کی، جس نے اس دعوے پر حیرت کا اظہار کیا، بلکہ اس نے شیرازی کا مذکورہ قول ذکر کر کے اپنی اس بات کو ثابت کرنے کی کوشش کی۔

مشہور رسالے منار کے ایڈیٹر جناب سید رشید رضا مصری نے شیخ محمد عبدہ کی سوانح عمری میں بہائی مبلغ گلپائیگانی سے اپنے مناظرے کے بعد ذکر کیا ہے:

"میرا مرزا گلپائیگانی سے مناظرہ ہوا، جس میں اس کو اپنا اصل عقیدہ بیان کرنا ہی پڑا کہ وہ بہاء اللہ کی الوہیت کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ ایک مرتبہ اس نے مجھ سے کہا: "وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ مالک اور قدوس ہے۔" اور اپنی بات کا اختتام ان الفاظ میں کیا: "سبحان الله عما يشركون" "اللہ اس سے پاک ہے جو وہ اس کے ساتھ شرک کرتے ہیں۔"[2]

---

① یہ ایک عراقی بہائی کی تالیف ہے جس پر کسی مولف کا نام نہیں لکھا گیا، اس میں اور کچھ دوسری کتب میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ باب کو مہدی اور مسیح ثابت کیا جائے، ہم نے ان پر اس کے توجہ نہیں دی کہ ہم نے ثابت کر دیا ہے کہ اس کا دعویٰ مہدیت و مسیحیت سے بڑھ کر الوہیت و ربوبیت کا تھا۔

② "تاریخ الاستاذ والإمام" للسید رشید رضا، ج ۱ (ص: ۸۳٦)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیز انھوں نے اپنے رسالے میں لکھا ہے:

”بہائیت باطنیت کا آخری فرقہ ہے، جو بہاء اللہ کی حقیقی عبادت کرتے ہیں، یہ اس کی ربوبیت اور الوہیت کا عقیدہ رکھتے ہیں اور ان کی اپنی خاص شریعت ہے۔“[1]

گلپائیگانی نے اس بات میں کوئی مبالغہ نہیں کیا، جو اس نے شیخ رشید رضا سے کہی اور شیخ رشید نے بھی ان پر حکم لگانے میں غلطی نہیں کی، کیوں کہ خود مازندرانی نے اپنے خبیث دین کی بنیاد اسی پلید عقیدے پر رکھی تھی، اس نے صرف الوہیت و ربوبیت کے دعوے پر اکتفا نہیں کیا، بلکہ وہ اپنے پیروکاروں کو حکم دیتا تھا کہ وہ اپنی ہر مشکل، پریشانی، مصیبت، دکھ اور کرب میں صرف اس کو پکاریں، صرف اس سے فریاد کریں اور ہر خوشی غمی میں اسے ہی آواز دیں، اس نے اپنے ماننے والوں کو درج ذیل دعائیں سکھائیں:

- ”أسئلك بجمالك الأعلى في هذا القميص الدري الأبهى بأن تقطعني عن كل ذكر دون ذكرك“[2]

  ”میں اس آب دار، بابرکت اور پررونق قمیص میں تیرے جمالِ اعلیٰ کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے اپنے ذکر کے علاوہ ہر ذکر سے دور اور مستغنی کر دے۔“

- ”تو پاک ہے، اے جہان کے معبود! امتوں کے مقصود! اسم اعظم کے ظاہر! جس کے ذریعے تو نے اپنے علم کی سیپیوں سے حکمت و بیان کے موتی نکالے

---

[1] مجلة ”المنار“ الصادرة في شوال ١٣٢٨هـ عدد ١٠ ج ١٣.

[2] ”الألواح المباركة“ للمازندراني (ص: ١٩٧) ط عربي.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اور اپنی پیشانی کے انوار سے ادیان کے آسمان کو مزین کیا۔"

❁ "اے وجود کے معبود! ظاہر و غیب کے مالک! میں تجھ سے تیری قید، مظلومیت اور مخلوق کی طرف تجھ کو پہنچنے والی اذیت کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے اس سے محروم نہ کرنا جو تیرے پاس ہے، تو ظہور کا مالک مرنے کے بعد اٹھنے کے دن عرش پر مستوی ہونے پر، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو علیم و حکیم ہے۔"[1]

❁ "اے کائنات کے خالق! تیرے ہی لیے تعریف ہے۔"[2]

اس بنا پر بہائی مازندرانی کے سوا کسی سے فریاد نہیں کرتے، اپنی دعاؤں اور وہ مناجات میں صرف اس کو پکارتے ہیں، اس سے ضروریات طلب کرتے ہیں اور اسی سے مصیبتوں میں پناہ مانگتے ہیں، کیوں کہ ان کا عقیدہ ہے کہ وہ ان کی مدد پر قادر، ان کی دعاؤں کو سننے والا اور ان کی ضروریات کو پوری کرنے والا ہے۔

اس کا بت پرست بیٹا اور خلیفہ عبدالبہاء کہتا ہے:

"میں بہاء اللہ کا بندہ ہوں، آنجناب کا کوئی مثل اور نظیر نہیں، اس لیے سب کو دعا کے لیے اسی کا رخ کرنا چاہیے، یہی میرا مذہب ہے۔"[3]

مزید کہتا ہے:

"میں حضرت بہاء اللہ کے مقام سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ابدی خوشی کے ساتھ تمھاری مدد کرے اور اپنی بادشاہت میں تم کو عزت سے نوازے۔"[4]

---

① "الأقدس" للمازندراني.

② "الألواح المباركة" (ص: ۲۱۶)

③ برقية عباس إلى امرأتين بأمريكا المندرجة في "بدائع الآثار" (ص: ۱۳۹) ج۲ للبخاري فارسي.

④ "بدائع الأسفار" ج ۱ (ص:۳۷۱).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جمال الٰہی (حسین علی) اپنی غیب و جبروت کی بادشاہت سے تائید کر کے تمھاری مدد کرتا ہے، وہ حفاظت اور تائید کے لشکر مسلسل بھیجتا رہتا ہے۔" ہم تو ضعیف اور ذلیل ہیں۔ ان دو کلمات میں اس نے اپنی حقیقی تصویر بیان کی ہے، لیکن ہمارا آسرا اور ٹھکانا وہی زندہ اور طاقت ور مازندرانی ہی ہے۔"[1]

زیادہ کھلے لفظوں میں وہ اپنے ایک پیروکار کے نام لکھتا ہے:

"جمال الٰہی (حسین علی) کے الطاف پر نظر کرو اس کے فیوض اور انعامات ناقابلِ شمار ہیں، ہمیں اپنی تمام تر توجہات میں اسی کے الطاف اور کرم پر توجہ مرکوز کرنی چاہیے، جو مانگنا چاہتے ہیں، اسی سے مانگنا چاہیے، جو تمنا کرتے ہیں، اسی سے سوال کریں اور جو چاہتے ہیں، صرف اس کے سامنے رکھیں۔"[2]

یہ ساری ہدایات اس لیے ہیں کہ اس نے اپنی پلید کتاب "اقدس" میں کہا ہے:

"اے زمین والو! جب میرے جمال کا سورج غروب ہو جائے اور میرے وجود کا آسمان چھپ جائے تو مضطرب نہ ہونا ... ہم تمام احوال میں تمھارے ساتھ ہیں، ہم حق کے ساتھ تمھاری نصرت کرتے ہیں، بے شک ہم قادر ہیں۔"[3]

اس کا لعنتی بیٹا لکھتا ہے: جمال مبارک نے کتاب کی ایک صریح عبارت میں وعدہ کیا ہے:

"ہم تمھیں اپنے افقِ الٰہی سے دیکھتے ہیں، جو میرے دین کی نصرت کے

---

① "مکاتیب عبد البهاء" ج ۱(ص: ٤١٣).

② ایضاً ج ۱(ص: ٤٣٥).

③ "الأقدس" للمازندراني.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیے کھڑا ہوا۔ ہم مقرب فرشتوں کے لشکروں سے اس کی مدد کرتے ہیں۔"[1]

اس سے پہلے مازندرانی نے اپنے بارے میں یہ اظہار کیا ہے کہ اسی سے فریاد کی جاتی ہے:

"اے اہلِ روح، شاید تمھیں مستغات کے زمانے میں توفیق مل جائے اور اس کے دنوں میں اللہ کی ملاقات سے محروم نہیں ہو گے۔"[2]

اور اس سے بھی کوئی عجیب بات ہو سکتی ہے کہ مازندرانی جیسا کوئی کمزور، ذلیل عاجز اور کذاب بندہ خدا اور مستغاث بنا لیا جائے، جو اپنی فانی بندگی کا اعتراف خود کرتا پھرتا تھا اور مدد کے لیے لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتا پھرتا تھا؟!

وہ جب بغداد میں تھا تو مدد کے لیے مارا مارا پھرتا تھا:

"دو سال گزر چکے ہیں اور دشمن نہایت سنجیدگی اور اہتمام سے اس بندۂ فانی کو ہلاک کرنے کے درپے ہیں، اس کے باوجود ہمارا کوئی دوست ہماری مدد کے لیے نہیں آیا!"[3]

عکا میں آخری ایام اس نے کس کرب میں گزارے؟ اس کی ایک جھلک اس خط میں ملتی ہے جو اس نے سلطان ناصر الدین شاہ کے نام لکھا:

"مجھے اپنے ایام میں پاؤں رکھنے کے برابر بھی کوئی جائے امن نہیں ملی۔ میں ہر لمحے مصیبتوں کی جن سختیوں سے گزرتا رہا، کسی کو اس کی خبر بھی نہیں۔ کتنے ایسے دن گزرے ہیں کہ میرے پیارے میری تکلیف پر

---

① "بدائع الآثار" ج ۲ (ص: ۳۷۳).

② "الایقان" (ص: ۱۳۹) ط عربی.

③ أیضاً (ص: ۱۷٤).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بے چین تھے، کتنی ایسی راتیں ماضی کا حصہ بن گئی ہیں کہ میرے گھر والے میری جان کو نقصان پہنچانے کے خوف سے سسک سسک کر روتے رہے، ان (شدید حالات) کا انکار وہی کرے گا جو سچائی سے محروم ہو۔''[1]

اس کے مقلدین اور پیروکار بھی اس کی مسکینی اور غربت کا اعتراف کرتے ہیں۔ اسلمنت لکھتا ہے:

''غریبی، قید بند کی صعوبتیں اور ظاہری ذلت و مسکینی ان کے لیے ان کے رب کے جلال کے ادراک میں رکاوٹ نہیں تھی۔''[2]

یہ صحیح ہے کہ جب اللہ کسی کو اندھا کر دے تو اس کو واضح اور سامنے کی چیزیں بھی نظر نہیں آتیں! بہائیوں کا یہ معبود اور ان کا مددگار خود اس پر روتا اور شکوے کرتا ہے کہ کوئی اس کا مددگار اور معاون نہیں۔ ذرا اس کا آہ و بکا سنیے:

''کتنی راتیں گزر چکی ہیں کہ جنگلی جانور اپنے ٹھکانوں میں اور پرندے اپنے گھونسلوں میں محوِ استراحت ہیں، لیکن یہ غلام (رب بھی اور غلام بھی؟) زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے اور اس کو اپنا کوئی مددگار اور معاون نہیں مل رہا۔''[3]

کیسی تعجب خیز بات ہے کہ معبود فریادیں کر رہا ہے اور رب مدد مانگ رہا ہے؟ خدا لگتی کہیے، ایسے فقیر اور محتاج سے فریاد کی جا سکتی ہے؟ جو اپنی ذات کی مدد بھی نہیں کر سکتا، وہ دوسروں کی مدد کیسے کرے گا اور دوسروں کو مشکلات سے کس طرح نکالے گا؟

---

[1] "الرسالة السلطانية" للمازندراني (ص: ٤).
[2] "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ٦٥).
[3] "الرسالة السلطانية" (ص: ٣)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

ان کی آنکھیں اندھی ہو چکی ہیں، دل پتھر ہو چکے ہیں، کان سماعت کی طاقت سے محروم ہو چکے ہیں اور عقلوں پر تالے لگ چکے ہیں، یہ کوئی بات ہی نہیں سمجھ رہے؟!

اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے:

﴿لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ﴾ [الأعراف:۱۷۹]

"ان کے دل ہیں جن کے ساتھ وہ سمجھتے نہیں اور ان کی آنکھیں ہیں جن کے ساتھ وہ دیکھتے نہیں اور ان کے کان ہیں جن کے ساتھ وہ سنتے نہیں، یہ لوگ چوپاؤں جیسے ہیں، بلکہ یہ زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں، یہی ہیں جو بالکل بے خبر ہیں۔"

معلوم نہیں یہ کس طرح اپنی ذلت، غربت، مسکینی اور عاجزی کے باوجود یہ دعویٰ کرنے کی جسارت کرتا ہے:

"جب میرے جمال کا سورج غروب ہو جائے ... ہم ہر حال میں تمھارے ساتھ ہیں اور تمھاری مدد کرتے ہیں، بے شک ہم قادر ہیں۔"[1]

اے غلام! تو جب اپنے دکھوں اور غموں کو دور نہیں کر سکتا، اپنی زندگی میں اپنے دشمنوں کی سازشوں کو نہیں روک سکتا تو اپنے مرنے، فنا ہونے اور مٹی تلے بوسیدہ ہو جانے کے بعد اپنے شیطانوں چیلوں اور بے وقوفوں کی مدد کس طرح کر سکتا ہے جو تیری بکواسات کے اسیر بنے ہوئے ہیں؟ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کیا سچ فرمایا:

﴿أَيُشْرِكُونَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ۝ وَلَا

---

[1] "الأقدس" للمازندراني.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَسْتَطِيعُونَ لَهُمْ نَصْرًا وَّ لَآ أَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُونَ ۝ وَ إِنْ تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوكُمْ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ أَدَعَوْتُمُوهُمْ أَمْ أَنْتُمْ صَامِتُونَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ عِبَادٌ أَمْثَالُكُمْ فَادْعُوهُمْ فَلْيَسْتَجِيبُوا لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِينَ﴾

[الأعراف: ۱۹۱۔۱۹۴]

''کیا وہ انھیں شریک بناتے ہیں جو کوئی چیز پیدا نہیں کرتے اور وہ خود پیدا کیے جاتے ہیں اور نہ ان کی کوئی مدد کر سکتے ہیں اور نہ خود اپنی مدد کرتے ہیں۔ اور اگر تم انھیں سیدھے راستے کی طرف بلاؤ تو وہ تمھارے پیچھے نہیں آئیں گے، تم پر برابر ہے کہ تم نے انھیں بلایا ہو، یا تم خاموش ہو۔ بے شک جنھیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ تمھارے جیسے بندے ہیں، پس انھیں پکارو تو لازم ہے کہ وہ تمھاری دعا قبول کریں، اگر تم سچے ہو۔''

نیز فرمایا:

﴿إِنْ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهٖٓ إِلَّآ إِنٰثًا وَ إِنْ يَدْعُونَ إِلَّا شَيْطٰنًا مَرِيدًا ۝ لَعَنَهُ اللّٰهُ﴾ [النساء: ۱۱۷، ۱۱۸]

''وہ اس کے سوا نہیں پکارتے مگر مونثوں کو اور نہیں پکارتے مگر سرکش شیطان کو۔ جس پر اللہ نے لعنت کی۔''

ایک جگہ فرمایا:

﴿إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ لَنْ يَخْلُقُوا ذُبَابًا وَّ لَوِ اجْتَمَعُوا لَهٗ وَ إِنْ يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوهُ مِنْهُ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَ الْمَطْلُوبُ ۝ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ إِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ﴾

[الحج: ۷۳، ۷۴]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"بے شک وہ لوگ جنھیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو، ہرگز نہیں ایک مکھی پیدا کریں گے، خواہ وہ اس کے لیے جمع ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے وہ اسے اس سے چھڑا نہ پائیں گے۔ کمزور ہے مانگنے والا اور وہ بھی جس سے مانگا گیا۔ انھوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جو اس کی قدر کا حق تھا۔ بے شک اللہ یقیناً بہت قوت والا ہے، سب پر غالب ہے۔"

اس سے بھی زیادہ حیرت ناک بات تو یہ ہے کہ اس کا بیٹا جو اس کے بعد اس کی بددیانتیوں اور ابلہ فریبیوں کا وارث بنا، وہ اپنے پیروکاروں کو اس کو معبود بنانے اور دعاؤں میں اسی کو مخاطب کرنے کا حکم دیتا ہے، جو خود بھی اس کی ذلت و رسوائی کا اقرار کرتا ہے، چنانچہ وہ اس کے بارے میں لکھتا ہے:

"جمالِ الٰہی (حسین مازندرانی) کے قدم مبارک میری جان اس کے عقیدت مندوں پر قربان ہو! مازندران میں لاٹھیاں کھانے سے زخمی ہو گئے، طہران کی جیل میں اس کی گردن میں طوق ڈال دیا گیا اور پاؤں میں بیڑیاں، وہ پچاس سال تک مصیبتوں اور آزمایشوں کا ہدف اور نشانہ رہا، شدید ترین مصیبتوں اور دکھوں کے بعد اس کو وطن سے نکال دیا گیا، عراق میں بھی وہ دشمنوں کے نیزوں کا نشانہ رہا، یہاں تک کہ اس کو اور نہ جلاوطن کر دیا گیا۔ وہاں اس پر شدید ترین ظلم اور زیادتی کی گئی اور اس کو عکا کی سب سے بڑی جیل میں بھیج دیا گیا، جہاں وہ چوروں، ڈاکوؤں اور قاتلوں کے ساتھ قہر کی چکی میں پستا رہا۔"[1]

کیا یہ بات عقل میں آسکتی ہے کہ خدا کو مقہور کر کے جیل میں ڈال دیا

[1] "وصايا عبد البهاء عباس" (ص: ٣) باللغة الفارسية.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائے، جہاں اس پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑیں جائیں اور وہ فزعِ اکبر (شدید ترین گھبراہٹ) میں مبتلا ہو جائے؟

وہ کہتا ہے:

"حکومت اس حد تک ظالم تھی کہ انھوں نے مجھے فزعِ اکبر کا شکار بنا دیا، اگر اچھے وزرا اور امراء ہوتے تو بندے سرکشوں کے شر سے کبھی نہ بچتے۔" [1]

حزنِ اکبر کا لفظ بھی وارد ہوا ہے:

"مجھ پر وہ مصیبتیں ٹوٹیں کہ انھوں نے مجھے حزنِ اکبر کا شکار بنا دیا۔" [2]

"انھوں نے مجھ پر جو ظلم کیے، قلم وزبان اس کا احاطہ کرنے سے قاصر ہے۔" [3]

وہ اپنے ایک مرید کو وصیت کرتا ہے:

"اے احمد! میری غیر موجودگی میں میری فضیلت مت بھولنا، پھر اپنے دنوں میں میرے دن اور اس دور دراز کی جیل میں میرے دکھ اور تنہائی کو یاد کرنا۔" [4]

وہ اپنے مسلسل عجز، عذاب اور ناامیدی کو ایک ساتھ بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"یہ غریب اور مظلوم بڑی جیل میں پھینک دیا گیا ہے اور دشمنوں سے نجات پا سکا ہے نہ نجات پا سکے گا۔" [5]

---

① "اشراقات" للمازندراني (ص: ۱۳۶).

② "مجموعة ألواح" (ص: ۱۵۱).

③ "إشراقات" (ص: ۱۲۸).

④ "لوح أحمد" (ص: ۱۵۵) من الكلمات.

⑤ "لوح البقاء" (ص: ٤٥، ٤٦) من الكلمات.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ حقیر اپنی مظلومیت اور قید و بند کا رونا روتے روتے اس دنیا سے چلا گیا، وہ اپنے ایک بندے سے کہتا ہے:

"ہم گواہی دیتے ہیں، تو نے یہاں آنے اور جیل میں پڑے اس مظلوم کی بات سننے کے لیے بڑا لمبا سفر کیا ہے، مجھے جیل میں ان لوگوں نے ڈالا ہے جو اللہ کی آیات اور دلائل کا انکار کرتے ہیں اور اس فضل کو نہیں مانتے جس نے آفاق کو منور کیا۔ تیرے چہرے کے لیے خوش خبری ہے، جس مقصد کے لیے تو نے یہاں کا رخ کیا، تیرے کان کے لیے خوش خبری ہے جس سے تو نے یہ سنا اور تیری زبان کے لیے بھی جو اللہ رب الارباب کی تعریف کے ساتھ بولی۔"[1]

یہ عکا کی بات ہے، اس سے پہلے طہران میں جب اس کو بادشاہ کو قتل کرنے کی سازش میں شریکِ جرم ہونے کی پاداش میں گرفتار کر کے جیل میں ڈالا گیا تو اس وقت کی جیل اور اپنی کیفیت کو اس نے ان الفاظ میں تحریر کیا ہے:

"وہ جیل جو اس مظلوم اور دیگر مظلوموں کا مسکن تھا، حقیقت میں تنگ اور اندھیری قبر سے بھی زیادہ بری حالت میں اور تہدید آمیز تھی۔"[2]

بہائیت کے رب اور معبود حسین علی نے اپنے لیے لفظِ مظلوم کثرت سے استعمال کیا ہے، مثلاً عراق میں داخل ہوتے وقت کہتا ہے:

"اب لوگ ہر پردے سے باہر آ کر اس مظلوم کو نقصان پہنچانے کے لیے دوڑ دوڑ کر آ رہے ہیں۔"[3]

---

(1) "تجليات" (ص: ٢٠٤).

(2) "لوح ابن ذئب" للمازندراني (ص: ١٦) ط باكستان.

(3) "إشراقات" (ص: ١٠٤).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بزدلی، چاپلوسی اور منافقت تو اس کی گھٹی میں پڑی ہوئی تھی۔ شاہِ ایران کو ملک الازمان کے لقب سے مخاطب کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''حضرت سلطان معظم حفظہ اللہ کو چاہیے کہ اس جماعت کا خیال رکھیں، یہ مظلوم الٰہی کعبے (بادشاہ) کے حضور اقرار کرتا ہے کہ ہم سے کوئی ایسی بات نہیں نکلے گی جو روشن چہرے والے سلطان کے خلاف ہو، کیوں کہ سلاطین، قدرتِ الٰہی اور اس کی عظمت و رفعت کے مظاہر ہوتے ہیں اور میں مظلوم کسی کی چاپلوسی نہیں کرتا، مگر اللہ نے بادشاہوں کا احترام کرنے اور ان کا پاسِ ادب رکھنے کا حکم دیا ہے۔''[1]

اس کے بعد اس کا بیٹا بھی ان مصیبتوں اور شدائد کو نہیں بھول پایا تھا جو اس پر اتریں، وہ اپنے دجال باپ کو مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہے:

''الٰہی! الٰہی! میرا جگر پاش پاش ہے، تیری شدید ترین مصیبتوں اور تکلیفوں پر میری انتڑیاں جل رہی ہیں۔''[2]

بہائیوں کا بہت بڑا مبلغ گلپائیگانی، مازندرانی کی کتابوں کی تعریف کرتے ہوئے ایک ایسی بات کہہ گیا ہے جس کو وہ اکثر چھپانے کی کوشش کرتے ہیں، وہ کہتا ہے:

''باوجودیکہ ہمارا رب الٰہی! اپنے ظہور کی ساری مدت میں آزمائشوں، جسمانی اذیتوں اور بڑی بڑی سازشوں کا شکار رہا ہے! اس کے باوجود کہ وہ اہلِ علم سے نہیں تھا (خدا بھی تھا اور جاہل بھی!) اور تعلیمی مدارس میں بھی داخل نہیں ہوا، (کیا خدا کو مدرسے میں داخل ہو کر تعلیم حاصل کرنے

---

(1) ''لوح ابن ذئب'' (ص: ۱۲، ۱۳).

(2) ''مکاتیب عبد البہاء'' (ص: ۲۰۲).

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کی ضرورت ہوتی ہے؟!) پھر بھی اس نے عربی اور فارسی میں اپنی مقدس الواح کے ساتھ آفاق کو بھر دیا۔"[1]

دوسری جگہ بھی اس کے بارے میں یہ دعویٰ کرتا ہے:

"جب کوئی اس کو ظاہر میں دیکھتا ہے تو انسان کی شکل میں پاتا ہے جو ظالموں کے سامنے ہے اور جب باطن میں سوچے تو اس کو زمین و آسمان کی ساری مخلوق کا مہیمن اور نگہبان پاتا ہے۔"[2]

وہ عیسائی پادری کو مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہے:

"وہ کلمہ جس کو بیٹے (عیسیٰ) نے چھپایا تھا، ظاہر ہو گیا ہے اور اس زمانے میں انسان کی شکل میں اترا ہے، بابرکت ہے وہ رب جو باپ ہے، وہ اپنی عظیم ترین عظمت کے ساتھ امتوں کے درمیان آیا ہے۔"[3]

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے صحیح فرمایا ہے:

﴿اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ﴾

[البقرة: ١٥]

"اللہ ان کا مذاق اڑاتا ہے اور انھیں ڈھیل دے رہا ہے، اپنی سرکشی ہی میں حیران پھرتے ہیں۔"

اس دجال مفتری اور کذاب کو دیکھیے، ایک مرتبہ اپنے غلام کو مظلوم اور قیدی کہتا ہے، پھر پلٹی کھا کر زمین و آسمان کا مہیمن اور امتوں کے درمیان عظیم ترین عظمت کے ساتھ اترنے والا رب ہونے کا دعویٰ کرتا ہے!

---

① "الحجج البهية" للجلبايجاني (ص: ١٢٤).

② "اقتدار" للمازندراني (ص: ١١٤).

③ "مبين" (ص: ٥٣).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کی دروغ گوئی کا کیا کہیے کہ ایک ہی سطر میں عجیب تضاد بیانی سے کام لیتے ہوئے کہتا ہے:

"یہ مظلوم تمھارے ساتھ تھا، سن اور دیکھ رہا تھا، وہ سمیع و بصیر ہے۔"[1]

اس کی حماقت اور ابلہ فریبی دیکھیے، کیا یہ بہائیوں کا معبود ہے؟

یہ کیسے جاہل اور کم عقل ہیں کہ وہ مظلوم بھی ہے اور خدا بھی ہے، مسجون بھی ہے، معبود بھی ہے! یہ دونوں متضاد اور متفرق چیزیں ہیں، جن کا ایک جگہ پایا جانا محال ہے، لیکن یہ جانور ہیں، عقل کہاں سے لائیں، کون ان کو سمجھائے کہ یہ حیی و قیوم اور احد ذات کو چھوڑ کر ایک حقیر، ذلیل بندے کو خدا بنائے بیٹھے ہیں!

یہ ایسے انسان کی پوجا کرتے ہیں جو مظلومیت کا رونا روتا رہا، جس نے ساری زندگی جلا وطنی اور قید میں کاٹی۔ یہ ایسے لاچار انسان سے فریاد گیری کرتے ہیں جو ساری زندگی جیل سے نہ نکل سکا اور اپنی مصیبتوں کا مداوا نہ کر سکا اور اس ذلیل و حقیر کے سامنے سر جھکاتے ہیں جو ساری زندگی ظالموں کی چوکھٹ پر سجدہ ریز رہا! اس کے مقابلے میں ساری دنیا کے معبود اور مسلمانوں کے اللہ کو چھوڑتے ہیں کہ اگر سارا جہان بھی اس کو نقصان پہنچانے کے لیے اکٹھا ہو کر آ جائے تو اس کا بال بھی بیکا نہ کر سکیں، اس سے کچھ لینا چھیننا چاہیں تو نامراد ہو کر جائیں اور منہ کی کھائیں، اس نے خود اپنا تعارف ایسے خوب صورت الفاظ کے ساتھ کروایا ہے جو ہر طرح کے باطل اور عیب سے پاک ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ

---

[1] "الأقدس" للمازندراني.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الرَّحِیْمُ ﴿۲۲﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ؕ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ﴾ [الحشر: ۲۲ تا ۲۴]

”وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، ہر چھپی اور کھلی چیز کو جاننے والا ہے، وہی بے حد رحم والا، نہایت مہربان ہے۔ وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بادشاہ ہے، نہایت پاک، سلامتی والا، امن دینے والا، نگہبان، سب پر غالب، اپنی مرضی چلانے والا، بے حد بڑائی والا ہے، پاک ہے اللہ اس سے جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔ وہ اللہ ہے، جو خاکہ بنانے والا، گھڑنے ڈھالنے والا، صورت بنا دینے والا، سب اچھے نام اسی کے ہیں، اس کی تسبیح ہر وہ چیز کرتی ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہی سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے۔“

❁ نیز فرمایا:

﴿اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ ۚ وَ لَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ ۚ وَ لَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَ هُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ﴾ [البقرۃ: ۲۵۵]

”اللہ (وہ ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں، زندہ ہے، ہر چیز کو قائم

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

رکھنے والا ہے، نہ اسے کچھ اونگھ پکڑتی ہے اور نہ کوئی نیند، اس کا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے، کون ہے وہ جو اس کے پاس اس کی اجازت کے بغیر سفارش کرے، جانتا ہے جو کچھ ان کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کرتے مگر جتنا وہ چاہے۔ اس کی کرسی آسمانوں اور زمین کو سمائے ہوئے ہے اور اسے ان دونوں کی حفاظت نہیں تھکاتی اور وہی سب سے بلند سب سے بڑا ہے۔"

❁ ﴿اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ [البروج: ۸،۹]

"اللہ سب پر غالب ہے، ہر تعریف کے لائق ہے۔ وہ کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی صرف اس کی ہے۔"

❁ ﴿اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ۝ اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ۝ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۝ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ۝ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ﴾ [البروج: ۱۲-۱۶]

"بے شک تیرے رب کی پکڑ یقیناً بہت سخت ہے۔ بے شک وہی پہلی بار پیدا کرتا ہے اور (وہی) دوبارہ پیدا کرے گا۔ اور وہی ہے جو بے حد بخشنے والا، نہایت محبت کرنے والا ہے۔ عرش کا مالک ہے، بڑی شان والا ہے۔ کر گزرنے والا ہے جو چاہتا ہے۔"

❁ ﴿اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ﴾ [الذاريات: ۵۸]

"بے شک اللہ ہی بے حد رزق دینے والا، طاقت والا، نہایت مضبوط ہے۔"

❁ ﴿اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِنَ الْحَيِّ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ﴾ [الأنعام:۹۵]

"بے شک اللہ دانے گٹھلیوں کو پھاڑنے والا ہے، وہ زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے نکالنے والا ہے، یہی اللہ ہے، پھر تم کہاں بہکائے جاتے ہو۔"

❀ ﴿وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ﴾ [البقرۃ:۱۶۳]

"اور تمھارا معبود ایک ہی معبود ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، بے حد رحم والا نہایت مہربان ہے۔"

❀ ﴿بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّ لَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ وَ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ﴾ [الأنعام:۱۰۱]

"وہ آسمانوں اور زمین کا موجد ہے، اس کی اولاد کیسے ہوگی، جب کہ اس کی کوئی بیوی نہیں اور اس نے ہر چیز پیدا کی اور وہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔"

❀ ﴿الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَ يُمِيْتُ﴾ [الأعراف:۱۵۸]

"وہ (اللہ) کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی صرف اسی کی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔"

❀ ﴿اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً﴾ [حٰمٓ السجدۃ:۱۵]

"اور کیا انھوں نے نہیں دیکھا کہ بے شک وہ اللہ جس نے انھیں پیدا کیا، قوت میں ان سے کہیں زیادہ سخت ہے۔"

❀ ﴿وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِي الْاَرْضِ اِنَّهٗ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا﴾ [الفاطر: ٤٤]

”اور اللہ کبھی ایسا نہیں کہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں کوئی چیز اسے بے بس کر دے، بے شک وہ ہمیشہ سے سب کچھ جاننے والا، ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔“

❁ ﴿وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا﴾ [الكهف: ٤٥]

”اور اللہ ہمیشہ سے ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے۔“

❁ ﴿اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾ [البقرة: ٢٠]

”بے شک اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔“

❁ ﴿لَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا﴾ [الكهف: ٤٩]

”اور تیرا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا۔“

❁ ﴿لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ﴾ [السبا: ٣]

”اس سے ذرہ برابر چیز نہ آسمانوں میں چھپی رہتی ہے اور نہ زمین میں۔“

❁ ﴿هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ﴾ [الحديد: ٣]

”وہی سب سے پہلے ہے اور سب سے پیچھے ہے اور ظاہر ہے اور چھپا ہوا ہے اور وہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔“

❁ ﴿لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ﴾ [الأنعام: ١٠٣]

”اسے نگاہیں نہیں پاتیں اور وہ سب نگاہوں کو پاتا ہے اور وہی نہایت باریک بین، سب خبر رکھنے والا ہے۔“

❁ ﴿وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ﴾ [الأنعام: ١٨]

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”اور وہی اپنے بندوں پر غالب ہے اور وہی کمال حکمت والا، ہر چیز کی خبر رکھنے والا ہے۔“

❁ ﴿وَ اللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰۤى اَمْرِهٖ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ [یوسف:۲۱]

”اور اللہ اپنے کام پر غالب ہے اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔“

❁ ﴿وَّ اللّٰهُ مِنْ وَّرَآىِٕهِمْ مُّحِيْطٌ﴾ [البروج:۲۰]

”اور اللہ ان کے پیچھے سے (انھیں) گھیرنے والا ہے۔“

❁ ﴿اَلَاۤ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍ مُّحِيْطٌ﴾ [حم السجدة:۵٤]

”یقیناً وہ ہر چیز کا احاطہ کرنے والا ہے۔“

❁ ﴿وَ مَا تَشَآءُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ [التکویر:۲۹]

”اور تم نہیں چاہتے مگر یہ کہ اللہ چاہے، جو سب جہانوں کا رب ہے۔“

❁ ﴿مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ وَ مَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ﴾ [الأنعام:۳۹]

”جسے اللہ چاہے چاہے گمراہ کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے سیدھے راستے پر لگا دیتا ہے۔“

❁ ﴿فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ وَ مَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا﴾ [الأنعام:۱۲۵]

”تو وہ شخص جسے اللہ چاہتا ہے کہ اسے ہدایت دے، اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے کہ اسے گمراہ کرے اس کا سینہ تنگ، نہایت گھٹا ہوا کر دیتا ہے۔“

❁ ﴿اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ﴾ [القصص:٥٦]

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”بے شک تو ہدایت نہیں دیتا جسے تو دوست رکھے اور لیکن اللہ ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے۔“

❁ ﴿كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ﴾ [آل عمران: ٤٠]

”فرمایا اسی طرح اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے۔“

❁ ﴿لٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ﴾ [البقرة: ٢٥٣]

”لیکن اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے۔“

❁ ﴿إِنَّمَآ أَمْرُهٗٓ إِذَآ أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ﴾ [يٰس: ٨٢]

”اس کا حکم تو، جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے، اس کے سوا نہیں ہوتا کہ اسے کہتا ہے ”ہو جا“ تو وہ ہو جاتی ہے۔“

❁ ﴿وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَأَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ﴾ [محمد: ٣٨]

”اور اللہ ہی بے پروا ہے اور تم ہی محتاج ہو۔“

❁ ﴿فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ﴾ [الأنعام: ١٤]

”کیا میں اللہ کے سوا کوئی دوست بناؤں جو آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے، حالانکہ وہ کھلاتا ہے اور اسے نہیں کھلایا جاتا۔“

❁ ﴿عِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ إِلَّا هُوَ﴾ [الأنعام: ٥٩]

”اور اسی کے پاس غیب کی چابیاں ہیں، انھیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور وہ جانتا ہے۔“

❁ ﴿وَإِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَإِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَأَخْفٰى﴾ [طٰهٰ: ٧]

”اور اگر تو اونچی آواز سے بات کرے تو وہ پوشیدہ اور اس سے بھی پوشیدہ بات کو جانتا ہے۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

﴿يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ﴾ [المؤمن: ١٩]

"وہ آنکھوں کی خیانت کو جانتا ہے اور اسے بھی جو سینے چھپاتے ہیں۔"

﴿إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ﴾ [القمر: ٤٩]

"بے شک ہم نے جو بھی چیز ہے، ہم نے اسے ایک اندازے کے ساتھ پیدا کیا۔"

﴿الَّذِي خَلَقَ فَسَوَّىٰ ۝ وَالَّذِي قَدَّرَ فَهَدَىٰ﴾ [الأعلیٰ: ٢، ٣]

"وہ جس نے پیدا کیا پس درست بنایا۔ اور وہ جس نے اندازہ ٹھہرایا، پھر ہدایت کی۔"

﴿وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ ۖ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا﴾ [طٰہٰ: ١١١]

"اور سب چہرے اس زندہ رہنے والے، قائم رکھنے والے کے لیے جھک جائیں گے اور یقیناً ناکام ہوا جس نے بڑے ظلم کا بوجھ اٹھایا۔"

﴿وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهِ﴾ [الفرقان: ٥٨]

"اور اس زندہ پر بھروسا کر جو نہیں مرے گا اور اس کی حمد کے ساتھ تسبیح کر۔"

﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ﴾ [الرحمٰن: ٢٦، ٢٧]

"ہر ایک جو اس (زمین) پر ہے، فنا ہونے والا ہے۔ اور تیرے رب کا چہرہ باقی رہے گا، جو بڑی شان اور عزت والا ہے۔"

﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ﴾ [الإخلاص: ١۔٤]

"کہہ دے وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ ہی بے نیاز ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور نہ وہ جنا گیا۔ اور نہ کبھی کوئی ایک اس کے برابر کا ہے۔"

یہ ہے ایمان داروں، مسلمانوں، کائنات اور کائنات کی ہر مخلوق کا خالق اور معبود، اور وہ دغاباز، غدار، بددیانت اور حقیر انسان بہائیوں کا معبود جو کمزور ترین اور ناکارہ ترین مخلوقات کے سامنے ہاتھ پھیلائے، شکوے کرتے اور آنکھوں سے آنسو بہاتا پھرتا ہے! جس کی موت پر اس کا بیٹا اور خلیفہ نوحے پڑھتا رہا:

"اے میرے معبود! تو اپنی بادشاہت کے قدس، اپنے لاہوت کے اُنس اور اپنی جبروت کی عزت میں صعود کر گیا ہے۔"①

اسلمنت ان کے خدا کی موت کا منظر بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"بہاء اللہ نے دنیا میں اپنے آخری دن بڑے سکون سے گزارے، پھر 28 مئی 1892ء کو اس کو بخار ہوا اور وہ صعود کر گیا، اس وقت اس کی عمر پچھتر سال تھی۔"②

گلپائیگانی نے اس کی موت کے حوالے سے اس طرح لکھا:

"رب اپنی عزت کے اقدس و اعلیٰ مقام پر صعود کر گیا، اس کی حقیقتِ مقدسہ اس کی تخفی اور آخری شناخت میں گم ہو گئی۔ یہ حادثہ 1309ھ بمطابق 16 مئی 1892ء کو رونما ہوا۔"③

اس سب کے باوجود بہائی مبلغ کہہ رہا ہے:

"ہم جمالِ الٰہی کی الوہیت کا ایقان و اذعان رکھتے ہیں، جس کا کوئی مثل

① "مکاتیب عبد البهاء (ص: ٢١٢) مجموعة مكاتيب عباس آفندي ابن المازندراني.
② "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ٤٧)
③ "الحجج البهية" للجلبايجاني (ص: ١٣).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں اور وہ زندہ ہے، اس کو زوال نہیں۔'' ①

وہ صرف الٰہ اور معبود ہی نہیں، بلکہ رب الارباب ہے، اس کا خناس بیٹا عبدالبہاء عباس آفندی کہتا ہے:

''رب الارباب نے تجلی فرمائی، مجرم خسارہ پائیں گے، اسی نے تم کو دوسری مرتبہ پیدا کیا۔ بہت بڑی قیامت برپا کی اور مقدس نفوس کو ملکوت اعلیٰ میں اکٹھا کیا۔'' ②

اس کا پاگل اور فاتر العقل باپ کہتا ہے: وہ اشیا کا خالق اور اسما کا موجد ہے۔ دیکھیں وہ کس طرح ہذیان بکتا ہے:

''وہ جو بڑی جیل میں بولا، وہ اشیا کا خالق اور اسما کا موجود ہے۔'' ③

ماشاء اللہ جناب، کی عظمتوں کے کیا کہنے کہ جیل میں بند رہ کر اشیا کے خالق اور اسما کے موجد تو بن گئے، مگر اس خوف ناک جیل سے خلاصی نہ پا سکے اور لوگوں کے سامنے عاجزی اور بے کسوں کی طرح گڑگڑانے لگے کہ کوئی تو آپ جناب کی مدد کرے!

پھر وہ اپنی ایک یہ صفت بھی بیان کرتا ہے:

''وہ ظاہر ہو چکا ہے، جس کے علم سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔'' ④

''میرے پاس ''ما کان وما یکون'' (ماضی اور مستقبل) کا علم ہے۔'' ⑤

میں یہاں اس سے یہ پوچھے بنا آگے نہیں بڑھ سکتا: اے کذاب اگر تیرے

---

① "بهجة الصدور" لحيدر علی البهائي (ص: ٣٦).

② "مكاتيب عبد البهاء" (ص: ١٤٨).

③ "مجموعة الأقدس" (ص: ٣٢٥).

④ "اشراقات" (ص: ٧٨).

⑤ "اقتدار" (ص: ١٣٠).

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

پاس ما کان اور ما یکون کا علم تھا تو تو نے وہ کتاب کس طرح لکھی جس میں تو نے یہ دعویٰ کیا کہ تو نے وہ باب شیرازی کا دعویٰ ثابت کرنے کے لیے لکھی، پھر تم نے خود ہی اپنے بارے میں یہ فیصلہ جاری کیا کہ تو نے وہ کتاب لکھ کر بہت بڑے جرم کا ارتکاب کیا؟ کیا تیرے پاس ما کان اور ما یکون کا علم نہیں تھا؟ یا اس وقت تجھے یہ علم نہیں تھا کہ یہ کتاب بہت بڑا گناہ اور خطرناک جرم ہے؟

اسی کے الفاظ سنیے جو خود اپنی جہالت پر مہرِ تصدیق ثبت کر رہا ہے:

"یہ بندہ ان مقالات (کو لکھنے) میں مصروف رہنے کو بہت بڑا گناہ اور بہت بڑی نافرمانی سمجھتا ہے۔"[1]

یہ گناہ اور نافرمانی کس کی تھی: کیا یہ دوسرے معبود کی تھی؟ ہاں، بہائی متعدد خداؤں کا عقیدہ رکھتے ہیں، ان کا مبلغ اس کا اعتراف کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"بت پرستوں کے ہاں کئی خداؤں کا ہونا ایک اللہ کی وحدت پر ان کے یقین کے منافی نہیں، جس طرح عیسائیوں کے ہاں کئی اقانیم اللہ کی وحدانیت اور یکتائی پر ان کے ایمان کے منافی نہیں۔"[2]

اس بحث کو سمیٹنے سے پہلے ہم محققین اور قارئین کی توجہ اس طرف مبذول کروانا چاہتے ہیں کہ کچھ مکار قسم کے بہائی مبلغ عام لوگوں کو اس طرح کی باتوں سے دھوکا دیتے ہیں:

"ان تمام عبارتوں سے مقصود نبی اور رسول ہے اور کچھ نہیں، کیوں کہ یہ الفاظ اور تصرفات ان پر مجازی طور پر بولے جاتے ہیں۔"[3]

---

(1) "الایقان" (ص: ٤٤).

(2) "الحجج البهية" (ص: ١٩).

(3) "كتاب القيامة" وغيره من الكتب.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیکن حقیقت کچھ اور ہے، جو ہم مازندرانی، اس کے بیٹے، گلپایگانی اور اسلمنت کے الفاظ اور عبارتوں سے آشکارا کر آئے ہیں۔

عباس آفندی بن مازندرانی، صریح الفاظ میں لکھتا ہے کہ مازندرانی موسیٰ اور عیسیٰ جیسے سابقہ انبیا کی طرح نہیں تھا، بلکہ وہ کسی اور ہی طرز کا تھا۔ وہ لکھتا ہے:

"وہ ایام جن میں موسیٰ ظاہر ہوئے وہ موسیٰ کے ایام تھے۔ وہ دور جس میں مسیح علیہ السلام ظاہر ہوئے، وہ مسیح کا دور تھا، ابراہیم کا زمانہ ان کا زمانہ تھا، اسی طرح سارے انبیا کے زمانے انھی کے تھے، مگر یہ دن (مازندرانی کذاب کے ظہور کا دن) اللہ کا دن تھا۔"[1]

خود اس دجال نے بھی اس دن کو اللہ کا دن کہنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے کہا ہے:

"وہی اعمال پر شاہد ہے اور وہی مشہود ہے۔"[2]

کیا اس سے بھی واضح الفاظ ہیں؟ ہاں، اس سے بھی الفاظ ہیں، سنیے:

"جمال اقدس واہی (حسین علی مازندرانی) اس دن اپنے پلید دعوے کے دن ربوبیتِ کبریٰ کے عرش پر مستوی اور براجمان ہوا اور اپنے تمام اسمائے حسنٰی اور صفاتِ علیٰ کے ساتھ اہلِ زمین و آسمان پر جلوہ گر ہوا۔"[3]

اس بنا پر مستشرق گولڈزیہر کہتا ہے:

"بہاء اللہ باب سے اعظم اور بڑھ کر تھا، کیوں کہ باب قائم تھا اور بہاء اللہ قیوم یعنی جو باقی رہتا ہے۔"[4]

---

① "مفاوضات عبد البہا .ص: ۲۱۴) للعباس.

② "لوح مبارک" (ص: ۱۱۲) من الکلمات.

③ "دروس الدیانة" (ص: ۸۱) للبهائية.

④ "العقيدة والشريعة" (ص: ۲۴۴).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم اپنا مضمون بہائیوں کے نبی اور مازندرانی کے خلیفہ عباس آفندی کے اس اقتباس پر ختم کرتے ہیں جس میں اس نے اپنے باپ کے مقام و مرتبے کو بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

> ''میرا نام عبدالبہاء ہے، میری حقیقت بھی یہی ہے کہ میں بہاء اللہ کا بندہ ہوں، جمال مبارک (مازندرانی) کی بندگی میرا تاج ہے، وہ میرا روشن معبود ہے ... لہٰذا دوستوں پر لازم ہے کہ وہ اللہ واحد حق ''مازندرانی'' کی عبادت پر عبدالبہاء کی مدد کریں۔''[1]

یہ اس تیرہ بخت مازندرانی کے دعوے تھے اور اس کے پیروکاروں کا اس کے متعلق عقیدہ تھا جس پر اس مضمون میں بحث کی گئی ہے۔ ہم نے یہاں اس مفہوم کی بہت سی عبارتوں کو ذکر کرنے سے گریز کیا ہے، کیوں کہ وہ کتاب میں دیگر مناسب جگہوں پر ذکر ہوں گی۔ بہائیوں نے بہاء اللہ کی قبر کو اپنا قبلہ اور کعبہ قرار دیا ہے، اس کی تفصیل بھی اپنے مقام پر آئے گی۔

اللہ اس بے وقوفی اور ابلہ فریبی سے پناہ دے، ہدایت اور گمراہی اسی کے ہاتھ میں ہے، وہی اچھا کارساز اور مددگار ہے۔

[1] ''مكاتيب عبد البهاء'' (ص: ٤٢٩).

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

باب 3

بہائی تعلیمات

حسین علی مازندرانی اور اس کے بیٹے عباس آفندی نے جب ایک نئی شریعت اور نئے دین کی بنیاد رکھی تو انھیں معلوم تھا کہ ان کی یہ شریعت اور دینی خرافات، نامعقولیت اور لچر پن کا مجموعہ ہے۔ بالخصوص آسمانی اسلامی شریعت مطہرہ کے سامنے کہ جس نے دنیا کو اپنی روشن تعلیمات کے ذریعے جہالت کے اندھیروں سے نکال کر علم وعرفان کی روشنی عنایت کی۔

رسولِ امین، خاتم النبیین ﷺ لوگوں کو ایک ایسے تابناک دین پر چھوڑ کر گئے، جس کی راتیں بھی دن کی طرح روشن ہیں، جو اس شاہراہ پر ایک مرتبہ قدم رکھ لیتا ہے تو منزل پر پہنچ کر ہی دم لیتا ہے اور راستے میں کہیں نہیں بھٹکتا۔

اسلام نے ہر اچھائی، بھلائی، شرافت اور نیک خوئی کو بیان کیا؛ ہر شر، برائی، بدنامی اور بدخوئی سے منع کر گیا اور حق کو ظاہر کر کے باطل کو مار بھگایا۔

انھیں اس کا بخوبی ادراک تھا، اس لیے انھوں نے کوئی ایسی چیز پیش کرنے کی کوشش کی جو ان کے زعم کے مطابق پہلے کسی نبی نے پیش نہ کی ہو اور دنیا کو یہ پیغام جائے کہ انھوں نے انسانیت کو وہ چیز دی ہے جو ان سے پہلے کوئی نہیں دے سکا۔ پھر وہ اسی چیز کو بنیاد بنا کر اپنی صداقت اور بلندی شان کا ڈھول پیٹنا شروع کر دیں اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مداری کا مجمع لگا لیں۔

چنانچہ بہت زیادہ غور و خوض، گہری تحقیقات اور مکمل منصوبے بندی کے ساتھ انھوں نے یہ پانچ تعلیمات پیش کیں:

1. وحدتِ ادیان۔
2. وحدتِ اوطان۔
3. وحدتِ زبان۔
4. بین الاقوامی امن اور جنگوں سے گریز۔
5. مساواتِ مرد و زن۔

یہ وہ پانچ ستون یا حقیقی بنیادیں ہیں جن کو بہائیت نے حسین علی کے خدا اور عباس علی آفندی کو اس کا رسول ہونے کا معیار ٹھہرایا اور یہ اعلان کیا کہ وہ جدید روشنی ہے کہ کائنات اپنے آغاز سے لے کر آج تک اس جیسی روشنی سے منور نہیں ہوئی، اس کو ایجاد اور پیش کرنے کا سہرا بہائیت کے سر ہے۔ کائنات اور کائنات کے باشندوں کو آج اس کی اشد ضرورت ہے۔ یہ تھے ان کے دعوے!

ان افکار و خیالات کی قدر و قیمت جدت و ندرت، حسن و قبح عملی یا غیر عملی ہونے سے قطع نظر کیا یہ کہنا ممکن ہے کہ ہر وہ شخص جو کوئی نئی رائے پیش کرے یا اچھا آئیڈیا لے کر آئے، ضروری ہے وہ خدا اور نبی ہی ہو؟

تاریخ میں کتنے ایسے فلاسفر اور مفکر گزرے ہیں جنھوں نے بڑے خوب صورت، اچھوتے، جدید اور تخلیقی خیالات پیش کیے تو کیا انھوں نے خدا اور نبی ہونے کا دعویٰ بھی کیا؟

اصل موضوع پر گفتگو کرنے سے پہلے ہم قارئین کی توجہ اس رائے اور گمان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے بودے اور پوچ ہونے پر مبذول کر لینا چاہتے ہیں، اس رائے کے مطابق ارسطو، سقراط، بقراط، مارکس، انگریز، لینن، ماؤزے تنگ، ڈارون، ہیگل اور سارتر وغیرہ جیسے عقل مندوں، بیوقوفوں اور خیالات کی دنیا میں جینے والوں کو معاذ اللہ خدا اور رسول ہونا چاہیے۔ اچھے برے، صحیح غلط، مفید اور غیر مفید تمام افکار شریعت اور دین بن جائیں؟ یہ کیسی ناسمجھ قوم ہے! ان تمام باتوں سے صرفِ نظر، کیا یہ تعلیمات بہائیت کو کوئی خوبی عطا کرتی ہیں؟ کیا یہ واقعی انہی کی ایجاد کردہ ہیں؟ کیا یہ فطرت اور اللہ کی سنتِ قدیم کے مطابق ہیں اور مازندرانی اور عباس آفندی کے زمانے میں نافذ العمل ہوئیں؟ زمانہ تو کیا، کیا صرف ان دونوں کی اپنی ذات میں ان کی کوئی جھلک نظر آتی ہے اور کیا اس دنیا میں ان کو نافذ کرنا ممکن ہے؟ یہ وہ تمام سوالات ہیں جو ان کی حقیقت کھول دیتے ہیں۔

دوسری طرف اگر ہم دینِ قیم پر ایک سرسری نگاہ ڈالیں، جس کے بارے میں ارض وسما کے مالک اور غیب و پوشیدہ کے عالم نے دوٹوک انداز میں فرمایا:

﴿إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ﴾ [آل عمران: ۱۹]

"بے شک دین اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔"

حجۃ الوداع کے موقع پر کونین کے تاجدار، ثقلین کے رسول اور نبی ہاشمی ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی:

﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾ [المائدۃ: ۳]

"آج میں نے تمھارے لیے تمھارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمھارے لیے اسلام کو دین کی حیثیت سے پسند کر لیا۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور ایک جگہ فرمایا:

﴿وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ [آل عمران: ٨٥]

''اور جو اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کرے تو وہ اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں سے ہوگا۔''

یہاں دینِ اسلام، جو لوگوں کی ہدایت کے لیے رب رحمان کی طرف سے نازل ہوا اور اس دینِ شیطان، جو لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے بہاء اللہ نے پیش کیا، کا ایک تقابلی جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

(1) وحدتِ ادیان:

حسین علی وحدتِ ادیان کے متعلق لکھتا ہے:

''اے اہلِ زمین! اس ظہورِ اعظم کو یہ کریڈٹ جاتا ہے کہ ہم نے کتاب سے ہر وہ حکم مٹا دیا ہے جو اختلاف، فساد اور دوری کا سبب ہے اور اس میں ہر وہ حکم ثابت کیا ہے جو اتحاد، یگانگت اور قربت کا سبب ہے۔ عمل کرنے والوں کے لیے خوش خبری ہے۔''[1]

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر یہ دین اتنا ہی اتحاد و اتفاق اور یگانگت کا داعی تھا اور اس کو پیش کرنے کا شرف صرف بہائیت کو حاصل تھا تو پھر مازندرانی اور اس کا بھائی یحییٰ صبح ازل اور ان دونوں کے پیروکاروں کے درمیان اختلاف، نزاع، لڑائی جھگڑے، قتل و غارت، گالی گلوچ اور بدزبانی کیوں واقع ہوئی؟[2]

کیا یہ بات تاریخ کے سینے میں محفوظ نہیں کہ حسین علی نے اپنے بھائی کی

[1] "لوح العالم" للمازندراني المنقول من "بهاء الله والعصر الجديد" لاسلمنت (ص: ١٩).

[2] "الايقان" للمازندراني.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیروی کے اقرار کے باوجود اس سے جھگڑنا، اس سے خلافت چھیننا اور اس کے خلاف سازشیں کرنا شروع کر دیں، حتی کہ اس کے کھانے میں زہر تک ملا دیا؟[1]

نوبت یہاں تک پہنچی کہ دونوں کو اور دونوں کے پیروکاروں کو ایک دوسرے سے جدا جدا کر دیا گیا اور ایک فلسطین اور دوسرے کو قبرص نکال دیا گیا۔[2]

پھر دونوں کے ساتھ چار چار حکومتی جاسوس بھی بھیج دیے گئے۔ جیسے ہی یہ وحدتِ ادیان کا مبلغ اور پرچار عکا پہنچا، اس نے ان جاسوسوں اور نگرانوں سے جان چھڑانا ضروری سمجھا، لہٰذا رات کے وقت ان سب کو سنگینوں اور بغدوں سے کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گیا۔[3]

جس قاتل کو اس نے مرزا یحییٰ کو قتل کرنے کے لیے بھیجا تھا، وہ جب ناکام واپس آیا تو جن گالیوں اور لعنتوں کے ساتھ اس کا استقبال ہوا، وہ بھی اعلیٰ حضرت کی زبان سے سماعت فرمایئے:

> ”کہہ اے ملعون! اگر تو اللہ پر ایمان رکھتا تو اس کے بہاء، اس کے نور، اس کی روشنی، اس کی سلطنت، اس کی کبریا اور اس کی قدرت و اقتدار کے ساتھ کفر نہ کرتا تو اس اللہ سے اعراض کرنے والا ہے جس نے تجھ کو پیدا کیا .... اس پر اعتماد نہ کرو اور اس کو دوستوں کی مجالس میں نہ بٹھاؤ۔“[4]

یہ اس شخص کے الفاظ ہیں جو کہتا ہے:

---

① ”مفتاح باب الأبواب“ (ص: ۳۳۶).

② ”بهاء الله والعصر الجديد“ (ص: ۳۸، ۳۹).

③ ”مفتاح باب الأبواب“ (ص: ۳۵۵).

④ ”مجموعة الالواح المباركة“ لحسين علي المازندراني البهاء (ص: ۳۵۹).

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

"ہم نے کتاب میں تم کو لڑائی جھگڑے سے عظیم ترین نہی کے ساتھ منع کیا ہے، یہ اس ظہورِ اعظم میں اللہ کا حکم ہے، اس نے اس کو محو ہونے سے محفوظ رکھا ہے اور اثبات کے ساتھ مزین کیا ہے...

"کہہ دے! اے میرے بندو! انتظام کے اسباب کو افتراق کا سبب نہ بناؤ اور اتحاد کو علتِ اختلاف نہ بناؤ... میں امید کرتا ہوں، بہائی اس بات کو اختیار کریں گے۔ کہہ دے یہ سب اللہ کی طرف سے ہے۔ یہ کلمہ سینوں میں چھپے ہوئے حسد و بغض اور کینے کی آگ کو بجھانے کے لیے پانی کی طرح ہے۔ اسی کلمے کے ساتھ مختلف جماعتیں حقیقی اتحاد کے نور کے ساتھ کامیاب ہوں گی۔"[1]

اسی طرح دجالوں کے متعلق شاعر نے کیا خوب بات کہی ہے!

لا تنه عن خلق وتأتي مثله
عار عليك إذا فعلت عظيم

"ایسی عادت سے مت روک جس کا ارتکاب تو خود کرتا ہے، اگر تو اس طرح کرے گا تو یہ تیرے لیے بڑی شرمناک بات ہوگی۔"

اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے:

﴿كَبُرَ مَقْتًا عِندَ اللَّهِ أَن تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ﴾ [الصف: ٣]

"اللہ کے نزدیک ناراض ہونے کے اعتبار سے بڑی بات ہے کہ تم وہ کہو جو تم نہیں کرتے۔"

اے جھوٹوں کے سردار! تو دعویٰ کر رہا ہے کہ تیرا ظہور فتنوں کو مٹانے کا سبب

---

[1] "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ١٢٣، ١٢٤).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے اور حال یہ ہے کہ تم خود ان کی آگ بھڑکا رہے ہو۔ دعویٰ وحدتِ ادیان کا ہے، لیکن اتحاد کی چادر بھی خود ہی چاک کر رہے ہو؟ منہ پھاڑ کر اختلافات ختم کرنے کا کہہ رہے ہو اور خود ان کو ہوا دے رہے ہو!

تعجب ہے! لوگوں کو جھگڑا چھوڑنے کی نصیحت کرتے ہو اور اپنے آپ کو یہ نصیحت نہیں کرتے! اتفاق اور صلح کا سب سے زیادہ حق دار تیرا وہ بھائی تھا جو تیرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا، تم خود اس کے پیروکار اور فرماں بردار ہونے کا دعویٰ کرتے تھے اور خود ہی اس سے لڑتے جھگڑتے ہو، اس کو گالیاں دیتے ہو! تیرے وہ بلند بانگ دعوے اور بڑی بڑی باتیں کہاں ہیں؟ تم خود ہی اس بات کے قائل بھی ہو:

> ''سب سے زیادہ بے وقوف وہ ہے جو بات بات میں جھگڑا کرتا ہے اور اپنے بھائی پر فوقیت حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔''[1]

دوسری طرف تمھارا وہ طرزِ عمل ہے! اللہ تعالیٰ کی یہ بات تیرے اور دعووں کی حقیقت بیان کرتی ہے:

﴿لَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا﴾

[النساء: ۸۲]

''اگر وہ غیر اللہ کی طرف سے ہوتا تو وہ اس میں بہت زیادہ اختلاف پاتے۔''

حیرت اس بات پر ہے کہ مرزا حسین علی نے اپنے بھائی کو گالیاں دینے اور اس کے ساتھ لڑنے جھگڑنے پر اکتفا نہیں کیا، بلکہ اس کے مرنے کے بعد اس کے پیروکاروں نے بھی مرزا یحییٰ صبح ازل کو گالیاں دینا دینی فریضہ سمجھ لیا۔ گلپائیگانی اس کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے لکھتا ہے:

---

[1] ''كلمات مكنونة'' للمازندراني (ص: ۳) فارسي.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

”جب نقطہ (باب) غائب ہو گیا اور رب اعلیٰ (مازندرانی) ”جل اسمہ الأعز الأعلی“ کا ظہور ہوا تو اس جیلیے باز نے، جس کو اسلامی احادیث میں دجال کہا گیا ہے، اس کا انکار کیا، اس گمراہ نے اہلِ ایمان کو گمراہ کرنے کے لیے انیس لوگ مقرر کیے۔“[1]

یہ عداوت، کینہ اور نفرت صرف یحییٰ صبح ازل کے لیے خاص نہ تھی، بلکہ بہائیت کا طاغوت تمام مذاہب اور ان کے ماننے والوں کو گالیاں دیتا تھا، اس کا یہ فرمان: ”ادیان کے ساتھ شیر و شکر رہو۔“[2] سادہ لوح، جاہل اور فریب خوردہ افراد کو شکار کرنے کے لیے ایک خوشنما جال تھا۔ وہ اپنی کتاب ”الایقان“ میں کاظم رشتی کے بعد شیخیہ کے پیشوا اور باب کو کافر قرار دینے والے کریم خان کے پیروکاروں کے متعلق لکھتا ہے:

- ”انھوں نے نغمہ بلبل (حسین علی) کو چھوڑ کر کوے کی کاں کاں (کریم خان) پر اکتفا کر لیا اور پھول کے جمال کو چھوڑ کر کوے کی شکل کو قبول کر لیا۔“[3]
- ”ہم قوم کے بھینگے سربراہوں کو دیکھتے ہیں، وہ ہماری مخالفت کے لیے کھڑے ہوتے ہیں۔“[4]

یہ جھوٹوں کا سردار مسلمانوں کو ”پھوہڑ بے ڈھنگے اور بے عقل عوام“ قرار دیتا ہے۔ ”نقطہ فرقان (رسول اکرم ﷺ) کے ظہور کو 1280 سال گزر چکے ہیں اور یہ تمام پھوہڑ، بے ڈھنگے اور بے عقل عوام ہر صبح فرقان کی تلاوت کرتے ہیں اور آج

---

[1] ”مجموعة الرسائل“ لأبي الفضل الجلباثيجاني (ص: ١٠٨).

[2] ”بهاء الله والعصر الجديد“ (ص: ١٢٣).

[3] ”الایقان“ (ص: ١٣٠).

[4] أيضاً (ص: ١٧١).

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تک اس کے مقصد کا ایک حرف بھی پہچان نہیں پائے۔“ ①

وہ بہائیوں کو مسلمانوں کے پاس بیٹھنے اور ان سے بات کرنے سے بھی منع کرتا ہے، دوست بنانا تو علاحدہ رہا۔

”اللہ کے دشمنوں کے ساتھ بیٹھنے سے بچ، اس سے کوئی چیز نہ سن، خواہ وہ تیرے سامنے اللہ عزیز وحکیم کی آیات ہی کیوں نہ پڑھے، کیوں کہ شیطان نے اکثر بندوں کو اس طرح گمراہ کیا ہے کہ وہ جو اپنے خالق کا ذکر کرتے ہیں، وہ ان سے بھی زیادہ خوب صورت الفاظ کے ساتھ ان کی ہم نوائی کرتا ہے، جس طرح تم مسلمانوں کی مجلسوں میں دیکھتے ہو وہ اپنے دلوں اور زبانوں سے اللہ کا ذکر کرتے ہیں، لیکن کوئی حکم نہیں مانتے، اس طرح وہ خود بھی گمراہ ہیں اور لوگوں کو بھی گمراہ کرتے ہیں، اگر تم علم والوں میں سے ہو۔“ ②

یہ وہ کینہ اور بغض ہے جو ان کا ابلیس مسلمانوں کے خلاف اپنے سینے میں رکھتا ہے اور جس کی غذا سے بہائی پرورش پاتے ہیں!

تو پھر یہ کس طرح یہ بات کہنے کی جرأت کرتے ہیں کہ بہائیت وہ اکیلا دین جو وحدتِ ادیان کا پرچار کرتا ہے؟ یہ کیسا اتحاد ہے کہ جو ان کو دوسروں کے ساتھ بیٹھنے، ان سے بات کرنے اور ان کی بات سننے سے بھی منع کرتا ہے؟

اگر اسی کا نام اتحاد ہے تو پھر واقعی یہ حسین علی کی دعوت کی انفرادی خصوصیت ہے، جو پہلے کسی کے دماغ میں نہیں آیا۔

---

① أيضاً (ص: ۱۱۳).

② ”مجموعة الألواح“ للمازندراني (ص: ۳۶۰، ۳۶۱).

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

خدا معلوم لوگ کس طرح اس پاگل اور عقل دشمن انسان کی باتوں سے دھوکا کھاتے ہیں، جس کی کوئی بات اس کے عمل سے میل نہیں کھاتی، جو مجموعۂ تضادات ہے؟!

دوم: بہائی مذہب کے پیروکار دراصل اتحاد اور وحدت کا مفہوم ہی سمجھ نہیں پائے، ان کے اکابر مجرموں سے جتنی آراء منقول ہیں سب متضاد اور متحارب ہیں، جن کے درمیان توافق پیدا کرنا ناممکن ہے۔

حسین علی بسا اوقات وحدتِ ادیان سے ادیان کے مابین تقارب، عدم ٹکراؤ، عدمِ تعصب اور ایک دوسرے کی تعلیمات پر رد و تنقید سے بچنا مراد لیتا ہے۔

ایک جگہ وہ لکھتا ہے:

"اے علماء! ایک دوسرے سے پہلو تہی کرنے سے چشم پوشی کرو، اتحاد و یگانگت کو دیکھو، وہ اسباب اختیار کرو جو عموماً اہلِ زمین کے لیے راحت و اطمینان کا باعث ہوں (یعنی شیر و شکر رہو)۔"①

اس کا بیٹا عبدالبہاء کہتا ہے:

"تعصبات چھوڑ دینا سب پر فرض ہے۔"②

ایک سائل نے پوچھا: "کیا یہ قابلِ تحسین نہیں کہ میں اسی طریقے پر رہوں جس پر میں ساری زندگی کاربند رہا؟"

جواب آیا:

"تجھے اس سے علاحدہ نہیں ہونا چاہیے، جان لے ملکوت کسی مخصوص جماعت کے ساتھ خاص نہیں، تیرے لیے عیسائی، یہودی، مسلمان اور

① "نبذة من تعاليم البهائية" (ص: ١٢٣).

② "مجلة نجمة الغرب" ج٩ عدد ٣ (ص: ٣٧).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماسونی ہوتے ہوئے بہائی رہ سکتا ہے۔"[1]

کبھی وہ وحدتِ ادیان سے ایک ہی دین اور ایک ہی شریعت پر کار بند رہنا مراد لیتا ہے۔ اسلمنت بہاء اللہ کے مسٹر براؤن سے کہے گئے کلمات نقل کرتا ہے:

"سارا جہان ایک ہی دین پر اکٹھا ہو جائے، تمام لوگ بھائی بھائی بن جائیں، ان کے درمیان محبت و اتحاد کے تعلقات مضبوط ہو جائیں، دینی اختلافات مٹ جائیں اور تمام انسانیت کے درمیان اختلافات زائل ہو جائیں۔"[2]

حسین علی مازندرانی لوحِ ملکہ وکٹوریہ میں کہتا ہے:

"اللہ تعالیٰ نے اس کی صحت کا مکمل سبب اور تریاق عظیم، زمین کے باسیوں کے ایک ہی دین اور ایک ہی شریعت پر اتحاد میں رکھا ہے۔"[3]

دونوں باتوں میں مشرق و مغرب جتنا فاصلہ ہے، کہاں ادیان میں تقارب اور یگانگت اور کہاں ایک ہی دین پر اکٹھے ہو جانا؟

حسین علی اس کا بیٹا اور تمام پیروکار ان دونوں سوچوں میں سے ایک کو بھی عملی جامہ نہیں پہنا سکے، ہم مزید اس کی وضاحت کرتے ہیں:

اول: اگر وحدتِ ادیان سے مسامحت، رواداری، یگانگت، ایک دوسرے کو برا بھلا نہ کہنا اور سب کے ساتھ چلنا مراد ہے تو اس پر بہائیوں کے خدا (حسین علی) اور نبی (عباس آفندی) کا عمل تھا نہ عموماً بہائیوں نے اس پر کوئی توجہ دی۔ ہم اس

[1] "خطابات عبد البهاء" (ص: ۹۹).

[2] "كلمات بهاء الله المازندراني" لمستر براؤن نقلا عن "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ۱۲۱).

[3] "لوح ملكة فكتوريا" للمازندراني (ص: ۲٤) و "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ۱۲٥).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب کے شروع میں ذکر کر آئے ہیں کہ حسین علی تو اپنے بھائی کے ساتھ بھی نہیں چلا تھا، دوسرے تو ایک طرف رہے، وہ بہائیوں کو مسلمانوں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے منع کرتا تھا۔ یہاں دوسروں کے متعلق بہائیوں کی سوچ اور زہر میں بجھے ہوئے الفاظ کے مزید ثبوت پیش کیے جاتے ہیں۔

حسین علی اپنی کتاب اقدس میں لکھتا ہے:

❁ ''جو وحی میں نازل شدہ بات کے بغیر گفتگو کرتا ہے، وہ مجھ سے نہیں، ہر گناہ گار دھوکے باز سے بچو۔''[1]

مزید کہتا ہے:

❁ ''جس نے سنا اور دیکھا اس کے لیے خوش خبری ہے، ہر منکر مکار کے لیے ہلاکت ہے۔''[2]

زیادہ کھلے الفاظ میں سنیے:

❁ ''جس نے اس دین سے منہ موڑا، وہ جہنمیوں میں سے ہے۔''[3]

ایک دوسری کتاب میں لکھتا ہے:

❁ ''جس نے ہماری مہر زدہ شراب سے نہ پیا، جس کی مہر ہم نے اپنے اسم قیوم کے ساتھ کھولی ہے، وہ انوار توحید حاصل کرنے سے محروم رہا، کتاب اللہ کا مقصود پہچان نہ سکا اور وہ مشرکوں میں سے ہوا۔''[4]

وہ لوگوں کو ساری دنیا کو چھوڑنے اور اکیلے اپنی طرف توجہ کرنے کا حکم صادر

---

[1] "الکتاب الاقدس" للمازندراني.

[2] ایضاً.

[3] ایضاً.

[4] "اشراقات" (ص: 14) للمازندراني.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہے، تاکہ وہ اس کے سوا کسی کی طرف نہ دیکھیں، کسی کو نہ سنیں اور اس کے علاوہ کسی سے کچھ سیکھیں نہ سکھائیں:

"اے ابن تراب، اندھا ہو جا کہ تو میرا جمال دیکھ سکے، بہرا ہو جا کہ میرا لحنِ جمیل اور خوش نوا آواز سن سکے، جاہل بن جا کہ میرے علم سے بہرہ مند ہو سکے، فقیر ہو جا کہ غنی ہو سکے، میرے علاوہ ہر کسی کو دیکھنے سے اندھا بن جا، میرے کلام کو توجہ سے سننے کے سوا ہر کلام سے بہرہ ہو جا، میرے علم کے سوا ہر علم سے جاہل بن جا، اے آنکھوں والے! دنیا اور تمام اہلِ دنیا سے اپنی آنکھیں بند کر لے اور مجھ پر اور میرے جمال مقدس پر اپنی آنکھیں کھول۔"①

کیا اس سے بڑھ کر بھی کوئی تعصب اور تنگ نظری ہو سکتی ہے کہ دوسروں کو دیکھنا اور سننا ہی گناہ ٹھہرے؟!

کہاں گیا وہ اتحاد، یگانگت، رواداری، وہ کھوکھلے دعوے کہ جناب بہائیت نے جو رواداری کا درس دیا ہے ادیان و مذاہب کی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی؟ اگر اسی کا نام رواداری ہے تو پھر آج سے نفرت کا نام محبت ہوا اور بغض کا نام پیار!

یہ عربوں کے معروف زمانہ جاہلی تعصب سے بڑھتا ہوا تعصب، حسین علی اور اس کے پیروکاروں ہی کا تحفہ نہیں، بلکہ یہ تو انھیں اپنے اصل باپ شیرازی کے ورثے میں ملا ہے، وہ اپنی کتاب "بیان" میں لکھتا ہے:

"صرف اسے سیکھنا جو بیان میں نازل ہوا، یا علم حروف کی روشنی میں اس سے کشید ہوا اور جو بیان کی اصل سے نکلا۔"②

---

① "كلمات مكنونة" (ص: ٥٤) للمازندراني.

② الباب العاشر من الواحد الرابع من "البيان" العربي لعلي محمد الشيرازي الباب.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک دوسرے نسخے میں یہ الفاظ ہیں:

''بیان کے علاوہ کسی کتاب کی تدریس جائز نہیں، مگر وہ جو علم کلام سے متعلق امور اسی سے نکالے گئے ہوں۔''

اسی طرح کی بات حسین علی بھی کرتا ہے:

''علوم اور ان کے معاملات کو چھوڑ دے، پھر اسم قیوم کے ساتھ تمسک کرے جو اس روشن افق سے طلوع ہوا۔''[1]

تعجب بالائے تعجب ہے کہ حسین علی نے اپنے بے معنی فضول اور جھوٹے دعووں کے باوجود صرف اپنے پیروکاروں کو دوسرے سے دور کرنے ہی پر اکتفا نہیں کیا، بلکہ ہر اس بندے کو گالیوں سے نوازا، جس نے اس کی بکواسات اور مضحکہ خیز یاوہ گوئیوں پر کان نہ دھرے۔

اس کی کتاب ''اقدس'' کی مغلظات سنیے:

- ''اے قوم! اللہ سے ڈرو اور ہر دجال مردود کی پیروی نہ کرو۔''[2]
- ''کہہ دے! اے غافل، کذاب تیرے لیے ہلاکت ہے۔''[3]

مزید سنیے:

- ''وہ چھپا ہوا غیب اور پوشیدہ راز (مراد حسین علی) جس کے ذکر سے پہلوں اور پچھلوں کی کتابیں مزین ہیں، وہ اس کی مدح و ثنا میں بولیں، جہاں میں علم کا جھنڈا بلند ہوا، اللہ کی ملاقات اس کی ملاقات کے بغیر ممکن نہیں، وہ حق کے ساتھ ظاہر ہوا، اس نے وہ کلمہ بولا کہ اس کے ساتھ زمین و آسمان کے تمام

---

① "لوح البقاء" (ص: ٣٥) للمازندراني.

② "الأقدس" للمازندراني.

③ أيضاً.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

باشندے بے ہوش ہو گئے، مگر جسے اللہ نے چاہا اس سے محفوظ رکھا، اللہ پر ایمان اور اس کی معرفت جو اس سے (بہاء اللہ) ظاہر ہوا، اس کی تصدیق کیے بنا، اور جو اس نے حکم دیا، اس پر عمل کیے بغیر پورا نہیں ہوتا، اس کا حکم جہاں کی حفاظت اور امتوں کے تحفظ کے لیے حسنِ اعظم ہے، جس نے اس کا اقرار و اعتراف کیا، اس کے لیے نور ہے اور جس نے منہ موڑا اور انکار کیا، اس کے لیے نار (آگ) ہے۔"[1]

وہ کسی برہان اور دلیل کے بغیر تمام مذاہب کے سامنے تفاخرانہ انداز میں کہتا ہے:

- "کہہ دے اے میری قوم! پڑھو جو تمھارے پاس ہے اور ہم وہ پڑھتے ہیں جو ہمارے پاس ہے، خدا کی قسم! اس کے ذکر کے وقت دنیا کے افکار اور قوم کے خیالات ذکر نہیں کیے جاتے۔"[2]

اسی بنا پر بہائی اپنے مخالفین کی کتابیں مٹا دیتے تھے، پروفیسر براؤن "نقطۃ الکاف" کے مقدمے میں لکھتا ہے:

"بہائیوں نے پوری قوت سے ہر اس کتاب کو مٹانے کی کوشش کی جس میں اس کے مخالفین کا ذکر آتا۔"[3]

اس کے ساتھ دوسری طرف یہ تعلیم بھی ملاحظہ ہو:

- "زبان خیر کا ذکر کرنے کے لیے بنائی گئی ہے، اس کو بری بات کے ساتھ آلودہ نہ کرو، آج کے بعد سب کے لیے ضروری ہے کہ وہی بولیں جو بولنے کے قابل

---

[1] "تجليات" للمازندرالي (ص: ٢٠٦، ٢٠٧) من مجموعة الألواح.

[2] "كلمات فردوسية" للمازندراني (ص: ١٧٢) من مجموعة الألواح.

[3] "مقدمة نقطة الكاف" لبراؤن (ص: مد و مه)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو اور لعن طعن اور انسان کو کبیدہ خاطر کرنے والی ہر بات سے اجتناب کرو۔''①

❁ ''اللہ کا دین محبت اور اتحاد کے لیے وجود میں آیا، اس کو عداوت اور اختلاف کا سبب نہ بناؤ۔''②

ایک طرف یہ دعوے ہیں اور دوسری طرف وہ عمل ہے جس کی ایک جھلک پیش کی گئی ہے:

﴿اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَ اَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ﴾ [البقرة: ٤٤]

''کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو پھر کیا تم نہیں سمجھتے؟''

یہ حسین علی مازندرانی کے خیالاتِ عالیہ تھے، اب اس کے بیٹے عباس آفندی کے افکار ذکر کیے جاتے ہیں جو ''صلح کل'' کا دعویٰ اٹھائے پھرتا تھا، چنانچہ وہ بھی اپنے باپ کی سنت میں اپنے بھائی محمد علی ابن حسین علی بہا کی مخالفت کرتے ہوئے اس کو خوب گالیوں سے نوازتا ہے:

عباس آفندی اپنی وصیتوں میں اپنے بھائی محمد علی بن بہاء اللہ حسین علی کے متعلق کہتا ہے:

''وہ مرکزِ اختلاف، قطبِ نزاع، خدائی آیت میں ریب رکھنے والا اور اللہ کی جماعت کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے والا ہے۔''

اس کے بعد وہ اس کے اور اپنے دوسرے بھائیوں کے متعلق لکھتا ہے:

---

① "كتاب عهدي" للمازندراني (ص: ٤).

② أيضاً (ص: ٥،٦).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"الٰہی! الٰہی! تو خطرناک درندوں، خونخوار بھیڑیوں اور نامراد وحشیوں کے پنجوں میں پھنسے ہوئے اپنے مظلوم بندے کو دیکھ رہا ہے... دوستو! تمھیں علم ہونا چاہیے محمد علی اپنے انحرافات کی وجہ سے (حسین علی کی الوہیت اور عباس علی کی نبوت سے انحراف) گڑھے میں گر چکا ہے اور مبارک درخت سے کٹ چکا ہے۔"①

وہ ہر اس شخص کو لعنتوں سے نوازتا ہے جو اس کے نواسے اور مددگار پر ایمان نہیں رکھتا، جیسے:

"جس نے اس کی (شوقی آفندی) اور ان کی (بہائی بیت العدل کے رجال کار) مخالفت کی، اس نے اللہ کی مخالفت کی، جس نے ان کی نافرمانی کی، اس نے اللہ کی نافرمانی کی، جس نے اس کی معارضت کی، اس نے اللہ کی معارضت کی، جس نے اس سے جھگڑا کیا، اس نے اللہ سے جھگڑا کیا، جس نے اس سے جدال کیا، اس نے اللہ سے جدال کیا، جس نے اس کا جحود کیا، اس نے اللہ کا جحود کیا، جس نے اس کا انکار کیا، اس نے اللہ کا انکار کیا، جو اس سے علاحدہ ہوا، فرقے میں تقسیم ہوا، اعتزال کی راہ اپنائی، وہ اللہ سے دور ہوا، اس پر اللہ کا غضب، اللہ کا قہر، اللہ کا انتقام نازل ہو۔"②

وہ اپنی ایک وصیت میں کہتا ہے:

① "ألواح و وصايا المباركة" لعبد البهاء عباس الممزوجة بالعربية والفارسية، (ص: ۱۰،۹) ط پاکستان.

② "ألواح و وصايا المباركة" لعبد البهاء عباس الممزوجة بالعربية والفارسية (ص: ۱۲) ط پاکستان.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اس مخالف کے قریب نہ ہونا، آگ سے زیادہ نقصان دہ ہے...، میں تمھیں وصیت کرتا ہوں، مرزا محمد علی سے احتراز برتو، اس کے ساتھ رہنے اور بیٹھنے سے دور رہو، بلکہ جس شخص کے بارے میں تمھیں ذرہ سا شبہہ ہو کہ وہ اس کے ساتھ ظاہر، خفیہ اور معمولی سا تعلق بھی رکھتا ہے، اس کو بھی بہائیت سے نکال دو۔"[1]

یہ اس دین کی حقیقت ہے اور یہ وہ حقائق ہیں جو ان کے سربستہ رازوں سے پردہ ہٹاتے ہیں، لیکن اللہ ان کی کرتوتوں سے غافل نہیں!

دوم: اگر اتحاد اور وحدتِ ادیان سے لوگوں کا ایک دین اور ایک شریعت پر اکٹھا ہونا مراد ہو، جس طرح مازندرانی کی زبان سے نکلا ہے، تو اس پر عمل کس طرح ہوگا؟

کیا حسین علی اپنی اس دعوت میں مخلص تھا؟ اگر وہ مذہبی نزاعات، دینی تعصبات اور گروہی اختلافات کو مٹانے میں مخلص تھا تو اس کو اس کے لیے کام کرنا چاہیے تھا اور لوگوں کو اس کی دعوت بھی دینا چاہیے تھی، لیکن ہم اس کے الٹ دیکھتے ہیں، اس نے ساری زندگی مسلمانوں میں فرقہ بندی کی فصل بوئی اور ان کے اتحاد کو پارہ پارہ کیا۔

اس نے اپنی عملی زندگی کے آغاز میں باب شیرازی کی بیعت کر لی، جو اپنے پیروکاروں کو ہر اس شخص کو قتل کرنے کا حکم دیتا جو اس کے خرافاتی دین کو قبول نہ کرتا۔ اسی طرح وہ ان کو ان کی کتابیں جلانے اور ان کے آثار مٹانے پر اکساتا، اس کے ثبوت حاضرِ خدمت ہیں:

باب محمد علی شیرازی کہتا ہے:

---

[1] أیضاً (ص: ۲۲، ۲۳).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"دینِ بیان کے ہر فرشتے کو حکم ہے کہ وہ اس دین کو قبول نہ کرنے والے کو زمین پر رہنے نہ دے، اسی طرح تمام لوگوں پر بھی یہی فرض ہے۔"①

دوسری جگہ لکھتا ہے:

"جو دین بیان میں داخل نہ ہو، تم اس کی ہر چیز چھین لینا، پھر وہ ایمان نہ لائیں تو ان کو واپس لوٹا دینا، اِلا یہ کہ تم ایسی زمین پر ہو جس پر تم قادر نہ ہو۔"

ایک دوسرے نسخے میں ہے:

"پانچواں باب: "بیان کا دین قبول نہ کرنے والوں کا مال چھیننے کا حکم، اگر وہ دین میں ہو جائیں تو پھر اس کو لوٹانے کا حکم، ان علاقوں کے سوا جہاں ان کا مال چھیننا ممکن ہو۔"②

قتل کرنے کے حوالے سے بہائیوں کا چمچہ اور بہی خواہ پروفیسر براؤن "نقطۃ الکاف" کے مقدمے میں لکھتا ہے:

"بابیوں کے نزدیک ہر وہ شخص پلید ہے جو باب پر ایمان نہیں رکھتا اور وہ ان کے نزدیک واجب القتل ہے۔"③

بابی پیشوا اور مورخ مرزا جانی کاشانی نے اپنی تاریخ میں ایک سے زیادہ جگہوں پر اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے اور اہم بابی راہنما سید یحییٰ درابی سے نقل کیا ہے:

"جو باب پر ایمان نہ لایا، میں اس کو قتل کر دوں گا، خواہ وہ میرا باپ ہی کیوں نہ ہو۔"④

---

① الباب السادس من الواحد السابع من "البیان" العربي للشیرازي.

② الباب الخامس من الواحد الخامس من "البیان" العربي للشیرازي.

③ "مقدمة نقطة الكاف" الفارسية لبروفسور براؤن (ص: نه).

④ تاريخ البابيين "نقطة الكاف" الفارسي للمجاني الكاشاني (ص:١٣٢).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بابیوں کے نبی عباس آفندی کو بھی یہ ماننا ہی پڑا، چنانچہ وہ اپنے ایک رسالے میں لکھتا ہے:

"اعلیٰ حضرت (باب شیرازی) کے ظہور کے دن یہ تھا کہ گردنیں اڑا دی جائیں، کتابیں جلا دی جائیں، شہروں کو منہدم کر دیا جائے اور ہر اس کو قتل کر دیا جائے جو باب کی تصدیق نہیں کرتا اور اس پر ایمان نہیں لاتا۔"[1]

پہلے یہ شخص (حسین علی) اس قتل و غارت اور جہالت کے دین میں داخل ہوا، کہ وہ باطنی اور شیعہ تھا، پھر اسلامی شریعتِ مطہرہ کو منسوخ کرنے اور مطلقاً اباحیت اور بے راہ روی کو رواج دینے کے لیے بدشت کانفرنس کی سازش میں شریک ہوا اور اس نے ایک پرجوش اور ثابت قدم بابی کے طور پر شہرت پائی، بلکہ بابیت کے لیے اس نے دو مرتبہ جیل کاٹی اور ایک مرتبہ کوڑے بھی کھائے۔[2]

تو یہ اس طرح کا شخص تھا، جس نے اپنے آقا اور مولا شیرازی کے قتل کے بعد صرف اس کی ان کوششوں اور ہواؤں پر اکتفا نہ کیا جو اس نے مسلمانوں کا اتحاد پارہ پارہ کرنے کے لیے کی تھیں، بلکہ اس نے اس آگ میں مزید ایندھن جھونکا اور وہ بابیوں کی پیشوائی کے خواب دیکھنے لگا، اس کا پاگل پن اس حد تک پہنچ گیا تھا کہ اس نے اپنے اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے خود بہائیوں میں اختلاف پیدا کر دیا اور ان کے مندرجہ ذیل تین فرقے بن گئے:

1. ازلی، یہ اس کے بھائی یحییٰ صبح ازل کے پیروکار تھے۔
2. بہائی، یہ وہ جاہل لوگ تھے جن کو اس نے اپنے گرد جمع کر لیا۔

---

[1] "مكاتيب عبد البهاء" العباس آفندي الفارسية ج ۲ (ص: ۲٦٦).

[2] "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ۱۳۲).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③ بابی، یہ وہ بابی تھے جو اپنی بابیت پر قائم رہے۔

اس کے بعد وہ مشہور واقعات رونما ہوئے جن کی طرف اشارہ کتاب کے مقدمے اور اندرونی مباحث میں ان کا تفصیلی ذکر گزر چکا ہے۔[1]

اس کے بعد اس نے ایک جداگانہ اور بابیت سے مکمل علاحدہ نیا دین تشکیل دیا اور فلسطینی حکام اور یہودی سرپرستی کے سائے تلے خدا بن کر اترانے لگا۔ یہ تو وہ شخص ہے جس نے اپنی ساری زندگی انتشار پیدا کرنے اور لوگوں میں افتراق کی فصل بونے میں کھپا دی۔ اب یہ کس منہ سے اتفاق و یگانگت کا نعرہ بلند کرتا ہے اور لوگوں کو ایک دین پر اکٹھا کرنے کی دعوت دیتا ہے؟!

اگر اس کا یہی دعویٰ تھا، یا بہائی یہی پرچار کرتے ہیں تو اس کو پہلے سے موجود اور رائج عالمی ادیان کی طرف دعوت دینی چاہیے تھی، ایک نیا مذہب گھڑنے کی کیا ضرورت تھی جو مزید افتراق اور دوری کا باعث بنا اور مذہب بھی وہ بنایا جس سے عقل کو گھن آتی ہے اور دل نفرت محسوس کرتا ہے۔ اگر اس سے پہلے سو دین یہ کام نہیں کر سکا تو اس کا نیا دین کیا خاک اثر کرے گا؟ کاش یہ غور کر لیں!

پھر اس نے یہ بھی متعین نہیں کیا کہ کس دین اور شریعت کے گرد اکٹھے ہونا ہے، وہ یہ کہنے کی جرأت نہیں کر سکا کہ وہ دین بہائیت ہے، کیوں کہ اس کو اپنے بلند و بانگ دعووں اور تعلّی کے باوجود اچھی طرح علم تھا کہ بہائیت دین اور مذہب بن سکے، یہ تو ایک طرف رہا، وہ تو کوئی معقول اور مقبول منطقی و فلسفی رجحانِ فکر اور منہج بننے کے قابل بھی نہیں۔

بہائیت کا یہ شیطان خود اپنے منہ سے کہتا ہے:

---

[1] تفصیل "بابیت" میں دیکھیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"ان قوی اور غالب مفاسد کی اصلاح چند امور میں تمام دنیا کی جماعتوں کے اتحاد یا موجود مذاہب میں سے کسی ایک مذہب پر اتفاق کیے بنا ممکن نہیں۔"①

غور کیجیے! یہ دعوت پہلی دعوت کی مکمل مخالف ہے اور کسی نقطے میں اس کے ساتھ ہم آہنگ نہیں، پھر بہائیوں نے اپنے بانی کی طرح اس پر عمل نہیں کیا، نہ تو آسمانی برحق مذہب کے ساتھ اس کا اتفاق ہے نہ قادیانیت، مارکسزم، اشتراکیت، سرمایہ دارانہ اور جاگیردارانہ نظام جیسے خود ساختہ زمینی مذاہب کے ساتھ ہی اس کی کوئی رگ ملتی ہے، بلکہ اس دین کے اندر اتحاد و یگانگت برقرار نہیں رہ سکی۔ بہاء اللہ حسین علی کے مرنے کی دیر تھی کہ یہ دین عباسیہ (آفندی کے پیروکار)، علویہ (حسین علی کے چھوٹے بیٹے حسین علی کے پیروکار) سماویہ (نئی نبوت کے مدعی سماء اللہ جمشید کے پیروکار) اور خالص بہائیوں کے درمیان تقسیم ہو گیا جو عباسیہ کو دین سے خارج، علویہ کو پیمان توڑنے والے اور سماویہ کو خارجی کہتے تھے۔

بہائیوں نے وحدت ادیان کے دونوں مفہوموں میں کوئی نئی چیز پیش نہیں کی۔ پہلے تو انھوں نے باطنی صوفیوں کے افکار اور آرا کی ورق گردانی کی، پھر انھیں کو اپنا کر دنیا کے سامنے پیش کیا۔ حلاج سے لے کر ابن العربی تک اور ابن الفارض سے لے کر جلی تک سارے ہی لوگوں کو اس اتحاد و وحدت کی دعوت دیتے آئے ہیں۔ ابن العربی کے افکار ملاحظہ ہوں:

مخلوق نے معبود کے متعلق کئی عقائد بنائے

میں وہ سب عقیدے رکھتا ہوں

---

① "كلمات فردوسية" للمازندراني (ص: ١١٧).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

میرا دل ہر صورت کو قبول کرتا ہے

وہ، ہرنیوں کے لیے چراگاہ ہے اور

راہبوں کا دیر

وہ صنم خانہ، کعبۂ طواف، الواحِ تورات اور مصحفِ قرآن ہے۔

میرا دین محبت، صرف محبت، میری سواریوں کا رخ جس طرف بھی ہو،

ان کی منزل محبت ہے صرف محبت۔

ابن الفارض کہتا ہے:

''تو میرے ساتھ مجلسِ اذکار گویا

انہماک سے مطالعہ کرنے والے کی سماعت ہے اور میرے لیے

میکدہ جاسوس کی آنکھ کی طرح کھلا ہے۔

نصرانی نے جو بظاہر زنار پہنا ہوا ہے، اگر وہ زنار

محمد ﷺ کے اقرار کے ساتھ کھل جائے تو میں اس کو کھول دوں گا

محرابِ مسجد تلاوتِ قرآن سے منور ہے تو

ہیکلِ معبد تلاوتِ انجیل سے تباہ نہیں

الواحِ تورات احبار کے لیے۔

ہر رات سامانِ مناجات ہیں۔

صنم کدے میں کوئی پتھر آگے سجدہ ریز ہے تو

کوئی وجۂ انکار نہیں، معصیت نہیں

کیوں کہ انکار کرنے والا خود درہم و دینار کی پوجا کرتا ہے،

وہ گو تنزیہ کا دعوے دار ہے، مگر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یعنی مشرک ہے۔ یہ بت پرستی سے بڑا شرک ہے۔

جو سمجھتا ہے اس تک میرا ڈرنا پہنچ چکا ہے اور انذار کو قبول نہ کرنے میں

ہر فرقے کے لیے میرے ساتھ عذر قائم ہو گیا ہے۔

ہر ملت کی نگاہیں پھری نہیں، ہر فرقے کے افکار گمراہ نہیں

سورج کا پجاری حیرت میں نہیں کیوں کہ

اس کی چمک میرے چہرے کی چمک ہے۔

مجوسی جو آگ کی پوجا کرتا ہے، وہ آگ

ہزار سال سے بجھی نہیں

گو ان کا قصد دوسروں کا تھا، لیکن درحقیقت

وہ میرا ہی مقصد تھا گو وہ اپنی نیت

ظاہر نہیں کر سکے۔

انھوں نے میرے نور کی ضیا دیکھی تو اس کو

آگ سمجھ بیٹھے اور پھر

شعاعوں کے ساتھ گمراہ ہو گئے!"[1]

جلی کے اشعار کا ترجمہ سنیے:

"مجھے جہاں ہوائے نفس نے پھینکا میں نے

اپنے نفس کو اسی کے سپرد کر دیا

میں محبوب کے آگے لاچار ہوں

اس سے اختلاف نہیں کر سکتا

---

(1) المنقول من "ابن الفارض والحب الإلهي" (ص: ٣٨٥، ٣٨٦) ط دار المعارف المصرية سنة ١٩٧١. بتحقيق الدكتور محمد مصطفى حلبي.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجھے تو دیکھتا ہے کسی طور

مسجد میں حالتِ رکوع میں

تو کسی طور گرجا گھروں میں

گھٹنے ٹیکے ہوئے

گو میں

شریعت میں

گناہ گار ٹھہرا

مگر

علمِ حقیقت میں فرماں بردار ہوں۔"

وہ مزید لکھتا ہے:

"اللہ تعالیٰ نے تمام موجودات کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے اور یہ اصالتاً ان کی فطرت میں موجود ہے۔ کائنات میں کوئی ایسی چیز موجود نہیں جو اپنے حال مقال، افعال، ذات اور صفات کے ساتھ اس کی عبادت نہ کرتی ہو۔ وجودِ ہستی کی ہر چیز اللہ کی مطیع اور فرماں بردار ہے۔"[1]

عدل و انصاف مطلوب ہے دیکھیں! کیا بہائی خدا وہی لقمے نہیں چبا رہا جو قدیم باطنی صوفیہ نے اُگلے ہیں؟

کہاں گیا وہ جدت کا دعویٰ اور کب تک ساتھ دیں گے وہ کھوکھلے بہائی دعوے؟ جہاں تک دوسری بات کا تعلق ہے جس میں لوگوں کو ایک دین کی دعوت دی گئی ہے تو یہ اسلام کی دعوت ہے، بہائی مذہب اور اس کے تشکیک و حیرت کے مارے

[1] "الإنسان الكامل" ج ٢ (ص: ٧٤) ط ١٣١٦ھ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئے پیشوا کی نہیں۔ اسلام کا خدا، خدائے واحد وصمد، لم یزل، رب العالمین فرماتا ہے:

﴿إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ﴾ [آل عمران: ١٩]

"بے شک دین اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔"

اللہ رب العالمین نے اپنے بھیجے ہوئے رسولِ اسلام کے متعلق فرمایا:

﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا﴾ [السبا: ٢٨]

"اور ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر تمام لوگوں کے لیے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا۔"

رسول اللہ ﷺ کو یہ اعلان کرنے کا حکم دیا:

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا﴾ [الاعراف: ١٥٨]

"کہہ دے اے لوگو! بے شک میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔"

اسلام کے دستور قرآن عزیز کے متعلق فرمایا:

﴿وَهَٰذَا كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ فَاتَّبِعُوهُ﴾ [الانعام: ١٥٥]

"اور یہ ایک کتاب ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے، بڑی برکت والی، پس اس کی پیروی کرو۔"

نیز فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُم مَّوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ﴾ [یونس: ٥٧]

"اے لوگو! بے شک تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے عظیم نصیحت اور ان کے لیے سراسر شفا جو سینوں میں ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام دینِ فطرت ہے:

یہاں کچھ دیر رک کر ہم وحدتِ ادیان کے متعلق اسلام کے حقیقی فطری اور عملی موقف اور دیگر تمام دینوں کے ساتھ اس کے برتاؤ پر مختصری روشنی ڈالنا چاہتے ہیں۔

رسولِ رحمت، ہادی برحق اور آسمانی شریعت کے حامل حضرت محمد مصطفی ﷺ نے کسی ایسے مصنوعی، غیر حقیقی، جھوٹے اتحاد اور خیالی دنیا میں بسنے والے مجنونوں کی خام خیالیوں پر مبنی کسی وحدت اور یگانگت کی دعوت نہیں دی، بلکہ آپ ﷺ نے ڈنکے کی چوٹ پر اعلان فرمایا تھا:

❁ ﴿لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ﴾ [الکافرون: ۲۔۶]

''میں اس کی عبادت نہیں کرتا جس کی تم عبادت کرتے ہو۔ اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ اور نہ میں اس کی عبادت کرنے والا ہوں جس کی عبادت تم نے کی۔ اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ تمھارے لیے تمھارا دین اور میرے لیے میرا دین ہے۔''

❁ ﴿هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَ مَنِ اتَّبَعَنِيْ وَ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَ مَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ﴾ [یوسف: ۱۰۸]

''یہی میرا راستہ ہے، میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں، پوری بصیرت پر، میں اور وہ بھی جنھوں نے میری پیروی کی ہے اور اللہ پاک ہے اور میں شریک بنانے والوں سے نہیں ہوں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ اَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَ لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ﴾ [الأنعام: ١٥٣]

''اور یہ کہ بے شک یہی میرا راستہ ہے سیدھا، پس اس پر چلو اور دوسرے راستوں پر نہ چلو کہ وہ تمھیں اس کے راستے سے جدا کر دیں گے۔''

﴿قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَ نُسُكِيْ وَ مَحْيَايَ وَ مَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۝ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ﴾ [الأنعام: ١٦٢، ١٦٣]

''کہہ دے بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ کے لیے ہے، جو جہانوں کا رب ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں حکم ماننے والوں میں سے پہلا ہوں۔''

آپ ﷺ کو تمام انسانوں کی طرف نبی بنا کر بھیجنے والے خدا نے آپ ﷺ کو حکم دیا:

﴿فَلِذٰلِكَ فَادْعُ وَ اسْتَقِمْ كَمَاۤ اُمِرْتَ وَ لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَ قُلْ اٰمَنْتُ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ وَ اُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَ رَبُّكُمْ لَنَاۤ اَعْمَالُنَا وَ لَكُمْ اَعْمَالُكُمْ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا وَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ﴾ [الشورىٰ: ١٥]

''سو تو اسی کی طرف پھر دعوت دے اور مضبوطی سے قائم رہ، جیسے تجھے حکم دیا گیا ہے اور ان کی خواہشوں کی پیروی مت کر اور کہہ دے کہ اللہ نے جو بھی کتاب نازل فرمائی میں اس پر ایمان لایا اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمھارے درمیان انصاف کروں۔ اللہ ہی ہمارا رب ہے اور تمھارا رب

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ہے، ہمارے لیے ہمارے اعمال ہیں اور تمھارے لیے تمھارے اعمال۔ ہمارے درمیان اور تمھارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں، اللہ ہمیں آپس میں جمع کرے گا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔''

- آپ ﷺ نے لوگوں کو کامل اور اکمل اتحاد کی دعوت دی کہ وہ ایک دین پر اکٹھے ہو جائیں، اس کے بعد آپ ﷺ نے اس دین کی تعیین کی اور اپنے رب کے حکم سے اعلان کیا:

﴿اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ﴾ [آل عمران: ۱۹]

''بے شک دین اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔''

اس طرح نہیں جس طرح بہائیت کا نبی عباس آفندی جب برہمنوں سے ملا تو ان سے کہنے لگا: تم بھی حق پر ہو۔ عیسائیوں سے کہا: تم راہِ صواب پر ہو۔ ملحدوں سے کہا: تم ہدایت پر چل رہے ہو۔ یہودیوں سے کہا: تم سیدھی راہ پر گامزن ہو اور اپنی موت سے دو دن پہلے مسلمانوں کی مسجد میں گیا اور فریب و منافقت کی نقاب اوڑھے ان کے پیچھے جمعہ کی نماز ادا کی۔

اس طرح اتحاد وجود میں نہیں آتا، بلکہ مکر و منافقت تو اختلاف اور فرقہ بندی کو جنم دیتے ہیں۔

اسی بنا پر اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے صادق و مصدوق نبی کو یہ اعلان کرنے کا حکم دیا:

- ﴿اَلَا لِلّٰهِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ﴾ [الزمر: ۳]

''خبردار! خالص دین صرف اللہ ہی کا حق ہے۔''

- ارشادِ خداوندی ہے:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ [المائدة: ٣]

''آج میں نے تمھارے لیے تمھارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمھارے لیے اسلام کو دین کی حیثیت سے پسند کر لیا۔''

نیز فرمایا:

❁ ﴿وَ مَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَ هُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴾ [آل عمران: ٨٥]

''اور جو اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کرے تو وہ اس سے ہر گز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں سے ہو گا۔''

❁ اس نے رسولِ اسلام کو مداہنت سے منع کیا اور دونوں انداز اختیار کرنے کا حکم دیا:

﴿وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ۝ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ﴾ [القلم: ٩، ١٠]

''وہ چاہتے ہیں کاش! تو نرمی کرے تو وہ بھی نرمی کریں۔''

❁ ﴿فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ﴾ [الحجر: ٩٤]

''پس اس کا صاف اعلان کر دے جس کا تجھے حکم دیا جاتا ہے اور مشرکوں سے منہ پھیر لے۔''

❁ ﴿وَاسْتَقِمْ كَمَاۤ اُمِرْتَ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ﴾ [الشورىٰ: ١٥]

''اور مضبوطی سے قائم رہ، جیسے تجھے حکم دیا گیا ہے اور ان کی خواہشوں کی پیروی مت کر۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❀ صادق وامین ﷺ نے منافقوں سے خبردار کرتے ہوئے فرمایا:

''لوگوں میں سے بدترین شخص دو موہوں والا ہے، جو ان کے پاس ایک منہ کے ساتھ آتا ہے اور دوسروں کے پاس دوسرے منہ کے ساتھ۔''①

❀ بلکہ اسلام نے وہ وجوہ اور شرائط بتائی ہیں، جن کی بنیاد پر اتحاد ممکن ہے وہ ہے مشترکات پر اتحاد:

﴿تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ﴾ [آل عمران: ٦٤]

''آؤ ایک ایسی بات کی طرف جو ہمارے درمیان اور تمھارے درمیان برابر ہے، یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں اور ہم میں سے کوئی کسی کو اللہ کے سوا رب نہ بنائے۔ پھر اگر وہ پھر جائیں تو کہہ دو گواہ رہو کہ بے شک ہم فرماں بردار ہیں۔''

اصلی، حقیقی اور صحیح اتحاد کی یہ صحیح راہ اور منافقت و فریب دہی سے مبرا وہ دعوی ہے جو اسلام نے پیش کیا ہے۔ جس کا تقاضا ہے کہ لوگ ایک ہی دین، دینِ اسلام کو قبول کر کے اسی طرح امت واحدہ بن جائیں، جس طرح وہ اس سے پہلے ایک امت تھے:

﴿كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً فَبَعَثَ اللَّهُ النَّبِيِّينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ وَأَنزَلَ مَعَهُمُ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ﴾ [البقرة: ٢١٣]

① رواه الأربعة.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

"لوگ ایک ہی امت تھے، پھر اللہ نے نبی بھیجے، خوش خبری دینے والے اور ڈرانے والے اور ان کے ہمراہ حق کے ساتھ کتاب اتاری، تاکہ وہ لوگوں کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کرے، جن میں انھوں نے اختلاف کیا تھا۔"

ان تعلیمات کے پہلو بہ پہلو اسلام نے کسی کو یہ دین بہ جبر و اکراہ قبول کرنے پر مجبور نہیں کیا، بلکہ قبول و عدم قبول کی مکمل آزادی دی ہے، البتہ قرآنی آیات اور شریعتِ مطہرہ میں غور و فکر اور تدبیر و تعقل کی دعوت ضرور دی ہے۔ وہ جس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے اس کو یہ حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرماتا ہے، لیکن جس کو ہدایت نہیں دیتا تو اس کو اس کے لیے مجبور نہیں کرتا، کیوں کہ:

﴿لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ﴾ [البقرۃ: ۲۵۶]

"دین میں کوئی زبردستی نہیں، بلاشبہہ ہدایت گمراہی سے صاف واضح ہو چکی ہے۔"

﴿وَ قُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّ مَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ﴾ [الکہف: ۲۹]

"اور کہہ دے یہ حق تمھارے رب کی طرف سے ہے، پھر جو چاہے سو ایمان لے آئے اور جو چاہے سو کفر کرے۔"

اللہ رب العالمین اپنے نبی ﷺ صادق و مصدوق کے متعلق فرماتے ہیں:

﴿نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ۝ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ﴾ [المدثر: ۳۶، ۳۷]

"بشر کے لیے ڈرانے والی ہے۔ اس کے لیے جو تم میں سے چاہے کہ آگے بڑھے، یا پیچھے ہٹے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک جگہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول سے استفہام انکاری کے انداز میں فرماتے ہیں:

﴿أَفَأَنتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّىٰ يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ﴾ [یونس: ۹۹]

''تو کیا تو لوگوں کو مجبور کرے گا، یہاں تک کہ وہ مومن بن جائیں؟''

کیا دنیا میں کوئی ایسا دین ہے جو اسلام سے زیادہ روادار ہو؟ کیا کوئی ایسی شریعت ہے جو شریعتِ محمدی سے زیادہ فیاض ہو؟ یہ وہ دین ہے جس نے دنیا کی قیادت کی، اس دین کو پیش کرنے والا صرف ایک رسول نہیں تھا، بلکہ وہ صاحبِ اقتدار بھی تھا، یہ وہ دین ہے جو اپنے ماننے والوں کو دوسروں کے ساتھ پر امن رہن سہن اور رواداری کے ساتھ معاشرت کی تعلیم دیتا ہے، بلکہ وہ اکیلی شریعت جو مومنوں کو دیگر مذاہب کی چھوٹی سے چھوٹی توہین کرنے سے بھی روکتی ہے، چاہے وہ غلط اور باطل ہی کیوں نہ ہوں۔

فرمایا:

﴿وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ﴾ [الأنعام: ۱۰۸]

''اور انھیں گالی نہ دو جنھیں یہ لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہیں، پس وہ زیادتی کرتے ہوئے کچھ جانے بغیر اللہ کو گالی دیں گے۔''

اسلام کا عدل دیکھیے! وہ ہر حالت میں حسنِ سلوک کا دامن تھامے رکھنے کی تلقین کرتا ہے:

﴿لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ أَن تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ﴾ [الممتحنة: ۸]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”اللہ تمھیں ان لوگوں سے منع نہیں کرتا جنھوں نے نہ تم سے دین کے بارے میں جنگ کی اور نہ تمھیں گھروں سے نکالا کہ تم ان سے نیک سلوک کرو اور ان کے حق میں انصاف کرو، یقیناً اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔“

وہ ظلم واعتدا سے سختی سے روکتا ہے:

﴿وَ قَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ﴾ [البقرۃ:۱۹۰]

”اور اللہ کے راستے میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں اور زیادتی مت کرو، بے شک اللہ زیادتی کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا۔“

﴿وَ اِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰی یَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ﴾ [التوبۃ:٦]

”اور اگر مشرکوں میں سے کوئی تجھ سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دے دے، یہاں تک کہ وہ اللہ کا کلام سنے۔“

اللہ وحدہ لاشریک لہ نے مسلک و مذہب سے قطع نظر مطلقاً احترامِ انسانیت کا درس دیا ہے، اسی طرح تمام ادیان اور ان کے بانیان کی تکریم کی ترغیب دی ہے:

﴿وَ لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِیْۤ اٰدَمَ وَ حَمَلْنٰهُمْ فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ رَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَ فَضَّلْنٰهُمْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِیْلًا﴾

[بنی إسرائیل:۷۰]

”اور بلاشبہ یقیناً ہم نے آدم کی اولاد کو بہت عزت بخشی اور انھیں خشکی اور سمندر میں سوار کیا اور انھیں پاکیزہ چیزوں سے رزق دیا اور ہم نے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جو مخلوق پیدا کی اس میں سے بہت سوں پر انھیں فضیلت دی، بڑی فضیلت دینا۔"

﴿مَنْ قَتَلَ نَفْسًا ۢ بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا﴾ [المائدة:٣٢]

"جس نے ایک جان کو کسی جان کے (بدلے کے) بغیر، یا زمین میں فساد کے بغیر قتل کیا تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کیا۔"

ان دونوں آیات میں نفس اور بنی آدم کو عام رکھا گیا ہے، وہ نفس مومن ہو یا کافر، وہ بنو آدم مسلمان ہوں کہ غیر مسلم۔

نبی اسلام، جنت کی راہ دکھانے والے اور ہر نیکی کی ترغیب دینے والے رسول معظم ﷺ نے کیا عمدہ ارشاد فرمایا:

"لوگو! تمھارا رب ایک ہے، تمھارا امام ایک ہے، تم سب آدم کے ہو آدم مٹی سے ہیں اور لوگ کنگھی کے دندانوں کی طرح برابر ہیں۔"①

((الخلق كلهم عيال الله))②

"ساری مخلوق اللہ کا کنبہ ہے۔"

((من قتل رجلا من أهل الذمة، لم يجد ريح الجنة))③

"ذمی کو قتل کرنے والا جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔"

صحیح بخاری میں مروی ہے، ایک جنازہ گزرا، رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو گئے، آپ کو بتایا گیا: یہ یہودی کا جنازہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا یہ ایک جان نہیں

① رواه البخاري و مسلم والترمذي.

② مشكاة المصابيح.

③ رواه النسائي.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھی؟''[1] کیا احترامِ انسانیت کی اس سے عمدہ کوئی مثال پیش کی جا سکتی ہے؟

یہ ہے دینِ فطرت، دینِ الٰہی، جو رہتی دنیا تک آنے والے تمام انسانوں کے لیے اللہ کا نازل کردہ اور منتخب دین ہے۔ وہ ساری انسانیت کو یہ دین قبول کرنے کی دعوت دیتا ہے اور ساتھ ہی اس دین پر چلنے والوں کو ایمان نہ لانے والوں کے ساتھ حسنِ معاشرت کی تلقین بھی کرتا ہے اور محض مذہب و منہج کے اختلاف کی بنا پر اذیت رسانی کی اجازت نہیں دیتا۔

دوسری طرف بہائی دین دیکھیے! جو غداری، منافقت، بددیانتی اور منافرت کا دین ہے۔ کیا اندھا اور بینا برابر ہو سکتے ہیں؟

﴿وَ مَا یَسْتَوِی الْاَعْمٰى وَ الْبَصِیْرُ ۝ وَ لَا الظُّلُمٰتُ وَ لَا النُّوْرُ ۝ وَ لَا الظِّلُّ وَ لَا الْحَرُوْرُ ۝ وَ مَا یَسْتَوِی الْاَحْیَآءُ وَ لَا الْاَمْوَاتُ اِنَّ اللّٰهَ یُسْمِعُ مَنْ یَّشَآءُ وَ مَاۤ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ﴾ [الفاطر: ۱۹۔۲۲]

''اور اندھا اور دیکھنے والا برابر نہیں۔ اور نہ اندھیرے اور نہ روشنی۔ اور نہ سایہ اور نہ دھوپ۔ اور نہ زندے برابر ہیں اور نہ مردے۔ بے شک اللہ سنا دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور تو ہرگز اسے سنانے والا نہیں جو قبروں میں ہیں۔''

2 وحدتِ اوطان:

وحدتِ وطن بہائیت کی دوسری تعلیم ہے۔ بہائیوں کا دعویٰ ہے کہ حسین علی نے لوگوں کو ایک وطن اختیار کرنے کی دعوت دی ہے۔

---

[1] رواه البخاري.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلمنٹ اپنی بہائیت کی پرچارک کتاب: ”بہاء اللہ اور عصرِ جدید“ میں لکھتا ہے:

”نسلی، سیاسی اور وطنی تعصب بدترین تعصب ہے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ کمزور وطن پرستی عمومی اور بڑی وطن پرستی میں ضم ہو جائے، جس میں وطن سارے جہان سے عبارت ہو گا۔“

بہاء اللہ کا قول ہے:

”ماضی میں یہ مقولہ عام تھا: ”وطن کی محبت ایمان کا حصہ ہے۔“ لیکن آج زبانِ عظمت بولتی ہے اور کہتی ہے، اس پر فخر نہیں جو وطن سے محبت رکھتا ہے، بلکہ اس پر فخر ہے جو جہان سے محبت رکھتا ہے۔“ ①

بہاء اللہ (جلال الٰہی) کا بیٹا عباس آفندی لکھتا ہے:

”نسلی تعصب ایک وہم اور بکواس ہے، اللہ نے ہم سب کو ایک ہی نسل اور جنس سے پیدا کیا ہے... ابتدا میں مختلف ممالک کے درمیان جغرافیائی حدود کا کوئی تصور نہیں تھا، زمین میں کوئی ایسا حصہ موجود نہیں جو ایک قوم کا ہو، دوسری کا نہ ہو۔“ ②

یہ سوچ بھی ظاہری حسن و جمال سے قطع نظر پہلی سوچ کی طرح ہی ہے، اس سوچ اور فکر کو پروان چڑھانے میں حسین علی کے کچھ مقاصد تھے، جن میں سے اہم ترین مقصد اس وقت کے صلیبی روسی استعمار کی راہ ہموار کرنا تھا، جو مسلمان ملک ایران پر بھوکی نظریں لگائے بیٹھا تھا۔ اس وقت اس خبیث آلہ کار نے ان کے لیے اس ملک میں داخل ہونے اور دراندازی کرنے کی راہ تیار کی۔ چنانچہ اس نے اپنی تعلیمات

---

① ”بهاء الله والعصر الجديد“ (ص: ١٢٦) و ”لوح الدنيا“ لحسين علي المازندراني.

② ”محادثات باريس“ لعبد البهاء عباس آفندي وأيضاً ”بهاء الله والعصر الجديد“ (ص: ١٦١).

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کے ذریعے ان کے دل سے وطنی غیرت نکالی، وطن کے دفاع کے جذبات کھرچ دیے اور اس کے پہلو بہ پہلو دشمن کے خلاف ہتھیار اٹھانے، اپنی جان، مال، عزت اور خواتین کی ناموس کے لیے قربانی پیش کرنے، بلکہ اللہ کی راہ میں بھی قربانیاں دینے کی حوصلہ شکنی کی۔

وہ بڑی ڈھٹائی سے کہتا ہے:

''اس ظہورِ اعظم میں ام الکتاب کی طرف سے جو پہلی بشارت عنایت ہوئی، وہ کتاب سے جہاد کا حکم مٹانا ہے۔''[1]

چاہے دفاعی جہاد ہی ہو۔ اسلمنت لکھتا ہے:

''بہائیوں نے اپنے مفاد کے لیے بارودی اسلحہ اٹھانا مکمل طور پر ترک کر دیا، حتی کہ خالص دفاعی امور میں بھی، کیوں کہ اس سلسلے میں بہاء اللہ کا واضح حکم ہے۔''

عباس آفندی اپنے باپ سے نقل کرتا ہے:

''اس نے دعوتِ حق کی نشر و اشاعت میں ان وسائل کو استعمال کرنے سے کلی طور پر منع کر دیا، خواہ یہ ذاتی دفاع کی قبیل سے ہی ہو، کیوں کہ اس نے تلوار استعمال کرنے والی آیت مٹا دی اور جہاد کا حکم منسوخ کر دیا اور کہا: تم قتل کیے جاؤ، یہ اس سے بہتر ہے کہ تم قتل کرو۔''[2]

اس دعوت سے بنیادی مقصد استعمار کی راہ ہموار کرنا ہی تھا، اسی لیے تو روسی اس کی اتنی خدمت اور حمایت کرتے۔ جب وہ شاہ کو قتل کرنے کی سازش میں پکڑا گیا

---

[1] ''لوح بشارات'' (ص: ۱، ۳۰) و ''الشراقات'' للمازندراني (ص: ۱۰۹).

[2] ''بهاء والعصر الجديد'' (ص: ۱۶۸، ۱۶۹).

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

تو اس نے بروقت مداخلت کر کے اس کی خلاصی کروائی، جب اس کو ملک بدر کیا گیا تو اس وقت روسی فوج کا حفاظتی دستہ اس کے ہمراہ تھا۔ اس نے روسی بادشاہ کے نام جو لوح لکھ کر بھیجی، اس میں ان کی خدمات کا اعتراف کیا اور کہا:

”شہنشاہِ روس، اللہ تمھاری تائید و نصرت کرے! اللہ نے تیرے لیے وہ بلند اعلیٰ اور محفوظ مقام متعین کیا ہے، جس کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا، کیوں کہ آپ کے سفیر نے مجھے طہران کی جیل سے بچایا، جہاں میں بیڑیوں میں بندھا ہوا تھا۔“ ①

دوسری جگہ لکھتا ہے:

”جب میں بادشاہ کے حکم سے جیل سے نکلا اور عراق کے لیے روانہ ہوا، اس وقت میرے ساتھ روسی بہائی حکومت کے کارندے تھے۔“ ②

ایک دوسری کتاب میں بایں الفاظ رقم طراز ہے:

”ہم نے راہِ فرار اختیار نہیں کی، بلکہ جاہل بندے ہم سے بھاگتے ہیں۔ ہم علوی ایرانی حکومت اور روسی حکومت کے شاہسواروں کی معیت سے وطن سے نکلے اور بڑی شان و شوکت سے عراق میں وارد ہوئے۔“ ③

اس غدار اور بیچ کو کون سمجھائے کہ وطنِ اسلام اور عزتوں کے تحفظ کے لیے جان قربان کرنے سے بڑھ کر کوئی شرف اور عزت نہیں ہو سکتی۔

وحدتِ وطن کا یہ پرچارک خود بھی اس نظریے پر ایمان اور یقین نہیں رکھتا تھا، وہ جب عراق میں تھا تو وطن کی تڑپ میں روتا تھا، پھر ایران سے فلسطین جلاوطنی پر بھی

---

① "سورة الهيكل" للمازندراني (ص: ٤٢) ط باكستان.

② "لوح ابن ذئب" للمازندراني (ص: ١٧) ط باكستان اردو.

③ "طرازات" للمازندراني (ص: ١٩٤، ١٩٥) من مجموعة الألواح.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

غریب الوطنی کے احساس پر کڑھتا تھا، اس نے بڑے عاجزانہ اور ملتجیانہ انداز میں شاہِ ایران سے اپیل کی کہ وہ اس کے ایران داخلے پر پابندی کو اٹھا لے۔

اس کی تضاد بیانی اور اضطرابِ فکر کو ملاحظہ کیجیے:

''میں قیدی، غریب الوطن، مظلوم، دشمنوں سے نجات پا سکا نہ کبھی پا سکوں گا۔''①

اپنے ایک چیلے کو لکھتا ہے:

''اے احمد، میری غیر موجودگی میں میرے فضل وفضیلت کو مت بھولنا، پھر اپنے ایام میں میرے ایام اور اس دور دراز کی جیل میں میرے کرب اور غریب الوطنی کو یاد کرنا۔''②

یہ جس نے ''کتاب سے ہر حد بندی اور تقلید کو مٹا دیا۔''③ کس وطن سے غریب الوطن ہوا؟ اس بات کا یہ مفہوم ہے: ''ہم دولتِ بہیہ (جلالی حکومت) روس کے شاہسواروں کے ساتھ وطن سے نکلے۔'' اس کے بعد کس منہ سے شاہِ ایران کو شاہِ سرزمین اور اپنے آپ کو زرخرید غلام قرار دے کر اس کی چاپلوسی کرتے ہوئے کہتا ہے:

''اے شاہِ زمین! اس مملوک (زرخرید غلام) کی ندا سن۔'' کبھی اس کو بایں الفاظ مخاطب کرتا: ''اے شاہِ زمان'' اور اپنے آپ کو ''ذلیل فقیر'' سے موسوم کرتا اور اپنی انتہائی پر گریہ کرتے ہوئے کہتا: ''اے سلطان! اس غلام کو بنظر انصاف دیکھ، اس کے بعد جو چاہے فیصلہ سنا دینا، اللہ نے

---

① "لوح باسم المقتدر علی ما یشاء" (ص: ٤٥، ٤٦) من مجموعة "کلمات إلهية".

② "لوح أحمد" للمازندراني (ص: ١٥٥).

③ "لوح الدنیا" للمازندراني.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تجھ کو بندوں کے درمیان اپنا سایہ اور اپنی قدرت کی نشانی بنایا ہے، ...
تیرے حاشیہ بردار صرف اپنی ذات کے لیے تجھ سے محبت کرتے ہیں، مگر یہ غلام، صرف تیرے لیے تجھ سے محبت رکھتا ہے ... کتنے دن گزر گئے میرے چاہنے والے میری اذیتوں پر مضطرب ہیں، کتنی راتیں دنوں میں تبدیل ہو گئیں کہ میری جان کے خوف سے میرے پیارے رو رہے ہیں!''[1]

اسی عربی فارسی کے مکسچر خط میں لکھتا ہے:

''میں شاہِ زمان کے حکم سے عربی عراق میں بارہ سال تک رہا، سلطانی دربار میں کئی درخواستیں بھیجیں، لیکن کسی کا جواب نہ آیا ... ایرانی علی نے شاہ زمان کا قلب انور مکدر کر دیا (واہ رہے مدعیِ الوہیت کی چاپلوسی!) میں علما کی مجلس میں ان کے ساتھ مناظرہ کرنے کے لیے بھی تیار ہوں، اس کے بعد آپ جو چاہیں فیصلہ کر لیجیے گا، میں آپ کے تختِ شاہی کے سامنے ہوں گا، آپ میرے حق میں فیصلہ دے دینا یا خلاف۔''[2]

اس کا بیٹا اور بہائی نبی عباس آفندی بھی اس کی جلاوطنی اور در در کی ٹھوکریں کھانے پر نوحہ گری کرتے ہوئے کہتا ہے:

''جمالِ الٰہی (حسین علی) کے پاؤں مازندران کی جیل میں لاٹھیاں کھانے سے زخمی ہو گئے، اس کی گردن میں طوق اور پاؤں میں بیڑیاں ڈال دی گئیں، وہ ناقابلِ بیان ابتلاؤں اور مصیبتوں سے دوچار ہوا (کیا خدا بھی زخمی ہوتا ہے؟ کیسی سخیف عقلیں ہیں!) اب اس کے بعد اس کو اپنے وطن سے نکال دیا گیا اور عراق پھینک دیا گیا، اس کے بعد وہ ایک

---

[1] "الرسالة السلطانية" للمازندراني (ص: ٢).

[2] أيضاً.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شہر سے دوسرے شہر نکالا جاتا رہا۔"①

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے وہ کس جلا وطنی اور ملک بدری کی بات کرتا ہے۔ کس وطن کی تڑپ میں جلتا ہے، عراق، اردن اور فلسطین سے محبت کیوں نہیں کرتا، ان کے لیے وہ محبت، تڑپ اور سوز کیوں محسوس نہیں کرتا؟

اللہ تعالیٰ نے کیا سچ فرمایا ہے:

﴿يُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ [آل عمران:١٨٨]

"پسند کرتے ہیں کہ ان کی تعریف ان (کاموں) پر کی جائے جو انھوں نے نہیں کیے، پس تو انھیں عذاب سے بچ نکلنے میں کامیاب ہرگز خیال نہ کر اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔"

ایران کی اتنی تعریف و توصیف کیوں ہے اور باقی ممالک کی کیوں نہیں؟ یہ کذاب اور مکار اس وقت ایران کی اتنی تعظیم اور تعریف کر رہا ہے جب کہ فلسطین مشرقِ وسطیٰ کا سب سے خوب صورت علاقہ ہے۔

وہ کہتا ہے: "اے ارضِ طا (طہران) کسی چیز کا غم نہ کر، اللہ نے تجھ کو جہانوں کی خوشی کا مطلع اور افق بنایا ہے ... خوش ہو جا کہ اللہ نے تجھے افقِ نور بنا دیا، تجھ میں مطلع ظہور پیدا ہوا اور تجھے یہ نام ملا جس کے ساتھ نیرِ فضل تاباں ہوا۔"②

دوسری طرف وہ اپنی تحریروں میں فلسطین کو ہمیشہ خراب ترین علاقہ کہتا آیا ہے۔ یہ وحدتِ وطن کا جعلی مدعی اور وطنی و نسلی تعصبات کو چھوڑ دینے کی صدا بلند

---

① "ألواح وصايا مباركة" لعباس آفندي (ص:٣)،

② "الأقدس" للمازندراني.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے والا خود ایران کی یاد میں تڑپتا اور روتا ہے کہ کب اسے وہاں جانے کی اجازت ملے اور کب وہ اپنے آقاؤں اور روسی صلیبی سامراجوں کو خوش کرنے کے لیے کوئی کارنامہ سرانجام دے سکے، لیکن اللہ تعالیٰ مجرموں اور بددیانتوں کو رسوا کرنے کا سامان کرتا رہتا ہے۔ ارشاد ہے:

﴿وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ﴾ [الفاطر: ٤٣]

"اور بری تدبیر اپنے کرنے والے کے سوا کسی کو نہیں گھیرتی۔"

نبی صادق و امین کی تعلیمات سے بڑھ کر کوئی تعلیم ترقی یافتہ اور اعلیٰ اقدار کی حامل نہیں۔ آپ ﷺ کی تعلیمات ملاحظہ ہوں:

- «لا فضل لعربي على عجمي ولا لعجمي على عربي إلا بالتقوىٰ»[1]

  "کسی عجمی کو کسی عربی اور کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی فضیلت نہیں، مگر بنائے برتقویٰ۔"[2]

- "اس کو (عصبیتِ جاہلیت) چھوڑ دو، یہ بدبودار ہے۔"[3]

- "تم سب بنو آدم ہو۔"

  سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا:

- "سلمان ہم سے، آلِ بیت سے ہے۔"

  اللہ تعالیٰ نے آپ کی زبانِ اقدس سے یہ اعلان کروایا:

---

① "تفسير در منثور ج ٦ (ص: ٩٨).

② رواه أحمد، والبيهقي في شعب الإيمان، وصاحب مشكاة المصابيح رقم الحديث (٤٩١١).

③ مشكاة المصابيح.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَٰكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَٰكُمْ شُعُوبًا وَقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوٓا۟ ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ ٱللَّهِ أَتْقَىٰكُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ﴾ [الحجرات:١٣]

''اے لوگو! بے شک ہم نے تمھیں ایک نر اور ایک مادہ سے پیدا کیا اور ہم نے تمھیں قومیں اور قبیلے بنا دیا، تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو، بے شک تم میں سب سے زیادہ عزت والا اللہ کے نزدیک وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ تقوی والا ہے۔ بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا، پوری خبر رکھنے والا ہے۔''

یہ اللہ کا دین ہے، جو لوگوں کی فطرت میں داخل ہے اور دوسری طرف وہ مصنوعی خانہ ساز دین جس کی بدنمایاں اور کج ادائیاں سب ہویدا اور ظاہر ہیں۔

﴿وَيَأْبَى ٱللَّهُ إِلَّآ أَن يُتِمَّ نُورَهُۥ وَلَوْ كَرِهَ ٱلْكَٰفِرُونَ﴾ [التوبۃ:٣٢]

''اور اللہ نہیں مانتا مگر یہ کہ اپنے نور کو پورا کرے، خواہ کافر لوگ برا جانیں۔''

3 وحدتِ زبان:

بہائیت کی تیسری تعلیم وحدتِ زبان ہے، وہ اپنی اس تعلیم کو سب سے بڑی اور تخلیقی سوچ قرار دیتے ہیں، جو انھوں نے دنیا کو دی، ان کے بقول یہ اتحاد، تمدن اور عالمی بھائی چارے کی سب سے بڑی وجہ اور سبب ہے۔

بانیِ بہائیت حسین علی اپنی کتاب ''اقدس'' میں لکھتا ہے:

''اے تمام دنیا کی پارلیمانوں کے اراکین! تم روئے زمین کے تمام لوگوں کے استعمال کے لیے ایک زبان منتخب کر لو اور اسی طرح ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشترکہ رسم الخط اختیار کرلو، یقیناً اللہ تعالیٰ تمھارے لیے وہ بات صاف بیان کرتا ہے جو تمھیں نفع دے گی اور تمھیں دوسری سے بے نیاز کر دی گے۔ وہ یقیناً فضال اور علم وخبیر ہے۔ یہ بات اتحاد کا ذریعہ ہوگی، اگر تمھیں اس کا علم ہو سکے، اور اتفاق اور تمدن کی ترقی کے لیے عظیم سبب ہوگی، اگر تم اس کو سمجھ سکو!

''ہم نے نسلِ انسانی کی بلوغت کی دو علامتیں مقرر کی ہیں، پہلی جو اساس اعظم ومحکم ہے، اسے ہم نے اپنی دیگر الواح میں بیان کیا، جب کہ دوسری اس لوحِ بدیع میں نازل کی گئی ہے۔''[1]

اس کا بیٹا عباس آفندی کہتا ہے:

''زبانوں کا تنوع یورپ کی قوموں کے اختلاف کا اہم سبب ہے، حالانکہ وہ سب ایک ہی ملت کی طرف نسبت رکھتے ہیں، لیکن ان کے درمیان زبانوں کا اختلاف ان کے اتحاد میں سب سے بڑی رکاوٹ بن چکا ہے۔ ایک کہتا ہے: میں جرمن ہوں، دوسرا کہتا ہے: میں انگریز ہوں، تیسرا کہتا ہے: میں فرنچ ہوں۔ اگر ان کی اضافی عمومی زبان ہوتی تو وہ سب متحد ہو جاتے۔''[2]

باقی تعلیمات اور افکار کی طرح یہ فکر بھی محض خیالی اور غیر عملی ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ تعلیمات پیش کرنے والا شخص خیالات کی دنیا کا باسی ہے۔ جو افیون کھا کر عالمِ خیال میں محوِ پرواز ہو جاتا ہے۔

---

[1] "الأقدس" الفقرات الأخيرة منه.

[2] "خطابات عبد البهاء عباس" عن "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ١٦٤).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اولاً: کیا محض آرزوؤں سے حقیقی محل تعمیر کیا جا سکتا ہے اور وہ بھی جھوٹی اور دور از عقل آرزوؤں سے؟! انبیا اور رسول شاعروں اور فلسفیوں کے قبیلے سے تعلق نہیں رکھتے جو خیالات کی دنیا میں کھوئے اور ہر وادی میں سرگرداں رہتے ہیں۔ انبیا تو اللہ کی سنت کے مطابق ہمیشہ حقائق کی دعوت دیتے ہیں، ان کی تعلیمات خدا کی پیدا کردہ فطرت کے بالکل مطابق ہوتی ہیں، لسانی، علاقائی اور نسلی اختلافات کے باوجود فطرت لوگوں کو کسی عقیدے اور نظریے پر ثابت قدم رکھتی ہے، اسی طرح لسانی، علاقائی اور نسلی اتحاد کے باوجود افکار وعقائد کا اختلاف بھی عین فطرت انسان ہے۔

فارسی بولنے والے مسلمان، حبشی بولنے والے کالے سیدنا بلال کے پہلو میں ہوتے، صہیب رومی، ابوبکر قریشی مکی اور عربی ساتھ بیٹھتے، وہ اپنی زبانوں، رنگوں اور نسلوں کے اختلاف کے باوجود ایک دین کے ماننے والے اور ایک صف میں بیٹھنے والے تھے۔

دوسری طرف ابولہب، عبدالمطلب قریشی کا بیٹا، مکے کا باشندہ اور رسول صادق وامین کے خاندان کا فرد تھا، مگر وہ اپنے ہی باپ کے بیٹے عباس بن عبدالمطلب کے ساتھ دین اور عقیدے میں متفق نہ ہوا۔ زبان، رنگ اور ملک تو ایک طرف رہا، وہ اسی باپ کا بیٹا، اسی خاندان کا فرد اور اسی گھر کا چشم و چراغ تھا۔ پھر عرب قبائل کو دیکھ لیں، وہ خالص عرب تھے، مگر کئی سالوں تک ان میں جنگوں کا سلسلہ چلتا رہا اور کئی لڑائیاں سو سال تک جاری رہیں، اگر وحدت زبان ہی اتحاد والفت کا معیار ہوتا تو ان میں کبھی لڑائیاں نہ ہوتیں۔

پھر اسلام آیا، اس نے ان کے درمیان حسد وبغض کا خاتمہ کیا اور ان سب کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سچے بھائی چارے کے سائے میں ایک صف میں اکٹھا کر دیا، اللہ تعالیٰ اس حقیقت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿وَ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا وَ كُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ﴾ [آل عمران: ۱۰۳]

''اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت یاد کرو، جب تم دشمن تھے تو اس نے تمھارے دلوں کے درمیان الفت ڈال دی تو تم اس کی نعمت سے بھائی بھائی بن گئے اور تم آگ کے ایک گڑھے کے کنارے پر تھے تو اس نے تمھیں اس سے بچا لیا۔ اس طرح اللہ تمھارے لیے اپنی آیات کھول کر بیان کرتا ہے، تاکہ تم ہدایت پاؤ۔''

ماضی قریب ہی میں دیکھ لیں، زمین کے کونے کونے میں مختلف قوموں کے درمیان جنگ کے شعلے بھڑکتے رہے ہیں، ان میں کئی اقوام ایک ہی زبان بولنے اور لکھنے والی تھیں۔

زبانوں کی رنگا رنگی اور بوقلمونی قدرت کا شاہکار اور خدائے واحد کی قدرت وصفت کی ایک مضبوط دلیل ہے:

﴿وَ مِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَ اَلْوَانِكُمْ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ﴾ [الروم: ۲۲]

''اور اس کی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنا اور تمھاری زبانوں اور تمھارے رنگوں کا الگ الگ ہونا ہے۔ بے شک اس میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاننے والوں کے لیے یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں۔"

دوم: محمد علی شیرازی کی جماعت اور حسین علی کی پہلی پارٹی "جماعتِ بابیہ" کی زبان فارسی تھی، اس کے باوجود انھوں نے اپنے ہم زبان عام ایرانیوں اور شاہ قاجاری کے فوجیوں کے ساتھ خون ریز معرکے لڑے، یہاں ان کا ہم زبان ہونا ان کے آڑے نہ آیا اور وہ اپنی قوم اور اپنے ہم زبانوں کے ساتھ بھی متفق نہ ہو سکے۔

یہی وحدتِ زبان حسین علی اور اس کے پیروکاروں کو ایران بدر کرنے میں بھی رکاوٹ نہ بنی۔ خدا جانے اس وقت یہ اتفاق اور تمدن کی ترقی کی "علتِ کبریٰ" کہاں چادر اوڑھ کر سوئی رہی! بلکہ جب حسین علی اور صبح ازل دو بھائیوں اور ان کے بعد عباس علی آفندی اور مرزا محمد علی، حسین علی کے دونوں بیٹوں میں کشمکش چلی تو اس وقت بھی یہ "علتِ کبریٰ" سامنے نہ آئی؟ بندوں کے اتحاد و اتفاق کا یہ "سببِ اعظم"[1] خدا جانے کس گوشے میں آرام فرما رہا تھا!

سوم: اگر وحدتِ زبان کی اہمیت اتنی ہی ہوتی تو حسین علی کو چاہیے تھا کوئی ایسی زبان ایجاد کرتا یا کم از کم دنیا کی موجود زبانوں ہی میں سے کسی زبان کا انتخاب کر لیتا اور یہ ذمے داری دوسروں کے سر نہ تھوپتا۔ اگر اس نے ایسا نہیں کیا تو جو کام "خالق اور متبوع" نہیں کر سکا، وہ "مخلوق اور پیروکار" کیسے کر سکتی ہے؟

اگر بہائیت کا خدا حسین علی اور نبی عباس آفندی کوئی زبان اختیار یا ایجاد نہیں کر سکے تو یہ کام بہائیوں سے ہونے سے بھی رہا اور عملاً دیکھیے، آج اس طاغوت کو مرے ہوئے سوا صدی گزر گئی ہے، مگر آج تک بہائی دنیا میں اپنی کسی زبان کی تشکیل

[1] "اللوح الأشراقات" للمازندراني، الاشراق الثالث.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اشاعت نہیں کر سکے، کیا یہ دین و شریعت ہے یا پریشان خواب؟

ہالینڈ کے رہنے والے ایک ماہر لسانیات ڈاکٹر زامنہوف (Zamenhof) نے دنیا کو ایک عالمی زبان اسپرانٹو (Esperanto) دی، کیا وہ بہائی تھا؟ نیز کیا یہ زبان دنیا میں رواج پذیر ہو سکی اور تمام زبانوں کی جگہ لے سکی؟ کیا اس نے دنیا کی تمام زبانوں کا خاتمہ کر دیا اور لوگوں نے اس اس کو اختیار کر کے باقی سب زبانیں چھوڑ دیں؟ یا یہ اپنے ابتدائی تجربات ہی میں ناکام ہو گئی؟ کیا تمام زبانیں ایک ہو گئیں اور ان کی تعداد کم ہو گئی یا ایک اور زبان کا اضافہ ہو گیا؟ یہ سارے سوالات اس کی حقیقت بیان کرنے کے لیے کافی ہیں۔

اس پر مستزاد اگر کوئی ایسی جامع اور تمام زبانوں پر مشتمل زبان تشکیل دینا کسی کی ربوبیت یا نبوت کی دلیل ہوتا تو مازندران کے اس نامراد احمق اور اس کے مکار بیٹے کی نسبت ڈاکٹر زامنہوف اس ٹائٹل کا زیادہ حق رکھتا!

﴿فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا﴾ [النساء: ٧٨]

''پھر ان لوگوں کو کیا ہے کہ قریب نہیں ہیں کہ کوئی بات سمجھیں۔''

چہارم: خود حسین علی مازندرانی اس باب میں اپنی تعلیمات کی اس طرح مخالفت کرتا ہے جس طرح اس نے اپنی دیگر تعلیمات کی مخالفت کی ہے۔ وحدتِ لغات کا داعی خود اپنی وحی کے لیے ایک زبان پر اتفاق نہیں کر سکا، کبھی فارسی میں نزولِ وحی کا دعویٰ کرتا، کبھی عربی میں اور کبھی دونوں زبانوں کے مکسچر کے ساتھ۔

مثلاً: اس کی کتاب ''الایقان'' فارسی میں ہے، کتاب ''اقدس'' عربی میں ہے، ''لوح کلمات مکنونہ'' فارسی میں ہے، ''کلمات الحکمۃ'' عربی میں ہے اور ''رسالہ سلطانیہ'' کا آغاز عربی میں ہے، وسطی حصہ فارسی میں اور خاتمہ پھر عربی میں۔ بعض

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

الواح اس کے عکس ہیں، یعنی آغاز فارسی، وسط عربی اور اختتام فارسی۔

کچھ الواح اس طرح ہیں کہ ایک کلمہ عربی ہے اور دوسرا فارسی، مثال کے لیے دیکھیے، ''کلماتِ فردوسیہ'' کبھی وہ اپنی تحریروں میں اس ''انتقالِ زبان'' کی صراحت بھی کرتا ہے:

''اے میرے مٹھاس بھرے قلم! فصیح زبان کو روشن زبان (فارسی) میں بدل دے۔''[1]

کیسا بھلکڑ انسان ہے کہ لوگوں کو ایک زبان اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے اور خود اس پر عمل کرنا بھول جاتا ہے۔ لوگوں سے کہتا ہے:

''تمام زبانوں کو ایک زبان میں محصور کر دینا چاہیے اور دنیا میں (وہ زبان) تمام مدارس میں پڑھائی جائے۔''[2]

اللہ تعالیٰ نے بجا فرمایا ہے:

﴿أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ ۝ وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ﴾ [الأعراف: ٢٢٥، ٢٢٦]

''کیا تو نے نہیں دیکھا کہ بے شک وہ ہر وادی میں سر مارتے پھرتے ہیں۔ اور یہ کہ بے شک وہ کہتے ہیں جو کرتے نہیں۔''

پنجم: حسین علی نے اپنے فعل کے ساتھ ساتھ اپنے قول کے ساتھ بھی اس تعلیم کی مخالفت کی ہے، چنانچہ وہ ایک زبان اختیار کرنے کا حکم دینے کے بعد اپنی کتاب ''اقدس'' میں کہتا ہے:

''جو مشرق و مغرب میں بہائیت کی تبلیغ کی خاطر مختلف زبانیں سیکھنا چاہتا

---

[1] "مجموعة ألواح" للمازندراني.

[2] "لوح العالم" (ص: ٢٢٣) من مجموعة الألواح للمازندراني.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ہے، اللہ نے اس کو اس کی اجازت دی ہے، تاکہ دلوں کو اسی کی طرف مائل کرے اور اس (دین) کے ساتھ ہر بوسیدہ کو زندہ کرے۔“[1]

کیا بہائیت دیکھنے والی آنکھ، سننے والے کان اور سمجھنے والا دل رکھتی ہے یا جانوروں کی طرح عقل وفہم سے عاری ہے؟

﴿أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ﴾

[الأعراف: ۱۷۹]

”یہ لوگ چوپاؤں جیسے ہیں، بلکہ یہ زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں، یہی ہیں جو بالکل بے خبر ہیں۔“

ششم: فرض کریں، اسپرانٹو ساری دنیا کی زبان بننے میں کامیاب ہو جاتی ہے تو حسین علی کی عربی، فارسی اور عربی فارسی کا ملکیچر کتابوں کا کیا بنے گا، کیا ان کتابوں کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا جائے گا یا اپنی حالت اور زبان پر باقی رہیں گی!

اگر مٹا دی جائیں تو ”وحی“ کی زبان اور ”خدائی الفاظ“ کو مٹانا کیسے ممکن ہو؟ اور اگر اپنی زبان پر باقی رکھی جائیں تو کیا ان کی زبان کی بقا عدمِ اتفاق کا سبب نہیں ہو گی؟ کیوں کہ ان کے بقول: ”زبانوں کا تنوع اتحاد میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔“ اس پر اکابرِ بہائیت کیا تبصرہ فرمائیں گے؟

إن كنت لا تدري فتلك مصيبة

وإن كنت تدري فالمصيبة أعظم

”اگر تو نہیں جانتا تو یہ ایک مصیبت ہے اور اگر تو جانتا ہے تو یہ مصیبتِ کبریٰ ہے۔“ وتلك إذن قسمة ضيزى.

---

(1) ”الأقدس“ للمازندراني، الفقرة ۲۵۳.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

4 عالمی امن:

چوتھی تعلیم جس کو بہائی مذہب نے حسین علی کی خدائی اور عباس آفندی کی نبوت کی دلیل قرار دیا ہے، وہ ہے نظریہ امنِ عالم اور عدمِ جنگ۔ اس باب کے شروع میں ذکر ہو چکا ہے کہ حسین علی نے یہ بیان دیا:

”ہم نے کتاب میں تم کو نزاع اور جدال سے سختی سے منع کر دیا ہے، یہ ظہورِ اعظم میں اللہ کا حکم ہے۔“[1]

اس کا ایک مقولہ یہ بھی ہے:

”تم قتل کیے جاؤ، یہ اس سے بہتر ہے کہ تم قتل کرو۔“[2]

”اسلحہ اٹھانا جائز نہیں، چاہے جان کے دفاع کے لیے ہی ہو۔“[3]

اسلمنٹ لکھتا ہے:

”بہائیوں نے بہاء اللہ کے واضح حکم کی بنا پر اپنے مفادات، حتی کہ محض دفاعی امور میں بھی آتشیں اسلحے کا استعمال کلیتاً ترک کر دیا۔“[4]

حسین مازندرانی کا ایک یہ قول بھی ہے:

”بیت العدل کے وزرا کو چاہیے ”صلحِ اکبر“ کر لیں، تاکہ دنیا جنگوں کے بے تحاشا اخراجات سے بچ جائے، یہ ضروری ہے، کیوں کہ لڑائی جھگڑا مصیبتوں اور مشقتوں کی بنیاد ہے۔“[5]

---

1. ”بهاء الله والعصر الجديد“ (ص: ١٢٣).
2. أيضاً (ص: ١٦٩).
3. أيضاً (ص: ١٦٩).
4. أيضاً (ص: ١٦٨).
5. ”لوح العالم“ للمازندراني (ص: ٢٢٢) من مجموعة الألواح.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

یہ بہائیت کی چوتھی غیر فطری اور غیر عملی تعلیم ہے، بہائی مذہب کا دعویٰ ہے کہ صرف انھوں نے دنیا کے سامنے یہ سوچ پیش کی ہے، اگر اس کا گہرائی سے جائزہ لیا جائے تو یہ محض ذلت، غلامی اور بزدلی کی دعوت ہے یا ایک آوارہ خیال سوچ۔

اولاً: ابتدائے آفرینش سے خیر اور شر کی دو قوتیں بھی پیدا کر دی گئیں، خیر کی قوتیں کبھی غالب آ جاتیں، کبھی مغلوب ہو جاتیں، اگر غالب آتیں تو کبھی دلیل و برہان کے ساتھ تو کبھی قوتِ بازو سے، اگر مغلوب ہوتیں تو شر اور ظلم کی چکی سے کبھی فکری جہاد کے ذریعے نکلتیں، کبھی عسکری جہاد کے ذریعے۔ دنیا میں روزِ اول سے یہی دو طریقے رائج رہے ہیں اور تاریخ کے کسی بھی موڑ پر یا زمانہ حال میں بلکہ مستقبل میں بھی ان میں سے کسی ایک پر اعتماد رہا ہے نہ رہے گا۔ دونوں قوتوں کا ہونا ضروری ہے، یہ غالب رہے یا وہ۔ آخری نبی پر نازل ہونے والے کلام الٰہی میں اسی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے:

﴿وَ جَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ﴾ [النحل: ١٢٥]

"اور ان سے اس طریقے کے ساتھ جدال کرو جو سب سے اچھا ہے۔"

﴿اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ﴾ [المومنون: ٩٦]

"اس طریقے سے برائی کو ہٹا جو سب سے اچھا ہو۔"

اگر احسن انداز میں مجادلہ کارآمد ثابت نہ ہو تو پھر یہ حکم ہے:

﴿فَاعْتَدُوْا عَلَیْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰی عَلَیْكُمْ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ﴾ [البقرة: ١٩٤]

"پس جو تم پر زیادتی کرے سو تم اس پر زیادتی کرو، اس کی مثل جو اس نے تم پر زیادتی کی ہے اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ بے شک اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ڈرنے والوں کے ساتھ ہے۔"

﴿وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ يَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ﴾ [البقرة: ١٩٣]

"اور ان سے لڑو، یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے اور دین اللہ کے لیے ہو جائے، پھر اگر وہ باز آ جائیں تو ظالموں کے سوا کسی پر کوئی زیادتی نہیں۔"

﴿وَ قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ﴾ [البقرة: ١٩٠]

"اور اللہ کے راستے میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں اور زیادتی مت کرو، بے شک اللہ زیادتی کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا۔"

اگر پھر بھی شریر قوتیں باز نہ آئیں اور اپنی شیطانیت اور سرکشی میں بے لگام ہو جائیں، تب یہ حکم ہے:

﴿وَخُذُوْهُمْ وَ احْصُرُوْهُمْ وَ اقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ﴾ [التوبة: ٥]

"اور انھیں پکڑو اور انھیں گھیرو اور ان کے لیے ہر گھات کی جگہ بیٹھو۔"

اگر اپنی سرکشی سے باز آ جائیں اور صلح کرنا چاہیں، تب بھی گنجایش موجود ہے:

﴿فَاِنْ تَابُوْا وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ [التوبة: ٥]

"پھر اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکات ادا کریں تو ان کا راستہ چھوڑ دو۔ بے شک اللہ بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے۔"

﴿وَ اِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَ تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ﴾ [الأنفال: ٦١]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اور اگر وہ صلح کی طرف مائل ہوں تو تو بھی اس کی طرف مائل ہو جا اور اللہ پر بھروسا کر۔"

بہائیت سے تو زمانہ جاہلیت کا وہ بدوی شاعر زیادہ ذہین، تیز فہم اور انسانی نفسیات کو سمجھنے والا تھا، جس نے کہا تھا:

وللبعض أظلم عند الجهل للذلة اذعان
وفي الشر نجاة حين لا ينجيك إحسان

"اکھڑ پن کے وقت ذرہ سی حلیمی
قبولیتِ ذلت کا اعلان ہوتی ہے
جب احسان بچا نہ پائے تب جنگ نجات دیتی ہے۔"

چنانچہ اس سے پہلے کہ باطل سر اٹھائے اور تلوار ہاتھ میں لے کر ظلم کا بازار گرم کر لے، بسا اوقات حق اور خیر کی قوتوں پر آہنی ہتھوڑوں سے باطل کا سر کچلنا فرض ہو جاتا ہے، اور اپنی عزتوں اور مقدس مقامات کے تحفظ کے لیے جہاد فرضِ عین ہو جاتا ہے، جو اس موقع پر اس حکم پر عمل نہیں کرتا، وہ اللہ کی نگاہ میں تو مجرم ہوتا ہی ہے، بندوں کی نگاہ میں بھی مجرم، بزدل، کمینہ اور بے اصل شمار ہوتا ہے۔

جو دین صحیح غیرت، درست رو اور خودداری کی تعلیم و تربیت نہیں کرتا، وہ دین نہیں ہو سکتا۔ کیوں کہ یہ خوبی انسان کو جانور سے نمایاں کرتی ہے، جس میں غیرت مفقود ہوتی ہے، انسان میں یہ خوبی جتنی زیادہ ہو، اتنا ہی اس کو بلند اور معزز کرتی ہے اور جتنی کم ہو، اتنا ہی اس کو کمینہ اور بے توقیر بنا دیتی ہے ؎

غیرت ہے بڑی چیز، جہانِ تگ و دو میں
پہناتی ہے درویش کو تاجِ سرِ دارا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سید البشر کا فرمان ہے:

« أنا أغير الناس، والله أغير مني »[1]

”میں سب لوگوں سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے بھی زیادہ غیرت مند ہے۔“

جب شر اور کفر خیر اور ایمان پر حملہ آور ہوا تو مجاہدینِ اسلام کی صف میں سب سے آگے محمد رسول اللہ ﷺ تھے جو اپنی تلوار اٹھاتے ہوئے یہ رجز پڑھ رہے تھے:

أنا النبي لا كذب

أنا ابن عبد المطلب

”میں، عبدالمطلب کا بیٹا جھوٹا نبی نہیں۔“

اپنی امت کے ساتھ غداری کرنے والے اس بددیانت اور پشت پھیر کر بھاگنے والے کی طرح نہیں، جس نے یہ حکم جاری کیا:

”تم قتل کیے جاؤ، اس سے بہتر ہے کہ تم قتل کرو۔“

اس روسی ایجنٹ، انگریز کے پٹھو اور صیہونی سہولت کار کو کون سمجھائے کہ جنگ جب اللہ کا کلمہ بلند کرنے، حق کو سربلند کرنے، باطل کو سرنگوں کرنے، کمزوروں کا دفاع کرنے، ظلم و عدوان کا خاتمہ کرنے، شر اور فساد کو قلع قمع کرنے اور عزتِ وطن اور مال کے دفاع کے لیے ہو تو مقدس فریضہ، قابلِ فخر کارنامہ اور باعثِ شرف کام بن جاتی ہے، اس کو کون بتائے کہ کبھی امن کا حصول جنگ کے بغیر ممکن ہی نہیں ہوتا، مگر ان کی آنکھیں ہوں تو دیکھیں، کان ہوں تو سنیں اور دل ہوں تو سمجھیں!

کوئی بتلائے کہ ہم بتلائیں کیا!

---

[1] رواه البخاري و مسلم بألفاظ مختلفة في هذا المعنى.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

دوم: کیا سوا سو سال گزر جانے اور عباس آفندی کے دعوائے نبوت کے باوجود اس تعلیم پر عمل ہو سکا، جس نے کہا تھا:

"اس دورِ جدید میں انسانیت بدل جائے گی، وہ جمال و سلامتی کا لباس پہن لے گی، سب لڑائی جھگڑے مٹ جائیں گے، قتل و قتال یکانگت اور سلامتی میں بدل جائے گا، قوموں، ملتوں اور بلاد و ممالک کے مابین دوستی، اتحاد اور محبت کی سچی روح داخل ہو جائے گی، تعاون اور اتحاد کی بنیاد رکھی جائے گی، جنگیں ختم ہو جائیں گی، قطب امکان میں ملتوں کے درمیان عام سلامتی خیمہ زن ہو جائے گی، زندگی کا درخت اس حد تک پھلے اور پھولے گا کہ مشرق و مغرب اس کے سائے تلے آ جائیں گے اور متحارب اور دشمن قوموں کے درمیان بھی عام محبت مضبوط ہو جائے گی۔"[1]

اس قابلِ تعظیم دورِ جدید کے بارے میں دنیا کی کیا رائے ہے، جس میں اس کو دو خطرناک عالمی جنگوں کا سامنا کرنا پڑا؟ چند سالوں میں اتنے انسان کھا لیے، جتنے صدیوں میں بھی نہ کھا سکیں۔ تاریک صدیوں (Dark-ages) میں بھی نہیں کہ جن میں ایشیا، افریقہ، یورپ اور مشرقِ وسطیٰ ہر طرف جنگوں کی آگ لگی ہوئی تھی۔

آج تک دنیا پر ان جنگوں کے بادل چھائے ہوئے ہیں، زمین پر دنیا کو برباد کرنے کے منصوبے بن رہے ہیں، ایٹم بم کی تباہی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں اور اب ہائیڈروجن بم کے تجربات کے لیے تیار ہیں۔

انسانیت کی بربادی کے یہ منصوبے اسی "دورِ جدید" میں بن رہے ہیں، جس کو بہائیت کے نبی نے امن کا دور کہا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان کی اس تعلیم نے دنیا

[1] "مفاوضات عبد البہاء" (ص: ۷۴).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو پرامن بنانے میں کتنا حصہ ڈالا ہے؟ أليس منكم رجل رشيد!

سوم: ہم "وحدت وطن" کی بحث میں ذکر کر آئے ہیں کہ حسین علی نے مسلمانوں کو اس طرح کے افکار کی دعوت ایسے ہی نہیں دی تھی، بلکہ اس کے پیچھے ایک خبیث مقصد تھا اور وہ مقصد نو آبادیاتی نظام قائم کرنے والے سامراج کی خدمت تھی، تاکہ مسلمان دشمن کے سامنے بے اختیار ہو جائیں، جب وہ اس کا سامنا کریں تو ان کے ہاتھ بندھے ہوئے ہوں اور وہ اپنے ایمان، عزت اور وطن کا دفاع کرنے کے قابل نہ ہوں، دشمن ان کو اپنے ہاتھ میں کٹھ پتلی بنا کر اپنی مرضی کے مطابق نچائیں۔ اگر یہ مقصود نہیں تھا تو پھر یہ بات کہنے کا کیا مقصد تھا کہ "جان کا دفاع کرنے کے لیے بھی اسلحہ اٹھانا جائز نہیں ہے۔" اور یہ بات کیا معنی رکھتی تھی: "تم قتل کیے جاؤ، یہ اس سے بہتر ہے کہ تم قتل کرو"؟

کیا مسلمانوں کو یہودیوں اور انگریزوں کا غلام بنانے کے سوا کوئی اور مقصد تھا؟ بہادر اور جانثار قائد کی امت کے دشمن یہی تو چاہتے ہیں، مگر اللہ ان کی سازشوں سے غافل نہیں۔

چہارم: مرزا حسین علی نے اپنی عادت کے مطابق اس تعلیم پر خود عمل کر کے نہیں دکھایا۔ ہم نے اس بحث کے آغاز میں تفصیل سے ذکر کیا ہے کہ یہ بد دیانت انسان پہلے مسلسل ایرانیوں کے خلاف برسرپیکار رہا، پھر اپنے ہی بابی ساتھیوں کے خلاف محاذ آرا رہا، تیسرا میدان اپنے بھائی صبح ازل کے پیروکار ازلیوں کے خلاف سجایا اور چوتھے نمبر پر بالخصوص مسلمانوں اور بالعموم ہر اس شخص کے خلاف اعلانِ جنگ کیا جس نے اس کی خرافات کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ وہ شخص جو ساری زندگی لڑائی جھگڑوں اور معصوموں کو مارنے میں مصروف رہا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کس منہ سے امن وسلامتی کی باتیں کرتا ہے؟ الحاصل، مرزا حسین جس تعلیم پر فخر کرتا رہا اور جس کو اس ظہور کا قابلِ اعتزاز کارنامہ قرار دیتا رہا، خود اس پر عمل پیرا نہیں ہوا، اسی طرح اس کا بیٹا عباس بھی اپنے حقیقی بھائیوں کے خلاف برسرِ پیکار رہا، جن کو حسین علی نے ''اغصان'' کا لقب دیا تھا اور عباس کے بعد انھی کو بہائیت کا وارث قرار دیا تھا۔

اگر بہائی مذہب کو دیکھا جائے تو اس نے بھی اس تعلیم کو عام کرنے اور اس پر عمل پیرا ہونے میں کوئی کردار ادا نہیں کیا، کیوں کہ وہ اپنے اصل اور خفیہ اعتقادات کی بنا پر مسلمانوں اور روس و برطانیہ کی کوکھ سے جنم لینے والے اس مذہب کو قبول نہ کرنے والوں کی جڑیں کاٹنے کے لیے ہمیشہ سازشیں کرتے رہے ہیں۔

پنجم: اگر مان لیا جائے کہ حسین علی دنیا کو یہ سوچ اور فکر دینے میں مخلص تھا، گو وہ اس پر عمل نہیں کر سکا تو یہ ہرگز اس کی خدائی اور ربوبیت کی دلیل نہیں، کیوں کہ یہ سوچ حسین علی کی ولادت اور دنیا میں آنے سے پہلے بھی موجود تھی، بہت سے لوگ ساری زندگی اس کی تعلیم دیتے رہے ہیں، مثال کے طور پر ہندوستان میں بدھ کی یہ تعلیم تھی، چین میں کنفوشیس امن کا درس دیتا رہا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیم بھی یہی تھی، بلکہ ان کی طرف یہ مشہور قول منسوب ہے:

''جو تیرے ایک گال پر تھپڑ مارے تو دوسرا بھی اس کے سامنے کر دے۔''

اس میدان میں بھی ایجاد کا سہرا اس کے سر نہیں باندھا جا سکتا، تو اتنا شور شرابہ اور ڈھول ڈھمکا کیوں؟

﴿يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ مَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَ مَا يَشْعُرُوْنَ﴾ [البقرۃ: ۹]

''اللہ سے دھوکا بازی کرتے ہیں اور ان لوگوں سے جو ایمان لائے،

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

حالانکہ وہ اپنی جانوں کے سوا کسی کو دھوکا نہیں دے رہے اور وہ شعور نہیں رکھتے۔"

ششم: کیا جنگ نہ کرنا اور امن سے رہنا ہی سب کچھ ہے؟ کیا دنیا میں جنگ سے بڑی قباحتیں اور جرائم نہیں، جن پر بات کی جائے؟ یقیناً ہیں، مگر حسین علی اور اس کے پیروکاروں نے ان کے متعلق اپنی زبان سے ایک حرف بھی نہیں نکالا، کیوں کہ وہ جرائم ان کے اپنے پیدا کردہ ہیں اور وہ لوگوں کو ان کے ارتکاب کی دعوت دیتے ہیں۔ کیا اس سے بڑھ کر کوئی جرم ہو سکتا ہے کہ ایک عاجز اور کوتاہ بین، کوتاہ عقل انسان خدائی کا دعویٰ کر کے لوگوں کو اپنی عبادت کی دعوت دینا شروع کر دے؟ آزاد انسانوں کو غلام بنا لے، غداروں، بددیانتوں، چوروں، لٹیروں اور آسمانی شریعت کو منسوخ کرنے کی سازش کرنے والوں کی قبروں کو عبادت گاہ بنا دیا جائے؟! کیا لوگوں کو منافقت، جھوٹ اور مکاری کی تعلیم دینے سے بھی بڑا کوئی جرم اور بدنمائی ہے؟!

"آپ یہودی، عیسائی، مجوسی اور مسلمان رہ کر بھی بہائی ہو سکتے ہیں۔"[1] یہ کیسی عمدہ تعلیم ہے؟!

دوسری طرف یہ لوگوں کو "صلح اکبر" کی دعوت دیتے ہیں، یہ صلح ایک اللہ کی عبادت کرنے والوں، گناہوں اور فریب و منافقت سے بچنے والوں اور دوسری طرف ان رذائل کو اعتقادات کا درجہ دینے والوں کے درمیان کس طرح ہو سکتی ہے؟

﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ﴾

[الزمر: ۹]

"کہہ دے کیا برابر ہیں وہ لوگ جو جانتے ہیں اور وہ جو نہیں جانتے؟"

---

[1] جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام کے سوا کوئی دین نہیں جو امن کا داعی ہو، یہ دین اپنے تو ایک طرف رہے، بیگانوں کے ساتھ بھی عدل سے کام لینے اور ان پر ظلم نہ کرنے کا حکم دیتا ہے۔ وہ لوگوں کو غلام بنانے سے روکتا ہے اور سب کو ایک اللہ کی عبادت، اس کے آگے جھکنا، اسی سے مانگنا، اسی سے مدد طلب کرنا، اسی پر بھروسا کرنا اور اسی سے ڈرنا سکھاتا ہے، وہ یار و اغیار سب کو سلام کہنے کا حکم دیتا ہے، سلام اس دین کا شعار ہے اور جو اسلام کے جھنڈے تلے آ جاتا ہے، امن پاتا ہے۔ وہ ذات لائقِ ستائش ہے جس نے اپنے رسول کو دینِ حق اور ہدایت دے کر تمام لوگوں کی طرف مبعوث کیا:

﴿يَتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴾ [الجمعة:۲]

"جو ان کے سامنے اس کی آیات پڑھتا ہے اور انھیں پاک کرتا ہے اور انھیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے، حالانکہ بلاشبہہ وہ اس سے پہلے یقیناً کھلی گمراہی میں تھے۔"

ششم: حسین علی نے کوئی ایسا منصوبہ پیش نہیں کیا جو جنگوں کو ختم کر سکے اور ان کی جگہ امن و شانتی لے لے۔

كيف الوصول إلى سعاد ودونها
قلل الجبال ودونهم حتوف

راستہ بڑا پرپیچ ہے، منزل دشوار گزار ہے
آسان نہیں اس تک پہنچنا، عاشقوں کا حوصلہ درکار ہے

کوئی بھی آئیڈیا اس وقت تک آئیڈیا نہیں ہوتا، جب تک تمام حقائق اور واقعات کو پیشِ نظر نہ رکھا جائے، اس کے فوائد و نقصانات کو دلائل کی روشنی میں واضح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہ کیا جائے اور اس کے حصول کے ذرائع متعین نہ کیے جائیں، ورنہ وہ صرف ایک رومانوی خیال ہوتا ہے، جس کی جنت میں وہ شخص تو رہ سکتا ہے جو ایسا خیال سوچتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اس نے دنیا کو کوئی انوکھی چیز دی ہے، قطع نظر اس سے کہ حقائق کی دنیا میں اس کی کوئی وقعت ہے یا نہیں، کسی دوسرے کے لیے اس میں کوئی دلکشی نہیں ہوتی۔ جس شخص کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ:

''اسم اعظم، مالکِ امم، سب کا سلطان، جس کے وجود کے ساتھ زمین و آسمان منور ہوئے، عرش اور بلندی چمک اٹھی، آسمانی ملکوت میں روشنی پیدا ہوئی اور افقِ اعلیٰ تاباں ہوا۔''[1]

اس سے اگر اس تعلیم پر عمل ممکن نہیں ہو سکتا تو بیت العدل کے وزرا سے اس کی توقع کس طرح کی جا سکتی ہے؟!

مزید برآں بیت العدل کی تشکیل اس کے مرنے کے تقریباً صدی بعد ہوئی اور اس پر بھی پندرہ سال گزر چکے ہیں، اس نے ''صلح اکبر'' کے لیے آج تک کیا کیا ہے؟!

اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے:

﴿ضَعُفَ الطَّالِبُ وَ الْمَطْلُوْبُ﴾ [الحج: ۷۳]

''کمزور ہے مانگنے والا اور وہ بھی جس سے مانگا گیا۔''

5 مساواتِ مرد و زن:

یہ بہائیوں کی پانچویں اور آخری غیر فطری عملی تعلیم ہے، ان کا کہنا ہے:

''معاشرتی نظاموں میں ایک نظام مساواتِ مرد و زن ہے، جس کو بہاء اللہ

---

(1) ''لوح علي'' للمازندراني (ص: ۱۳).

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

نے بہت زیادہ اہمیت دی ہے۔"[1]

اس سے متعلق عبدالبہا اور بہائیوں نے بہت کچھ لکھا ہے، وہ اس تعلیم کو بہائیت کا سب سے زیادہ قابلِ فخر کارنامہ کہتے ہیں، مگر اس نعرے کے پیچھے بہت سے حیوانہ مقاصد چھپے ہیں، یہ نعرہ نہ صرف غیر فطری ہے، بلکہ تمام آسمانی ادیان کی تعلیمات کے بھی خلاف ہے، خود بہائیوں نے اس نعرے کے باوجود بہت سے مسائل میں مردوں اور عورتوں کے درمیان فرق کیا ہے۔ یہ دعوت دینِ اسلام کے بھی خلاف ہے۔

بے دین طبقہ اکثر اس نعرے کو بنیاد بنا کر دینِ اسلام پر اعتراضات کے لیے راہ ہموار کرتا ہے، اس لیے ہم اختصار اور جامعیت کے ساتھ اس موضوع پر روشنی ڈالتے ہیں:

اسلام اور عورت:

اسلام، جس کو گمراہ اور الحاد پسند عناصر اکثر طعن و تشنیع کا نشانہ بناتے ہیں، سب سے پہلے ماحول اور معاشرے کی شرافت و عزت کی حفاظت پر توجہ دیتا ہے، عزت اور نسب کی صیانت کے بغیر معاشرے کی عزت کا تحفظ ممکن نہیں اور اس نسبی حفاظت کا سب سے اہم ذریعہ اختلاطِ مرد و زن پر روک لگاتا ہے، کیوں کہ کسی عورت کا کسی مرد کے ساتھ تنہا ہونا یا کسی مرد کا کسی عورت کے ساتھ آزادانہ اختلاف رکھنا شہوت پر مبنی، برائی اور اخلاقی فساد کا راستہ کھولتا ہے، اس نتیجے میں وہی اختلاف کر سکتا ہے جس کی عقل خراب اور حواس مختل ہو چکے ہوں، اور وہ اپنے ارد گرد ہونے والے ایسے بے شمار واقعات سے بے خبر ہو، بالخصوص وہ ممالک جہاں اس اختلاط کی سرِ عام اجازت ہے، وہاں کی سروے رپورٹیں پڑھ لیں، حقائق آئینہ ہو جائیں گے۔

[1] "بہاء اللہ والعصر الجدید" (ص: ۱۴۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام دینِ فطرت اور دینِ حنیف ہے، جس نے اس فتنے کی جڑیں کاٹتے ہوئے پرائے مردوں اور عورتوں کے اختلاط اور میل جول کو مکمل حرام قرار دیا ہے، کیوں کہ خاندان میں غیرت وحمیت اس وقت تک جنم نہیں لے سکتی، جب تک وہ حقیقی خاندان نہ ہو اور حقیقی خاندان کا وجود اور تشکیل حرام کاری سے مکمل اجتناب اور نسب کی کلی حفاظت کے بغیر ممکن نہیں۔

ایک شریف، اعلیٰ اقدار کے حامل اور گھٹیا اطوار سے مبرا ماحول کی تشکیل میں صحتِ نسب کی اہمیت بنیادی ہے، اسی وجہ سے لوگوں کے حالات سے باخبر، ان کی پہنائیوں سے آگاہ اور ان کے سینوں میں اٹھنے والے خیالات کا علم رکھنے والے خدائے لم یزل نے کیا خوب فرمایا ہے:

﴿وَ قَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُوْلٰى﴾

[الأحزاب:۳۳]

”اور اپنے گھروں میں ٹکی رہو اور پہلی جاہلیت کے زینت ظاہر کرنے کی طرح زینت ظاہر نہ کرو۔“

نیز فرمایا:

﴿فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّ قُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا﴾ [الأحزاب:۳۲]

”اگر تقویٰ اختیار کرو تو بات کرنے میں نرمی نہ کرو کہ جس کے دل میں بیماری ہے طمع کر بیٹھے اور وہ بات کہو جو اچھی ہے۔“

رسول اللہ ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا گیا:

﴿يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَن يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ﴾
[الأحزاب:٥٩]

"اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ دے اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی زینت کا ارادہ رکھتی ہو تو آؤ میں تمھیں کچھ سامان دے دوں اور تمھیں رخصت کر دوں، اچھے طریقے سے رخصت کرنا۔"

محدث النبی ﷺ والله سبحان الله العظيم
رحمن لائبریری
حافظ عبداللہ
Cell:
03334554056
0303-4807383

نبیِ رحمت ﷺ کا فرمان ہے:

«لا تخلو امرأة مع رجل إلا ويكون الشيطان ثالثهما»

"کوئی عورت کسی مرد کے ساتھ علاحدگی میں نہیں ہوتی، مگر ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔"

یہ وہ فطرت ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا، اس لیے اسلام کے اس زمانے میں، جب آسمانی دستور اور الٰہی شریعت نافذ تھی، اِکا دُکا مثال کے سوا فحاشی اور بدکاری کی کوئی نظیر نہیں ملتی، لیکن اس کے برعکس بے پرد اور مخلوط معاشروں میں بدکاری، بے حیائی اور زنا کاری کی لاکھوں مثالیں ملتی ہیں، جس کے نتیجے میں زنا کی کئی نسلیں وجود پذیر ہوئیں۔

بلکہ آج وہ ممالک جو عورت کے حقوق کے متعلق اسلام کے منہج پر کاربند ہیں، ان میں فسق و فجور کا وہ تناسب نہیں جو ان کے عکس ممالک میں ہے۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بدکاری اور فحاشی کے عام ہونے کا سب سے بڑا سبب عورت کا اپنے گھر سے نکلنا اور اجنبیوں سے میل جول رکھنا ہے، کتنے ایسے خاوند ہیں جنھوں نے اپنی بیویوں کو اپنے دوستوں سے ملوایا تو ان کو خراب کر بیٹھے اور کتنی ایسی بیویاں ہیں جو اپنے خاوندوں کو اپنی سہیلیوں کے ساتھ ملوانے کے بعد کھو بیٹھیں!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام دینِ فطرت ہے، جس نے زنا کاری کے اڈے اور دروازے بالکل بند کر دیے ہیں، عورت کو گھر کی ملکہ بنا کر بلاضرورت گھر سے باہر نکلنے اور غیر محرموں کے سامنے بے پردہ ہونے سے منع کر دیا، اس میں عورت کی شان اور توقیر ہے، تحقیر اور بے عزتی نہیں، کیوں کہ جو عورت گھر سے باہر نکل آتی ہے، پرائے مردوں سے اختلاط رکھتی ہے، وہ اپنی خصوصیت اور اہمیت کھو بیٹھتی ہے، اس کی حشمت و حیا سب جاتی رہتی ہے اور وہ معمول کی چیز بن جاتی ہے، جس کو معاشرے سے کوئی احترام نہیں ملتا۔

غیر اسلامی اور یورپی ممالک کی سیاحت کرنے والے اچھی طرح جانتے ہیں کہ عورتوں کی بسوں، گاڑیوں اور ٹرینوں میں کیا حالت ہوتی ہے۔ اگر کوئی کھڑی ہے تو کھڑی رہتی ہے، کوئی اس کو بیٹھنے کا نہیں کہتا، نہ کوئی اس کی صعوبت اور پریشانی کا اندازہ ہی کرتا ہے، یہ مشقت درحقیقت ان کی اپنی اختیار کر دہ ہے، اس کے عکس اسلامی مشرقی ممالک میں آج بھی عورت کو عزت اور احترام حاصل ہے، اگر کوئی اس طرح کی کیفیت سے دوچار ہو جائے تو سو لوگ اس کی مدد کے لیے تیار کھڑے ہوتے ہیں، یہ کسی احسان کی وجہ سے نہیں، بلکہ اس بلند مقام کی وجہ سے ہے جو اسلام نے اس کو عطا کیا ہے۔

اسلام پر طعن و تشنیع کرنے والے اس کے الٹ سمجھتے ہیں، گویا اسلام نے عورت کو کوئی حق دیا ہی نہیں۔

اگر تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو عورت اسلام میں سب سے زیادہ خوش نصیب نظر آتی ہے۔

رومیوں کے ہاں عورت کو کسی حق کی اہلیت حاصل نہیں تھی، وہ بچپن سے لے کر بڑھاپے تک مسلسل حراست میں رہتی، پہلے باپ کی حراست میں، بعد میں خاوند

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے زیرِ تسلط، اس کو کسی طرح کے تصرف کا اختیار حاصل نہیں تھا، باپ اور خاوند کی وراثت سے بھی محروم تھی، بلکہ مالِ متروک سمجھی جاتی اور وراثت میں تقسیم ہوتی۔

ماقبل اسلام کی شریعتوں میں اس بات پر بحث ہوتی تھی کہ کیا عورت انسان کی روح رکھتی ہے یا کتوں اور خنزیروں کی طرح کے جانور کی؟ کئی مسیحی مجلسوں میں یہ فیصلہ سنایا گیا کہ عورت کی مطلقاً روح نہیں، بدھ مت اور ہندو مت میں بھی عورت کی حالت کوئی قابلِ تعریف نہیں تھی، جزیرہ عرب میں اس حد تک قابلِ نفرت تھی کہ اس کے وجود کو عار اور گالی سمجھا جاتا، اور زندہ درگور کر دیا جاتا۔ جب اسلام آیا تو اس نے اس گری پڑی مخلوق کو اٹھایا، دلاسا دیا، عزت سے بٹھایا اور اس کو حقوق سے نوازا، وہ کیا عظیم الشان حقوق ہیں!

اسلام میں عورت کا مقام:

❀ رسول اللہ ﷺ نے عورت کو مرد کے مساویانہ حقوق عطا کرتے ہوئے فرمایا:

((النساء شقائق الرجال))[1]

"عورتیں مردوں کا حصہ ہیں۔"

❀ اللہ رب العزت نے فرمایا:

﴿وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ [البقرۃ: ۲۲۸]

"اور معروف کے مطابق ان (عورتوں) کے لیے اسی طرح حق ہے جیسے ان کے اوپر حق ہے۔"

❀ اسلام نے اس کو وہ مقام عطا کیا ہے جو مرد کو بھی نصیب نہیں ہوا۔ ایک شخص نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! سب سے زیادہ حسنِ سلوک کا مستحق کون

---

[1] رواہ مسلم.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیری ماں''، اس نے پوچھا: پھر؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیری ماں''، اس نے پوچھا: پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیری ماں'' اس نے پوچھا: پھر، آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر تیرا باپ۔''①

❁ فرمانِ رسول ﷺ ہے:

((الجنة تحت أقدام الأمهات))

''جنت ماؤں کے پیروں تلے ہے۔''②

❁ آپ ﷺ نے فرمایا:

''تم سے بہتر وہ ہے جو اپنی عورتوں کے لیے بہتر ہے۔''③

مقصد یہ ہے اسلام نے کرم گستری، احترام اور حقوق کے اعتبار سے مرد اور عورت میں مساوات رکھی ہے، جس طرح مرد تبلیغ اور امر و نہی کے ذمے دار ہیں، اسی طرح عورتیں بھی ذمے دار ہیں:

﴿وَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ يُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾ [التوبة:٧١]

''اور مومن مرد اور مومن عورتیں، ان کے بعض بعض کے دوست ہیں، وہ نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکات دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانتے ہیں، یہی

① رواه البخاري ومسلم.

② رواه أحمد والنسائي والبيهقي في شعب الإيمان بألفاظ مختلفة في هذا المعنى.

③ أخرجه الترمذي والدارمي وابن ماجه.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

لوگ ہیں جن پر اللہ ضرور رحم کرے گا، بے شک اللہ سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے۔‘‘

جس طرح مردوں کے لیے اجر وثواب ہے، اسی طرح عورتوں کے لیے بھی اجر وثواب ہے:

﴿إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَ الْمُسْلِمٰتِ وَ الْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِينَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِينَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِينَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِينَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصّٰٓئِمِينَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِينَ فُرُوْجَهُمْ وَ الْحٰفِظٰتِ وَ الذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ أَجْرًا عَظِيْمًا﴾

[الأحزاب: ٣٥]

’’بے شک مسلم مرد اور مسلم عورتیں اور مومن مرد اور مومن عورتیں اور فرماں بردار مرد اور فرماں بردار عورتیں اور سچے مرد اور سچی عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں اور صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ کا بہت ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں، ان کے لیے اللہ نے بڑی بخشش اور بہت بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔‘‘

البتہ کچھ معاملات ایسے ہیں جن میں اسلام نے ذمے داری کی بنیاد پر ان دونوں میں فرق کیا ہے، مثلاً: وراثت کے کچھ معاملات ایسے ہیں جن میں مرد پر

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ذمے داری زیادہ ہوتی ہے اور عورت اس ذمے داری سے آزاد ہوتی ہے تو اس کے مطابق ان کا حصہ مقرر کیا گیا ہے اور کچھ مسائلِ وراثت ایسے ہیں، جن میں عورت کو مرد کے برابر حصہ ملتا ہے۔

مثلاً میت کے وارثوں میں اس کے والدین اور مذکر اولاد ہو تو ایسی صورت میں ماں باپ کا حصہ برابر ہوتا ہے، اسی طرح جب میت کی بہن اور باپ کی طرف سے بھائی ہو، باپ دادا بھی نہ ہو اور اولاد بھی نہ ہو تو اس صورت میں ان دونوں بہن بھائیوں کو برابر حصہ ملتا ہے۔

البتہ طلاق میں مرد عورت کا فرق ہے۔ یہ حق مرد کو حاصل ہے، عورت کو نہیں، لیکن اس میں بھی عورت کا حق متاثر نہیں ہوتا، کیوں کہ اسلامی تعلیمات سے واقفیت رکھنے والے جانتے ہیں، اسلام نے خلع کی صورت میں عورت کو بھی مرد سے جدا ہونے کا حق دیا ہے۔ مرد کو طلاق کا حق بیوی کو اس کی شرائط کے مطابق مہر دینے کی وجہ سے حاصل ہے اور جب وہ طلاق دیتا ہے تو بیوی حق مہر اپنے پاس رکھتی ہے۔ اگر بیوی حق مہر واپس کر دے تو اس کو بھی حقِ مفارقت حاصل ہو جاتا ہے، جسے شریعت کی زبان میں خلع کہا جاتا ہے۔

جہاں تک تعدادِ ازدواج (زیادہ شادیاں) کا مسئلہ ہے، اس میں بھی اسلام نے بادی النظر میں عورت کی شان ہی بڑھائی ہے، کیوں کہ سابقہ شریعتوں میں تعدد کی کوئی تحدید نہیں تھی اور آج بھی جو لوگ ناجائز طریقوں سے اس پر روک لگاتے ہیں، ان کے ہاں ناجائز تعلقات کی کوئی حد نہیں۔ ایک شادی کے اندر محدود رہ کر سیکڑوں ناجائز تعلقات کو روا رکھتے ہیں، جس کے میاں بیوی اور اولاد پر جو مادی اور معنوی برے اثرات پڑتے ہیں، وہ علاحدہ ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام نے ایک تو تعداد کی حد متعین کی ہے اور دوسرے ان کے حقوق میں عدل اور برابری کی شرط عائد کی ہے۔ اگر شرط مفقود ہو تو بیوی کو نکاح فسخ کرنے کا حق حاصل ہے۔

اسلام میں تعدادِ ازواج کے جواز سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ دینِ فطرت ہے۔ عورت اپنی خلقت اور ساخت کے اعتبار سے مرد کے برابر نہیں۔ اس پر مستزاد وہ وقتاً فوقتاً ایسے احوال اور جسمانی تبدیلیوں کا شکار رہتی ہے، جس کا اس کی نفسیات پر بھی گہرا اثر پڑتا ہے۔

اگر آدمی بدکاری کا ارتکاب کرے اور خفیہ داشتائیں رکھے اور عورت بھی زنا کرے اور فحاشی کی دلدل میں اتر جائے، وہ اباحیت سے عزتوں کی پامالی اور حقوق سے آزادی کی فضا میں جئیں، پھر ایسی اولاد پیدا کریں جس کو کوئی حق حاصل نہ ہو اور وہ معاشرے کی نگاہ میں بھی حقیر ہو تو کیا ان تمام بدنمائیوں سے بہتر نہیں کہ وہ ازدواجی بندھن میں بندھ جائیں اور عزت و احترام کے ساتھ تمام حقوق اور مراعات سے مستفید ہوں؟

مرد و زن کی مساوات کا نعرہ لگانے والے مغربی معاشروں میں طوائفوں اور بدکاری کے اڈے چلانے والیوں کو کون سی عزت اور شرف حاصل ہے؟ یہ کس طرح کی مساوات ہے؟

اگر مساوات کا مطلب، ذلت، رسوائی، بددیانتی اور اخلاقی قیود سے آزادی ہے تو ایسی مساوات سے عدمِ مساوات ہی بھلی!

اسلام عزت، احترام، حشمت اور وقار کا دین ہے، وہ اس طرح کی مساوات کو جائز کہتا ہے نہ حلال۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عزت وشرک کے ساتھ مکمل حقوق سے مستفید ہونا بہتر ہے یا جانوروں جیسی بے حقوق اور ذلت آمیز زندگی؟

شہوتوں کے دلدادہ اور دین بے زار لوگ اسلام پر جو سب سے بڑا اعتراض کرتے ہیں، وہ یہی ہے، لیکن ان سے کوئی پوچھے کہ ان تعلیمات میں کہاں عورت کے حقوق کی پامالی ہے؟ کیا یہ تعلیمات عورت کے مقام و مرتبے کو بڑھاتی ہے یا گھٹاتی ہیں؟ مغربی معاشروں کی عورت گھر سے نکل کر اور خیالی مساوات کے چکر میں پھنس کر جن مسائل میں گھری ہوئی ہیں، انھوں نے اس کی زندگی کو درماندہ اور اجیرن بنا دیا ہے۔

امریکہ کے ایک ادارے گلوب انسٹیٹیوٹ نے ورکنگ دومن کے مسائل کے متعلق ایک سروے کیا، جس کا نتیجہ یہ تھا:

"آج عورت تھک چکی ہے اور امریکا کی 65 فیصد عورتیں اپنے گھروں کو واپس جانا چاہتی ہیں۔"[1]

بہائی دین میں عورت:

بہائیوں کا دعویٰ ہے کہ ان کے دین نے عورت کو وہ حقوق دیے ہیں، جو آج تک کسی دین نے نہیں دیے، ان کا یہ دعویٰ ایک پہلو سے سچ ہے اور دوسرے پہلو سے جھوٹ۔

اول: سچ اس پہلو سے ہے کہ انھوں نے عورت کو اباحیت، بے راہ روی اور اخلاقی حدود وقیود سے اتنی آزادی دے دی ہے جو کسی دین کے لیے ممکن نہیں، اس کی

[1] «فتاة الشرق في حضارة الغرب» للاستاذ محمد جميل بيهم نقلًا عن البهائية لمحسن عبد الحميد، (ص: ۱۷۵).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہترین مثال قرۃ العین ہے جس نے اپنی اٹھتی ہوئی جوانی، بدکارانہ نسوانیت اور توبہ شکن حسن سے ان سب کی آنکھوں کو ٹھنڈا کیا اور شیطان نے اس کے جسم کو خوب صورت جال بنا کر ان کو شکار کیا۔ اس نے یہ فتویٰ دیا کہ عورت نو مردوں سے نکاح کر سکتی ہے۔ ①

اس نے ''بدشت'' میں حجاب اٹھا دیا اور ''حروف حیّ'' (بابی علما اور پیشوا جن میں بہائیت کا خدا ''حسین علی' اور بابیوں کا قدوس ملا علی بار فروشی شامل تھا) کے ساتھ منہ کالا کیا، اس نے ملا علی بار فروشی کے ساتھ ایک ہی ہودج میں کئی راتیں گزاریں اور وہ دونوں اکٹھے نہاتے رہے۔ ②

اس نے لوگوں کو بدکاری اور کبیرہ گناہ کرنے پر اکسایا، وہ گناہ خود بابیوں کی نگاہ میں قابلِ سزا تھے اور انھوں نے کہا: ''وہاں وہ گناہ ہوئے جن پر حد لگتی ہے۔'' ③

یہ بدکار عورت بہائیت کی ''روشن مثال'' ہے اور وہ اس کی بہت زیادہ تعظیم کرتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ ساری عورتیں اس کی طرح بے حیا، اولاد اور خاوند سے بے پروا، مردوں کو اپنی انگلیوں پر نچانے والی اور جسم اور نسوانیت کی بیوپاری بن جائیں، تا کہ دنیا میں فحاشی اور بے راہ روی عام ہو جائے اور خواہشوں کے بندے اپنی شہوتوں کو خوب آسودہ کریں۔

بنابریں بہائی نبی عباس آفندی اس کی بے پناہ تعظیم کرتا ہے اور لکھتا ہے:

''یہ قرۃ العین ہماری ہم عصر عورت ہے، اس نے باب کے ظہور کے زمانے میں بے مثال جرأت دکھائی، جو بھی سنتا مبہوت ہو جاتا، اس نے

---

① ''مفتاح باب الأبواب'' (ص: ۱۷۶).

② أیضاً (ص: ۱۸۲).

③ ''نقطة الکاف'' (ص: ۱۵۵).

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

روایات سے بغاوت کرتے ہوئے حجاب اتار دیا، اس وقت عورتوں سے بات کرنا بے ادبی شمار ہوتا تھا، مگر یہ جرأت مند اور بہادر خاتون بڑے بڑے تعلیم یافتہ مردوں سے بحث کرتی (اپنے حسن و جمال کی زبان سے!) وہ ہر اجتماع میں ان پر غالب آجاتی (اپنی بھڑکتی ہوئی جوانی کے ساتھ) عورتوں کو آزادی دلوانے کے اس کے عزم میں کوئی کمی واقع نہ ہوئی (یعنی عورتوں کو اخلاقی قیود سے آزادی دلوانے کے لیے) اور اس نے شدید صعوبتیں برداشت کیں۔"[1]

بہائیوں نے دراصل مغربی بد اصل تہذیب سے متاثر ہوکر اس تعلیم کو اپنا شعار بنایا، جس تہذیب نے اپنے دامن میں بدکاری کے اڈے، ننگوں کے کلب، ڈانس کلب، شراب خانے، مخلوط سومنگ پول اور بے حیائی فحاشی کے مراکز قائم کیے، یہ اس بات کی سب سے بڑی دلیل ہے کہ بہائیت کوئی دین نہیں، بلکہ شہوتوں کی سیرابی کے لیے فقط ایک آڑ ہے۔

دوم: یہ صحیح ہے کہ بہائیت نے عورت کو وہ حقوق دیے ہیں، جو کسی دوسرے دین نے دیے ہیں نہ وہ دینے کا حوصلہ ہی رکھتا ہے، لیکن یہ غلط اور جھوٹ ہے کہ بہائیت نے حقیقت میں عورت کو کچھ دیا ہے، کیوں کہ انھوں نے ان کو کچھ دیا ہے تو اس کے بدلے بہت کچھ لیا ہے۔ آزادی دے کر طہارت ہتھیائی ہے اور مساوات کا جھانسا دے کر حشمت و وقار، حیا اور شرافت چھین لی ہے۔

میں نے یہ بات خود ملاحظہ کی ہے کہ جب بہائیت کی تحقیق کے سلسلے میں

---

[1] "خطاب عبد البهاء عباس" في مؤتمر حرية المرأة في لندن المنقول من كتاب "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ١٤٩).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایران گیا تو میں نے دیکھا کہ وہاں بہائیوں کو سرِعام تبلیغ کی اجازت نہیں، لیکن وہ خفیہ انداز میں اپنا کام کرتے ہیں۔ مجھے ان کی ان خفیہ محافل میں شرکت کا موقع ملا، وہاں میں نے یہ دیکھا کہ ان مجلسوں میں شریک ہونے والے اکثر نوجوان اور بازاری قسم کے لوگ ہیں، جہاں انھیں عمومی اختلاط اور اباحیت کی بنا پر اپنی شہوت پوری کرنے کا سامان وافر مل جاتا ہے۔ میں نے طہران اور دیگر شہروں میں بہائیوں کی بہت سی مجالس میں یہی چلن دیکھا، شاید اسی وجہ سے بہائیت، نوجوان نسل، جنس کے دلدادہ اور شیطانی پیاس بجھانے والوں کے ہاں اتنی مقبول ہے۔ کوئی شخص اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا! بالخصوص وہ شہر جہاں بہائی مذہب کے ماننے والے رہتے ہیں اور وہاں ان کی مجالس منعقد ہوتی ہیں۔

ان کے پاس تو عذر موجود ہے، کیوں کہ ان کے نزدیک نکاح کی پہلی اور آخری شرط لڑکی لڑکے کی رضا مندی ہے، اس میں ماں باپ کا عمل دخل نہ ہونے کے برابر ہے۔

حسین علی "لوح زین المقربین" میں لکھتا ہے:

"نکاح سے پہلے لڑکے لڑکی کی رضا مندی ضروری ہے، پھر اس کے والدین کو بتا دیں (محض بتا دینا) یہ قلم اعلیٰ کا فیصلہ ہے، وہ غفور رحیم ہے۔"[1]

باب کی کتاب "البیان" میں ہے کہ والدین کو بھی اطلاع دینے کی ضرورت نہیں۔[2]

سوم: حسین علی مازندرانی نے حسبِ عادت اس تعلیم پر بھی عمل نہیں کیا، جس پر بہائی

---

[1] "لوح زين المقربين" للمازندراني نقلًا عن كتاب "الحدود والأحكام" لاشراق الخاوري، البهائي (ص: ١٦٤).

[2] الباب السابع من الواحد السادس من "البيان" العربي.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فخر کرتے ہیں اور جس کی بنا پر اپنے مذہب کو عصرِ حاضر کی ضروریات اور روح کے عین مطابق بتاتے ہیں۔

کیوں کہ اس نے خود تین شادیاں کی تھیں، ایک ''عباس آفندی'' اور ''مہد علیا'' کی ماں نوابہ خانم سے، دوسری مرزا محمد علی کی ماں گوہر خانم سے اور تیسری فروعیہ خانم کی ماں سے، لیکن دوسری طرف اس کذاب کے پیروکار دعویٰ کرتے ہیں:

''مساواتِ مرد وزن ایک وہ معاشرتی نظام ہے جس کو بہاء اللہ نے بہت زیادہ اہمیت دی ہے۔''

کیا اس نے عورتوں کے ساتھ یہ مساوات کی کہ تین کے ساتھ شادی کی، حالانکہ اس کی پرانی دوست قرۃ العین نے اس کے خلافِ فتویٰ دیا تھا، بلکہ مردوں کے بجائے عورتوں کو زیادہ خاوند رکھنے کا فتویٰ دیا تھا۔

چہارم: بہائی اپنے اس دعوے میں بھی منافق واقع ہوئے ہیں، کیوں کہ حسین علی نے بہت سے احوال میں عورت کو مرد کے مساوی قرار نہیں دیا، بلکہ ان کے درمیان فرق کیا ہے اور عورت کا مرتبہ مرد سے کم رکھا ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ بہائیت خدائی دین نہیں، بلکہ چنڈالوں کی چوکڑی ہے، جو جنسی خواہشات کی آسودگی اور مادی مفادات کے حصول کے لیے وضع کی گئی ہے، کیوں کہ دینِ الٰہی تضادات سے پاک ہوتا ہے، اس میں کچھ چیزیں صرف مشہوری کے لیے اور کچھ چیزیں عمل کے لیے نہیں ہوتیں۔

دینِ اسلام کے دینِ حق ہونے کی سب بڑی دلیل یہ ہے کہ اس کی تعلیمات میں کہیں تضاد نہیں پایا جاتا، اس کا یہ دعویٰ ہے:

﴿لَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا﴾

[النساء: ۸۲]

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''اگر وہ غیر اللہ کی طرف سے ہوتا تو وہ اس میں بہت زیادہ اختلاف پاتے۔''

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا یہ دعویٰ بالکل حق اور سچ ہے، لیکن بہائیت اس کے عکس ہے، جس طرح ہم دیکھ آئے ہیں۔

بہائیت نے اخلاق و اقدار سے عاری استعماری قوتوں اور عورتوں کے زیرِ نگیں اقوام کو خوش کرنے کے لیے اور بہائی دین کو تہذیب وتمدن اور ترقی کا دین ثابت کرنے کے لیے یہ شوشہ تو چھوڑ دیا، مگر اس کو بہت سے احکام میں عورتوں اور مردوں کے مابین فرق روا رکھنا پڑا، جس میں ایک طرح کا یہ اعتراف ہے کہ دینِ اسلام ہی دین فطرت ہے، کوئی اس کو نہیں مانتا تو نہ مانے، مگر ہے وہ برحق۔

حسین علی مازندرانی اپنی کتاب اقدس میں مردوں اور عورتوں کے درمیان فرق کرتے ہوئے اور عورت کو مرد کے برابر تسلیم نہ کرتے ہوئے کہتا ہے:

''اللہ نے تمھیں شادی کا حکم دیا ہے، خبردار! تم دو سے زیادہ بیویاں نہ کرنا۔''[1]

اگلی بات توجہ سے سننے کے قابل ہے:

''اگر کوئی شخص اپنی خدمت کے لیے دوشیزہ کو ملازم رکھ لے تو اس کی اجازت ہے۔ قلم وحی سے حق و انصاف کے ساتھ اسی طرح حکم لکھا گیا ہے۔''[2]

''وہ پہلی بات ان کا ظاہر تھی اور دوسری ان کا باطن، حق کے بعد گمراہی ہی رہ جاتی ہے، پتا نہیں یہ کہاں جا رہے ہیں!''

---

① ''الأقدس'' للمازندراني.

② أيضاً.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ایک مقام پر وراثت کے حوالے سے لکھتا ہے:

''ہم نے رہائشی گھر اور کپڑے مذکورہ اولاد کے لیے خاص کیے ہیں، مونث کے لیے نہیں۔ وارث ہی دینے والا اور فیاض ہے۔''①

کوئی پوچھ سکتا ہے کہ دینے والے فیاض نے گھر اور کپڑوں سے عورتوں کو کیوں محروم کیا، حالانکہ وہ مردوں کے برابر ہیں؟

کیا یہاں بہائی خدا کی مردانگی غالب آ گئی کہ مردوں کی طرف جھک گیا ہے؟ ان کے درمیان وہ مساوات کہاں گئی؟ جھوٹ نے آخر کار کھلنا ہی ہوتا ہے، خواہ اسے ہزار پردوں میں چھپا کر رکھا جائے۔

حسین علی لکھتا ہے:

''جب عورتوں کو خون آئے، اس وقت اللہ نے ان کو نماز روزے چھوڑنے کی چھٹی دی ہے۔''②

مساوات مرد و زن کا دعویٰ ہے تو یہاں مساوات کیوں نہیں؟

''اللہ نے اس کو حجِ بیت (شیرازی اور مازندرانی کا بیت) کا حکم دیا ہے، جو اس کی استطاعت رکھتا ہے، اس نے عورتوں کو اس حکم سے معاف رکھا ہے اور یہ اس عطا کرنے والے وہاب کی ان پر رحمت ہے۔''③

عطا کرنے والے وہاب نے مردوں کو اس حکم سے کیوں معاف نہیں کیا؟ ان کا کیا گناہ ہے؟ پھر اس نے اپنا وصی اور ولی عہد بنانے میں بھی عورتوں کو مردوں کے

---

① أيضاً.

② "الأقدس".

③ "الأقدس".

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

برابر قرار نہیں دیا، حالانکہ اس کی بیٹیاں بھی تھیں، مگر اس نے پہلے عباس کو اپنا ولی عہد مقرر کیا اور بعد میں مرزا محمد علی کو وہ اپنی آخری وصیت میں لکھتا ہے:

"اللہ کی وصیت ہے کہ اغصان، افنان اور غصن اعظم (عباس آفندی) کی طرف نسبت رکھنے والوں کی طرف توجہ کی جائے، اللہ نے اس کے بعد غصن اکبر (مرزا محمد علی) کا مقام متعین کیا ہے، وہی آمر و حکم ہے۔ ہم نے اعظم کے بعد اکبر کو چنا۔ یہ علیم و خبیر کی طرف سے حکم ہے۔"①

عباس آفندی نے بھی اپنے باپ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنی بیٹی یا بھائیوں کو اپنے ولی عہد کے لیے منتخب نہیں کیا، بلکہ اپنے باپ کی وصیت کے مطابق اپنے بھائی کو اپنا خلیفہ نہیں بنایا تھا، بلکہ اپنے نواسے شوقی آفندی کو منتخب کیا۔

"عبدالبہاء کے وفادار دوستو! دو بابرکت (خبیث) درختوں کی شاخ اور دو رحمانی بیریوں (شیطانی بیریوں) کے پھل شوقی آفندی کی مکمل حفاظت کرنا، کیوں کہ وہ عبدالبہا کے بعد "ولی امر اللہ" ہے۔ افنان، ایادی اور اَحباء سب پر فرماں برداری اور اس کی طرف رخ کرنا فرض ہے اور اس کے بعد پہلا بیٹا پھر اس کے بعد پہلا بیٹا۔"②

یہاں پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب بہائی خدا اور بہائی رسول کی نگاہ میں عورتیں مردوں کے برابر ہیں تو ان کو ولایت اور ولی عہدی سے کیوں محروم رکھا گیا اور بعد میں بھی یہی شرط رکھی کہ وہ پہلا لڑکا ہو؟ بیت العدل کی رکنیت بھی اسی طرح ہی ہے۔ مشہور تو یہ ہے کہ یہ مجلس بہائیت کی سب سے اہم مجلس ہے، بلکہ اس کے سارے

---

① كتاب عهدي لحسين علي، نقلا عن "البابيون والبهائيون" للحسني (ص: ٤٣، ٤٤).

② "وصايا عبد البهاء عباس" (ص: ١١)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کام اسی کے زیرِ نگرانی ہوتے ہیں اور ان کا دعویٰ ہے کہ ولی امر اللہ اس مجلس کی معاونت کے ساتھ ہی بہائی شریعت نافذ کرتا ہے، لیکن اس کی رکنیت کے لیے بھی مرد ہونا شرط ہے، اس کی نو سیٹوں میں سے ایک سیٹ بھی عورت کے لیے خالی نہیں۔

خاوری نے اپنی کتاب "الحدود والأحکام" میں یہ عنوان لکھا ہے:

"بیت العدل الاعظم کے اراکین صرف مرد ہوں گے۔"

اس کے بعد اس کے تحت حسین علی اور اس کے بیٹے کے اقوال درج کیے ہیں، مثلاً اس نے اقدس میں لکھا ہے:

"اے رجالِ عدل! اللہ کی مملکت میں اس کی بکریوں کے چرواہے بنو۔"①

"ہم اس کے رجال (بیت العدل کے رجال) کو خالص عدل کی وصیت کرتے ہیں۔"②

"رجالِ عدلِ الٰہی کو چاہیے کہ فساد کی اصلاح کے لیے دن رات اس میں دیکھیں جو افقِ اعلیٰ سے نازل ہوا۔"③

اس کا بیٹا عباس آفندی کہتا ہے:

"بیت العدل کے ذمے دار مرد ہیں، جو ملت کی طرف سے ایک مکمل نظام کے تحت منتخب کیے جاتے ہیں۔"④

یہ رتبہ بلند مردوں کو کیوں ملا؟ عورتوں کو کیوں نہیں؟ کاش! کوئی غور و فکر سے

---

① "الأقدس" للمازندراني، (الفقرة: ١٢٣).

② أيضاً، (الفقرة: ١٢٢).

③ "اشراقات" للمازندراني.

④ "مجموعة حدود وأحكام" للخاوري البهائي (ص: ٢١٩).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کام لے، اگر دلوں پر تالے لگے ہیں تو پھر کچھ حاصل نہیں ہوگا۔

یہ بہائیت کی وہ پانچ تعلیمات ہیں جن کو بنیاد بنا کر وہ یہ ڈھنڈورا پیٹتے ہیں کہ ان کا دین وہ واحد دین ہے جس نے دنیا کو جو کچھ دیا ہے وہ عصرِ حاضر کے تقاضوں کے عین مطابق ہے اور وہ ترقی یافتہ دین ہے کوئی دقیانوسی سوچ نہیں، مگر ان تعلیمات کے منطقی، واقعاتی معروضی اور علمی تجزیے سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ محض باتیں ہیں جن کی حقیقت کی دنیا میں کوئی قیمت نہیں۔ شاید کوئی نصیحت حاصل کرے اور سیدھی راہ پر آجائے ؎

انداز بیاں گرچہ بہت شوخ نہیں ہے
شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب 4

بہائی شریعت اور اس کی نامعقولیت

بہائی شریعت جس کا دعویٰ ہے کہ وہ بشمول اسلام تمام آسمانی شریعتوں کی ناسخ ہے، ایسے پریشان افکار کا پلندہ ہے جو عقل وفکر کی روشنی میں ناکارہ، بلکہ قابلِ نفرت ہیں، جو کسی سلیم الفطرت، بالغ نظر اور صاحبِ بصیرت انسان کی سوچ کا نتیجہ نہیں ہو سکتے، چہ جائیکہ وہ خدا کی طرف سے صادر ہوئے ہوں، جس کا ایک ایک لفظ حکمت اور نصیحت کا موتی اور انسانیت کے لیے پیغامِ ہدایت ہوتا ہے۔

یا وہ کسی نبی کی تعلیمات ہوں جس کا ایک ایک بول وحیِ الٰہی اور اس کا کلام ملک الکلام ہوتا ہے جو ہر طرح کی شرکیات اور رذائل سے پاک، اعلیٰ اخلاق کی تعلیم کا نمونہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر مبنی، حق کے اظہار اور باطل کی سرکوبی، ظلم وفساد اور مکر وخیانت کی بیخ کنی، پھر کلمۃ اللہ کی سربلندی، مسلمانوں کی نصرت اور ظالموں اور فاسقوں کی سازشوں کا قلع قمع کرنے کے لیے جہاد کی ترغیب، عدل وانصاف کی دعوت، حرام خوری اور حرام کاری کی ممانعت، دوسروں کے حقوق پر ڈاکا ڈالنے کی حرمت، حقوق اللہ اور حقوق الناس کی حفاظت اور رنگ ونسل کے تفاوت کے باوجود احترامِ انسانیت کی دعوت پر مشتمل ہوتا ہے۔

دوسری طرف یہ خانہ ساز بہائی مذہب ہے، جس میں تمام امور اس کے عکس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں، اس مذہب کا مطالعہ کرنے والا پہلی نظر میں سمجھ جاتا ہے کہ یہ ذلت، رسوائی، غلامی اور استحقار کا دین ہے۔

وہ شریعت جو انسانوں کی بندگی کی دعوت دیتی ہو، آسمانی شریعت نہیں ہو سکتی، وہ دین جو لوگوں کو ظالموں، فاسقوں اور باغیوں کی ہم نوائی اور ان کے ساتھ چلنے کی دعوت دیتا ہو اور حق، عقائد اور مقدسات کے دفاع سے روکتا ہو، وہ ہرگز خدائی دین نہیں ہو سکتا۔

وہ قانون قانون نہیں ہوتا جو عقل کے استعمال پر پابندی لگائے، فکر اور رائے کو کند کرے، وہ دستور کہلانے کا مستحق نہیں ہو سکتا جو آزادی فکر اور اظہار کو قتل کر کے ضمیر کو حق گوئی اور بے باکی سے روکتا ہے؟

اگر مذہب کے احکام میں اعتدال نہ ہو اور اس کی تعلیمات عملی نہ ہوں اور واضح قواعد پر مبنی نہ ہوں تو اس کو مذہب نہیں کہا جا سکتا۔

تمام ادیان و مذاہب کے ہاں ان ثابت شدہ قواعد کی روشنی میں بہائیت کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی آسمانی دین ہے نہ خدائی شریعت، بلکہ یہ مسلمانوں کو غلام بنانے، گمراہ کرنے، ذلیل کرنے، ان سے صلیبی جنگوں کا انتقام لینے، پرانے بدلے لینے اور اسلامی ممالک پر قبضہ کرنے کے لیے دشمنانِ اسلام کا کاشت کردہ پودا ہے۔

یہاں انصاف پسند قارئین کے سامنے دینِ اسلام اور دینِ بہائی کا ایک مختصر سا تقابلی جائزہ پیش کیا جاتا ہے، تاکہ محقق کے لیے حقیقت کا ادراک آسان ہو جائے۔

بہائیت ذلیل ترین، حقیر، ملک و ملت کے غدار، لٹیرے، چور، عزتوں کے بیوپاری اور علی الاعلان فسق و فجور کا ارتکاب کرنے والے انسان کی بندگی کی دعوت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیتی ہے۔

بہائیت کے رب اور بانی کو دیکھیے، کس جرأت سے کہہ رہا ہے:

”جس نے میری طرف رخ کیا، اس نے سب کے معبود کی طرف رخ کیا، کتاب میں اسی طرح تفصیل بیان کی گئی ہے اور اسی طرح خدائے رب العالمین نے حکم دیا ہے۔“ ①

یہ روسی ایجنٹ اور معصوموں کا قاتل معبود کس طرح بن گیا؟ کیا اس وجہ سے کہ وہ منصب عبودیت سے ترقی کرتے کرتے خدائی تخت پر متمکن ہو گیا ہے؟

سنیے:

”میرے ہیکل (وجود) میں اللہ کا ہیکل ہی ہے، میرے جمال میں اسی کا جمال ہے، میری ساخت میں اسی کی ساخت ہے، میری ذات میں اسی کی ذات ہے اور میری ذات میں اللہ ہی دیکھا جاتا ہے۔“ ②

اپنی کتاب ”اقدس“ میں لکھتا ہے:

”اے اہلِ عالم! مالکِ سماء کی ندا غور سے سنو، جو تمھیں تختِ اعظم میں اپنے مسکن سے پکار رہا ہے: یقیناً کوئی خدا نہیں سوائے میرے، میں ہی مقتدر، متکبر، مسخر، متعالی، علیم اور حکیم ہوں۔“ بے شک اس کے سوا کوئی خدا نہیں، وہی تمام عالمین پر مقتدر ہے۔“ ③

اس کے ساتھ یہ بھی سنیے:

”ہمارا رب الٰہی (حسین علی) باوجودیکہ اپنے تمام ایامِ ظہور میں

---

① "الأقدس" لمازندراني، (الفقرة: ۲۹۸).

② "سورة الهيكل" للمازندراني نقلًا عن "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ۵۰).

③ "الأقدس" للمازندراني (الفقرة: ۲۸۲).

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

مصیبتوں، عظیم الشان ابتلاؤں اور سازشوں کا شکار رہا، وہ اہلِ علم سے بھی نہیں تھا اور علمی مدارس میں بھی داخل نہیں ہوا۔"[1]

معلوم ہوا کہ بہائیت کا معبود ذلیل انسان اور مجرم شخص ہے۔

بہائیوں کی نماز کا قبلہ بھی وہی ہے، حسین علی صاف الفاظ میں لکھتا ہے:

"جب تم نماز کا ارادہ کرو تو پہلے چہرے میری بارگاہِ اقدس کی طرف پھیر لو، یہ وہی مقامِ اقدس ہے جس کو اللہ نے ملاے اعلیٰ (فرشتوں) کا مقامِ طواف، ساکنانِ شہرِ بقا کی قبلہ گاہ اور باشندگانِ ارض و سما کے لیے مصدرِ احکام قرار دیا ہے۔"[2]

اس کے بعد اس کے مختلف شہروں میں جلا وطنی کی صورت میں یہ قبلے کا رخ بھی بدلتا رہا، جب وہ طہران میں تھا، اس وقت طہران کی جیل ان کا قبلہ تھا، جب وہ بغداد میں تھا تو اس وقت کوہِ سلیمانیہ ان کا قبلہ تھا، جب ادرنہ میں تھا تو ادرنہ قبلہ تھا اور عکہ میں عکہ۔ کیا اس سے بڑھ کر بھی کوئی تماشا ہو سکتا ہے، ان کو کیسے پتا چلتا تھا کہ اب ان کا قبلہ کہاں ہے اور سفروں کے دوران میں انھیں اپنے قبلے کا کیسے علم ہوتا تھا، جب کہ اس وقت ٹیلی فون بھی نہیں تھا؟

اس مسخرے پن کے مزید دلائل سنیے، جس کو انھوں نے شریعت اور پھر شریعتِ اسلام کی ناسخ (!!) شریعت قرار دیا ہے:

"اے اہلِ بیان! تم خدائے رحمان سے ڈرو، پھر ان آیات پر غور کرو جو اس (حضرت باب) نے دوسرے مقام پر نازل کی ہیں، اس نے کہا: یقیناً قبلہ تو من یظهره الله (وہ جسے اللہ ظاہر کرے گا) ہے، قبلہ اسی

[1] "الحجج البهية" لأبي الفضل البهائي (ص: ١٢٤، ١٢٥).
[2] "الأقدس" (الفقرة: ١٤).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرف ہو گا جہاں وہ جائے گا، حتیٰ کہ وہ استقرار پا جائے گا، جب حاکمِ اعلیٰ نے اس منظرِ اکبر کا ذکر کرنے کا ارادہ کیا تو اس کی طرف یہ آیات نازل ہوئیں: اے لوگو! اس پر غور کرو، اگر تم اپنی بیہودہ خواہشات کی پیروی میں اس کا انکار کرتے ہو تو پھر وہ قبلہ کہاں ہے جس کی طرف تم رخ کرو گے، اے غافلوں کی جماعت!؟"[1]

کیا اس سے بڑھ کر بھی بت پرستی ہو سکتی ہے کہ وہ اپنے مرنے کے بعد اپنی پلید قبر کو قبلہ قرار دے رہا ہے:

"اور جب شمسِ حقیقتِ بیان غروب ہو جائے گا تو تم اس مقام کی طرف رخ کرنا جو ہم نے تمھارے لیے مقرر کیا ہے، یقیناً وہی عزیز و علام ہے۔"[2]

اس کا بندۂ خبیث عبدالبہاء عباس آفندی قبلے کے متعلق سوال کرنے والے ایک سائل کو جواب دیتے ہوئے کہتا ہے:

"جہاں تک رخ کرنے کے مقام، یعنی قبلے کے متعلق سوال ہے تو وہ خدا کی نصِ قطعی کے ساتھ اس کی (حسین علی کی) قبرِ مقدس ہے جس کو اللہ نے ملائے اعلیٰ کے لیے مقامِ طواف بنایا ہے۔ میری روح، میری ذات اور میری ساخت اس کی مٹی پر فدا ہے۔ (کیسے شرک اچھل رہا ہے!) اس مقدس درگاہ کے علاوہ کسی دوسری طرف رخ کرنا جائز نہیں، اس کے علاوہ کسی دوسری طرف منہ کرنے سے بچنا۔ اس بندے کا قبلہ وہی پاکیزہ اور مقدس مقام ہے، مجھے اپنی جان کی قسم ہے، وہی میری مسجدِ اقصیٰ، وہی

---

(1) "الأقدس" (الفقرة: ٢٩٢، ٣٩٢).

(2) أیضاً (الفقرة: ١٥).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میری سدرۃ المنتہی، وہی میری جنتِ علیا اور میرا مقصودِ اعلی ہے۔" [1]

ایک دوسرا بہائی اپنی کتاب "دروس الديانة البهائية" (بہائی مذہب کے اسباق) میں لکھتا ہے:

"ہم بہائیوں کا قبلہ عکا شہر میں (حسین علی کا) روضہ مبارک ہے، لہذا ہم نمازوں میں اپنا رخ روضہ مبارک کی طرف کریں، جس طرح اپنے دلوں کو اس کے ملکوتِ الٰہی اور جمالِ قدیم کی طرف متوجہ رکھیں۔" [2]

وہ قبر پر کیا کرتے ہیں؟ اس سوال کا جواب مرزا حیدر علی بہائی دیتا ہے:

"زائرین مقدس چوکھٹ کی زیارت کرتے ہیں، اس کا طواف کرتے ہیں، اس کو چومتے ہیں اور اس کے اوپر سجدہ کرتے ہیں۔" [3]

کیا اس جاہلانہ بت پرستی کو وہ شریعت اور دین قرار دیتے ہیں؟ اس بے وقوفی، جہالت اور صریح شرک وکفر کے ساتھ اللہ کی شریعتوں کا کیا واسطہ ہے؟ انبیائے کرام تو صرف ایک اللہ کی عبادت کی دعوت دیتے رہے، جو اکیلا اور عبادت کا مستحق ہے، کسی نبی یا رسول کو یہ جرأت نہیں ہوئی کہ وہ اپنی عبادت اور اپنے سامنے سجدہ کرنے کی دعوت دے، وحی الٰہی کے تابندہ الفاظ ہیں:

﴿مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَ الْحُكْمَ وَ النُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ لٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَ بِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ۝ وَ لَا يَاْمُرَكُمْ

---

[1] فتوى عبد البهاء المنقول من كتاب "خزينة حدود و أحكام" للديانة البهائية للمغاوري (ص: ٢٠، ٢١).

[2] "دروس الديانة" (ص: ٧٤)

[3] "بهجة السرور" (ص: ٢٥٨).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَ النَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾ [آل عمران: ۷۹، ۸۰]

''کسی بشر کا کبھی حق نہیں کہ اللہ اسے کتاب اور حکم اور نبوت دے، پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ اور لیکن رب والے بنو، اس لیے کہ تم کتاب سکھایا کرتے تھے اور اس لیے کہ تم پڑھا کرتے تھے۔ اور نہ یہ (حق ہے) کہ تمھیں حکم دے کہ فرشتوں اور نبیوں کو رب بنالو، کیا وہ تمھیں کفر کا حکم دے گا، اس کے بعد کہ تم مسلم ہو۔''

ایک شخص نے حبیب کبریا ﷺ سے سجدہ کرنے کی اجازت چاہی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''اگر میں کسی کو انسان کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو کہتا وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔'' ①

آپ ﷺ نے فرمایا:

((اعبدوا ربكم وأكرموا أخاكم)) ②

''اپنے رب کی بندگی کرو اور اپنے بھائی کی تکریم کرو۔''

یعنی عبادت صرف ایک اللہ کے لیے ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّ السَّمَآءَ بِنَآءً وَّ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا

① رواه الترمذي.

② رواه أحمد في مسنده.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

لَكُمْ فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَندَادًا وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ﴾ [البقرة: ٢١، ٢٢]

"اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمھیں پیدا کیا اور ان لوگوں کو بھی جو تم سے پہلے تھے، تاکہ تم بچ جاؤ۔ جس نے تمھارے لیے زمین کو ایک بچھونا اور آسمان کو ایک چھت بنایا اور آسمان سے کچھ پانی اتارا، پھر اس کے ساتھ کئی طرح کے پھل تمھاری روزی کے لیے پیدا کیے، پس اللہ کے لیے کسی قسم کے شریک نہ بناؤ، جب کہ تم جانتے ہو۔"

رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی میں کسی کو اپنے سامنے سجدہ ریز ہونے کا حکم نہیں دیا تھا، اسی طرح جب آپ ﷺ کی وفات کا وقت آیا تو آپ ﷺ نے اپنی قبر کو سجدہ گاہ بنانے سے سختی منع کیا اور فرمایا:

"اللہ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے، انھوں نے اپنے انبیا کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔"

صحیح مسلم کی روایت میں ہے:

"میں تم کو اس سے منع کرتا ہوں۔"①

آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی:

((اللهم لا تجعل قبري وثنا يعبد))②

"اے اللہ! میری قبر کو بت نہ بنانا، جس کی پوجا کی جائے۔"

اسلام میں بیت اللہ کے سوا کہیں طواف کرنا جائز نہیں، اسی طرح حجرِ اسود کے سوا کسی کو چومنا بھی جائز نہیں۔

---

① رواه البخاري ومسلم.

② مشكاة المصابيح.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا اس باطل دین کی طرح کوئی آسمانی دین بھی شرک اور خرافات کا حکم دیتا ہے؟ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے تمام انبیا کی دعوت بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿لَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ﴾ [الأعراف: ٥٩]

"بلاشبہ یقیناً ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو اس نے کہا اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمھارا کوئی معبود نہیں۔"

﴿وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا ۗ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ قَدْ جَاءَتْكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ ۖ هَٰذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ لَكُمْ آيَةً ۖ فَذَرُوهَا تَأْكُلْ فِي أَرْضِ اللَّهِ ۖ وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ [الأعراف: ٧٣]

"اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو (بھیجا)، اس نے کہا اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمھارا کوئی معبود نہیں۔ بے شک تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل آ چکی۔ یہ اللہ کی اونٹنی تمھارے لیے ایک نشانی کے طور پر ہے، سو اسے چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں کھاتی پھرے اور اسے کسی برے طریقے سے ہاتھ نہ لگانا، ورنہ تمھیں ایک دردناک عذاب پکڑ لے گا۔"

﴿وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا ۗ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۚ أَفَلَا تَتَّقُونَ﴾ [الأعراف: ٦٥]

"اور عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو (بھیجا)، اس نے کہا اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمھارا کوئی معبود نہیں، تو کیا تم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں ڈرتے؟“

﴿وَ اِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَ الْمِيْزَانَ وَ لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ [الاعراف: ۸۵]

”اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو (بھیجا)، اس نے کہا اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمھارا کوئی معبود نہیں، بے شک تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل آ چکی۔ پس ماپ اور تول پورا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دو اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ پھیلاؤ، یہ تمھارے لیے بہتر ہے، اگر تم مومن ہو۔“

﴿وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ۝ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ۝ اَىِٕفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ۝ فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ [الصافات: ۸۳۔۸۷]

”اور بے شک اس کے گروہ میں سے یقیناً ابراہیم (بھی) ہے۔ جب وہ اپنے رب کے پاس بے روگ دل لے کر آیا۔ جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا تم کس چیز کی عبادت کرتے ہو؟ کیا اللہ کو چھوڑ کر گھڑے ہوئے معبودوں کو چاہتے ہو؟ تو جہانوں کے رب کے بارے میں تمھارا کیا گمان ہے؟“

﴿وَ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَ اُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْ اَنْ اَقُوْلَ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَ لَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَ رَبَّكُمْ ﴾ [المائدة: ١١٦، ١١٧]

"اور جب اللہ کہے گا اے عیسیٰ ابن مریم! کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ کے سوا دو معبود بنا لو؟ وہ کہے گا تو پاک ہے، میرے لیے بنتا ہی نہیں کہ میں وہ بات کہوں جس کا مجھے کوئی حق نہیں، اگر میں نے یہ بات کہی تھی تو یقیناً تو نے اسے جان لیا، تو جانتا ہے جو میرے نفس میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے نفس میں ہے، یقیناً تو ہی سب چھپی باتوں کو بہت خوب جاننے والا ہے۔ میں نے انھیں اس کے سوا کچھ نہیں کہا جس کا تو نے مجھے حکم دیا تھا کہ اللہ کی عبادت کرو، جو میرا رب اور تمھارا رب ہے۔"

خاتم الانبیاء ﷺ کو حکم ہوا:

﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَ يُمِيْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ كَلِمٰتِهٖ وَ اتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ﴾ [الأعراف: ١٥٨]

"کہہ دے اے لوگو! بے شک میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں، وہ (اللہ) کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی صرف اسی کی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے، پس تم اللہ پر اور اس کے رسول نبی امی پر ایمان لاؤ، جو اللہ اور اس کی باتوں پر ایمان رکھتا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اس کی پیروی کرو، تا کہ تم ہدایت پاؤ۔"

﴿وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْۤ اِلَیْهِ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ﴾ [الأنبياء: ٢٥]

"اور ہم نے تجھ سے پہلے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس کی طرف یہ وحی کرتے تھے کہ بے شک حقیقت یہ ہے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں، سو میری عبادت کرو۔"

﴿وَ لَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ اجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَی اللّٰهُ وَ مِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَیْهِ الضَّلٰلَةُ فَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِیْنَ﴾ [النحل: ٣٦]

"اور بلاشبہ یقیناً ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے بچو، پھر ان میں سے کچھ وہ تھے جنھیں اللہ نے ہدایت دی اور ان میں سے کچھ وہ تھے جن پر گمراہی ثابت ہوگئی۔ پس زمین میں چلو پھرو، پھر دیکھو جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ہوا۔"

ساری اقوام کو حکم دیا:

﴿لَا تَتَّخِذُوْۤا اِلٰهَیْنِ اثْنَیْنِ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاِیَّایَ فَارْهَبُوْنِ﴾ [النحل: ٥١]

"اور اللہ نے فرمایا تم دو معبود مت بناؤ، وہ تو صرف ایک ہی معبود ہے، سو مجھی سے پس تم ڈرو۔"

اپنے برگزیدہ اور چنیدہ بندے کو حکم دیا کہ تمام آسمانی ادیان کو ماننے والوں سے کہہ دیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَ لَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّ لَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ﴾

[آل عمران: ٦٤]

”کہہ دے اے اہل کتاب! آؤ ایک ایسی بات کی طرف جو ہمارے درمیان اور تمھارے درمیان برابر ہے، یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں اور ہم میں سے کوئی کسی کو اللہ کے سوا رب نہ بنائے۔ پھر اگر وہ پھر جائیں تو کہہ دو گواہ رہو کہ بے شک ہم فرماں بردار ہیں۔“

یہ اللہ کا دین اور اللہ کی شریعت ہے، جس میں بندوں کو خدا قرار نہیں دیا گیا، بلکہ تمام بندوں کو اس ایک خدا کی عبودیت اور بندگی میں دیا گیا ہے:

﴿وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا﴾ [بني إسرائيل: ٢٣]

”اور تیرے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ سے اچھا سلوک کرو۔ اگر کبھی تیرے پاس دونوں میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ ہی جائیں تو ان دونوں کو ”اف“ مت کہہ اور نہ انھیں جھڑک اور ان سے بہت کرم والی بات کہہ۔“

یہ وہ دین نہیں جس میں بندوں کو غلام بنا کر مٹی کے ڈھیروں اور بوسیدہ ہڈیوں کے سامنے سر جھکانے کی تربیت دی جاتی ہے، اس نامراد انسان کو مشکلات میں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

پکارنے اور حاجت روائی کے لیے پکارا جاتا ہے، جو زندگی بھر اپنی مصیبتوں کو دور نہ کر سکا اور کہتا رہا:

”میں مظلوم اس بڑی جیل میں قیدی اور غریب الوطن جو دشمنوں سے نجات پا سکا نہ پا سکے گا۔“ ①

جس کی ذلت فقیری اور مسکینی کا رونا اور اس کا بیٹا اور اس کا خلیفہ روتا رہا:

”الٰہی، الٰہی! تمھاری مصیبت کبریٰ اور عظیم پریشانی پر میرا جگر پاش پاش اور میری انتڑیاں جل رہی ہیں۔“ ②

تعجب ہے اس بے عقل پر جو ایسے حقیر اور عاجز انسان سے اپنی مشکلات حل کروانا چاہ رہا ہے!

اللہ نے سچ فرمایا ہے:

﴿اِنْ یَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا وَ اِنْ یَّدْعُوْنَ اِلَّا شَیْطٰنًا مَّرِیْدًا﴾ [النساء: ۱۱۷]

”وہ اس کے سوا نہیں پکارتے مگر مؤنثوں کو اور نہیں پکارتے مگر سرکش شیطان کو۔“

﴿یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ یَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ وَ اِنْ یَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَیْـًٔا لَّا یَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَ الْمَطْلُوْبُ ۝ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ﴾ [الحج: ۷۳، ۷۴]

---

① «لوح باسم المقتدر على ما يشاء» (ص: ٤٦) للمازندراني من مجموعة «الكلمات الإلهية» ط باكستان.

② مكاتيب عبد البهاء (ص: ٢٠٢).

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

''اے لوگو! ایک مثال بیان کی گئی ہے، سو اسے غور سے سنو! بے شک وہ لوگ جنھیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو، ہرگز نہیں ایک مکھی پیدا کریں گے، خواہ وہ اس کے لیے جمع ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے وہ اسے اس سے چھڑا نہ پائیں گے۔ کمزور ہے مانگنے والا اور وہ بھی جس سے مانگا گیا۔ انھوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جو اس کی قدر کا حق تھا۔ بے شک اللہ یقیناً بہت قوت والا ہے، سب پر غالب ہے۔''

حسین علی مازندرانی کا یہ بیٹا جس طرح خود مشکلات اور پریشانیوں میں اس کے سامنے گڑگڑاتا ہے، بہائیوں کو بھی اس کے سامنے اور اس سے مدد طلب کرنے کا حکم دیتا ہے، چنانچہ وہ اپنے ایک سفرِ یورپ میں بہائیوں سے کہتا ہے:

''جب میں ارضِ مقدس ''عکا'' پہنچوں گا تو روضہ مبارک (حسین علی کا گڑھا) کی مٹی پر اپنا سر رکھوں گا اور اپنے بال اکھاڑ کر تمھارے لیے تائید کروں گا۔''[1]

حسین علی امریکا میں اپنے ایک خطاب میں حاضرین کے سامنے یہ دعا مانگتا ہے:

''اے بہاء اللہ! ان لڑکیوں کو اس دین کی طرف مائل کرنے پر ہم تمھارا شکر کرتے ہیں، ان کی تائید کر، ان کو ناسوتی ہونے کے بعد ملکوتی بنا دے، ان کے دلوں کو الہام آشنا اور روحوں کو خوش خبری سے منور کر دے۔ اے بہاء اللہ! ہمیں آسمانی قوت اور ربانی تائید عنایت کر، کیوں کہ تو رؤف، رحیم اور صاحبِ فضل و احسان ہے۔''[2]

---

[1] "بدائع الآثار" في أسفار العباس إلى أوربا، ج ١ (ص: ٣٦٧).

[2] أيضاً ج ١ (ص: ٣٦٩).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس سے دعا کا مقصد کیا تھا؟ دراصل ان کا عقیدہ ہے:

''اس دن جمال اقدس داہنی (حسین علی کی شکل میں شیطان) ربوبیتِ کبریٰ کے عرش پر براجمان ہوا اور اپنے تمام اسمائے حسنیٰ اور صفاتِ علیا کے ساتھ اہلِ زمین کے سامنے جلوہ گر ہوا۔''[1]

عجیب تضادات ہیں، کیا دین اس طرح ہوتا ہے یا وہ جو یہ تعلیم دیتا ہے:

﴿فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ﴾ [المؤمن: ١٤]

''پس اللہ کو پکارو، اس حال میں کہ دین کو اسی کے لیے خالص کرنے والے ہو، اگرچہ کافر برا مانیں۔''

ہاں، اگرچہ کافر ناپسند کریں!

﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ [المؤمن: ٦٠]

''اور تمھارے رب نے فرمایا مجھے پکارو، میں تمھاری دعا قبول کروں گا۔''

﴿وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ﴾ [البقرة: ١٨٦]

''اور جب میرے بندے تجھ سے میرے بارے میں سوال کریں تو بے شک میں قریب ہوں، میں پکارنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے، تو لازم ہے کہ وہ میری بات مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں، تاکہ وہ ہدایت پائیں۔''

﴿اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ﴾ [النمل: ٦٢]

[1] ''دروس الديانة البهائية'' (ص: ٨١).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''یا وہ جو لاچار کی دعا قبول کرتا ہے، جب وہ اسے پکارتا ہے اور تکلیف دور کر دیتا ہے اور تمھیں زمین کے جانشین بناتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور) معبود ہے؟ بہت کم تم نصیحت حاصل کرتے ہو۔''

﴿أَمَّنْ يَهْدِيكُمْ فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ۗ أَإِلَٰهٌ مَعَ اللَّهِ ۚ تَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ﴾

[النمل: ٦٣]

''یا وہ جو تمھیں خشکی اور سمندر کے اندھیروں میں راہ دکھاتا ہے اور جو ہواؤں کو اپنی رحمت سے پہلے خوش خبری دینے کے لیے بھیجتا ہے؟ کیا اللہ کے سوا کوئی (اور) معبود ہے؟ بہت بلند ہے اللہ اس سے جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔''

سید المرسلین ﷺ کی تعلیم ہے:

''جب مانگے تو صرف اللہ سے مانگ اور جب مدد طلب کرے تو صرف اللہ کے نام کے ساتھ۔''[1]

دینِ الٰہی اور دینِ انسانی میں فرق بالکل واضح ہے، پہلا ایک اللہ کی عبادت کی دعوت دیتا ہے اور دوسرا دنیا کے حقیر مقاصد کے حصول کے لیے انسان کی بندگی اور مخلوق کو خدا بنانے کا حکم دیتا ہے۔

ایک طرف اللہ کا افضل دین، دینِ اسلام افضل البشر اور سید کائنات کو بھی خدا بنانے سے روکتا ہے اور دوسری طرف یہ دین ہے جو ایک کمینے اور گھٹیا ترین انسان کو معبود بنانے کی دعوت دیتا ہے!

[1] رواہ البخاري.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

نظامِ عبادت

جب بہائیت کو دین اور مذہب بنانے والوں نے دین اور مذہب بنایا تو انھوں نے کچھ ظاہری رسمیں بھی گھڑیں، تاکہ کسی کے پاس یہ اعتراض نہ رہے کہ یہ کیسا دین ہے جو عبادات سے خالی ہے۔

ان کی یہ عبادات آسمانی روح، خدائی وقار اور آدابِ عبادت سے سے خالی محض ظاہری حرکتیں اور مراسم ہیں، جن سے عبادت کے مطلوبہ اہداف اور ثمرات حاصل نہیں ہوتے۔ یہاں ان عبادات کی تفصیل بیان کی جاتی ہے:

بہائیوں کے ہاں نماز:

سب سے پہلے ہم ان کی نماز پر ایک مختصر مگر محققانہ نظر ڈالتے ہیں، ان کے نزدیک نماز محض ایک کھیل ہے جو فرض کے باوجود فرض نہیں۔

حسین علی اپنی کتاب اقدس میں لکھتا ہے:

"ہم نے تم پر نماز اور روزہ ابتدائے بلوغت سے فرض کیے ہیں، یہ خدا کی طرف سے حکم ہے، جو تمھارا اور تمھارے آبا و اجداد کا رب ہے۔"[1]

اس کا بیٹا اور بہائیوں کا خلیفہ کہتا ہے:

"نماز امر الٰہی کی اساس، روح کا سبب اور رحمانی دلوں کی زندگی ہے... نماز اور روزہ اس عصر مقدس کے سب سے بڑے فرائض ہیں۔"[2]

مزید لکھتا ہے: -

"جان لے! نماز لازم اور فرض ہے۔ انسان کے پاس کسی حال میں ان کو

---

[1] "الأقدس" (الفقرة ٢٣)۔

[2] "الجريدة حدود و أحكام" للخاوري البهائي، الباب الأول، الفصل الأول، ص (ص ٨٠).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاری نہ کرنے کا کوئی عذر نہیں، ماسوا اس کے کہ وہ عقل سے محروم ہو یا اس کو کوئی غیر معمولی جبری رکاوٹ روک دے۔"[1]

یہ ایک پہلو ہے۔ دوسرا پہلو یہ ہے، حسین علی لکھتا ہے:

"جس کے بدن میں مرض یا ضعیفی کی وجہ سے کمزوری ہو، اللہ نے اسے اپنے فضل سے معاف کر دیا ہے (یعنی نماز اور روزے کی چھٹی دے دی ہے)۔[2]

"دوران سفر جب تم کسی محفوظ مقام پر رکو اور آرام کرو، تم مرد ہو یا عورت، ہر قضا نماز کی جگہ ایک سجدہ ادا کرو۔"[3]

خود حسین علی نے اپنی زندگی میں کبھی نماز نہیں پڑھی، کیوں کہ وہ قبلہ ہے تو کس قبلہ کی طرف منہ کرے؟ خدا کو عبادت کی کیا حاجت؟

اس کا بیٹا بھی اسی طرح کا ہے، اس سے بہائیوں کی نماز کا طریقہ قطعاً منقول نہیں، وہ منافق اور مکار انسان تھا۔ مسلمانوں کے ساتھ ان کی مساجد اور ان کے ائمہ کے پیچھے ان جیسی نماز پڑھنا اور مسلمانوں کے ساتھ مسلمان بن جاتا، عیسائیوں کے ساتھ عیسائی بن جانا اور ان کے گرجا گھروں میں ان کے ساتھ عبادت میں شریک ہونا، یہودیوں کے ساتھ یہودی اور بے دینوں کے ساتھ بے دین بن جانا، اس کی تفصیل گزر چکی ہے۔

یہ کبھی نماز کو فرض قرار دیتے ہیں اور کبھی چھوڑ دیتے ہیں۔ عباس آفندی لکھتا ہے:

---

(1) "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ٩٦) و "خزينة حدود و أحكام" (ص: ١٣)

(2) "الأقدس" (الفقرة: ٢٤).

(3) أيضاً (الفقرة: ٣١).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"دستی اور کاہلی کے وقت نماز فرض نہ جائز، یہ اللہ کا پہلا اور آخری حکم ہے سننے والے مردوں، سننے والی عورتوں اور عمل کرنے والے مرد اور عمل کرنے والی عورتوں کے لیے خوش خبری ہے، تمام تر تعریفات اس اللہ کی ہیں جو آیات اتارنے والا اور بینات کو ظاہر کرنے والا ہے۔"①

ان کے ہاں نمازوں کی تعداد تین ہے، زوال، صبح اور شام کے کے اوقات ہیں اور ہر نماز کی نو رکعات ہیں۔

"آیات اتارنے والے خدا کے حضور ہم نے تم پر نو رکعات نماز فرض کی ہے جو زوال کے وقت، صبح اور شام کو ادا کی جائے، کتاب اللہ کے حکم کے مطابق ہم نے زیادہ تعداد معاف کر دی ہے، یقیناً وہی حاکم، مقتدر اور مختار ہے۔"②

ان کا نام نمازِ کبیر، نمازِ وسطیٰ اور نمازِ صغیر ہے۔ ان میں سے صرف ایک نماز ادا کرنا ہی کافی ہے، اس کے بیٹے اور شارح بہائیت عباس آفندی سے ایک سائل نے پوچھا: "کیا تینوں نمازیں فرض ہیں، جس طرح کتابِ اقدس میں ان کا حکم اترا ہے یا نہیں؟"

اس نے جواب دیا: "تینوں نمازیں فرض نہیں، بلکہ ایک بھی کافی ہے، یعنی اگر نماز صغیر پڑھ لو تو کبیر اور وسطیٰ کی ضرورت نہیں رہتی، اسی طرح اگر وسطیٰ پڑھ لے تو صغیر اور کبیر کی ضرورت نہیں رہتی۔"③

ان دونوں میں صرف یہ الفاظ پڑھنا: "شهد الله أنه لا إلا هو المهيمن

---

① "خزينة حدود و أحكام" (ص: ٤٧).

② "الأقدس" (الفقرة ١٣).

③ "رسالة سؤال و جواب" المندرجة في "خزينة حدود و أحكام" (ص: ٢٢)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

القیوم" کافی ہیں، اگر وہ یہ الفاظ پڑھ لے تو اس کی نماز وسطی ادا ہو جائے گا، سفر میں سجدے میں صرف "سبحان اللہ" پڑھ لینا نماز سے کفایت کر دیتا ہے۔[1]

باجماعت نماز:

باجماعت نماز مسلمانوں کی مشابہت کی وجہ سے اور اختراع کے شوق سے حرام ہے، کتاب اقدس میں ہے:

"تم پر اکیلے نماز پڑھنا فرض ہے، نماز جنازہ کے سوا باجماعت نماز کا حکم منسوخ کر دیا گیا ہے وہی حکم دینے والا الحکیم ہے۔"[2]

خاوری نے اپنے کتاب میں یہ عنوان لکھا ہے:

"جنازے کے سوا باجماعت نماز حرام ہے۔"[3]

لیکن عباس آفندی نہ صرف باجماعت نماز کو جائز کہتا ہے، بلکہ اس کی ترغیب دیتا ہے اور اس کو اکیلا نماز پڑھنے پر ترجیح دیتا ہے۔ "بہاء اللہ اور عصر جدید"[4] میں اسلمنت نے ایک یہ عنوان دیا ہے:

"باجماعت نماز" اس عنوان کے تحت اس نے بہائیوں کی مبلغہ خاتون روز تبرگ کی ڈائری سے کچھ معلومات نقل کی ہیں، خصوصاً باجماعت نماز کے متعلق عباس آفندی لکھتا ہے:

"ممکن ہے انسان کہے کہ میں جب چاہوں اور جس وقت اپنے دل کو اللہ

---

① "الأقدس" (الفقرة: ۲۳) "خزینة حدود و أحكام" (ص: ۲۶).

② "الأقدس" (الفقرة: ۳۰).

③ "خزینة حدود و أحكام" (ص: ۳۰).

④ یہ بہائیوں کی سب سے بڑی تبلیغی اور اشاعتی کتاب ہے اور ان کے بقول اس کا ترسٹھ زبانوں میں ترجمہ کیا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی طرف متوجہ پاؤں تو نماز پڑھ لوں گا، خواہ کسی شہر میں ہوں یا خلوتوں میں، کسی مخصوص دن میں مخصوص وقت پر ایسی کسی جگہ کیوں جاؤں جہاں لوگ اکٹھے ہوتے ہیں اور ان کے ساتھ نماز میں شریک ہوں؟ یہ بالکل لغو بات ہے، کیوں کہ جب بہت سے لوگ اکٹھے ہوں تو ان کی قوت زیادہ ہوگی، اگر فوجی اکیلے اکیلے لڑیں تو ان کی قوت ایک متحدہ فوج کی قوت نہیں ہوگی، اگر اس روحانی جنگ میں فوجی متحد ہو جائیں تو ان کے روحانی احساسات میں اتحاد پیدا ہوگا، وہ ایک دوسرے کی مدد کریں گے اور ان کی دعوت مقبول ہوگی۔"[1]

خدا معلوم ان باپ بیٹے اور خدا اور نبی میں کون سچا ہے اور کون جھوٹا، یا دونوں ہی؟ اس پر مستزاد عباس نے نہ صرف باجماعت نماز کو جائز کہا اور اس کا حکم دیا، بلکہ خود بھی مسلمانوں کے پیچھے باجماعت نماز پڑھتا رہا۔ تمام مورخین یہ بات لکھنے پر مجبور ہیں۔ اسلمنت بھی لکھتا ہے:

"عبدالبہاء کے متعدد اعمال معمول کے مطابق زندگی کے آخری دنوں تک جاری رہے، بروز جمعہ بتاریخ 25 نومبر 1921ء اس نے مسجد حیفا میں جمعہ کی نماز پڑھی اور 28 نومبر کو سوموار کے دن دوپہر ڈیڑھ بجے فوت ہوگیا۔"[2]

نماز ادا کرنے کا طریقہ:

نماز کس طرح پڑھنی ہے اور اس کو ادا کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ بہائیت کی

[1] "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ۹۸).

[2] ایضاً (ص: ۷۱، ۷۲).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعلیمی اور تبلیغی سب کتابیں اس کے متعلق خاموش ہیں۔ کتاب ''اقدس'' میں ایک یہ عبارت موجود ہے:

''ہم نے نماز کی تفصیل ایک الگ لوح میں بیان کر دی ہے، مبارک ہے وہ جو اس پر عمل کرتا ہے، جس کا نوع بشر کے حاکم کی طرف سے اسے حکم دیا گیا ہے۔''[1]

وہ لوح کدھر ہے؟ اس کو زمین نگل گئی یا آسمان اُچک لے گیا یا وہ ہوا کے دوش بکھر گئی؟ کیا کوئی بہائی اس چیلنج کو قبول کرتے ہوئے اس کو کتاب ''اقدس'' یا ''الواح'' سے پیش کر سکتا ہے؟

کیا اس کے بعد بھی یہ دین، دین یا شریعت کہلانے کا حق رکھتا ہے؟ بہائی نبی عبدالبہاء عباس سے ایک مرتبہ اس لوح اور نماز کے طریقے کے متعلق پوچھا گیا تو کبھی اس نے کوئی جواب دیا، کبھی کوئی، پھر آخر کار میر علی اصغر بہائی کو لکھا:

''اے عہد پر ثابت قدم رہنے والے! تم نے نماز اور اس کی نو رکعات کے متعلق پوچھا ہے تو وہ نماز بعض دیگر کتابوں کے ساتھ، عہد توڑنے والوں کے ہاتھ جا لگی: (اس سے اس کا بھائی مرزا محمد علی اور دیگر ہیں) معلوم نہیں خدا کب اس روحانی یوسف کو اس اندھیرے کنویں سے نکالے گا۔ عبدالبہاء کو اس کا بہت زیادہ غم ہے، خلاصہ یہ ہے: اس بندے کی تمام امانتیں عہد توڑنے والے مرکز نے چرا لی ہیں، ارضِ مقدسہ کے تمام دوست اس سے آگاہ ہیں۔ اللہ کی قسم! عبدالبہاء اس عظیم مصیبت پر خون کے آنسو روتا ہے، اس کے دل اور سینے میں جدائی کی آگ بھڑکتی ہے، اس

[1] ''الأقدس'' (الفقرۃ: ۱۹).

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

میں بھی کوئی حکمت بالغہ ہے، اللہ جس کو دوستوں پر ظاہر کرے گا۔"①

اسلام کی کاملیت اور جامعیت:

یہ ان کے دین کی ایک جھلک تھی جس کو وہ اسلام کے پائے کا دین قرار دیتے ہیں اور یہ ان کی شریعت کا ایک رخ تھا جس کو وہ اسلام سمیت تمام آسمانی شریعتوں کی ناسخ کہتے ہیں۔

اسلامی شریعت ایک کامل شریعت ہے جو دینی اور دنیاوی احکام، عبادات، معاملات، حقوق اور حدود کی جامع ہے۔ یہ شرک، جہالت اور ہر طرح کے خلل اور عیب سے پاک شریعت ہے۔ اللہ کا دین ہر اچھائی اور نیکی کا مجموعہ اور ہر شر اور بداخلاقی سے محفوظ ہے۔

خدائے بزرگ و برتر نے اس کے متعلق دوٹوک انداز میں بیان کر دیا ہے:

﴿اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ﴾ [آل عمران: ١٩]

"بے شک دین اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔"

﴿وَ مَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ وَ هُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ﴾ [آل عمران: ٨٥]

"اور جو اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کرے تو وہ اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں سے ہوگا۔"

حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا:

﴿اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ

① "اللوح المنير اصغر علي" لعبد البهاء عباس المنقول من كتاب "خزينة حدود و أحكام" (ص: ٣٢، ٣٣).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيْنًا﴾ [المائدة: ٣]

"آج میں نے تمھارے لیے تمھارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمھارے لیے اسلام کو دین کی حیثیت سے پسند کر لیا۔"

محمد مصطفیٰ ﷺ پر نازل ہونے والے دستور میں آپ ﷺ کو یہ اعلان کرنے کا حکم دیا گیا ہے:

﴿قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنْسُ وَ الْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَ لَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ۝ وَ لَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا﴾ [بني إسرائيل: ٨٨، ٨٩]

"کہہ دے اگر سب انسان اور جن جمع ہو جائیں کہ اس قرآن جیسا بنا لائیں تو اس جیسا نہیں لائیں گے، اگرچہ ان کا بعض بعض کا مددگار ہو۔ اور بلاشبہہ یقیناً ہم نے لوگوں کے لیے اس قرآن میں ہر طرح کی مثال پھیر پھیر کر بیان کی مگر اکثر لوگوں نے کفر کے سوا (ہر چیز سے) انکار کر دیا۔"

﴿وَ لَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا وَ مَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا﴾ [بني إسرائيل: ٤١]

"اور بلاشبہہ یقیناً ہم نے اس قرآن میں پھیر پھیر کر بیان کیا، تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں اور وہ انھیں نفرت کے سوا کچھ زیادہ نہیں کرتا۔"

﴿وَ لَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ وَ كَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا﴾ [الكهف: ٥٤]

"اور بلاشبہہ یقیناً ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لیے ہر مثال پھیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھیر کر بیان کی ہے اور انسان ہمیشہ سے سب چیزوں سے زیادہ جھگڑنے والا ہے۔“

اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿وَ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّ هُدًى وَّ رَحْمَةً وَّ بُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ﴾ [النحل: ۸۹]

”اور ہم نے تجھ پر یہ کتاب نازل کی، اس حال میں کہ ہر چیز کا واضح بیان ہے اور فرماں برداروں کے لیے ہدایت اور رحمت اور خوش خبری ہے۔“

﴿وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ﴾

[الزمر: ۲۷، ۲۸]

”اور بلاشبہ یقیناً ہم نے لوگوں کے لیے اس قرآن میں ہر طرح کی مثال بیان کی ہے، تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ واضح قرآن، جس میں کوئی کجی نہیں، تاکہ وہ بچ جائیں۔“

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَ لَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا﴾ [الکھف: ۱]

”سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے اپنے بندے پر کتاب نازل کی اور اس میں کوئی کجی نہ رکھی۔“

﴿اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۝ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ﴾ [الطارق: ۱۳، ۱۴]

”کہ بے شک یہ یقیناً ایک دوٹوک بات ہے۔ اور یہ ہرگز مذاق نہیں ہے۔“

﴿وَ اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

الْكِتٰبِ وَ مُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّ مِنْهَاجًا وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ لٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَا اٰتٰكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ﴾ [المائدۃ: ۴۸]

''اور ہم نے تیری طرف یہ کتاب حق کے ساتھ بھیجی، اس حال میں کہ اس کی تصدیق کرنے والی ہے جو کتابوں میں اس سے پہلے ہے اور اس پر محافظ ہے۔ پس ان کے درمیان اس کے ساتھ فیصلہ کر جو اللہ نے نازل کیا اور ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کر، اس سے ہٹ کر جو حق میں سے تیرے پاس آیا ہے۔ تم میں سے ہر ایک کے لیے ہم نے ایک راستہ اور ایک طریقہ مقرر کیا ہے اور اگر اللہ چاہتا تو تمھیں ایک امت بنا دیتا اور لیکن تاکہ وہ تمھیں آزمائے جو اس نے تمھیں دیا ہے۔ پس نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھو، اللہ ہی کی طرف تم سب کا لوٹ کر جانا ہے، پھر وہ تمھیں بتائے گا جن باتوں میں تم اختلاف کیا کرتے تھے۔''

﴿وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ۝ لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ﴾ [حٰم السجدۃ: ۴۱، ۴۲]

''یہ یقیناً ایک باعزت کتاب ہے۔ اس کے پاس باطل نہ اس کے آگے سے آتا ہے اور نہ اس کے پیچھے سے، ایک کمال حکمت والے، تمام خوبیوں والے کی طرف سے اتاری ہوئی ہے۔''

یعنی یہ معنوی اور خانہ ساز دین نہیں۔ فرمایا:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ إِنَّا لَهُ لَحٰفِظُوْنَ﴾ [الحجر: ۹]

''بے شک ہم نے ہی یہ نصیحت نازل کی ہے اور بے شک ہم اس کی ضرور حفاظت کرنے والے ہیں۔''

اللہ نے اس زمانے کے مخالفینِ قرآن سے لے کر آج تک کے زمانے کے مخالفین اور قیامت تک آنے والے لوگوں کو چیلنج کے انداز میں کہا ہے:

﴿لَا يَأْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَ لَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا﴾

[بني إسرائيل: ۸۸]

''تو اس جیسا نہیں لائیں گے، اگرچہ ان کا بعض بعض کا مددگار ہو۔''

سارا قرآن تو ایک رہا صرف دس سورتیں بنانے کا چیلنج کیا۔

﴿أَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ قُلْ فَأْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّ ادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ فَإِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْا أَنَّمَا أُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَهَلْ أَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾ [هود: ۱۳، ۱۴]

''یا وہ کہتے ہیں کہ اس نے اسے گھڑ لیا ہے۔ کہہ دے پھر اس جیسی دس سورتیں لے آؤ اور اللہ کے سوا جسے بلا سکتے ہو بلا لو، اگر تم سچے ہو۔ پس اگر وہ تمھاری بات قبول نہ کریں تو جان لو کہ یہ صرف اللہ کے علم سے اتارا گیا ہے اور یہ کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، تو کیا تم حکم ماننے والے ہو؟''

اگر دس نہ بنا سکیں تو ایک دو سطروں پر مشتمل ایک ہی اس جیسی سورت بنا لائیں:

﴿أَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ قُلْ فَأْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَ ادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ﴾ [یونس: ۳۸]

"یا وہ کہتے ہیں کہ اس نے اسے گھڑ لیا ہے؟ کہہ دے تو تم اس جیسی ایک سورت لے آؤ اور اللہ کے سوا جسے بلا سکو بلا لو، اگر تم سچے ہو۔"

کیا کوئی جرأت مند اس میدان میں کودنے کے لیے تیار ہے جو اس کی نظیر پیش کر سکے، چاہے سارے کفر کو مدد کے لیے بلا لے؟

افسوس اس لوح پر جو چوری ہوگئی اور گم ہوگئی، لوح کیا گم ہوئی، بہائی شریعت کا ایک بڑا رکن گم ہو گیا!

بہائی روزہ:

فرضیت اور عدم فرضیت کے لحاظ سے روزہ اور حج بھی نماز سے کچھ زیادہ مختلف نہیں۔ حسین علی روزے کے متعلق کہتا ہے:

"اے قلم اعلیٰ! کہہ دو اے اہلِ عالم، ہم نے تم پر معدود (چند) ایام کے روزے فرض کیے ہیں اور ان کی تکمیل کے بعد ہم نے نو روز کو تمھارے لیے عید بنایا ہے۔ مالک مبدأ و مآب کے حکم سے افقِ کتاب سے شمسِ بیان اسی طرح درخشاں ہوا ہے۔"[1]

اس کے وجوب اور فرضیت کی تاکید کے طور پر لکھتا ہے:

"اللہ تعالیٰ کے احکام و حدود ہیں، جو اس کے قلم اعلیٰ کے ذریعے کتاب و الواح میں تحریر کیے گئے ہیں۔"[2]

روزے کب رکھنے ہیں؟ اس کا جواب ہے:

---

[1] "الأقدس" للمازندراني (الفقرة: ٤٠).

[2] أيضاً (الفقرة: ٤٥).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”اس نے ماہِ عُلا میں تم پر روزے فرض کیے ہیں، اپنے عزیز اور متعال رب کی رضا کے لیے روزہ رکھو۔“ ①

بہائی سال کے انیس مہینے ہوتے ہیں، سال کا پہلا مہینا ماہِ بہار ہے اور آخری ماہِ عُلاء ہے، اسی میں روزے رکھے جاتے ہیں (جو دو مارچ سے شروع ہوتے ہیں اور بیس مارچ کو ختم ہوتے ہیں)

بہائیوں کے ہاں روزے کا مفہوم کیا ہے؟ اس کا جواب حسین علی کی زبان سے یہ ہے:

”طلوعِ آفتاب سے لے کر غروبِ آفتاب تک کھانے اور پینے سے اجتناب کرو اور خبردار! ایسا نہ ہو کہ خواہشِ نفس تمھیں اس فضل سے روک دے جو کتاب میں مقدر کیا گیا ہے۔“ ②

مطلب یہ ہوا کہ وہ طلوعِ آفتاب سے لے کر غروبِ آفتاب تک جو چاہیں کریں، بلکہ مباشرت میں بھی کوئی ممانعت نہیں، صرف اس دورانیے میں کھانے پینے سے اجتناب کرنا ہے۔ بہائی کتابوں میں اس سے زائد کچھ نہیں۔ حسین علی نے کئی جگہ روزوں کا تذکرہ کیا ہے، لیکن سحری، افطاری کے دوران میں مباشرت اور اس طرح کے دیگر احکام بیان نہیں کیے، اس سلسلے میں اس کا بیٹا عباس آفندی اور اس کا نواسہ شوقی آفندی بھی خاموش ہیں تو پھر روزہ کیا ہوا اور اس کا فائدہ کیا ہے؟

انھوں نے محض اسلام اور دیگر آسمانی مذاہب کی دیکھا دیکھی روزے کا ذکر کر دیا ہے، لیکن اس کے حدود و قیود متعین نہیں کیے یا پھر محض ہوس پرستوں اور شہوت کے

① ”لوح کاظم“ للمازندراني و ”خزینة حدود و أحکام“ (ص: ٣٦).

② ”خزینة حدود و أحکام“ (ص: ٤٩).

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بندوں کو اپنی طرف مائل کرنے کے لیے عمداً ان احکام کو خالی چھوڑ دیا ہے اور ان کو فسق و فجور اور لذت و لطف سے منع نہیں کیا، پھر اس کی فرضیت بھی نماز کی طرح ہی ہے۔ مسافر، مریض، حاملہ، حائضہ، دودھ پلانے والی، محنتِ شاقہ کرنے والے اور ستر سال سے زیادہ عمر کے بوڑھوں کو روزہ معاف ہے۔ تو روزہ کس پر باقی رہے گا؟ لوگ تو مسافر، مریض، تھکے ہوئے اور بوڑھے ہوتے ہی ہیں؟

"مسافر، مریض، حاملہ، مرضع (دودھ پلانے والی) پر روزہ رکھنے کی پابندی نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انھیں معاف کر دیا ہے، یقیناً وہ غالب اور وہاب ہے۔"[1]

"بدن ٹوٹا ہوا ہو، سستی چھائی ہو تو نماز اور روزہ جائز نہیں۔ یہ اللہ کا پہلا اور آخری حکم ہے۔"[2]

کتاب "اقدس" میں ہے:

"جس کے بدن میں مرض یا ضعیفی کی وجہ سے کمزوری ہو، اللہ نے اسے اپنے فضل سے معاف کر دیا ہے، وہی غفور و رحیم ہے۔"[3]

"اللہ نے عورتوں کو حیض کے ایام میں نماز اور روزہ معاف کر دیا ہے۔"[4]

اس پر مستزاد جو انسان سخت اور بڑے کاموں میں مشغول ہو، اس کو بھی روزہ معاف ہے۔ ایک سائل نے پوچھا:

"جو اہم امور اور سخت محنت کے کاموں میں مشغول ہوں، کیا ان پر روزہ ہے؟"

---

① "الأقدس" (الفقرة: ٤٤).

② "خزينة حدود و أحكام" (ص: ٣٧).

③ "الأقدس" (الفقرة: ٣٤).

④ أيضاً (الفقرة: ٣٦).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس نے جواب دیا:

”مذکورہ اشخاص سے روزہ اٹھا لیا گیا ہے۔“[1]

اگر روزہ شیرازی اور حسین علی کی (سالگرہ اور بعثت علی میں شیرازی کی نبوت کے اعلان کا دن) کے دن آ جائے تو نہیں رکھا جائے گا۔

”رسالہ سوال جواب“ میں ہے: ”اگر جشن سالگرہ یا بعثت روزوں میں کسی دن آ جائے تو اس دن روزہ نہیں رکھنا ہوگا۔“[2]

یہ اس قوم کے نزدیک روزوں کی اصلیت ہے اور یہ ان کی وہ کالی سیاہ شریعت ہے جس کو لے کر وہ روشن جبین اسلامی شریعت کا مقابلہ کرتے ہیں!

﴿هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۚ أَفَلَا تَتَفَكَّرُونَ﴾ [الأنعام: ٥٠]

”کہہ کیا اندھا اور دیکھنے والا برابر ہوتے ہیں؟ تو کیا تم غور نہیں کرتے؟“

بہائیت میں زکات:

زکات کا قصہ بڑا مختصر ہے، جھوٹے نبیوں اور دجالوں نے جب نئی شریعتیں اختراع کرنے کا سوچا تو اس وقت ان کا سب سے بڑا مقصد اور نصب العین اسلام کی مخالفت کرنا تھا، کیوں کہ وہ روز اول سے کافروں اور مشرکوں کے حلق میں کانٹا بن کر چبھ رہا تھا، جو نگالے نہ نگلے اور اُگالے نہ اُگلے۔

رسولِ مجاہد، رسولِ قائد اور رسولِ بہادر حضرت محمد مصطفی احمدِ مجتبیٰ ﷺ نے ایک اللہ کی توحید کا پرچم بلند کر کے اور دینِ عدل و انصاف اور شریعتِ رحمت و احسان کو سر بلند کر کے ان کی آنکھوں سے نیند اُچک لی اور ان کی زندگیاں مکدر ہو گئیں۔ کتنے

---

[1] "خزينة حدود و أحكام" فصل الذين لا صوم عليهم (ص: ٤٦).

[2] "رسالة سؤال جواب" لعباس آفندي نقلا عن الخزينة (ص: ٤٩).

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جھوٹوں، مکاروں اور دجالوں نے آپ جیسی شریعت پیش کرنے کا دعویٰ کر کے آپ ﷺ کا راستہ روکنے کی کوشش کی، مگر سب کو منہ کی کھائی پڑی۔ اس شیطان حسین علی کو دیکھیے جس نے اسلام کی نقل اتارنا چاہی، مگر ہر قدم پر ناکام ہوا۔

چنانچہ اس نے بہائیوں پر اسی طرح زکاۃ واجب کی جس طرح وہ اسلام میں ہے۔ زکات کے متعلق لکھتا ہے:

"تم پر فرض کیا گیا ہے کہ اپنی غذائی اجناس اور دیگر ایسی ہی اشیا کو زکات ادا کر کے پاک کرو، یہ وہ حکم ہے جو منزلِ آیات نے اس لوح منیع میں دیا ہے۔"①

زکات کب فرض ہوتی ہے؟ اس کا نصاب کیا ہے اور اس کے مصارف کیا ہیں؟ اس باب میں عالمگیریت کا دعویٰ کرنے والی بہائی شریعت خاموش ہے۔ جب حسین علی سے اس سے متعلق پوچھا گیا تو اس نے جواب دیا:

"اگر اللہ کی مشیت اور اس کا ارادہ ہوگا تو ہم بہت جلد تمھارے لیے زکات کے نصاب کی تفصیل بیان کریں گے۔ یقیناً وہ اپنے علم سے جو چاہتا ہے، تفصیل سے بیان کرتا ہے، بلاشبہہ وہ علام اور حکیم ہے۔"②

یہ "علام اور حکیم" بہر حال اس کی تفاصیل اور نصاب بیان نہیں کر سکا، کیوں کہ "نقل را عقل باید" اور بہائیت کا یہ دروغ باف اس نعمتِ عقل سے محروم ہے، ورنہ ہدایت دے کر گمراہی کیوں خریدتا اور عار اور نار کو نیکی اور جنت پر کیوں ترجیح دیتا؟

تاہم ایک محقق کو بہائیوں کی کسی کتاب میں زکاتِ کی تفصیل نہیں ملتی، اس

① "الأقدس" (الفقرة: ٣٥٠).

② أيضاً (الفقرة: ٣٥١).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب میں انھوں نے یہ بات کہہ کر چپ سادھ لی ہے:

"اسی طرح ہم نے زکات کے بارے میں حکم دیا ہے کہ تم اس کی پیروی کرو جو قرآن میں نازل ہوا ہے۔"①

اسلام کے بارے میں سطحی معلومات رکھنے والے محقق کو بھی معلوم ہے کہ زکات کا نصاب اور مکمل تفاصیل سنت میں بیان ہوئی ہے، قرآن میں نہیں، لیکن چونکہ اس کی تفاصیل بیان کرنا ہمارے "ممدوح" کے بس کی بات نہیں تھی تو اس نے بہائیوں کو قرآن سے رجوع کا حکم دے دیا، حالانکہ دوسری طرف اس نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ اس کا "نامعقول"، "بے ہودہ" اور "دلغتی کلام" جو اس کی کتاب اقدس کی صورت میں ہے، (نعوذ باللہ) قرآن کا ناسخ ہے، مگر اس دیوانے کو اتنا علم بھی نہیں کہ وہ "قرآن" سے رجوع کا حکم دے رہا ہے، لیکن اس میں زکات کی تفاصیل موجود نہیں۔ زکات کی تفاصیل تو سنتِ نبویہ میں موجود ہیں، اگر قرآن میں موجود بھی ہوں تو "خاکش بدہن" اس منسوخ سے رجوع کا حکم کیوں؟

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم
رحمن لائبریری
Cell:
03334554050
0303-4807363 حافظ عبداللہ عزیز

یہ لوگ کس طرح سمجھ سکتے ہیں:

﴿فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً وَ اَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ﴾ [الرعد: ١٧]

"پھر جو جھاگ ہے سو بے کار چلا جاتا ہے اور رہی وہ چیز جو لوگوں کو نفع دیتی ہے، سو زمین میں رہ جاتی ہے۔ اسی طرح اللہ مثالیں بیان کرتا ہے۔"

مزید برآں بہائیوں کی جو مجلس زکات اکٹھی کرتی ہے جسے وہ "بیت العدل" کا نام دیتے ہیں، وہ حسین علی کے مرنے کے پون صدی کے بعد تشکیل دی گئی، اس

① "لوح زین المقربین" للمازندراني.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وقت تک بہائیوں سے زکات اکٹھی نہیں کی جاتی تھی، پھر 1962ء میں جب اس کی تشکیل ہوئی تو اس وقت سے لے کر آج تک بھی اس مجلس نے زکات اکٹھا کرنے کا کام نہیں کیا۔ کیا اس کو دین کہتے ہیں؟

حج:

حج ان کے نزدیک بغداد میں اس گھر کا قصد کرنے کا نام ہے، جہاں حسین علی نے قیام کیا تھا، اور شیراز کے اس گھر کی زیارت ہے جہاں باب محمد علی شیرازی سکونت پذیر تھا۔

''حج بغداد میں بیتِ اعظم اور شیراز میں بیتِ نقطہ (شیرازی) کا قصد ہے۔''①

یہ مردوں پر فرض ہے عورتوں پر نہیں، حالانکہ وہ مساواتِ مرد و زن کا نعرہ لگاتے ہیں۔ حسین علی کہتا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ تم میں سے جو استطاعت رکھتا ہے، وہ بیتِ مبارک کا حج ادا کرے، اللہ نے اپنی رحمت کے طور پر عورتوں کو اس سے معافی دے دی ہے۔ درحقیقت وہی مُعطی (دینے والا) اور وہاب ہے۔''②

ان دونوں گھروں کا حج کرنے کا بھی وقت مقرر کیا گیا ہے نہ دونوں میں سے کسی ایک کو فضیلت ہی دی گئی ہے، بلکہ کہا گیا ہے:

''حاجی کو جو نزدیک پڑتا ہو، اسی کا حج کر لے۔''③

---

① "رسالة سؤال و جواب" و "خزينة حدود و أحكام" الباب الخامس في حج البيت (ص: ٦٨).

② "الأقدس" للمازندراني (الفقرة: ٦٨).

③ "رسالة سؤال و جواب" نقلاً عن "خزينة حدود أحكام" (ص: ٦٨).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتاب اقدس یا کسی کتاب میں حج کے طریقے اور وقت کی کوئی تفصیل نہیں ملتی۔

بہائیوں کا کعبہ:

طرفہ تماشا تو یہ ہے کہ ان دونوں گھروں کا کوئی نشان نہیں ملتا، وہ گھر جس میں شیرازی امامت گزیں رہا، اس کو ایرانی حکومت نے مسمار کر دیا تھا اور بغداد کا گھر بھی ان کی ملکیت میں نہیں رہا، جہاں حسین علی رہا تھا۔ سید حسنی نے بغداد میں ان کے کعبے کی دلچسپ روئیداد لکھی ہے جو اختصار کے ساتھ پیشِ خدمت ہے:

> ''مرزا حسین علی 8 اپریل 1853ء کو عراق پہنچا اور کئی گھروں میں ٹھہرا، پھر آخر کار محلہ شیخ بشار کا ایک گھر اس کی قرار گاہ ٹھہری، وہاں وہ رہا۔ آخر اپریل 1863ء میں عراق سے آستانہ نکالے جانے تک مقیم رہا۔ یہ گھر عراق کا ایک امیر آدمی مرزا ہادی جوہری کی ملکیت تھا، جس کی عراق اور اس کے اطراف میں وسیع جائیداد تھی۔ اس کی اولاد اور وارثوں میں مرزا موسیٰ بڑا تھا جس نے یہ بہائی دین قبول کر لیا اور وہ حسین علی کا معاون بن گیا۔''

جب یہ مرزا ہادی فوت ہوا تو اس کے ترکے اور جائیداد کی تقسیم میں اس کے وارثوں میں بڑا اختلاف ہوا۔ آخر میں سارا مقدمہ حسین علی مازندرانی کے سامنے پیش کیا گیا۔

حسین علی نے اپنے بیٹے عباس کو یہ جھگڑا نپٹانے اور ان کے درمیان صلح کروانے کا ٹارگٹ دیا۔ ان میں صلح ہو گئی اور معاملہ کا تصفیہ ہو گیا تو مرزا ہادی کے بیٹے موسیٰ نے اس کی مصالحانہ کوششوں اور معاملے ختم کروانے میں کردار ادا کرنے پر خوش ہوتے ہوئے اس کو وہ گھر بلا قیمت اور بطور تحفہ پیش کیا جس میں وہ رہا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حسین علی نے بہرحال اس بات کو بنیاد بناتے ہوئے کہا: "یہ گھر دنیا کی ملتوں کی طواف گاہ بنے گا۔" اس کی کچھ واجبی سی قیمت اس کو ادا کر کے یہ اس سے لے لیا۔ اس طرح بغداد میں کرخ کے مقام اور محلہ شیخ بشار پر واقع مرزا ہادی جواہری کا یہ گھر بہائیوں کی ملکیت میں چلا گیا اور ان کا کعبہ مقدس اور مقام حج بن گیا۔ یہ علاحدہ بات ہے کہ مرزا موسیٰ کے وارثوں نے اپنے مورث کی وفات کے بعد غبن اور فراڈ کا دعویٰ دائر کر دیا۔ اس کے بیٹے عباس آفندی کے زمانے میں بھی یہ اعتراضات تسلسل کے ساتھ ہوتے رہے تو اس نے وراثوں کو کچھ دے دلا کر راضی کرنے کا حکم دیا۔

جب حسین علی کو عراق سے آستانہ جلا وطن کیا گیا تو اس وقت بہائیوں کا یہ کعبہ بہائیوں کی نگرانی میں دے دیا گیا، لیکن اس کی رہبری اس کے نام پر تہ کی گئی، کیوں کہ اس وقت عراق میں اس کا کوئی انتظام نہیں تھا۔ بہائی دور دراز سے اس کی زیارت کے لیے آتے اور اس سے برکت حاصل کرتے۔ تقریباً 1900ء کی بات ہے، یعنی عراق میں عثمانی حکومت کے بالکل اواخر میں، ایک عراقی نے اس گھر کی ملکیت کا دعویٰ کر دیا اور پہلی عالمی جنگ 1914ء تا 1918ء کے بعد یہ گھر تباہ و برباد ہو گیا تو عبدالبہاء عباس آفندی نے جو اس وقت عکا میں مقیم تھا، اس گھر کو اس کے پہلے نقشے کے مطابق دوبارہ تعمیر کرنے کا حکم دیا۔ بہائیوں نے اس حکم کی تعمیل میں اس گھر کو کسی طرح کی تبدیلی کیے بغیر اسی طرح دوبارہ تعمیر کر دیا، جس طرح وہ پہلے تھا، جب مسلمانوں نے اس تعمیر کو دیکھا تو محسوس کیا کہ یہ ایسے ملک میں بہائیت کے احیا کے سبب بن سکتا ہے، جہاں اس مذہب کو قبول نہیں کیا جاتا تو انھوں نے حکومت کی توجہ اس طرف کروائی کہ یہ گھر بہائیوں کی ملکیت نہیں، ان کو یہاں اپنے دینی شعائر قائم کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرخ کے معززین نے بغداد کے جعفری قاضی کی عدالت میں اس گھر کے نگران محمد حسین کے گم ہونے یا فوت ہونے اور اپنے پیچھے کوئی وارث نہ چھوڑنے کی بنا پر کسی کو اس گھر کا نگران مقرر کرنے کے لیے درخواست دی، بہائیوں نے اس شخص کو اس گھر کا نگران اور خادم مقرر کیا تھا۔

قاضی نے مئی 1921ء کے اواخر میں اس گھر کی نگرانی اور سرپرستی کے لیے اس نامعلوم منزل کے مسافر اور گم شدہ شخص کا ایک نائب متعین کر دیا اور بہائیوں کو اس میں تصرف کرنے سے روک دیا۔

بہائی اس فیصلے پر خوش نہ ہوئے اور انھوں نے اپیل کورٹ میں اپیل کر دی کہ غائب اور گم شدہ کا وکیل اور نائب متعین کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ گھر کو خالی کروا لیا جائے اور بہائیوں کو وہاں سے بے دخل کر دیا جائے، اپیل کورٹ نے اس جج کا فیصلہ کالعدم کر دیا اور بہائیوں کو اپنا کعبہ دوبارہ مل گیا۔

کچھ عرصہ بعد لیلیٰ نامی ایک خاتون محمد حسین کتنی کی وارث نکل آئی اور اس نے اس گھر پر اپنا حق ثابت کرنے کے لیے کرخ کے کچھ نیک اور اچھی شہرت کے حامل افراد سے مدد طلب کی، انھوں نے اس شرط پر مدد کرنا قبول کی کہ اگر وہ گھر اس کو مل جائے تو وہ اس کو وقف کر دے گی۔

یہ لیلیٰ فوت ہو گئی تو جواد کاب اور اس کی بہن بہیّہ اس کے وارث بنے اور انھوں نے گھر کی ملکیت کا دعویٰ کر دیا اور نسب اور ملکیت کے ثبوت کے لیے گواہ بھی پیش کیے تو جج نے 23 نومبر 1921ء کو دعویٰ کرنے والوں کے حق میں فیصلہ دے دیا۔

اسی سال اگست کے مہینے میں شاہ فیصل اول عراق کا بادشاہ بنا تو یورپ اور امریکا کے کونے کونے سے بغداد میں برطانوی سفیر کو بہائیوں کے معاملے میں دخل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اندازی دینے کے لیے ٹیلی گرام آنا شروع ہو گئے۔ بادشاہ اس صورتِ حال سے حواس باختہ ہو گیا اور اس نے شیعہ کو ناراض نہ کرنا چاہا، اس لیے گھر کو خالی کروانے اور چابیاں حکومت کے پاس محفوظ کروانے کا حکم دیا، تاکہ امن قائم رہے۔

آخر کار بہت سے نشیب و فراز کے بعد، جن کی تفصیل باعثِ طوالت ہوگی۔ ''بہائی کعبہ'' اوقاف کی تحویل میں چلا گیا اور ''امام بارگاہ'' قرار پایا۔ جہاں فرائض کی ادائی شروع ہو گئی۔

بہائیوں نے اس ''عمارت'' کو واپس لینے کے لیے نیشن لیگ (اقوامِ متحدہ) کا دروازہ کھٹکھٹایا، اس وقت عراق برطانیہ کی طرف سے نمایندہ حکومت کے ماتحت تھا اور ہر گروہ اپنے کسی بھی مسئلے میں اس ادارے سے رجوع کا حق رکھتا تھا۔

نیشن لیگ کی متعلقہ کمیٹی نے بہائیوں کی درخواست پر غور کیا اور ایک بل پیش کیا، جس کے موجب برطانی نمایندہ حکومت سے استغاثہ کرنے والے فریقوں کو راضی کرنے کے لیے عراقی حکومت کے ساتھ مذاکرات کرنے میں کردار ادا کرنے کی استدعا کی گئی۔ اس کے بعد عراقی حکومت اور نیشن لیگ کے مابین براہِ راست مکالمہ ہوا، مگر نتیجہ خیز ثابت نہ ہوا۔ آج بھی یہ گھر امام بارگاہ ہے، جہاں شیعہ اپنے مذہبی فرائض سرانجام دیتے ہیں۔[1]

اس کے بعد عراق میں شاہی حکومت کی تبدیلی کے ساتھ ہی عراقی حکومت نے عراق میں بہائیوں کی سرگرمیوں پر پابندی عائد کر دی۔ ان کی مجلسوں اور محفلوں کو تحلیل کر دیا گیا اور سرزمینِ عراق میں ہر طرح بہائی تنظیم سازی پر پابندی لگا دی۔

اس گھر کی پہلی حالت برقرار ہو گئی اور بہائیوں کو اس میں داخل ہونے، بلکہ

---

[1] ''البابیون والبھائیون'' للسید عبد الرزاق الحسني (ص: ٦٢۔٦٥).

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اس کے قریب پھٹکنے سے بھی روک دیا گیا، کیوں کہ ان کی یہود نوازی اور صیہونیت پسندی کھل چکی تھی، اس طرح بہائیوں کا کوئی نام ونشان باقی نہ رہا۔

یہ ان کے قبلے کی کہانی تھی اور حج کی حقیقت جو ان کی دیگر بنائی گئی عبادتوں کی طرح ایک بے معنی عبادت اور دینِ قیم اسلام کے مخالف ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کو ناکام ونامراد کر کے ان کے نامعقول عقائد اور پھسپھسے افکار وخیالات کا پردہ چاک کر دیا۔

﴿وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ﴾ [البقرۃ: ۱۴۴]

''اور اللہ اس سے ہرگز غافل نہیں جو وہ کر رہے ہیں۔''

بہائی مذہب میں صفائی اور طہارت:

بہائی مذہب میں طہارت ونظافت بھی انتہائی نامعقول اصول پر مشتمل ہے، ان کے نزدیک منی اور پیشاب جیسی وہ تمام اشیا بھی پاک ہیں جو تمام ادیان میں نجس سمجھی جاتی ہیں۔

حسین علی کہتا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے نطفے کے پانی پر طہارت کا حکم لگایا ہے، یہ اس کی طرف سے مخلوق پر رحمت ہے۔''①

(یعنی نطفے کا پانی نجس نہیں ہے) بہائیوں کے نزدیک منی بھی طاہر ہے اور دیگر نجس چیزیں بھی۔ حسین علی عمومی انداز میں کہتا ہے:

''اس طرح ہر چیز سے (وہ گندی ہو یا پلید) اور دیگر ملتوں سے بھی طہارت کا حکم اٹھا دیا گیا ہے، یہ اللہ کی طرف سے تحفہ ہے۔ وہ غفور اور

① ''الأقدس'' (الفقرۃ: ۱۵۸)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کریم ہے۔"①

حسین علی نے اپنے پیروکاروں کو ہر ہفتے میں ایک مرتبہ نہانے، گرمیوں میں روزانہ ایک مرتبہ پاؤں دھونے اور سردیوں میں تین دن بعد پاؤں دھونے کا حکم دیا:

"تم پر فرض کیا گیا ہے کہ اپنے ناخنوں کو تراشو اور ہر ہفتے اتنے پانی میں داخل ہو کر نہاؤ جو تمھارے جسموں کو چھپا لے اور ان چیزوں سے اپنے بدنوں کو صاف کرو، جو تم پہلے بھی استعمال کرتے ہو۔"②

باقی دنوں میں: "گرمیوں میں روزانہ اپنے پاؤں دھو اور سردیوں میں تین دن بعد۔"③

چہرے اور ہاتھوں کی کوئی اہمیت نہ ہوئی؟

یہ نجاست پسندی اور گندگی اختیار کرنے کا حکم محض گندی یورپی قوموں کو خوش کرنے کے لیے ہے جو پانی سے اس طرح بھاگتی ہیں، جس طرح شیر سے، ورنہ آسمانی شریعتیں تو ساری ہی تقریباً طہارت اور نظافت کے مسائل پر متفق ہیں، لیکن یہ شریعت چونکہ لوگوں کی خواہشات کو مدنظر رکھ کر بنائی گئی ہے اور ان کے لیے بدکاریوں اور قباحتوں کی راہیں کھولنے اور محاسن کے دروازے بند کرنے کے لیے بنائی گئی ہے، اس لیے اس میں اس طرح کے احکام کا ہونا عجب نہیں۔

دوسری طرف یہ بھی دیکھیے:

"اگر کسی شخص کے لباس میں آلودگی نظر آئی ہو تو اس کی دعا اللہ کے حضور قبول نہیں ہوگی، ملائے اعلیٰ اس سے اجتناب کریں گے، آپ گل اور

① "الأقدس" (الفقرة ١٦١).

② أيضاً (الفقرة: ٢٢٨).

③ أيضاً (الفقرة: ٢٣٠).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خالص عطر استعمال کرو، یقیناً یہ بات اللہ نے ابتدا سے پسند کی ہے، جس کی کوئی ابتدا نہیں۔'' (1)

ایک طرف انتہا پسندی ہو تو دوسری طرف بھی اتنی ہی شدت پسندی، اعتدال نام کی کوئی چیز ہی نہیں، یہی اس خانہ ساز شریعت کی رکاکت، نامعقولیت اور پوچ ہونے کی دلیل ہے۔ مزید دیکھیے بہائیت مظاہر پر بڑی توجہ دیتی ہے، لیکن باطن کو درخور اعتنا نہیں سمجھتی، جب کہ تمام ادیان روح اور باطن کی بالیدگی اور تطہیر پر زیادہ توجہ مرکوز رکھتے ہیں، کیوں کہ اگر باطن صاف اور روشن ہو گیا تو ظاہر بھی اس کے عکس سے چمک اٹھے گا، لیکن یہاں تو الٹی گنگا بہتی ہے!

کوئی ان عقل کے دشمنوں سے پوچھے کہ پیشاب اور منی زیادہ گندی چیزیں ہیں یا چادر پر لگا ہوا غبار کہ جو دعا کی قبولیت میں رکاوٹ ہے؟ کیا یہ میل اور غبار بھی نطفے کے پانی، بول و براز، خون، مردار خنزیر اور دیگر خبائث کے ساتھ بحرِ طہارت میں غوطہ زن ہو کر پاک صاف ہو گئی ہے جن کے متعلق حضرت کا ارشاد ہے:

''درحقیقت رضوان کے پہلے ہی دن جب ہم نے تمام مخلوق پر اپنے اسمائے حسنیٰ اور صفات علیا کے ساتھ تجلی کی تو تمام اشیا کو بحرِ طہارت میں غوطہ دے دیا، یہ میرے اس فضل کی علامت ہے جو تمام عالمین کو محیط ہے۔'' (2)

جب سب کچھ بحرِ طہارت میں ڈھل چکا ہے تو پہلی صورت میں آبِ گل اور عطر استعمال کرنے کا حکم دینا تکلفِ محض نہیں کہ ہر ایک کو ان کے استعمال کا پابند بنا دیا جائے، یہ تو تکلیف مالا یطاق ہوئی؟

---

(1) أیضاً (الفقرة: ١٦٤، ١٦٥).

(2) أیضاً (الفقرة: ١٦٢).

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

پہلے حکم میں اتنی آسانی ہے کہ وہ ہر ایک کے بس میں ہے، لیکن دوسرا اتنا مشکل ہے کہ سارے تو کجا خال خال لوگ بھی اس طرح کے تعیشات افورڈ نہیں کر سکتے۔

یہ تناقض یہاں ہی نہیں پایا جاتا، بلکہ بہائیت کے تمام احکام کا طرۂ امتیاز ہے۔ قدس میں غسل کے طریقوں، غسل خانوں اور ان کی ایسی تفاصیل درج ہیں کہ ایک صاحبِ ذوق کو اس سے گھن آتی ہے۔ دوسری طرف دیکھیے نماز، زکات، روزہ اور حج کے اعمال طریقوں اور کیفیات کی کوئی تفصیل نہیں ملتی، لیکن ایرانی حمامات کا ایسا تذکرہ ہے کہ پڑھتے پڑھتے اس سے گندی بو اٹھنے لگتی ہے، رب العالمین تو ایک طرف رہا عوام الناس بھی ایسی باتیں منہ سے نکالتے وقت ہزار مرتبہ سوچتے ہیں۔

اس کتاب میں ایسی چیزوں کی تفصیل بیان کی گئی ہے جن کی تفصیل کی قطعاً حاجت نہیں تھی اور جن بنیادی احکام کی تفصیلات ذکر کرنے کی ضرورت تھی، ان کی طرف اشارہ بھی نہیں کیا گیا، صرف یہی نہیں بلکہ حسین علی کی دوسری کتابوں اور اس کے بیٹے اور خلیفہ عباس آفندی کی کتابوں میں بھی ان کا تذکرہ نہیں ملتا۔

بہائی دین میں توحید کا تصور:

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جتنے انبیا اور رسول مبعوث کیے، ان سب کی تبلیغ کا مرکزی نقطہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذاتی اور صفاتی توحید کی دعوت تھی۔

اگر اس پہلو سے بہائی دین کا مطالعہ کیا جائے تو صاف نظر آتا ہے کہ اس دین کی دعوت تمام انبیا کی دعوت کے عکس اور خلاف ہے۔ یہ دین شرکِ محض، خالص بت پرستی اور مطلقاً توحید کی نفی کی دعوت دیتا ہے، ان کتابوں میں جابجا، وثنیت، تناسخ (آواگون) حلول، شرک، غیر اللہ کی عبادت اور غیر اللہ سے فریاد طلبی کا تذکرہ ملتا ہے۔ اس کی تفصیل کچھ گزر چکی ہے اور کچھ آئندہ آئے گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مناسب معلوم ہوتا ہے یہاں اللہ تعالیٰ اور اس کی ذات و صفات کے حوالے سے ان کی تعلیمات کا کچھ تذکرہ ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ کے متعلق عقیدۂ بہائیت: وہ ربانی، کینونی (ساختیاتی / وجودی) ہے:

صمدانی (بے نیاز) حقیقت ہے، وہ اپنی ذات سے بسر (راز) اپنی صفات میں فخر، اپنی حقیقت و شناخت میں مجرد محض، اسما اور صفات سے مبرا، اس کی ذات ازل سے تھی اور رہے گی، ہر نام سے پاک، ہر صفت سے منزہ، جواہر اسما کو اس کی بارگاہِ اقدس میں کوئی دخل نہیں اور اس کی ملکوت عزت میں لطائفِ صفات کے لیے کوئی راہ نہیں۔ [1]

اس کا مطلب ہوا اللہ تعالیٰ ''عدمِ محض'' ہے، کیوں کہ مجردِ محض (جو ہر طرح کے نام اور صفت سے خالی ہو) کا خارج میں کوئی وجود نہیں۔ وہ جلتی پر تیل ڈالتے ہوئے کہتے ہیں: ''اس کا کوئی نام ہے نہ صفت۔''

جس کا نام نہ ہو صفت، وہ کیا ہو گا؟ قرآن تو کہتا ہے اس کے نام بھی ہیں اور صفات بھی:

﴿وَ لِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا وَ ذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْۤ اَسْمَآئِهٖ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ [الأعراف: ١٨٠]

''اور سب سے اچھے نام اللہ ہی کے ہیں، سو اسے ان کے ساتھ پکارو اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے ناموں کے بارے میں سیدھے راستے سے

---

[1] "مكاتيب عبد البهاء" (ص: ١٣٣) و "اشراقات" (ص: ١١٣) نقلاً عن كتاب الوكيل "البهائية".

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنتے ہیں، انھیں جلد ہی اس کا بدلہ دیا جائے گا جو وہ کیا کرتے تھے۔"

نیز فرمایا:

﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾

[الحشر: ۲۲۔۲۴]

"وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، ہر چھپی اور کھلی چیز کو جاننے والا ہے، وہی بے حد رحم والا، نہایت مہربان ہے۔ وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بادشاہ ہے، نہایت پاک، سلامتی والا، امن دینے والا، نگہبان، سب پر غالب، اپنی مرضی چلانے والا، بے حد بڑائی والا ہے، پاک ہے اللہ اس سے جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔ وہ اللہ ہے، جو خاکہ بنانے والا، گھڑنے ڈھالنے والا، صورت بنا دینے والا، سب اچھے نام اسی کے ہیں، اس کی تسبیح ہر وہ چیز کرتی ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہی سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے۔"

مزید فرمایا:

﴿لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ﴾ [الشوریٰ: ۱۱]

"اس کی مثل کوئی چیز نہیں اور وہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ دیکھنے والا ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہائی خود ساختہ صوفیوں، اتحاد وحلول کے قائلین اور جہمیہ کے چبائے ہوئے لقمے دوبارہ چبا کر اگل رہے ہیں، ان میں اتنی عقل تو ہے نہیں کہ صحیح غلط کی پرکھ کر سکیں۔

ان کی یہ بات صوفی قاشانی سے چرائی ہوئی ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے متعلق کہا:

"وہ اپنی ذات کی حیثیت سے اسما اور صفات سے منزا ہے، اس کی کوئی صفت، کوئی نام اور کوئی علامت نہیں۔"[1]

حسین علی مازندرانی کہتا ہے:

"برہان سے ثابت ہوتا ہے اس کو صفات کے ساتھ یاد کیا جاتا ہے نہ اذکار کے ساتھ، وہ ازل سے مخلوق کے ادراک اور بندوں کی معرفت سے مقدس اور منزا ہے۔"[2]

یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ چونکہ حقیقت الٰہی مجرد محض ہے، اس لیے مجردِ محض کا کوئی ہیکل ہونا ضروری ہے جس میں وہ مجسم ہو اور دیکھا اور پہچانا جا سکے۔ اس ہیکل (وجود) کو وہ "نقطہ" یا "نقطہ اولیٰ" (پہلا نقطہ) کہتے ہیں۔

اس کے بقول:

"لوگ اس بلند ذات کو اس وقت تک دیکھ سکتے ہیں نہ اپنے کانوں سے سن سکتے ہیں اور نہ پہچان سکتے ہیں، جب تک وہ ان کے سامنے ایک دیکھے جانے والے ہیکل میں تجلی اور ظہور نہ کرے اور ان کے ساتھ بشری زبان میں بات نہ کرے۔"[3]

---

[1] "شرح فصوص الحكم" للقاشاني (ص:١٠).

[2] "اشراقات" (ص: ١١١).

[3] "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ٢٠٩).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی عقیدے کی بنا پر حسین علی کے استاد اور ان کو جہنم کی راہ پر لگانے والے باب شیرازی کا قول ہے:

"آدم علیہ السلام سے لے کر محمد ﷺ تک تمام ظہورات میں مظہر مشیت نقطہ ہی تھا۔"[1]

اور یہ نقطہ بھی شیرازی تھا:

"میں نوح کے دنوں نوح علیہ السلام، ابراہیم علیہ السلام کے زمانے میں ابراہیم علیہ السلام اور محمد ﷺ کے عہد میں محمد تھا...۔"[2]

اس کے بعد یہ فاتر العقل انسان "نقطہ" بن گیا، وہ اپنے متعلق لکھتا ہے:

"میرے ہیکل میں اسی کا ہیکل اور میرے جمال میں اسی کا جمال نظر آتا ہے۔"[3]

انسانی ہیکل میں حقیقت الٰہیہ کے تجسد کے بعد انھوں نے اس کی صفات بھی متعین کی ہیں اور نام بھی۔ گلپایگانی لکھتا ہے:

"پہلی مرتبہ اور مقام میں اللہ کا علم، حکمت، قوت، قدرت، اقتدار، عظمت، وحدانیت، یکتائی، ارادہ، مشیت، جمال، جلال، فضل، کمال، رحمت اور مہربانیاں ظاہر ہوتی ہیں، کتاب میں نازل ہونے والے تمام الٰہی ناموں کا وہ مسمّٰی ہے۔"[4]

بہائیت میں توحید کے تصور کی اس بحث کو سمیٹنے سے پہلے اس نقطے کی وضاحت

---

[1] الباب السادس عشر من الواحد الثالث من "البيان" الفارسي.

[2] "التراث اليوناني" (ص: ۲۳۷) ط عربي.

[3] "سورة الهيكل" للمازندراني و أيضا "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ٥٠).

[4] "الحجج البهية" للجلبايجاني (ص: ٢٥).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضروری ہے کہ بہائیوں کے نزدیک متعدد الٰہوں اور معبودوں کا ہونا توحید کے منافی نہیں۔ گلپایگانی کی یہ بات پہلے گزر چکی ہے کہ تعدد آلہہ (متعدد خدا) ذاتِ الٰہی کی وحدت کے منافی نہیں۔"[1]

عباس آفندی لکھتا ہے:

"وہی فائض (جاری) فیض (صدور) اور مستفیض، مجلی (تجلی کرنے والا) تجلی اور متجلی علیہ (جس پر تجلی کا ظہور ہوا) روشن ہونے والا، روشنی اور روشنی قبول کرنے والا ہے، موسیٰ کے دور میں یہ ظہور خدا موسیٰ کی شکل میں ہوا اور ذریعہ "آگ" تھی۔ عیسیٰ کے دور میں یہ رشتہ باپ اور بیٹے کی صورت میں ظاہر ہوا اور واسطہ "روح القدس" تھا، محمدی دور میں رب رسول کی شکل میں ظاہر ہوا اور واسطہ "جبرئیل" تھا۔ یہی جوہر توحید، یکتائی کی حقیقت اور بے نقش و خالص تقدیس ہے۔"[2]

عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق لکھتا ہے:

"عیسیٰ کی حقیقت جو اللہ کا کلمہ ہے، ذات و صفات کی حیثیت سے کائنات پر مقدم ہے۔"[3]

گلپایگانی عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کہتا ہے:

"عیسیٰ کی حقیقت یہ ہے کہ اس کی دو طبیعتیں اور دو مشیتیں (ارادے) ہیں ایک لاہوت کی مشیت، دوسری ناسوت کی مشیت، یعنی الوہیت اور بشریت۔"[4]

---

① أيضاً (ص: ۱۹۱) وانظر أيضاً مقال "المازندراني ودعواه".

② "مكاتيب عبد البهاء" (ص: ۱۱۰).

③ "مفاوضات عبد البهاء" (ص: ۸٤).

④ "الفرائد" (ص: ۱۷۹) للجلبايجاني.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زیادہ واضح الفاظ میں لکھتے ہیں:

''عیسیٰ جس کو عیسائیوں نے اس کا ظہور سمجھا، حقیقت میں اللہ کا ظہور ہے، انھوں نے ان کے چہرے میں اللہ کا چہرہ دیکھا اور ان کے منہ سے اللہ کی آواز سنی۔''[1]

اس بنیاد پر بہاء اللہ مازندرانی کی بھی عیسائیوں کے نزدیک حضرت عیسیٰ کی طرح دو حیثیتیں تھیں:

''بشریت اور الوہیت کی دونوں حیثیتوں سے فرق کرنے والی حدود متعین کرنا ممکن نہیں۔''[2]

بہاء اللہ کے متعلق بہائیوں کا عقیدہ ہے:

''اس کا ظہور (حسین علی کا ظہور) مستقل شکل میں اللہ کا ظہور ہے۔''[3]

اللہ تعالیٰ اور توحیدِ باری تعالیٰ کے متعلق یہ ان کے عقائد و نظریات ہیں اور یہ وہی باتیں ہیں جو ان سے پہلے کافروں نے کہی ہیں:

﴿يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَبْلُ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ﴾ [التوبۃ: ۳۰]

''وہ ان لوگوں کی نقل اتارتے ہیں جنھوں نے ان سے پہلے کفر کیا۔ اللہ انھیں مارے، کدھر بہکائے جا رہے ہیں۔''

خدائے بزرگ و برحق نے اپنی کتابِ محکم میں فرمایا ہے:

﴿وَقَالَ اللَّهُ لَا تَتَّخِذُوا إِلَٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۖ إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ فَإِيَّايَ

---

[1] "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ۲۱۰).

[2] أيضاً (ص: ۵۱).

[3] مجلة "كوكب هند" البهائية (ص: ۲۹) نمرة ٦ ج ٦ الصادرة يونيو ۱۹۲۸م.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

فَارْهَبُوْنِ﴾ [النحل:٥١]

”اور اللہ نے فرمایا تم دو معبود مت بناؤ، وہ تو صرف ایک ہی معبود ہے، سو مجھی سے پس تم ڈرو۔“

بہائیت میں رسالت و نبوت کا تصور:

نبوت اور رسالت کے حوالے سے بہائی عقائد کا خلاصہ خود حسین علی مازندرانی کے الفاظ میں حسبِ ذیل ہے:

”مشارق الہیہ کے روشن سورجوں کے کئی مقامات ہیں، جن میں سے ایک مقام توحید اور رتبہ تفرید ہے اور دوسرا مقام مقامِ تفصیل، پیدایش اور انسانی حدود ہے، اس مقام میں ان میں سے ہر ایک کے لیے ایک مخصوص ہیکل، مقرر امر، خاص ظہور اور مخصوص و متعین حدود ہیں، ان میں سے ہر ایک کا خاص نام اور خاص صفات ہیں، ان کو نئی اور جدید شریعت کا حکم دیا جاتا ہے، مقامِ توحید اور بلندی تجرید میں ربوبیت، الوہیت اور اُحدیت محضہ وجود کے جواہر پر بولے جانے والے نام ہیں، کیوں کہ یہ سب اللہ کے ظہور کے عرش پر ساکن ہیں ... اگر مظاہر کلیہ سے یہ سنا جائے: ”میں ہی اللہ ہوں“ تو بے شک بلا شک سچ اور حق ہے، کیوں کہ ان کے ظہور، ناموں اور صفات کے ساتھ زمین پر اللہ کا ظہور اس کے نام اور صفات ظاہر ہوتے ہیں ... اسی طرح یہ کہیں: ”ہم اللہ کے بندے ہیں“ تو یہ بھی ثابت اور ظاہر ہے، کیوں کہ وہ عبودیت اور بندگی کے آخری رتبے میں ظاہر ہوتے ہیں۔“[1]

[1] ”بہاء اللہ و العصر الجدید“ (ص: ٤٧) وما بعد.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

انبیا اور رسول یا بہائی الفاظ میں ”مظاہر“ کب آتے ہیں؟ اسلمنت اس کا جواب دیتے ہوئے لکھتا ہے:

”جب لوگوں کی روحانی زندگی زوال کا شکار ہو جائے اور ان میں اخلاقی بگاڑ پیدا ہو جائے تو عجیب ترین اور گہرے ترین مردوں میں سے ایک رسول ظاہر ہوتا ہے وہ اکیلا ساری دنیا کے سامنے اس طرح کھڑا ہو جاتا ہے گویا وہ اکیلا بینا ہو اور باقی سب نابینے۔“①

بہائیوں کے عقیدے کے مطابق وحی اور رسالت کا سلسلہ منقطع نہیں ہوتا:

”محمد ﷺ کے بعد وحی کے منقطع ہو جانے کی بات حقیقی دنیا میں کوئی سند نہیں رکھتی۔“②

”یہ بندے احدیت کے مظاہر کے ظہور کے ناممکن ہونے کے قائل نہیں اگر کسی نے یہ بات کہی ہو تو اس میں اور ان لوگوں میں کیا فرق رہ جائے گا جو کہتے ہیں: اللہ کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں۔“③

کیسی تضاد بیانی ہے کہ ان ساری باتوں کے ساتھ یہ بھی کہتے ہیں کہ حسین علی کے بعد ایک ہزار سال تک کوئی رسول نہیں آئے گا، اس کا کہنا ہے:

”جس نے پورے ایک ہزار مکمل ہونے سے پہلے کسی امر (دین) کا دعویٰ کیا، وہ کذاب اور افترا پرداز ہے، جو اس آیت کی کوئی باطنی تفسیر یا تاویل کرے گا، وہ اللہ کی رحمت سے محروم ہو گا۔“④

---

① ”بہاء اللہ والعصر الجدید“ (ص: ۸).

② ”البهائية“ (ص: ۲۱) ط القاهرة.

③ ”الرسالة السلطانية“ للمازندراني المدرجة في كتاب ”مقالة سائح“ لابن المازندراني (ص: ۹۵)

④ ”الأقدس“ للمازندراني.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

یہاں کوئی من چلا پوچھ سکتا ہے کہ کیا اس ہزار سالہ مختصر دورانیے میں "اللہ کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں؟"

دراصل تناقض و تضاد اور ابہام کے عقائد کا خاصا ہے۔

آخرت کے معاملات:

یہ اعتقادی اور زندگی سے تعلق رکھنے والے معاملات کے متعلق ان کے عقائد کا مختصر ذکر تھا، جہاں تک عذاب قبر، قیامت، مرنے کے بعد اٹھنے، حشر نشر، حساب کتاب، جزا سزا اور جنت دوزخ جیسے آخرت سے تعلق رکھنے والے مقامات اور مراحل ہیں ان کے متعلق بہائی دین مکمل خاموش ہے۔ ان امور کے متعلق محقق کو ان کی کتابوں سے کوئی مواد نہیں ملتا۔

بہائیوں کے نزدیک مرنے کے بعد کیا ہوگا؟ عمل کیوں ہے اور اس کا نتیجہ کیا ہوگا؟ بہائیت میں ان سوالوں کا کوئی جواب نہیں، ان کی اور ان کے متعلق ساری کتابیں پڑھ جائیے، اس حوالے سے کچھ نہیں ملے گا اگر کچھ ملے گا۔ تو فقط مکمل نفی اور طویل خاموشی! صرف عقائد اور ایمانیات ہی تشنۂ لب نہیں، بلکہ احکام اور اہم اور ضروری مسائل بھی خاموشی کی نذر ہیں۔

احکام و معاملات:

حسین علی نے اپنی کتاب "اقدس" میں زنا کے حکم اور سزا کی بات تو کی ہے، مگر جب اغلام بازی پر پہنچا تو مضحکہ خیز انداز میں اس کا حکم اور سزا بیان کرنے سے خاموشی اختیار کی:

"تمھارے لیے اپنے باپوں کی بیویوں سے شادی کرنا منع ہے، ہمیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لڑکوں کے موضوع پر احکام کے ذکر سے بھی حیا آتی ہے۔"[1]

کیا کسی دین میں اس طرح کی کوئی مثال ملتی ہے کہ اغلام بازی جیسے قبیح اور غیر فطری جرم کی سزا اور حکم بیان کرنے سے خاموشی اختیار کی جائے، جس میں مشرق اور مغرب کی اکثر قومیں علانیہ یا خفیہ طور پر ملوث ہیں؟ پھر حیا کس بات سے ہے؟ کیا یہ کہنے سے کہ لواطت حرام ہے، اس کے مرتکب پر یہ حد لاگو کی جائے اور اس کو یہ سزا دی جائے؟ اس کج فطرت انسان کو اپنے مخالفین مسلمانوں اور غیر مسلمانوں کو تو گندگی اور اخلاق سے گری ہوئی گالیاں دینے سے حیا نہیں آئی، لیکن ایک جرم کا نام لینے سے شرم محسوس ہوتی ہے؟

کیا عقل و منطق میں اس بات کی کوئی شنوائی ہے کہ قبیح چیز کو ذکر کرنا اور اس کا حکم بیان کرنا اخلاقی پستی ٹھہرے؟!

کیا کوئی "حضرت صاحب" سے پوچھنے کی جسارت کرے گا کہ ان کو اپنے جوانی کے وہ رنگین دن یاد کرتے ہوئے شرم نہیں آتی جو مخلص بابیوں کی معیت میں گزرے؟

بہائی مذہب میں محرمات:[2]

بہائی مذہب میں "محرمات" کی کوئی تفصیل بھی مذکور نہیں، ان کی تعلیمات اور کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آدمی پر صرف اپنے باپ کی بیوی حرام ہے، باقی سارے جہان کی عورتیں حلال ہیں، جن میں بہنیں، خالائیں، پھوپھیاں، رضاعی مائیں، اوپر تک مائیں، نیچے تک بیٹیاں، اوپر نیچے تک بھتیجیاں، بھانجیاں، سب شامل

---

[1] "الأقدس" (الفقرۃ ۲۵۴).

[2] وہ عورتیں جن سے شرعاً نکاح کرنا حرام ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ اس باب میں کتاب ''اقدس'' کی عبارت بالکل صریح ہے، جس میں صرف باپوں کی بیویوں کی تحریم پر اکتفا کیا گیا ہے۔ ''اقدس'' کے الفاظ ہیں:

''تمھارے لیے اپنے باپوں کی بیویوں سے رشتۂ ازدواج قائم کرنا منع ہے۔''[1]

اس سے کوئی یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ کتاب ''اقدس'' میں اگر محرمات کی تفصیل مذکور نہیں تو بہائیوں کی دوسری کتابوں میں مذکور ہوگی، ایسا قطعاً نہیں، اول سے لے کر آخر تک بہائیوں کی تمام کتابوں میں، بشمول کتب حسین علی، عباس آفندی اور شوقی آفندی، کسی جگہ باپ کی بیویوں کے علاوہ دیگر عورتوں سے نکاح کی حرمت بیان نہیں ہوئی۔

کیا کوئی بہائی یہ چیلنج قبول کرتے ہوئے اپنی کتابوں سے ثابت کر سکتا ہے کہ بہائی بیٹیوں، بہنوں، ماؤں کی ماؤں، پھوپھیوں، خالاؤں، پوتیوں، بھتیجیوں اور بھانجیوں سے نکاح کرنا حرام کہتے ہیں؟![2]

کیا اس سے بڑھ کر یہ نہیں کہ بہائیوں نے دیگر محرمات کا ذکر سہواً چھوڑا ہے، بلکہ اباحیت پسند مجوسی مذہب ''مزدکیت'' کے ساتھ مکمل مشابہت کے اظہار کے لیے قصداً چھوڑا ہے، جس میں بہنوں بیٹیوں کے درمیان کوئی تمیز روا نہیں رکھی جاتی۔ دلیل یہ ہے کہ عبدالبہاء عباس علی سے رشتے داروں سے شادی کے متعلق کئی مرتبہ

---

[1] "الأقدس" للمازندراني (الفقرة: ٢٣٥) و"خزينة حدود و أحكام" (ص: ١٨٦).

[2] کتاب ''اقدس'' کی اس محولہ بالا آیت پر یہ نوٹ مرقوم ہے: ''اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ خاندان میں دوسری عورتوں سے ازدواج کی اجازت ہے، حضرت بہاء اللہ فرماتے ہیں: یہ ذمے داری بیت العدل پر عائد ہوتی ہے کہ وہ رشتے داروں سے ازدواج کی حلت یا حرمت کے بارے میں قانون سازی کرے۔ حضرت عبدالبہاء نے تحریر فرمایا ہے کہ شادی کرنے والے جوڑے کے درمیان جتنا دور کا خونی رشتہ ہوگا، اتنا ہی بہتر ہوگا۔'' (کتاب ''اقدس'' (صفحہ: 229) اول ایڈیشن 1997ء، بہائی پبلشنگ ٹرسٹ، پاکستان)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پوچھا گیا مگر وہ جواب دینے سے کتراتا رہا، جب جواب دینے پر مجبور ہو گیا تو بڑی بے شرمی سے کہہ دیا:

”اقارب سے نکاح حرام نہیں، کیوں کہ بہائی اقلیت میں ہیں اور کمزور ہیں، جب بہائیت مضبوط ہو جائے گی اور ان کی تعداد بڑھ جائے گی، اس وقت اقارب کے درمیان نکاح بہت کم ہو جائے گا۔“ ①

بہائی نبی کی طرف سے یہ توجیہ پیش کرنا اس بات کی روشن دلیل ہے کہ بہائیوں کے نزدیک بھائی کا بہن سے اور باپ کا بیٹی سے اور دیگر اقارب سے نکاح کرنا جائز ہے، کیوں کہ ان کی تعداد تھوڑی ہے اور لوگ ان سے نفرت کرتے ہیں۔

دراصل یہ وحشی یورپین قوموں کی خوش نودی حاصل کرنے کے لیے تھا، جہاں بھائی کا بہن سے شادی کرنا قانوناً جائز ہے اور بیٹیوں اور ماؤں کے ساتھ سرِعام بدکاری کرنا معاشرتی طور پر روا ہے، اس لیے انھوں نے لواطت کے حکم کی وضاحت اور تصریح نہیں کی، تاکہ بہائیت ہم جنس پرستوں میں بھی قبولیت حاصل کرے۔

اوپر ہم نے عبدالبہاء کی ایک عبارت نقل کی ہے، اس سے بھی صریح اور زیادہ واضح عبارت ذیل میں نقل کی جاتی ہے:

”ایک شخص نے سوال کیا تو اس نے جواب میں کہا: اے بہاء اللہ کے بندے! تو نے محرمات کے طبقات کی بابت پوچھا ہے کوئی حرام نہیں مگر وہ کتاب (اقدس) میں بیان کر دیا گیا ہے، بیت العدل کی تشکیل تک یہی حکم جاری رہے گا اور اس دن تک متفرق مسائل کی وضاحت نہیں کی جائے گی۔“ ②

---

① ”مکاتیب عبد البہاء“ (ص: ۳۷۰) ج ۳ و ”خزینۃ حدود و احکام“ (ص: ۱۸۶).

② ”لوح فریدلي“ للعباس نقلاً عن ”خزینۃ حدود و أحکام“ (ص: ۱۸۶) ”باب حکم الزواج من الاقارب“.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

"وہ اقارب جن کا بیان نص (عبارتِ کتاب) میں نہیں ہوا، ان کے بارے میں "بیت العدل" فیصلہ کرے گا (جو حسین علی کی ہلاکت کے پون صدی بعد وجود میں آیا) بیت العدل جس کو اس وقت طبعی تقاضوں اور انسانی طبیعتوں کے مطابق مناسب دیکھے گا، وہی قطعی فیصلہ اور حکمِ الٰہی ہوگا۔"①

کیا اس عبارت کے بعد بھی کوئی شک اور ابہام باقی رہ جاتا ہے جو محتاجِ بیان ہو؟ اس سے معلوم ہو جانا چاہیے کہ بہائیت کافروں اور فاجروں کی انگلیوں پر ناچ رہی ہے، جس میں اخلاقی قیود سے آزاد، حیاباختہ، اباحیت پسند اور ہوس زدہ طبیعتوں کے لیے دین کے نام پر عیش و لطف کا سامان وافر موجود ہے۔

یہ بھی قابلِ التفات امر ہے کہ "بیت العدل" 1962ء تک وجود میں نہیں آیا تھا اور اس کی تشکیل سے لے کر آج تک اس حوالے سے کوئی فیصلہ جاری نہیں ہوا اور ابھی تک حسین علی، عباس آفندی اور شوقی آفندی کی وہی تعلیم جاری ہے۔ لوگوں کو اپنے گھر والوں اور باہر ہر کسی کے ساتھ منہ کالا کرنے کی اجازت ہے، خدا ایسے بے غیرتوں اور درندوں سے محفوظ رکھے جو دل کے اندھے ہیں:

﴿فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَٰكِن تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ﴾ [الحج: ٤٦]

"پس بے شک قصہ یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتی اور وہ دل اندھے ہوتے ہیں جو سینوں میں ہیں۔"

زنا اور ایک سے زیادہ شادیاں:

ان کے مذہب میں دو سے زیادہ شادیاں کرنا حرام ہے:

① أیضاً (ص: ١٨٥، ١٨٦).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اللہ نے تم پر نکاح فرض کیا ہے، دو سے تجاوز کرنے سے بچو۔"①

ایک روایت میں تعدد مطلق حرام ہے، عبدالبہاء محترمہ آنسہ روز برگ کے نام اپنے خط میں لکھتا ہے:

"تعدد کتاب اقدس کی نص کی رو سے ممنوع ہے، کیوں کہ اس کے لیے ایسی شرط رکھی گئی ہے، جس کا وجود پذیر ہونا ناممکن ہے۔"②

اس نے ڈاکٹر داود کے نام اپنے خط میں تحریر کیا ہے:

"تعدد کے لیے عدل کرنا شرط ہے اور عدل کسی صورت متحقق نہیں ہو سکتا، اس کا مطلب ہوا دوسری شادی کے لیے جو شرط رکھی گئی ہے، وہ ناممکن ہے۔"③

"اس شرط کا وجود ناممکن ہے، اس لیے ایک وقت میں دو شادیاں جائز نہیں۔"④

حلال طریقے سے اور مکمل حقوق و فرائض سمیت تو دوسری یا تیسری بیوی رکھنا حرام ہے، مگر غیر اخلاقی طریقے اور حقوق و واجبات کے بندھن سے آزاد ہو کر ناجائز تعلق قائم کرنا جائز ہے۔ ارشاد ہے:

"اپنی خدمت کے لیے کنواری خادمہ رکھنا جائز ہے۔"⑤

یہ ہے ان کی حقیقت اور اصلیت، یہ دنیا میں دین کے نام پر فحاشی، بے حیائی اور بدکاری کو فروغ دینا چاہتے ہیں۔

---

① "الأقدس" للمازندراني (الفقرة: ١٤٢).

② "مكاتيب عبد البهاء" نقلا عن "خزينة حدود و أحكام" (ص: ١٨٦).

③ کوئی پوچھ سکتا ہے کہ خدائے بہائیت حسین علی نے ایسی مہمل اور بے فائدہ شرط لگائی ہی کیوں؟ باپ کو وہ بات معلوم نہ ہو سکی جو بیٹے کو معلوم ہو گئی تو کیا ان کا نبی ان کے رب سے زیادہ ذہین اور سمجھ دار ٹھہرا؟

④ "خزينة حدود و أحكام" (ص: ١٧٧).

⑤ "الأقدس" (الفقرة: ١٤٢).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہاں مشرقی ممالک میں جب لوگ سنتے ہیں کہ شکاگو، مونٹی کارلو، پیرس، لندن، ہالینڈ اور دیگر یورپی ممالک میں اتنے لوگ بہائیت قبول کر چکے ہیں تو تعجب کرتے ہیں، مگر مجھے یہ سن کر کبھی حیرانی نہیں ہوئی، کیوں کہ وہ اکیلا دین اور شریعت ہے جو دستور اور قانون کے سائے تلے لوگوں کے لیے ان برائیوں کو جائز کرتا ہے، اور اس قانون میں یورپی ممالک کے رائج قانون کو کوئی دخل نہیں۔

کتنی عجیب بات ہے کہ بہائی یہ بات فخر سے کہتے ہیں کہ وہ (اصلاً رافضی ہونے کے باوجود) نکاحِ متعہ سے منع کرتے ہیں، اس سے قطع نظر کہ اس سلسلے میں حسین علی سے کوئی حکم منقول نہیں، اس سے روکنے اور حرام کہنے کا کیا فائدہ جب وہ نکاح کے بغیر ہی چاہے وہ نکاحِ متعہ کی طرح کا نام اور شکل کا نکاح ہی ہو، علی الاعلان زنا کرنا حلال کرتے ہیں۔ نکاحِ متعہ کے قائلین شیعہ تو زنا اور بدکاروں کے لیے حیلوں سے کام لیتے ہیں اور اس کو نکاح کا نام دے کر اس کے لیے کچھ شرائط متعین کرتے ہیں، مگر بہائیوں نے تو تمام تکلفات اور ظاہر شکلوں کو بھی ختم کر دیا ہے، جس کے پاس مال ہو، اس کے لیے حرام حلال ہو جاتا ہے اور عورتوں کے ساتھ عیش کرنا جائز۔

یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ کنواری کا تذکرہ نکاح، بلکہ متعہ کے ضمن اور سیاق ہی میں ہوا ہے، تاکہ کوئی یہ نہ کہے کہ اس سے صرف خدمت [1] مراد ہے اور وہ

---

[1] کتاب ''اقدس'' میں اس فقرے پر یہ نوٹ لکھا ہوا ہے:

''کسی بھی ملازم رکھنے والے کو اپنی کنواری ملازمہ کے ساتھ جنسی استحقاق حاصل نہیں، وہ جس وقت چاہے اسے خاوند پسند کرنے کی اجازت ہے، کیوں کہ خواتین کی خرید و فروخت ممنوع ہے۔''

''اس آیت میں جس خدمت کا ذکر کیا گیا ہے، وہ ایسی ہو جو ملازموں کا کوئی بھی دوسرا طبقہ خواہ وہ جوان ہو یا عمر رسیدہ، اجرت کے عوض میں سرانجام دیتا ہو۔''

(کتاب ''اقدس'' (ص: 209، نوٹ نمبر 90)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بات نہیں جو آپ نے کہی ہے، یہاں ہم وہ پوری عبارت نقل کرتے ہیں، تاکہ بات صاف ہو جائے۔

حسین علی نکاح اور طلاق کے مسائل بیان کرتے ہوئے کہتا ہے:

"اللہ نے تمھیں ازدواج کا حکم دیا ہے، خبردار! تم دو سے زیادہ بیویاں نہ کرنا، جو شخص اللہ کی کنیزوں میں سے ایک ہی بیوی پر قناعت کرتا ہے تو وہ اور اس کی بیوی دونوں امن و سکون سے رہیں گے، اگر کوئی شخص دوشیزہ کو ملازم رکھ لے تو اسے اس کی اجازت ہے، قلم سے حق و انصاف کے ساتھ اسی طرح حکم لکھا گیا ہے، اے لوگو! شادی کرو، تاکہ تم میں سے وہ پیدا ہو جو میرے بندوں کے درمیان میرا ذکر کرے، یہ تمھارے لیے میرا حکم ہے، اسے مضبوطی سے پکڑو اور اس کو اپنا مددگار بناؤ۔"[1]

وہ پیرا جس میں کنواری (دوشیزہ) کو ملازم اور خادمہ رکھنے کا ذکر ہے، ایک ہی پیرا ہے، پہلے اس نے نکاح کے وجوب اور دو سے زیادہ سے گریز کا ذکر کیا ہے، اس کے فوراً بعد نکاح کے بغیر کنواری سے خدمت لینے کا ذکر کیا ہے اور "لا بأس" (کوئی حرج نہیں) کہہ کر اس کا جواز بیان کیا ہے، پھر اس پیرے کے بعد نو سطریں نکاح اور طلاق کے احکام پر ہی مرتکز ہیں، ان دونوں کے علاوہ کوئی تیسری بات زیرِ بحث نہیں لائی گئی، جس سے یہ مفہوم نکلتا ہے کہ نکاح کے ساتھ دو سے تجاوز جائز نہیں، مگر نکاح کے بغیر "اجرت" کے عوض کی کوئی حد نہیں اور اس میں کوئی حرج نہیں۔ کیسا یہ رنگیلا دین ہے؟

﴿وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ﴾ [الرعد: ۳۳]

"اور جسے اللہ گمراہ کر دے پھر اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔"

[1] "الأقدس" (الفقرۃ: ۱۴۲۔۱۴۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہائی دین میں زنا کس کو سمجھا جاتا ہے؟ اگر بہائی تعلیمات کی روشنی میں اس کا جواب تلاش کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے وہ زنا اس کو شمار کرتے ہیں جس میں ایک فریق راضی نہ ہو، یا وہ عوض اور بدل کے بغیر ہو، آزاد معاشروں میں بھی اسی کو زنا سمجھا جاتا ہے، جو رضا مندی کے بغیر ہو۔

اگر کوئی بہائی رضا مندی یا عوض کے بغیر زنا کرے تو اس کی سزا کیا ہوگی؟ اس کی کوئی سزا نہیں ہوگی، بلکہ اس سے اجرت وصول کی جائے گی، کیوں کہ اجرت کے ساتھ برائی اچھائی بن جاتی ہے۔

حسین علی لکھتا ہے:

"اللہ نے ہر زانی مرد اور عورت کے لیے بیت العدل میں دیت ادا کرنے کا حکم دیا ہے، جو سونے کے نو مثقال (32.775 گرام) ہیں۔"[1]

ان عزتوں کے بیوپاریوں کو دیکھیں، ان کے نزدیک عزت کی قیمت کیا ہے اور کس طرح وہ علانیہ سودا کرتے ہیں۔ یہ کنوارے لڑکی لڑکے یا غیر شادی شدہ مرد عورت کی بدکاری کی قیمت ہے، اگر وہ دونوں شادی شدہ ہوں تو دونوں پر قطعاً کوئی سزا عائد نہیں ہوتی۔

بہائی نبی عبدالبہاء کہتا ہے:

"یہ حکم غیر شادی شدہ مرد و عورت کے متعلق ہے، شادی شدہ پر کوئی حکم نہیں، مگر یہ کہ اعضائے بیت العدل ان کو کوئی سزا دے دیں۔"[2]

مزید کہتا ہے:

"زنا کی سزا ساری دنیا میں کہیں رائج اور نافذ نہیں، بلکہ وہ زنا پر اعتراض

---

① "الأقدس" (الفقرة: ۱۱۷).

② "مکاتیب عبد البهاء" نقلًا عن (خزينة حدود وأحكام» للخاوري البهائي (ص: ۳۹۱).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں نہ زانی ہی پر، ان کو لوگوں کے سامنے برا جا کر بھی پیش نہیں کرتے، تو ان کو سزا دینے کا کیا فائدہ؟ سزا کا مقصود تو تحقیر اور تذلیل کے سوا کچھ نہیں۔"[1]

کیا ان عزتوں کے سوداگروں میں سے کوئی بتا سکتا ہے کہ بیت العدل کی عدم موجودگی میں عزت لوٹنے کی اجرت کیا دینا ہوگی؟

باب شیرازی کے اس حکم:

"جو کسی کو غم زدہ کرے تو سونے کے انیس مثقال خرچ کرے، یہ جہانوں کے مولا کا حکم ہے۔"[2]

اور حسین علی کے اس حکم:

"اگر کوئی شخص ارادتا کسی کا گھر آگ لگا کر تباہ کر دے تو تم بھی اس کو جلا دو، اور اگر کوئی عمداً کسی کو قتل کرے تو تم بھی اس کو ہلاک کر دو، تم اللہ کے احکام کو قدرت و اقتدار کے ہاتھوں سے پکڑ لو اور جاہلوں کے طریقوں کو چھوڑ دو، اگر تم گھر جلانے والے یا قاتل کے لیے عمر قید کا حکم دو، تب بھی یہ کتاب اللہ کے احکام کے مطابق جائز ہے، وہ یقیناً جو چاہے اس کا حکم دینے کا اختیار رکھتا ہے۔"[3]

کے درمیان مناسبت ہے؟ وہ گھر جس کو دوبارہ بنانا ممکن ہوتا ہے، اس کو مسمار کرنے کی سزا جلانا یا حبس دائمی ہے مگر عزت کہ جو ایک مرتبہ لٹ جائے تو کسی قیمت پر دوبارہ نہیں مل سکتی، اس کو لوٹنے کی سزا محض سونے کے نو مثقال وہ بھی کچھ کے لیے

---

① "مکاتیب عبد البہاء" ج ۳ (ص: ۳۷۰).

② "الأقدس" (الفقرة: ۳۵۵).

③ "الأقدس" (الفقرة: ۱۴۰، ۱۴۱).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور کچھ کو "بیت العدل" کی عدم موجودگی میں وہ بھی معاف ہے۔

دینِ اسلام پر ایک نظر:

احکام میں تضاد اور عدمِ اعتدال بہائیت کی نمایاں خصوصیت ہے، اگر اس نظر سے اسلام کو دیکھا جائے تو دنیا میں اس کے علاوہ کوئی ایسا دین نہیں، جس کے احکام اس سے بڑھ کر اعتدال کی تصویر پیش کرتے ہوں۔

اسلام ان جرائم اور مقبوضات کی سزا میں شدت اختیار کرتا ہے، جن کا کوئی بدل ہو نہ انھیں واپس کیا جانا ہی ممکن ہو۔

مثلاً عزتوں کو لے لیجیے، اسلام نے مسلمانوں کو شریفانہ خصلتیں اور اعلیٰ اخلاقیات اختیار کرنے اور برائی، فحاشی، بدکرداری اور گناہوں سے اجتناب کا حکم دیا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَ يَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ وَ الْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ﴾

[النحل: ۹۰]

"بے شک اللہ عدل اور احسان اور قرابت والے کو دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور برائی اور سرکشی سے منع کرتا ہے، وہ تمھیں نصیحت کرتا ہے، تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔"

﴿وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا﴾ إلى ان قال: ﴿وَ لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَ سَآءَ سَبِيْلًا﴾ [بني إسرائيل: ۲۳۔۳۲]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اور تیرے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ سے اچھا سلوک کرو۔ اگر کبھی تیرے پاس دونوں میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ ہی جائیں تو ان دونوں کو "اف" مت کہہ اور نہ انھیں جھڑک اور ان سے بہت کرم والی بات کہہ..... اور زنا کے قریب نہ جاؤ، بے شک وہ ہمیشہ سے بڑی بے حیائی ہے اور برا راستہ ہے۔"

﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآىِٕهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآىِٕهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآىِٕهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ [النور: ٣٠، ٣١]

"مومن مردوں سے کہہ دے اپنی کچھ نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزہ ہے۔ بے شک اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے جو وہ کرتے ہیں۔ اور مومن عورتوں سے کہہ دے اپنی کچھ نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں مگر جو اس میں سے ظاہر ہو۔ اپنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں مگر اپنے خاوندوں کے لیے، یا اپنے باپوں، یا اپنے خاوندوں کے باپوں، یا اپنے بیٹوں، یا اپنے خاوندوں کے بیٹوں، یا اپنے بھائیوں، یا اپنے بھتیجوں، یا اپنے بھانجوں، یا اپنی عورتوں (کے لیے)، یا (ان کے لیے) جن کے مالک ان کے دائیں ہاتھ بنے ہیں، یا تابع رہنے والے مردوں کے لیے جو شہوت والے نہیں، یا ان لڑکوں کے لیے جو عورتوں کی پردے کی باتوں سے واقف نہیں ہوئے اور اپنے پاؤں (زمین پر) نہ ماریں، تاکہ ان کی وہ زینت معلوم ہو جو وہ چھپاتی ہیں اور تم سب اللہ کی طرف توبہ کرو اے مومنو! تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔"

﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۝ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ﴾ [المؤمنون: ۱۔۵]

"یقیناً کامیاب ہو گئے مومن۔ وہی جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں۔ اور وہی جو لغو کاموں سے منہ موڑنے والے ہیں۔ اور وہی جو زکات ادا کرنے والے ہیں۔ اور وہی جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔"

اسلام مسلمانوں کو لوگوں کی عزتوں کو موضوع گفتگو بنانے اور ان پر طعن کے تیر برسانے سے روکتا ہے، ارشاد ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ [النور: ۲۳]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"بے شک وہ لوگ جو پاک دامن، بے خبر مومن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں وہ دنیا اور آخرت میں لعنت کیے گئے ہیں اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔"

رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقعے پر فرمایا:

"تمھارے خون، مال اور عزتیں تم پر اس دن، اس مہینے اور اس شہر کی حرمت کی طرح عزیز ہیں۔"[1]

آپ ﷺ نے مسلمان کی مدد اور اس کی عزت کی حفاظت کرنے کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا:

"جو آدمی کسی آدمی کو ایسی جگہ چھوڑ دیتا ہے، جہاں اس کی عزت پامال ہو تو اللہ اس شخص کو ضرور ایسی جگہ پر (بے یار و مددگار) چھوڑ دیتا ہے جہاں اس کی نصرت کرنا لازمی ہوتا ہے۔"[2]

جو عزتوں سے کھلواڑ کرتا ہے، اس کی سزا رجم ہے، یا سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی، غیر شادی شدہ زانی کے متعلق آپ ﷺ کا فرمان ہے:

"اس کو سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کے لیے جلا وطن کر دیا جائے۔"[3]

ایک دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا:

"کنوارہ کنواری سے زنا کرے تو (اس کی سزا) سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے، شادی شدہ (مرد) شادی شدہ (عورت) سے زنا کرے

---

① رواه البخاري و مسلم والرواية الأولى لمسلم.

② رواه أبو داود.

③ رواه البخاري.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو اس کی سزا سو کوڑے اور رجم ہے۔"①

اغلام بازی کی سزا بیان کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا:

"تم جس کو قومِ لوط والا عمل کرتے دیکھو تو کرنے والے اور جس کے ساتھ کیا جا رہا ہو، دونوں کو قتل کر دو۔"②

تہمت پردازی اور قذف کی سزا اسّی کوڑے مقرر ہے، فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ﴾ [النور: ٤]

"اور وہ لوگ جو پاک دامن عورتوں پر تہمت لگائیں، پھر چار گواہ نہ لائیں تو انھیں اسّی (۸۰) کوڑے مارو اور ان کی کوئی گواہی کبھی قبول نہ کرو اور وہی نافرمان لوگ ہیں۔"

اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک تو عزتوں کی یہ قیمت ہے، لہٰذا:

﴿قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾ [البقرة: ٢٥٦]

"بلاشبہ ہدایت گمراہی سے صاف واضح ہو چکی، پھر جو کوئی باطل معبود کا انکار کرے اور اللہ پر ایمان لائے تو یقیناً اس نے مضبوط کڑے کو تھام لیا، جسے کسی صورت ٹوٹنا نہیں اور اللہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔"

① رواه مسلم.

② رواه الترمذي و ابن ماجه.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر کیا اس کی یہ بات معقولیت کا درجہ رکھتی ہے کہ ''جو کسی کا اراد تاً گھر جلائے، اس کو جلا دو'' حالانکہ انسانی جان کی قیمت اینٹ اور پتھر کے گھروں سے کہیں زیادہ ہے۔ اس سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسا حکم جاری کرنے والا شخص انسانی اقدار سے ناواقف اور دماغی خلل اور عدم توازن کا شکار ہے۔

خاوند تبدیل کرنا:

بہائیت نے ایسی عورت کو طلاق اور خلع کے بغیر خاوند بدلنے کا حکم دے کر، جس کا خاوند سفر پر چلا جائے، زنا کے اڈے اور قحبہ خانے کھول دیے ہیں۔ حسین علی کہتا ہے:

''اللہ نے یہ حکم دیا ہے کہ اس کے بندوں میں سے جو شخص سفر پر نکلنے کا ارادہ کرے وہ اپنی بیوی کے ساتھ وقت مقرر کرے کہ کب گھر واپس آئے گا، اگر وہ موعود وقت پر آ جائے اور وعدہ وفا کرے تو اس نے اپنے خدا کے حکم کی پیروی کی اور وہ قلم امر سے راست بازوں میں شمار کیا جائے گا، اگر دیر ہو جائے گا کوئی حقیقی عذر پیش ہو تو اس پر فرض ہوگا کہ اپنی بیوی کو اطلاع دے اور پھر اس کی طرف آنے کی انتہائی کوشش کرے، اگر یہ دونوں کام نہ ہو سکیں تو عورت کے لیے مناسب ہے کہ وہ نو مہینے[1] انتظار کرے اور اس کی تکمیل کے بعد اس کے لیے نیا خاوند کر لینے میں کوئی حرج نہیں۔''[2]

اس کا مطلب ہوا جس بیوی کا خاوند سفر پر جائے یا گم ہو جائے تو وہ تقریباً

---

① بہائیوں کے نزدیک مہینا انیس دنوں کا ہوتا ہے۔

② ''الاقدس'' (الفقرة: ۱۴۹، ۱۵۰).

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

پانچ مہینے بیس دن انتظار کر کے نیا خاوند کر سکتی ہے، اگر اس کا خاوند اس کو بتا دے کہ وہ زندہ ہے یا کسی مشکل میں پھنسا ہوا ہے، لیکن آ نہیں ہو سکتا یا اپنا پتا نہیں بتا سکتا تو پھر وہ کیا کرے؟ حسین علی کے الفاظ ہیں:

"اگر اس کے انتظار کے عرصے میں اس کی خاوند کی کوئی خبر آ جائے تو اسے معروف طریقہ اختیار کرنا چاہیے۔"[1]

وہ معروف طریقہ کیا ہے؟ وہ یہ ہے کہ اگر وہ اپنے خاوند کے ساتھ رہنا چاہتی ہو تو اختیار رکھتی ہے اور اگر خاوند بدلنا چاہتی ہو تو بدل بھی سکتی ہے، جس طرح لوح "زین المقربین" میں بیان ہوا ہے۔[2]

کیا اس سے بڑھ کر بھی کچھ ہو سکتا ہے؟

﴿فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ﴾ [الحشر: ٢]

"پس عبرت حاصل کرو اے آنکھوں والو!"

مہر:

حسین علی نے جو عجیب و غریب احکام جاری کیے ہیں، ان میں سے ایک حق مہر کے احکام ہیں، جن میں شہریوں اور دیہاتیوں کے مہر کی مقدار میں فرق رکھا گیا ہے، یہ وہ فرق ہے جو پہلوں کے ذہن میں آیا نہ بعد والوں کے دماغ میں گونجا، وہ دنیا کو نئی روشنی سے منور کرتے ہوئے کہتا ہے:

"مہر کی ادائیگی کے بغیر کوئی نکاح مکمل نہیں ہوتا تھا، شہروں کے باشندوں کے لیے انیس مثقال خالص سونا مہر مقرر کیا گیا ہے اور دیہات کے

---

[1] "الأقدس" (الفقرة: ١٥١).

[2] "لوح زين المقربين" للمازندراني بحواله "خزينة حدود و أحكام" (ص: ١٨٠) ط فارسي.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باشندوں کے لیے اتنی ہی مقدار چاندی مقرر ہے، جو کوئی اس رقم میں اضافہ کرنا چاہے تو اس کے لیے پچانوے مثقال کی حد سے تجاوز کرنا ممنوع ہے، یہ حکم عزت وشان کے ساتھ اسی طرح تحریر کیا گیا ہے۔"[1]

کیا اس سے بھی کوئی عجیب اور حیرت ناک بات ہو سکتی ہے؟ یہ تو ہر عام و خاص کو معلوم ہے کہ بہت سے دیہاتی بہت سے شہری باشندوں سے زیادہ امیر اور صاحب ثروت ہوتے ہیں، اور بسا اوقات کچھ ممالک میں معاملہ اس کے عکس بھی ہوتا ہے، اس لیے شہریوں اور دیہاتیوں میں فرق کرنے کے لیے یہ تقسیم بالکل لغو اور غیر معقول ہے، اگر تقسیم کرنی ضروری ہی تھی، تو یوں کہا جا سکتا تھا کہ امیر سونا دیں اور غریب چاندی۔

اس کا مطلب ہوا جس کے پاس نو مثقال سونا نہیں، وہ ہمیشہ کنوارہ ہی رہے گا، لہٰذا اس اعتبار سے یہ حکم ظلم اور تکلیف مالایطاق پر مبنی ہے اور تمام برحق آسمانی تعلیمات کے خلاف بھی ہے، رسول امین ﷺ نے غریب اور تنگدست کو یہاں تک اجازت دی ہے کہ وہ لوہے کی انگوٹھی بھی بطور مہر دے سکتا ہے۔[2] اور جس کے پاس لوہے کی انگوٹھی بھی نہ ہو، اگر وہ کچھ قرآنی سورتوں کا علم رکھتا ہو تو اپنی بیوی کو وہ علم سکھا کر بھی حق مہر ادا کر سکتا ہے۔[3]

یہ حکم کتنی ناانصافی پر مبنی ہے کہ دیہاتی اب بچی بھی اپنی بیوی کو مہر میں صرف چاندی دے گا! عدل کا تقاضا تو یہ تھا کہ اس کو خاوند کی مالی حالت پر چھوڑ دیا جاتا، مالدار اپنی طاقت کے مطابق دے اور غریب اپنی بساط کے مطابق، مگر یہاں تو عقل

---

① "الأقدس" للمازندراني (الفقرة: ١٤٧).

② متفق عليه.

③ أيضاً.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے اندھوں کا راج ہے، جن کی سماعت و بصارت پر پردے پڑے ہوئے ہیں۔

کھانے پینے کی اشیا اور لباس:

بہائی مذہب میں جس طرح دیگر احکام مبہم، مہمل، غیر معتدل اور نامعقول ہیں، کھانے پینے کی اشیا اور لباس کا معاملہ بھی ان سے کچھ مختلف نہیں، اس مذہب میں حلال و حرام کی کوئی وضاحت نہیں، نجاستوں اور خباثتوں کے حرام ہونے کا بھی کوئی اشارہ نہیں ملتا، بلکہ اس کے عکس ہر چیز حلال ہے، وہ مردار ہو، سیال خون ہو، خنزیر ہو یا دیگر پلید چیزیں۔ بہائی خدا حسین علی کہتا ہے:

"اسی طرح خدا نے اپنے حضور سے اپنی عنایت کے طور پر مختلف اشیا اور مختلف لوگوں کے "نجس ہونے" کا تصور ختم کر دیا ہے، یقیناً وہی غفور و کریم ہے، درحقیقت رضوان کے پہلے ہی دن جب ہم نے تمام مخلوق پر اپنے اسمائے حسنیٰ اور صفاتِ علیا کے ساتھ تجلی کی تو تمام اشیا کو بحرِ طہارت میں غوطہ دے دیا۔"[1]

اس لیے محقق کو ان کی فقہی، تبلیغی اور تعلیمی کتابوں میں ماکولات اور مشروبات (کھانے پینے کی اشیا) کا باب تو نہیں ملتا، البتہ سونے چاندی کے برتنوں کے جواز کا ذکر ضرور ملتا ہے۔ خاوری بہائی اور احکام کے موضوع پر دیگر لکھنے والے بہائیوں نے اپنی کتابوں میں ان برتنوں کے استعمال کے جواز کا باب باندھا ہے اور اس کے ذیل میں کتاب "اقدس" (انجس۔ پلید ترین۔) کی یہ عبارت درج کی ہے:

"جو سونے چاندی کے برتن استعمال کرنا چاہتا ہے اس کو اجازت ہے، خبردار! ایسا نہ ہو کہ کھانا کھاتے وقت تمھارے ہاتھ طشتریوں اور پیالوں

---

[1] "الأقدس" للمازندراني (الفقرة: ۱٦۱، ۱٦۲).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں موجود کھانے میں ڈوبیں، ایسی عادات اختیار کرو جو لطافت کے زیادہ قریب ہوں۔ درحقیقت اس کا ارادہ یہ ہے کہ وہ اپنی ملکوت ممتنع و منیع میں تم میں اہلِ رضوان کے آداب دیکھے۔"[1]

کیا یہ معقول ہے کہ برتن کا ذکر ہو مگر برتن میں رکھے گئے کھانوں کا تذکرہ نہ ہو، اگر کچھ چیزیں حرام تھیں تو ان کا بیان ضروری تھا، ذکر نہ ہونا یہ بتاتا ہے کہ تمام آسمانی شریعتوں کے عکس ان کے نزدیک ہر چیز حلال ہے وہ نجس ہو کہ پلید، نقصان دہ ہو یا مہلک آسمانی شریعتوں میں ہر خبیث چیز حرام ہے اور پاکیزہ حلال، حرام سے اجتناب کرنے اور حلال کمانے اور کھانے پر زور دیا جاتا ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب پر اپنے آخری نازل کردہ کلام میں فرمایا ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ﴾ [البقرة: ١٧٢]

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ان پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ جو ہم نے تمھیں عطا فرمائی ہیں اور اللہ کا شکر ادا کرو، اگر تم صرف اس کی عبادت کرتے ہو۔"

پہلے حلال کھانے کا ذکر ہوا ہے اور بعد میں عبادت کا اور یہی حکم اللہ کے رسولوں کو بھی ہے، ارشاد ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ﴾ [المؤمنون: ٥١]

---

[1] أيضاً (الفقرة: ١١١).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اے رسولو! پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ اور نیک عمل کرو، یقیناً میں اسے جو تم کرتے ہو، خوب جاننے والا ہوں۔"

دینِ حق اور دینِ خالد، اسلام نے اس پہلو پر خصوصی توجہ دی ہے، کیوں کہ گندی اور خبیث چیزیں انسان کے اندر خبث کی پرورش کرتی ہیں اور اس کو خالقِ کائنات اور مالکِ ارض وسما سے دور کر دیتی ہیں۔

پاکیزہ چیز انسان میں پاکیزگی کو جنم دیتی ہے اور اس کو اعلیٰ اخلاق اور شریفانہ خصائل کی قوت مہیا کرتی ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے سابقہ آسمانی کتابوں میں اپنے پیغمبر آخر الزمان کی خصوصی صفت یہ بیان کی ہے کہ وہ طیبات (پاکیزہ اشیا) کو حلال کرنے والا اور خبائث (گندی اشیا) کو حرام کرنے والا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَ يَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَ الْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَ اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ [الأعراف: ۱۵۷]

"وہ جو اس رسول کی پیروی کرتے ہیں، جو امی نبی ہے، جسے وہ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں، جو انھیں نیکی کا حکم دیتا ہے اور انھیں برائی سے روکتا ہے اور ان کے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کرتا ہے اور ان پر ناپاک چیزیں حرام کرتا ہے اور ان سے ان کا بوجھ اور طوق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اتارتا ہے جو ان پر پڑے ہوئے تھے۔ سو وہ لوگ جو اس پر ایمان لائے اور اسے قوت دی اور اس کی مدد کی اور اس نور کی پیروی کی جو اس کے ساتھ اتارا گیا وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔"

یہ نبی اُمی (فداہ روحي) ہمیشہ اپنے رب سے یہ دعا کیا کرتا تھا:

«اللهم اكفني بحلالك عن حرامك وأغنني بفضلك عمن سواك»[1]

"اے اللہ! مجھے اپنے حلال کے ساتھ حرام سے بے نیاز کردے اور اپنے فضل سے اپنے علاوہ ہر کسی سے مستغنی کردے۔"

انسان کے مزاج پر حلال کھانے کا بڑا گہرا اثر ہوتا ہے، لیکن بہائی مذہب نے اس سے مکمل اغماض برتا ہے اور ہر چیز کو اپنے "بحرِ طہارت" میں غسل دے کر پاک و پوتر کر دیا ہے، اس مذہب میں اسلام کے برخلاف سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا جائز ہے، اسلام نے تو امیروں کا تکبر توڑنے، خوشیوں میں ان کی بازی نکالنے اور فخر و مباہات کی کلاہ کج کرنے کے لیے یہ حکم دیا تھا۔

لباس کے معاملے میں بہائی مذہب میں یہ پیش رفت ہوئی ہے کہ اسلام نے جن کپڑوں اور لباسوں کو مردوں کے فخر کا سر نیچا کرنے اور ان سے ذلت و خواری اور نزاہت دور کرنے کے لیے جو مردانگی کے خلاف ہے اور انسان کو ذلت کا خوگر بنا دیتی ہے، ان پر حرام کیا، بہائیت نے ان کو حلال کر دیا اور اس کے عکس، اسلحہ اٹھانا حرام قرار دے دیا جو مردوں کا زیور ہے۔

حسین علی کا ارشاد سنیے:

[1] رواه الترمذي والبيهقي.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''تمھارے لیے سمور پہننا جائز ہے، جس طرح کہ تم خز وسنجاب (ریشم) اور دیگر جانوروں کی پوستین پہنتے ہو، اس کے استعمال کی ممانعت کا حکم قرآن مجید پر مبنی نہیں، بلکہ علما کے اشتباہ پر ہے، یقیناً وہی عزیز و علام ہے۔''[1]

اس کا مطلب ہوا کوئی چھوٹا ہو یا بڑا، مرد ہو یا عورت، مشرق کا باشندہ ہو یا مغرب کا بیٹا، ریشم کی جو قسم پہننا چاہے پہن سکتا ہے، عورتیں بھی ہر طرح کا کپڑا پہن سکتی ہیں، مختصر کپڑے پہنیں، سکرٹیں پہنیں یا برہنہ ہی گھومیں پھریں، بہائی مذہب میں کوئی پوچھنے والا نہیں۔

مرد بھی جو چاہیں پہنیں، جو چاہیں اتاریں، ان کے خدا کا کہنا ہے:

''ساتویں بشارت: لباس، ڈاڑھی کی کاٹ چھانٹ، یہ سب کچھ ہم نے بندوں کے اوپر چھوڑ دیا ہے، جو چاہیں اختیار کر سکتے ہیں، کچھ منع نہیں۔''[2]

کیا اس کے بعد بھی کسی کو شک ہو سکتا ہے کہ بہائیت نوآبادیاتی نظام کا جنا ہوا حرامی بچہ اور یہودیت کا خبیث کھیل ہے جو اعلیٰ اخلاقی اور روحانی اقدار، مشرقی روایات اور اسلامی اطوار کو تباہ کرنے، اباحیت، بے راہ روی، جنسی آزادی اور الحاد پھیلانے کے لیے میدان میں لایا گیا؟

خدا لگتی کہیے، کیا کوئی ایسا دین ہے جو تمام حدیں ختم کر دے، ہر لہو و لطف کو حلال کر دے اور چیزوں کو لوگوں کی صواب دید پر چھوڑ دے؟

---

[1] "الأقدس" (الفقرۃ: ۲۲).

[2] "لوح بشارات" للمازندراني (ص: ۲۴) و "تعزیۃ حدود و أحکام" (ص: ۱۹۱).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منبر اور کرسی کا استعمال:

بہائی مذہب کی نامعقولیت اور اسلام کے خلاف استعمار کا لگایا ہوا پودا ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ بانیٔ مذہب نے منبر پر چڑھنا منع قرار دیا ہے اور تخت پر رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھنے کا حکم دیا ہے:

"تمھیں منبروں پر چڑھنے سے منع کیا گیا ہے، تم میں سے جو اپنے رب کی آیات کی تلاوت کرنا چاہتا ہے وہ تخت پر رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھے اور اپنے رب اور جہانوں کے رب اللہ کا ذکر کرے۔"[1]

اس حکم میں اسلامی تعلیمات و روایات کی مخالفت، مغربی تہذیب کی اندھی تقلید اور اپنے انگریز اور روسی آقاؤں کی مشابہت کے سوا اور کون سی حکمت پنہاں ہے کہ بہائیت کی سب سے بڑی مذہبی کتاب میں اس فضول بات کا تذکرہ ہوا جو ان کے زعم میں تمام الٰہی دساتیر کی ناسخ ہے؟

حریتِ فکر کی مخاصمت:

بہائی مذہب تمام جھوٹے سچے زمینی اور آسمانی مذاہب میں سب سے زیادہ گھٹیا مذہب ہے، یہ عقل و فکر کا دشمن رائے کو دبانے والا اور ضمیر کو مردہ کرنے والا مذہب ہے۔ یہ علانیہ آزادیٔ فکر کا گلا گھونٹتا ہے، عقل کو بیوقوفی قرار دیتا ہے، انسانیت کو ظلم و زیادتی اختیار کرنے پر مجبور کرتا ہے، لوگوں کو ظالموں اور سرکشوں کے آگے جھکنے کی تعلیم دیتا ہے اور نبوتِ محمدی کی روشنی سے منور زمانے میں بھی انسانیت کو پتھر کے زمانے میں دھکیلنا چاہتا ہے، جب ظالموں اور جابروں کا حکم چلتا تھا۔

اسلام کی تعلیمات تو یہ ہیں:

---

[1] "الاقدس" (الفقرۃ: ۳۷۰)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ ”خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی فرمان برداری کرنا جائز نہیں۔“ ①

”حاکم اور محکوم کے درمیان کوئی فرق نہیں۔“

❁ ”لوگو! تمھارا رب واحد ہے، تمھارا باپ ایک ہے، تم سب آدم سے ہو اور آدم مٹی سے، لوگ کنگھی کے دندانوں کی طرح برابر ہیں۔“ ②

❁ ”تم سب بنو آدم ہو، اس نسبت میں سب برابر ہیں، کسی کو کسی پر فضیلتِ دین اور تقوے کے سوا کچھ نہیں۔“ ③

❁ ”عربی کو عجمی اور عجمی کو عربی اور اعلیٰ کو ادنیٰ پر کوئی فضیلت نہیں، مگر تقوے کے ساتھ۔“ ④

❁ ”بہترین جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے۔“ ⑤

❁ ”دین نصیحت ہے۔ پوچھا گیا: کس کے لیے؟ بتایا گیا: اللہ کے لیے، اس کے رسول کے لیے، مسلمانوں کے اماموں کے لیے اور عام مسلمانوں کے لیے۔“ ⑥

❁ ”تم میں سے جو برائی کو دیکھے تو اس کو اپنے ہاتھ سے تبدیل کرے، اگر اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو اپنی زبان سے، اگر اس کی طاقت بھی نہ رکھتا ہو تو اپنے دل سے، اور یہ کمزور ترین ایمان ہے۔“ ⑦

❁ ”لوگ جب برائی دیکھیں اور اس سے نہ روکیں تو قریب ہے اللہ ان کو عمومی

---

① مشكاة المصابيح.

② رواه البخاري ومسلم والترمذي.

③ رواه أحمد والبيهقي في شعب الإيمان.

④ رواه أحمد في مسنده.

⑤ رواه الترمذي و أبو داود و ابن ماجه بهذا المعنى.

⑥ رواه مسلم.

⑦ رواه مسلم.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

عذاب میں مبتلا کر دے۔"[1]

رب تعالیٰ نے مومنوں کی یہ صفت بیان کی:

﴿وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ [آل عمران: ۱۰۴]

"اور لازم ہے کہ تم میں ایک ایسی جماعت ہو جو نیکی کی طرف دعوت دیں اور اچھے کام کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔"

﴿وَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ يُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾ [التوبة: ۷۱]

"اور مومن مرد اور مومن عورتیں، ان کے بعض بعض کے دوست ہیں، وہ نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکات دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ ضرور رحم کرے گا، بے شک اللہ سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے۔"

﴿وَ قُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّ مَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَ اِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَ سَآءَتْ

[1] رواه أحمد.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مُرْتَفَقًا﴾ [الكهف: ٢٩]

”اور کہہ دے یہ حق تمھارے رب کی طرف سے ہے، پھر جو چاہے سو ایمان لے آئے اور جو چاہے سو کفر کرے۔ بے شک ہم نے ظالموں کے لیے ایک آگ تیار کر رکھی ہے، جس کی قناتوں نے انھیں گھیر رکھا ہے اور اگر وہ پانی مانگیں گے تو انھیں پگھلے ہوئے تانبے جیسا پانی دیا جائے گا، جو چہروں کو بھون ڈالے گا، برا مشروب ہے اور بری آرام گاہ ہے۔“

﴿نَذِيرًا لِّلْبَشَرِ ۝ لِمَن شَاءَ مِنكُمْ أَن يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ﴾

[المدثر: ٣٦، ٣٧]

”بشر کے لیے ڈرانے والی ہے۔ اس کے لیے جو تم میں سے چاہے کہ آگے بڑھے، یا پیچھے ہٹے۔“

﴿لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَد تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَن يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِن بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لَا انفِصَامَ لَهَا وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾ [البقرة: ٢٥٦]

”دین میں کوئی زبردستی نہیں، بلاشبہ ہدایت گمراہی سے صاف واضح ہو چکی، پھر جو کوئی باطل معبود کا انکار کرے اور اللہ پر ایمان لائے تو یقیناً اس نے مضبوط کڑے کو تھام لیا، جسے کسی صورت ٹوٹنا نہیں اور اللہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔“

﴿وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَآمَنَ مَن فِي الْأَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيعًا أَفَأَنتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّىٰ يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ﴾ [يونس: ٩٩]

”اور اگر تیرا رب چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے۔ پس چھوڑ انھیں اور جو وہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جھوٹ گھڑتے ہیں۔"

"امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ منبرِ نبوی پر جلوہ افروز تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالِ غنیمت کی تقسیم کے بعد اپنے حصے میں آنے والی قمیص زیبِ تن کی ہوئی تھی، سلمان فارسی رضی اللہ عنہ تشریف لائے، انھوں نے بھری ہوئی مجلس میں امیر المومنین پر اس قمیص پر اعتراض کیا اور ان کو منبر سے اتار مگر عمر رضی اللہ عنہ کے چہرے پر ملال تک نہ آیا، پیشانی شکن آلودہ نہ ہوئی، بلکہ ان کو اطمینان بخش جواب دیا، جس پر حاضرین بھی مطمئن ہو گئے اور تنقید کرنے والا بھی۔"①

یہ رہتی دنیا تک باقی رہنے والا اللہ کا دین ہے جو رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کر کے ساری کائنات تک پہنچایا، اس خود ساختہ بہائی مذہب کی طرح نہیں جس نے سب سے پہلے عقل و فکر پر کمان تانی اور لوگوں کو بے عقل جانوروں کی طرح رہنے کی تعلیم دی۔

حسین علی آزادی کے متعلق کہتا ہے، جو کائنات کی سب سے زیادہ قیمتی چیز ہے:

"ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ آزادی چاہتے ہیں اور اس پر فخر کرتے ہیں، یہ لوگ جہالت کی پستیوں میں ہیں، آزادی انجام کار ایسے فتنے میں مبتلا کرتی ہے جس کے شعلوں کو کوئی بجھا نہیں سکتا۔ محاسب و علیم خدا تمھیں اس طرح خبردار کرتا ہے، جان لو! آزادی کا مظہر اور اس کی علامت تو جانور ہیں، انسان کے شایانِ شان یہ ہے کہ وہ ایسی حدود کے ماتحت ہو جو اسے خود اپنے نفس کی جہالت اور مکاروں کے ضرر سے محفوظ رکھیں۔ آزادی انسان کو ادب کی حدود سے خارج اور اس کے مقام کے

① تاریخی کتب دیکھیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وقار کو مجروح کرنے کا سبب بنتی ہے اور ایسے انتہائی رذالت اور بدکاریوں کی پستیوں میں گرا دیتی ہے۔"[1]

اس پیرے کے آغاز میں ہے:

"لوگوں کی کم عقلی پر غور کرو، وہ ایسی چیز طلب کرتے ہیں جو ان کے لیے ضرر رساں ہے اور اس شے کو ترک کر رہے ہیں جو انھیں نفع پہنچاتی ہے، درحقیقت وہ ان میں سے ہیں جو دور بھٹک گئے ہیں۔"[2]

بہائیوں کے نزدیک آزادی نقصان دہ ہے، کیوں کہ یہ انسان کو استعماری لالچ بھری نگاہوں کے سامنے جھکنے اور ظالموں کے سامنے سر جھکانے کی اجازت نہیں دیتی، مگر وہ چونکہ استعمار کے آلہ کار ہیں، اس لیے وہ کسی ایسی کوشش کو پنپنے نہیں دے سکتے، جو ان قوتوں کا دم توڑنے کا ارادہ رکھتی ہو۔

کسی حیران کن بات ہے کہ کوئی دین ہو اور وہ آزادی کی مخالفت کرے اور انسان کو جانور کے مرتبے سے بھی گرانے کی کوشش کرے؟!

افسوس تو اس دین کے ماننے والوں کی عقل پر ہے جو اس غدار اور سامراج کے آلہ کار کی بے ہودگیوں پر غور کیے بغیر ایمان رکھتے ہیں! یہ کیسا رسول، مصلح اور خدا ہے، یہ کمینہ کافر تو دور، انسان کہلانے کا حق بھی نہیں رکھتا۔

بزعم خویش آزادی کے دعوے دار امریکی اور یورپی ایسے انسان کی اتنی تکریم کیوں کرتے ہیں؟ کیا اس سے ان کی اسلام دشمنی نہیں ٹپکتی اور اس مذہب کے ماننے والوں کے خلاف نفرت کا اظہار نہیں ہوتا جس کا نعرہ تھا: "تم نے کب سے لوگوں کو غلام بنانا شروع کر دیا ہے، وہ تو آزاد پیدا ہوئے ہیں؟"

---

[1] "الأقدس" (الفقرة: ٣٦٠-٣٦٢) و "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ١٤٠).

[2] "الأقدس" (الفقرة: ٢٥٩).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہاں وہ آزادی کے متوالے، سرفروش جاںثار اور انسانوں کو انسانوں کی غلامی سے نجات دلانے والے اور کہاں یہ بزدل کمینہ غدار جس نے اپنے مرشد شیرازی کے ساتھ مل کر ایران اور ایرانیوں کو روسیوں کے پنجہ استبداد میں دینے کی راہ ہموار کی؟!

اس مذہب میں حقائق بالکل الٹ ہیں، فضیلت رذیلت سمجھی جاتی ہے اور رذیلت فضیلت۔ انسان کی خوبی کو حیوان کی خوبی بنا دیا گیا اور حیوان کی خصلت کو انسان کی خو۔ عباس آفندی اپنے باپ سے نقل کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"وقت آنے والا جب دین بیزاری اور انارکی عام ہو جائے گی اور آزادی کی عنایتوں کے نتیجے میں اختلال و اضطراب جنم لے لے گا۔"[1]

یہ دو اسباب کی وجہ سے ہے:

اول: ایران میں لوگوں کو روسی اور صلیبی استعمار کی بیڑیاں قبول کرنے اور فلسطین و دیگر مشرقی بلاد میں انگریزی صلیبی سامراج کے سامنے گھٹنے جھکانے کے لیے ذہنی طور پر تیار کرنا۔

اگر افریقہ اور ایشیا کے لوگ بزدلی اور کمینگی کی دعوت دینے والے اس دین کو قبول کرتے تو ظالموں سے کبھی نجات نہ پا سکتے اور ساری زندگی غلامی کی زندگی بسر کر دیتے۔

مجھے پورا یقین ہے اس طرح کی باتیں ایسے ہی اور بلا قصد اس کے منہ سے نہیں نکلیں، بلکہ ان کے پیچھے اسلام مخالف قوتوں کو خوش کرنے کا مقصد تھا اور خصوصاً جب یہ اس شخص کے منہ سے نکلی ہوں جو ان قوتوں کا ایجنٹ اور بندہ بے دام ہو تو یقین اور بھی بڑھ جاتا ہے۔

---

[1] "بہاء اللہ والعصر الجدید" (ص: ۲۳۸).

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ایران میں مرزا حسین علی اور ہندوستان میں مرزا غلام احمد قادیانی نے ذہنی توازن کھو جانے کی وجہ سے الوہیت و نبوت کے دعوے نہیں کیے تھے، بلکہ ان دونوں مسلم خطوں میں اس کے لیے باقاعدہ منصوبہ بندی کی گئی تھی، کیوں کہ ایک ہی وقت میں ان علاقوں میں استعماری قوتوں نے اپنے دانت گاڑے تھے، انیسویں صدی کے آخر میں ہندوستان میں مملکتِ برطانیہ کے آلہ کار غلام احمد قادیانی نے نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کیا، مسیح موعود کا دعویٰ بھی کیا اور آخر میں حلول اور الوہیت کے منبر پر چڑھ گیا۔ تقریباً اسی وقت میں ایران میں روسی استعمار کے ایجنٹ علی محمد شیرازی نے مہدویت، مسیحیت، نبوت اور آخر میں الوہیت کا دعویٰ کیا۔ اسی زمانے میں کچھ ہی عرصے بعد عراق، ترکی، فلسطین اور دشمنانِ اسلام کے زیرِ نگیں اسلامی بلاد میں صلیبیوں اور صیہونیوں کی ناک کے بال حسین علی نے یہی سارے دعوے کیے، ان سب نے اپنی دعوت میں جہاد چھوڑنے، اسلحہ رکھ دینے، ظلم و ستم سہنے، ظالموں اور سرکشوں کے سامنے سر نہ اٹھانے اور آزادی و استقلال سے اجتناب کرنے پر زور دیا۔

یہ ان سب غداروں اور بددیانتوں کی دعوت کے مشترکہ نکات تھے، اگر دیگر چیزیں نہ بھی ہوتیں تو ان کے دجل و فریب کا پردہ چاک کرنے کے لیے اتنا ہی کافی تھا۔ یہی خدمات بجا لانے پر حسین علی کو برطانیہ کے سب سے بڑے اعزاز سے نوازا گیا۔ اس سے پہلے روسی اور انگریزی حکومت نے اس کو اپنی اپنی مکمل حمایت کا یقین دلایا اور اس نے اپنے ملک کی شہریت بھی پیش کی، حسین علی نے بھی ان کی معاونت شکریے کے ساتھ قبول کی اور صلیبیوں نے ان کی دامے درمے اور اسلحے مدد کی۔[1]

دوم: بہائیت آزادیوں کی اس لیے بھی مخالف ہے کہ اس کے بانی کو اس کے جعلی اور

[1] اس کی تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غیر معقول مذہب ہونے کا اعتراف ہے، اگر مذہب کے ماننے والوں کو آزادی فکر کی اجازت دے دی گئی تو انھیں کسی دن اس مذہب کی نامعقولیت کا علم ہو جائے گا اور وہ اس کو چھوڑ دیں گے، لہٰذا پیش بینی کے طور پر اس نے اس راہ کو بند کر دیا۔

اس اعتماد کی بنا پر حسین علی نے اپنے معتقدین کے بارے میں کہا ہے:

"اگر دائیں جانب کو بائیں جانب قرار دیا جائے یا جنوب کو شمال کہا جائے تو یہ حق اور شک سے مبرا ہے، وہ اپنے فعل میں محمود اور اپنے حکم میں مطاع ہے۔"[1]

کیا کوئی بتائے گا کہ ایک مجنون کے کہنے سے کس طرح دایاں بایاں ہو جاتا ہے اور جنوب شمال؟

بہائیت اسی طرح کی اندھی عقیدت پیدا کرنا چاہتی ہے، لیکن یہ علم و نور کا زمانہ ہے، لوگ اتنے بھی غافل نہیں۔

وہ ایک دوسری لوح میں زیادہ واضح الفاظ میں لکھتا ہے:

"اگر پانی کو شراب کہہ دیا جائے، آسمان پر زمین کا حکم لگا دیا جائے، روشنی کو آگ قرار دے دیا جائے تو یہ حق ہے اور شک سے پاک۔ کسی کو اعتراض کرنے کی مجال نہیں، نہ چوں چرا کہنے کا یارا ہے، جو اعتراض کرتا ہے وہ رب العالمین کی کتاب میں اعراض کرنے والوں میں ہے۔ وہ جو کرتا ہے اس کا جواب دہ نہیں، لوگ جو کرتے ہیں، اس کا جواب دیتے ہیں، وہ آسمانِ غیب سے آیا، اس کے ساتھ ہی اس کی رائے تھی، جو چاہتا

[1] "اشراقات" للمازندراني (ص: ۱۰۶) از مجموعة الألواح.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بے کرتا ہے، قدرت و اختیار کے لشکر رکھتا ہے، دوسرے اس کے حکم کو تھامیں، وہ اگر درست پر غلط کا حکم لگا دے اور کفر پر ایمان کا حکم تو یہ اس کی طرف سے حق ہے۔"[1]

کیا آزادیِ فکر، اظہارِ رائے اور عقل پسندی کا اس سے بڑا بھی کوئی قتل ہے؟ کیا کوئی عقل مند آسمان پر زمین کا حکم لگانے، پانی کو شراب قرار دینے، صحیح کو غلط کہنے، نور کو آگ تسلیم کرنے اور کفر کو ایمان کہنے کو قبول کر سکتا ہے اور یہ یقین کر سکتا ہے کہ یہ ساری بے سر و پا اور نامعقول باتیں کسی نبی، رسول یا خدا کی زبان سے نکلی ہیں؟

وہ اپنی کتاب "اقدس" میں، جس کے متعلق اس کا دعویٰ ہے: "کہہ دو: خدائے برحق میرا گواہ ہے کہ تمام جہانوں کے مقدس صحائف اور تمام کتابیں اور تحریریں تمھیں اس زمانے میں اس کتاب ناطق کے بغیر کچھ فائدہ نہ پہنچا سکیں گی۔"[2] کہتا ہے:

> "اگر وہ اس چیز کو حلال قرار دے جو ازل سے حرام قرار دی گئی تھی یا اس چیز کو جو ازل سے حلال تھی حرام قرار دے دے تو کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ اس کے اختیار پر اعتراض کرے، جو کوئی ایک لمحہ سے بھی کم وقت کے لیے توقف کرے گا وہ خطا کار گردانا جائے گا۔
>
> "جس نے اس اعلیٰ اور بنیادی حقیقت کو تسلیم نہیں کیا اور اس اعلیٰ ترین مقام کو حاصل کرنے میں ناکام رہا، اسے شبہات کی ہوائیں اڑائے پھریں گی اور مشرکین کی باتیں اس کی روح کو منحرف کر دیں گے، جس

---

[1] أیضاً (ص: ۱۰۴، ۱۰۵).

[2] "الأقدس" (الفقرۃ: ۳۶۷).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے اس اصول کو قبول کرلیا، اس کو استقامتِ کبریٰ حاصل ہو جائے گی،
تمام اعزاز اس روشن ترین مقام کے لیے ہیں، جس کے ذکر سے ہر عالی
شان لوحِ مزین کی گئی ہے، اس طرح خدا تمھیں وہ تعلیم دیتا ہے جو تم کو
شک اور حیرت سے رہائی پانے اور اس دنیا اور اگلی دنیا میں نجات حاصل
کرنے کے قابل بنائے گی، یقیناً وہی غفور رحیم ہے۔"①

اس قوم کے ہاں عقل و فکر اور آزادیِ اظہار کی یہ قدر و قیمت ہے جو ان کی کتاب "مقدس" کی "آیات" میں مرقوم ہے، اپنی اس کتاب کے بارے میں یہ عقل دشمن کہتا ہے:

"میرے کلامِ وحی کی محض ایک آیت کی تلاوت کر لینا اولین و آخرین کی
تمام مقدس کتابوں کی تلاوت کرنے سے بہتر ہے۔"②

اس نے صحیح کہا ہے کہ تمام اولین و آخرین احمقوں اور بے وقوفوں کی کتابوں سے، کیوں کہ یہ پاگل پن اور حماقت میں سب کا امام ہے!

یہاں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ ایک مرتبہ اس کے کسی "مومن" نے ان کی نامعقول باتوں پر اعتراض کیا اور معقول جواب طلب کیا تو اس نے کہا:

"اے قوم! اپنے رب کو نہ آزماؤ! وہ جسے چاہتا ہے آزماتا ہے، وہ عزیز
اور مختار ہے۔"③

کیا اب بھی کوئی شبہہ رہ جاتا ہے کہ بہائیت کی اٹھان حماقتوں اور عقل دشمنوں سے نہیں اٹھی؟ اس مذہب کو قبول کرنے والا جاہل، غبی اور عقل سے محروم شخص

---

① "الأقدس" (الفقرة: ٣٤٨۔٣٥٠).

② أيضاً (الفقرة: ٢٩٩).

③ "اللوح الأقدس الأعلى" للمازندراني (ص:٩٨) من الكلمات.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہو گا یا کوئی مردہ ضمیر اور گندے مقاصد کا حامل انسان۔

تاہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان کے جھوٹ، جہالت اور مکر و فریب کا پردہ چاک کر کے ہی رہے گا اور یہ اس کی قدرت سے باہر نہیں۔

جہاد کی مخالفت:

جہاد آزادی کا لازمہ ہے، کیوں کہ آزادی جہاد کے بغیر حاصل ہوتی ہے نہ محفوظ ہی رکھی جا سکتی ہے۔ جہاد آزادی کا نگہبان اور آزادی اس کا ثمرہ اور پھل ہے۔ اس لیے حسین علی جیسے غداروں اور استعمار کے پٹھوؤں کے لیے جہاد سے منع کرنا اور اسلحہ اٹھانے سے روکنا ضروری تھا۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس امت کو جو سربلندی، سرفرازی، خودی اور نصرت و تمکین دی ہے، جہاد ہی کی برکت سے دی ہے اور جہاں جہاں مسلم قومیں ذلت اور خواری کا سامنا کر رہی ہیں اور اسلام دشمنوں کے ظلم و ستم کا نشانہ بن رہی ہیں، جہاد سے پیچھے رہنے کی وجہ ہی سے ان آزمائشوں میں پس رہی ہیں۔

مسلمانوں نے جب تک جہاد کا پرچم سربلند رکھا، اور کہتے رہے:

نحن الذين بايعوا محمدا

على الجهاد ما بقينا أبدا

"ہم وہ ہیں، جنھوں نے محمد ﷺ کے ہاتھ پر مرتے دم تک جہاد کے لیے بیعت کی۔"

اور یہ ان کا شعار رہا:

سنغسل عنا العار بالسيف جالبا

علينا قضاء الله ما كان جالبا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”ہم تلوار کے ذریعے اپنے آپ سے عار کو دھوئیں گے، اس کے نتیجے میں جو ہونا ہے ہو جائے۔“

اس وقت تک مردان کے ساتھ روش بدلش چلتی رہی، یہ وہ امت تھی جس کا قائد اور راہنما وہ بہادر نبی تھا کہ جب حنین کے موقع پر لوگ بھاگ اٹھے تو وہ جنگ کے میدان میں کودتا اور پیش قدمی کرتا ہوا ثابت قدم رہا۔ جس نے اپنی امت کو یہ سبق دیا:

”جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔“[1]

اس نبی کو پورا یقین اور علم تھا کہ جو امت بقا چاہتی ہے، عزت چاہتی ہے اور ناموری چاہتی ہے اس کی صرف ایک راہ ہے اور وہ جہاد ہے۔

دوسری طرف یہ ضمیر فروش اور معمولی دنیاوی فوائد کے لیے امتوں کے سوداگر تھے، جنھوں نے جہاد کو حرام قرار دیا، تاکہ دشمن جب مسلمانوں کی مقدس اراضی کو روندنے کے لیے آئیں تو انھیں کسی طرح کی مزاحمت کا سامنا نہ کرنا پڑے، انہی گماشتوں میں سے ایک حسین علی مازندرانی تھا، جو روسی شہنشاہیت کا آلہ کار تھا، وہ اپنی ”لوح بشارات“ میں لکھتا ہے:

”اس ظہور اعظم میں تمام دنیا والوں کو ام الکتاب سے جو پہلی بشارت ملی، وہ کتاب سے جہاد کا حکم مٹانا ہے، یہ مالک قدیم کے ارادے کے افق سے طے شدہ حکم نازل ہوا ہے۔“[2]

”کتاب اقدس“ میں ہے:

”آلاتِ حرب اٹھانا تم پر حرام کر دیا گیا ہے۔“[3]

---

(1) رواہ مسلم۔

(2) ”بشارات“ للمازندراني (۱، ۳۰) و ”اشراقات“ (ص: ۱۰۸، ۱۰۹)۔

(3) ”الأقدس“ (الفقرة: ۳۸۳)۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

گزشتہ مضمون میں بھی اس موضوع سے متعلق ان کی کتابوں سے کئی حوالے نقل کیے جا چکے ہیں، اس لیے یہاں انھی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

اسلامی ممالک میں روس کے آلہ کاروں اور انگریز کے پٹھوؤں نے اس طرح مسلمانوں کے دلوں سے یہ زندہ اور زندگی بخش عقیدہ کھرچنا چاہا، تاکہ نوآبادکار جب ان ممالک میں اپنے جال بچھانے لگیں تو انھیں کسی طرح کی مزاحمت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ انھوں نے بڑی سازشیں کیں، مگر اللہ تعالیٰ کے سامنے کسی کی نہیں چلتی، وہ دشمنوں کی چالیں الٹی کر دیتا ہے اور اس نے اپنے فضل و رحمت اور امت محمد ﷺ کے بہادر سپوتوں کی جرأت و بسالت کے ذریعے اسلامی ممالک سے استعمار کی بساط لپیٹ دی۔

سیاست کی مخالفت:

بہائیت نے جب لوگوں کو آزادی سے روک دیا اور جہاد کو حرام کر دیا تو اس کے پہلو بہ پہلو سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لینا اور سرکشوں اور تمردوں کے سامنے کھڑا ہونے سے بھی روک دیا، اور ان پر حکام اور امرا کی مطلق فرماں برداری فرض کر دی، اس سے قطع نظر کہ وہ اچھے ہوں یا برے، کسی دین، دستور اور قانون کو ماننے والے ہوں یا بے دین اور لاقانونیت کے نمایندے، ان کا وجود ہی دستور اور ان کا بولنا ہی قانون ہے۔ رعایا میں سے کسی کو ان کے سامنے بولنے اور ان کے غلط کاموں پر اعتراض کرنے کا حق حاصل نہیں۔ ان سے جو صادر ہو وہ حق ہے، جس میں شک کی گنجایش نہیں، وہ کفر و شرک کا حکم دیں یا بے راہ روی اور بد چلنی پھیلانے والے، ہر ایک پر ان کی فرماں برداری فرض ہے، کیوں کہ حکام اللہ کے مظاہر اور اس کی قدرت کے مطالع ہوتے ہیں، بدکردار ہوں یا بدقماش!

بہائیت کا رب کہتا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"دنیا کے بادشاہ قدرت کے مشارق اور الٰہی اقتدار کے مطالع ہیں۔"[1]

ایک جگہ ہے:

"بادشاہ قدرت کے مشارق اور عظمتِ الٰہی کے مطالع ہیں۔"[2]

بادشاہوں کی یہ حیثیت اور شان ہے تو کسی کو ان کے سامنے سر اٹھانے، بولنے اور کلمہ حق بلند کرنے کی جسارت حاصل نہیں، وہ جو کریں اور جو حکم دیں، بس بلا چوں و چرا ان کے پیچھے چلنا ہے۔

استعمار کا بندہ اور ذلت و رسوائی کا مبلغ دین کے نام پر اپنی کتاب اقدس میں لکھتا ہے:

"کسی کو ان لوگوں پر اعتراض کرنے کا حق حاصل نہیں جو لوگوں پر حکومت کرتے ہیں۔"[3]

ایک طرف یہ ذلت اور پستی کی شریعت ہے اور دوسری طرف وہ عزت اور غیرت کی روشن شریعت جو اپنے پیروکاروں کو بادشاہوں اور حکام سے بھی ٹکرا جانے کی تعلیم دیتی ہے، اگر وہ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کریں!

یہ دیکھ کر بڑی حیرانی ہوتی ہے کہ جمہوریت کی دعوے دار اور حکمرانوں پر کھلی تنقید کرنے والی یورپی قومیں اور امریکی کس طرح بہائیت کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتے ہیں یا اس کو قبول کرتے ہیں؟ یوں لگتا ہے جیسے مغرب میں بہائیت قبول کرنے والے اس کی حقیقی تعلیمات سے ناواقف ہیں، یا وہ رسولِ اسلام اور امتِ ایمان کے ساتھ شدید عداوت رکھنے والے ہیں، ورنہ اس مذہب میں کون ما حسن اور کہاں کی

---

[1] "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ١٦٩).

[2] أيضاً (ص: ١٦٨).

[3] "اشراقات" الاشراق الثاني (ص: ١٣٣) من مجموعة الألواح.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خوبی ہے، یا جنسی آزادی اور اخلاقی بگاڑ کے سوا کون سا جدید فلسفہ اور انوکھی سوچ ہے، جو اس مذہب نے پیش کی ہے کہ جس کی طرف دل کشاں کشاں کھنچے چلے جاتے ہوں؟ ورنہ یہ بات کہنے کی کیا منطق ہے:

''یہ جماعت اگر کسی ملک کے شہروں میں قائم ہو جائے تو اس پر اس ملک کے ساتھ چلنا واجب ہے۔''[1]

آسمانی برحق شریعتیں کبھی اس اسلوب کی پیروکار نہیں ہوتیں، وہ سب کو اپنی پیروی کا حکم دیتی ہیں، دوسروں کی نہیں۔ وہ تمام ممالک اور ان کے حکمرانوں کو اپنا دامن تھامنے کی دعوت دیتی ہیں اور ان کی خواہشات کے پیچھے نہیں چلتیں، یہی ان کے آسمانی ہونے کی بڑی دلیل ہے۔ پیغمبرِ اسلام کو دیکھیے، آپ ﷺ نے ببانگِ دہل غیر اللہ کی اتباع سے منع کیا:

﴿اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا وَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ﴾ [الأنعام: ١١٤]

''تو کیا میں اللہ کے سوا کوئی اور منصف تلاش کروں، حالانکہ اسی نے تمھاری طرف یہ کتاب مفصل نازل کی ہے اور وہ لوگ جنھیں ہم نے کتاب دی ہے، وہ جانتے ہیں کہ یقیناً یہ تیرے رب کی طرف سے حق کے ساتھ نازل ہوئی ہے، پس تو ہرگز شک کرنے والوں میں سے نہ ہو۔''

﴿اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّ هُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ وَ لَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا وَ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ

[1] ''لوح العالم'' (ص: ٢٢٣) من المجموعة.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

﴿فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ﴾ [الأنعام: ١٦٤]

''کہہ کیا میں اللہ کے سوا کوئی رب تلاش کروں، حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے۔ اور کوئی جان کمائی نہیں کرتی مگر اپنے آپ پر اور نہ کوئی بوجھ اٹھانے والی کسی دوسری کا بوجھ اٹھائے گی، پھر تمھارے رب ہی کی طرف تمھارا لوٹ کر جانا ہے، تو وہ تمھیں بتائے گا جس میں تم اختلاف کیا کرتے تھے۔''

﴿أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ﴾ [المائدة: ٥٠]

''پھر کیا وہ جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں اور اللہ سے بہتر فیصلہ کرنے والا کون ہے، ان لوگوں کے لیے جو یقین رکھتے ہیں۔''

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ لوگوں کا مسلک اختیار نہ کریں، بلکہ صراط مستقیم پر گامزن رہیں:

﴿ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَىٰ شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ﴾ [الجاثية: ١٨]

''پھر ہم نے تجھے (دین کے) معاملے میں ایک واضح راستے پر لگا دیا، سو اسی پر چل اور ان لوگوں کی خواہشات کے پیچھے نہ چل جو نہیں جانتے۔''

﴿فَاحْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ عَمَّا جَاءَكَ مِنَ الْحَقِّ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَٰكِن لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ فِيهِ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

تَخْتَلِفُوْنَ﴾ [المائدة: ٤٨]

"پس ان کے درمیان اس کے ساتھ فیصلہ کر جو اللہ نے نازل کیا اور ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کر، اس سے ہٹ کر جو حق میں سے تیرے پاس آیا ہے۔ تم میں سے ہر ایک کے لیے ہم نے ایک راستہ اور ایک طریقہ مقرر کیا ہے اور اگر اللہ چاہتا تو تمھیں ایک امت بنا دیتا اور لیکن تاکہ وہ تمھیں آزمائے جو اس نے تمھیں دیا ہے۔ پس نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھو، اللہ ہی کی طرف تم سب کا لوٹ کر جانا ہے، پھر وہ تمھیں بتائے گا جن باتوں میں تم اختلاف کیا کرتے تھے۔"

﴿وَ مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ﴾ [المائدة: ٤٤]

"اور جو اس کے مطابق فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے نازل کیا ہے تو وہی لوگ کافر ہیں۔"

﴿وَ مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾ [المائدة: ٤٥]

"اور جو اس کے مطابق فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے نازل کیا ہے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔"

﴿وَ مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ﴾ [المائدة: ٤٧]

"اور جو اس کے مطابق فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے نازل کیا ہے تو وہی لوگ نافرمان ہیں۔"

﴿وَ مَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَ هُوَ فِي الْاٰخِرَةِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴾ [آل عمران: ۸۵]

”اور جو اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کرے تو وہ اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں سے ہوگا۔“

اللہ رب العزت نے مسلمانوں کو ایسی زمین چھوڑ دینے کا حکم دیا ہے جس میں اللہ کی حکومت قائم نہ ہو، اس کی عبادت کی اجازت نہ ہو اور اسلامی تعلیمات پر عمل کرنا مستحیل ہو اور اس نے اس حکم میں اتنی سختی کی ہے کہ جو جان بوجھ کر ایسا ملک نہیں چھوڑتا وہ گناہ گار اور مجرم ہے۔

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ أَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْأَرْضِ قَالُوْٓا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا فَأُولٰٓئِكَ مَأْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا﴾

[النساء: ۹۷]

”بے شک وہ لوگ جنھیں فرشتے اس حال میں قبض کرتے ہیں کہ وہ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہوتے ہیں، کہتے ہیں تم کس کام میں تھے؟ وہ کہتے ہیں ہم اس سرزمین میں نہایت کمزور تھے۔ وہ کہتے ہیں کیا اللہ کی زمین وسیع نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے؟ تو یہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ لوٹنے کی بری جگہ ہے۔“

یہ اس دین اور شریعت کی شان، عزتِ نفس اور خود داری ہے جو کسی سرکش اور باغی کے سامنے گردن جھکانا گوارا نہیں کرتا، بہائیت کی طرح نہیں جو ظالموں اور باغیوں کے ساتھ ساتھ چلنے اور کمزوروں اور ضعیفوں پر ان کے ظلم وستم میں ان کا دست و بازو بن جانے کا حکم دیتی ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بہائی مذہب اپنے ماننے والوں کو سیاست سے کلی اجتناب کرنے اور مکمل غیر جانبدار رہنے کا حکم دیتا ہے، کیوں کہ اس کے گمان کے مطابق سیاست دین اور دلوں میں بگاڑ پیدا کر دیتی ہے، لیکن شاید ان کو علم نہیں جو دین لوگوں کے معاشی، معاشرتی اور سیاسی بگاڑ کی اصلاح نہیں کرتا، دین کہلوانے کا حق ہی نہیں رکھتا۔

حسین علی لوگوں کو سیاست میں حصہ لینے سے روکنے کو بڑے فخریہ انداز میں بیان کرتے ہوئے کہتا ہے:

"اللہ کی قسم! ہم تمھارے ممالک میں تصرف کرنے کے لیے نہیں آئے، بلکہ دل پھیرنے کے لیے آئے ہیں۔"①

اس پاگل کو کون سمجھائے کہ وہ جس چیز پر فخر کر رہا ہے وہ فضیلت نہیں رذیلت ہے۔ جسموں میں تصرف کیے بغیر دلوں میں تصرف کرنا ممکن نہیں، وہ جسم جن پر شیطان حکومت کرتا ہو، ان میں ایسا دل کیسے پرورش پا سکتا ہے جس میں رحمان ہے، دلوں کے تزکیے کے لیے بدنوں کی تطہیر ضروری ہے اور بدنوں کی تطہیر کے لیے قلب اہم۔ یہ دونوں لازم و ملزوم ہیں، اس طرح نہیں جس طرح یہ کم فہم سمجھا ہے۔

اپنی کتاب اقدس میں لکھتا ہے:

"جو ان کے پاس ہے، اس کو ان کے لیے چھوڑ دو، تم دلوں کی طرف توجہ کرو۔"②

گویا دین صرف دلوں کی اصلاح کے لیے ہے، بدنوں اور زندگی کی اصلاح میں اس کا کوئی حصہ نہیں!

---

① "الأقدس" (الفقرة: ١٧٧).

② أيضاً (الفقرة: ٢٠٨).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ بات بداہتاً فاسد ہے، کیوں کہ پلید بدنوں میں پاک دل نہیں سماتے اور غیر مرغوب زندگی فساد اور ہلاکت کے علاوہ کسی چیز کو جنم نہیں دیتی۔ پھر وہ دین جس کے دستور کے نفاذ اور حفاظت کے لیے کوئی ملک اور خطہ نہ ہو، وہ کس طرح دین سمجھا جا سکتا ہے، اس پر چلنے والے کس طرح اس کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو سکتے ہیں اور عزت واحترام کے سائے تلے زندگی بسر کر سکتے ہیں؟

وجہ یہ ہے کہ دین کی تعلیمات اکثر حکومتوں کے جاری کردہ احکام وفرامین کے خلاف ہوتی ہیں اور یہی امرِ واقع ہے، دنیا میں کچھ ممالک پر کمیونسٹوں کی حکومت ہے، کچھ پر سرمایہ دارانہ نظام مسلط ہے، کہیں جاگیردار اقتدار میں ہیں تو کہیں ایسے لوگ جو ان میں سے کسی نظام کو بھی تسلیم نہیں کرتے، ایسی صورت میں بہائیت کا موقف کیا ہے؟ کمیونسٹوں کے ساتھ کمیونسٹ، جاگیرداروں کے ساتھ جاگیردار، ملحدوں کے ساتھ ملحد اور عیسائیوں کے ساتھ عیسائی، یعنی جو رنگ دیکھا، وہی مل لیا! کیا یہ کھیل تماشا نہیں، جس سے طاغوت کے پجاری محظوظ ہوتے ہیں؟! یعنی دین انسان کے موقف پر کوئی اثر نہیں کرتا، عبدالبہاء عباس کی سنیے:

”سیاسی امور کے ساتھ دین کا کوئی تعلق نہیں اور وہ ان میں دخل نہیں دیتا، کیوں کہ دین روح اور وجدان کے ساتھ تعلق رکھتا ہے، ان دونوں کے علاوہ اور کسی چیز سے اس کا تعلق نہیں۔“[1]

کیا روح جسم، کائنات اور کائنات کے متعلقات سے علاحدہ ہے؟

وہ مزید کہتا ہے:

”اللہ کے محبوبو! ہر بادشاہ کے تختِ شاہی کے آگے جھکنا تم پر فرض ہے،

---

[1] ”خطابات عبد البهاء“ ج ۱ (ص: ۱۷۶) ط فارسي.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہر بادشاہ کے شاہی دربار میں عاجز بن کر رہو، صداقت اور امانت کے ساتھ بادشاہوں کی خدمت کرو، ان کی فرمان برداری کرو، دوسروں سے محبت کرو اور سیاسی امور میں دخل اندازی نہ دو۔"[1]

کیا ان بیانات کے بعد بھی کوئی شک رہ جاتا ہے کہ بہائیت استعمار کا شیطانی آلہ نہیں، جس کا مقصد لوگوں کو سیاسی امور سے دور رکھنا، استعمار کے آگے سر جھکائے رکھنا، ان کے ظلم وستم پر راضی رہنا، ان کی سرکشیوں کے خلاف مزاحمت نہ کرنا اور ان کا بندہ بے دام بن کر رہنا ہے، یہ کیسا دین ہے جو انسان کو انسان کا غلام بناتا ہے؟ دین تو لوگوں کو مذہبی پروہتوں اور سیاسی چالبازوں کی غلامی سے نکال کر ایک اللہ کی بندگی میں دینے کے لیے آتے ہیں۔ صرف سیاست کے متعلق بہائیت کا یہ موقف نہیں، بلکہ دیگر اقتصادی، معاشرتی اور عمرانی مسائل کے متعلق بھی اس کی ایسی ہی تعلیمات ہیں، اس مذہب کو قبول کر کے نہ دنیا ہاتھ آتی ہے، نہ آخرت سنورتی ہے۔

﴿ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ﴾ [الحج: ۱۱]

"یہی تو صریح خسارہ ہے۔"

پھر دعویٰ یہ ہے:

"بہاء اللہ کی تحریروں کا دائرہ کار ہر ایک کی تحریر سے زیادہ وسیع ہے، یہ انسانی زندگی کے تمام انفرادی وعمومی اور مادی و روحانی گوشوں پر بحث کرتی ہیں۔"[2]

اس بحث میں ہم نے بہائی مذہب کی کتابوں اور اس کے پیشواؤں کی تحریروں

---

[1] وصية عباس ابن المازندراني بحواله "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ۲۵٤).

[2] "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ۵۲، ۵۳).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی روشنی میں بیان کیا ہے کہ یہ مذہب دینی اور دنیاوی امور میں لوگوں کی راہنمائی کرنے کے قابل نہیں اور اس کا دائرہ اتنا تنگ ہے کہ یہ انسانیت کی کوئی ایک ضرورت پوری کرنے کے لائق بھی نہیں، دوسری طرف اسلامی شریعت کے چیدہ چیدہ گوشوں پر روشنی ڈال کر بتایا ہے کہ اسلام وہ دین ہے جس نے دین اور دنیا کے چھوٹے چھوٹے امور اور معمولی مسائل میں بھی انسانیت کی مکمل راہنمائی کی ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کیا خوب اس کی مثال بیان کی ہے:

﴿اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ۝ تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّهَا وَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ وَ مَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ ۨ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ﴾ [إبراهيم: ٢٤۔٢٦]

''کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے ایک پاکیزہ کلمہ کی مثال کیسے بیان فرمائی (کہ وہ) ایک پاکیزہ درخت کی طرح (ہے) جس کی جڑ مضبوط ہے اور جس کی چوٹی آسمان میں ہے۔ وہ اپنا پھل اپنے رب کے حکم سے ہر وقت دیتا ہے اور اللہ لوگوں کے لیے مثالیں بیان کرتا ہے، تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ اور گندی بات کی مثال ایک گندے پودے کی طرح ہے، جو زمین کے اوپر سے اکھاڑ لیا گیا، اس کے لیے کچھ بھی قرار نہیں۔''

موضوع کو سمیٹنے سے پہلے ان کے باقی عقائد پر بھی ایک مختصر نظر ڈالی جاتی ہے، تاکہ تمام پہلو مکمل ہو جائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وراثت کے احکام:

حسین علی اپنی کتاب اقدس میں وراثت کے احکام ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"ہر شخص پر وصیت نامہ تحریر کرنا فرض ہے، وصیت لکھنے والے کو چاہیے کہ وہ اس دستاویز کے سرنامہ کو اسم اعظم سے مزین کرے، اس میں مطلعِ ظہور کی وحدانیت کو تسلیم کرے اور جو نیک مقصد ہو، تحریر کرے، تاکہ یہ وصیت نامہ عوالم امر و خلق میں لکھنے والے کے لیے شاہد اور پروردگار حافظ امین کے نزدیک اس کے لیے خزانہ ہو۔"[1]

"وہ اپنے کسی ایک وارث کے لیے سارے مال کی وصیت کر سکتا ہے، دوسروں کو محروم کر سکتا ہے، قانونا غیر وارث کے لیے وصیت کر سکتا ہے اور سب کو محروم بھی کر سکتا ہے۔"[2]

اگر وصیت نہ کرے تو گناہ گار ہوگا اور ترکہ کی تقسیم "اقدس" میں مذکور وارثوں میں ہوگی، وہ لکھتا ہے:

"ہم نے وراثت کو سات طبقات میں تقسیم کیا ہے، اولاد کے لیے ہم نے نو جزو مقرر کیے ہیں، جو پانچ سو چالیس حصوں پر مشتمل ہیں، بیوی کے آٹھ جزو ہیں جو چار سو اسّی حصوں پر مشتمل ہیں، باپ کے لیے سات جزو ہیں جو چار سو بیس حصوں پر مشتمل ہیں، ماں کے چھے جزو ہیں جو تین سو ساٹھ حصوں پر مشتمل ہیں، بھائیوں کے لیے پانچ جزو یا تین حصے ہیں، بہنوں کے لیے چار جزو یا دو سو چالیس حصے ہیں اور معلمین کے لیے تین جزو یا ایک سو اسّی حصے ہیں... اگر متوفی کی کوئی اولاد نہ ہو تو ان کا حصہ

[1] "الأقدس" للمازندراني (الفقرة: ۲۵۵).

[2] "مكاتيب عبد البهاء" ج ۳ (ص: ۳۷۰) و "خزينة حدود و أحكام" (ص: ۱۱۵).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیت العدل کی طرف راجع ہوگا۔"[1]

یہ بات قابلِ توجہ ہے کہ حسین علی نے اسلام کی مخالفت میں مرد عورت کا فرق نہیں کیا، لیکن مساواتِ مرد و زن کے نعرے کے باوجود ماں باپ اور بہن بھائی میں فرق کیا ہے۔

دوم: بہائیوں نے بہائی اور غیر بہائی وارثوں میں فرق کرتے ہوئے کہا ہے:

"غیر بہائی بہائی کا وارث نہیں۔"[2]

اور دعویٰ عدمِ تعصب اور وحدتِ ادیان کا ہے!

سوم: "اگر معلم شاگرد سے پہلے مر جائے تو تیرا حصہ بہائی بیت العدل میں جمع کروانے کے بعد اس کا حصہ اس کی اولاد کو دیا جائے گا۔"[3]

چہارم: حسین علی نے شیرازی کے اولاد کے لیے طے کردہ حصے میں اضافہ کیا ہے اور اس کی وجہ یہ بیان کی ہے:

"جب ہم نے اصلاب میں موجود اولاد کا شور سنا تو ان کا حصہ دوگنا کر دیا اور دوسروں کا کم کر دیا، یقیناً وہ مقتدر ہے، جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے، اور اپنی سلطنت سے جو چاہتا ہے کر سکتا ہے۔"[4]

یہ بات معلوم نہیں ہو سکی کہ اس کو ان لوگوں کا شور کیوں نہیں سنائی دیا، جن کا حصہ کم ہوا، خصوصاً معلمین کہ جس کا حصہ "بیان" میں ذکر کردہ حصے سے آدھا کر دیا گیا۔[5]

---

① "الأقدس" (الفقرة: ٥١) وما بعد.

② "خزينة حدود و أحكام" (ص: ١٢٠).

③ أيضاً.

④ "الأقدس" (الفقرة: ٥٢).

⑤ "البيان" الباب الثالث من الواحد العاشر.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پنجم: حسین علی نے جاگیردارانہ نظام کے مطابق سکونتی مکان متوفی کے بڑے بیٹے کے لیے خاص کیا ہے۔

"ہم نے متوفی کا سکونتی مکان اور ذاتی لباس صرف اولادِ ذکور کے لیے خاص کیے ہیں، اولادِ اناث اور دوسرے وارثوں کے لیے نہیں، یقیناً وہی معطی فیاض ہے۔"[1]

عبدالبہاء عباس آفندی کہتا ہے:

"سکونتی گھر اصطبل مہمان خانے یا بیٹھک سمیت خاص طور پر بڑے بیٹے کے لیے ہے۔"[2]

ششم: تجہیز و تکفین کے اخراجات میت کے ترکے سے تقسیم سے پہلے لیے جائیں گے۔

حسین علی وراثت کے احکام بیان کرنے کے بعد کہتا ہے:

"ترکہ کی تقسیم صرف حقوق اللہ کی ادائیگی کرنے، قرضوں کا حساب بے باق کرنے، کفن دفن کے اخراجات ادا کرنے اور متوفی کو عزت و اعزاز کے ساتھ مقامِ دفن تک لے جانے کے اخراجات فراہم کرنے کے بعد ہوگی۔"[3]

یہ وراثت کے متعلق ان کے احکام کا خلاصہ تھا۔

دن، مہینے اور عیدیں:

حسین علی اور اس سے پہلے اس کے مرشد شیرازی نے جب ایک نئی شریعت تشکیل دینا چاہی تو اسلام کے احکام کو منسوخ کرنے کے ساتھ ان کے متبادل کے طور

---

[1] "الأقدس".

[2] "خزينة حدود و أحكام" (ص: ١٣٦).

[3] "الأقدس" (الفقرة: ٦٠).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر نئے احکام بھی پیش کیے جو انتہائی نامعقول اور گھٹیا ہیں، سب سے پہلے انھوں نے صدیوں سے رائج متفق کیلنڈر کو منسوخ کیا۔ سال کے انیس مہینے مقرر کیے اور مہینے کے انیس دن، ان کا مجموعہ 361 دن بنتے ہیں، جو پانچ دن باقی بچتے ہیں، ان کے متعلق کہتے ہیں: یہ وہ زائد دن ہیں جو مہینوں میں زیادہ ہو گئے ہیں، لہٰذا وہ اسی طرح رہیں گے اور سال میں شمار ہوں گے نہ مہینوں میں، ان میں ہر طرح کی بے حیائی اور کھیل کود کے کام جائز ہیں، کیوں کہ یہ کسی شمار میں نہیں آتے، اس لیے ان کا محاسبہ بھی نہیں ہوگا، ان کو "ایام الہاء" کہا جاتا ہے، یہ ماہ علاء سے پہلے آتے ہیں جو ان کے ہاں روزوں کا مہینا ہے۔[1]

ان مہینوں اور دنوں کے نام "بابی شریعت" پر گفتگو کرتے وقت ذکر ہو چکے ہیں، اس لیے یہاں انھیں دہرانے کی ضرورت نہیں۔[2]

ان کی عیدیں پانچ ہیں، جن کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:

1. عید نوروز: یہ 21 مارچ کو آتی ہے۔
2. عید رضوان: یہ بارہ دنوں تک رہتی ہے، یہ وہ دن ہیں جب بغداد میں نجیب پاشا کے باغ میں حسین علی نے اپنی دعوت کا اعلان کیا اور ترکی جانے تک وہاں قیام کیا:

"تمام عیدیں دو عظیم عیدوں میں اور دو دیگر عیدوں میں جو دو جڑواں دنوں میں آتی ہیں، اپنی انتہا کو پہنچ گئی ہیں، بڑی عیدوں میں پہلی عید وہ ایام ہیں، جب خدائے رحمان اپنے اسمائے حسنی اور صفاتِ علیا کے ساتھ

---

[1] "البابية عرض و نقد" (ص: ٢٢٣).
[2] دیکھیے: "البابیة" "بابی شریعت"۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عالمِ امکان پر جلوہ افروز ہوا۔"[1]

3 عیدِ میلادِ باب: یہ یکم محرم کو آتی ہے:

"اس دن ہم نے لوگوں میں سے بشر کو اس نام کے ساتھ مبعوث کیا۔"[2]

"اس عید کے پہلے، نویں اور بارہویں دن کام کرنا حرام ہے۔"[3]

4 عیدِ میلادِ حسین علی مازندرانی: یہ ہر سال دو محرم کو آتی ہے:

"عیدِ میلاد آئی اور عرش پر اللہ مقتدر، عزیز، ودود کا جمال آ کر ٹھہر گیا۔"[4]

5 عیدِ بعثت: یہ وہ دن ہے جس دن باب شیرازی نے لوگوں کو اپنی دعوت پیش کی، یہ ہر سال 5 جمادی الاولیٰ کو آتی ہے۔

"یہ وہ دن ہے جب اللہ تعالیٰ نے حق کے ساتھ بولنے والے سے وعدہ لیا، اس دن میں اللہ کا ذکر کرو، جس میں روح نے کلام کیا، مخلوق کے حقائق نکالے گئے، اس دن ہر متنفس کے لیے خوش ہونا اور اچھا لباس پہننا مقرر کر دیا گیا ہے۔"[5]

یاد رہے یہی عید حسین علی کے بیٹے عباس آفندی کی عیدِ میلاد بھی ہے، کیوں کہ جس دن باب نے اپنی دعوت کا اعلان کیا، یہ بھی اسی دن پیدا ہوا۔

اسلمنت ان عیدوں کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"بہائی دین میں خوشی کے حقیقی مظاہر سال میں ان کی مختلف عیدوں کے

---

1 "الأقدس" (الفقرة: ٢٥٦).

2 "خزينة حدود و أحكام" (ص: ٣٥٩) و "لوح زين المقربين" للعباس.

3 "الأقدس" (الفقرة: ٢٥٦).

4 "لوح الأقدس الأمنع" للمازندراني نقلا عن "خزينة حدود و أحكام" (ص: ٣٩١).

5 "لوح ليلة المبعث" للمازندراني بحواله "خزينة حدود و أحكام" (ص: ٣٧٧) وما بعد.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موقع پر نمایاں ہوتے ہیں، عید نو روز، عید رضوان، عید میلادِ باب، عید میلادِ بہاء اللہ اور باب کی دعوت کے اعلان کا دن (جو بہاء اللہ کی پیدائش کا دن بھی ہے) بہائیوں کے خوشی اور انبساط کے دن ہیں، ایران میں وہ یہ دن سیر و سیاحت اور مذہبی اجتماعات میں شرکت کر کے مناتے ہیں، جن میں موسیقی بھی چلتی ہے، الواح کی تلاوت بھی کی جاتی ہے اور موقع و مقام کی مناسبت سے مختصر دروس بھی ہوتے ہیں جو حاضرین میں سے کچھ افراد دیتے ہیں۔"[1]

"نقطہ اولیٰ (شیرازی) کی شہادت، بہاء اللہ اور عبد البہاء کے صعود کے ایام سکون اور خشوع کے ساتھ منائے جاتے ہیں۔"[2]

"عیدوں کے دنوں میں، باب کی پھانسی کے دنوں میں اور حسین علی کی موت کے ایام میں ہر طرح کا کام حرام ہوتا ہے۔"[3]

یاد رہے بہائی سال کا آغاز 21 مارچ سے ہوتا ہے، جو عید نو روز کا دن ہے اور بہائی تاریخ 1844ء بمطابق 1260ھ باب کے ظہور کی تاریخ سے شروع ہوتی ہے۔[4]

بیت العدل:

ہماری گفتگو میں "بیت العدل" کا لفظ کئی مرتبہ ذکر ہوا ہے، بیت العدل دراصل ایک بہت بڑی اور بین الاقوامی قانون سازی کمیٹی ہے، اس کو بہائیوں کی

---

① "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ١٨٠).

② أيضاً.

③ "خزينة حدود و أحكام" (ص: ٣٥٦) وما بعد.

④ "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ١٧٦).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضرورت کے مطابق پرانے قوانین منسوخ وتبدیل کرنے اور نئے قوانین بنانے کا اختیار حاصل ہے۔

ان کے ہاں مقننہ بھی یہی ہے اور انتظامیہ بھی یہی ہے، بیت العدل کا کام حدود نافذ کرنا، احکام جاری کرنا اور زکات اور جرمانے وصول کرنا ہے، اس کمیٹی کا وجود ان کے مذہب کے وجود کا ضامن ہے اور اس کے معدوم ہونے کی صورت میں یہ دین بھی معدوم ہی ہے، بہائیوں کا ولی امر شوقی آفندی کہتا ہے:

''بیت العدل کے اراکین نو سے زیادہ نہیں ہوں گے۔''①

اس ادارے کا انتخاب، خفیہ رائے شماری کے اصول پر کثرت آرا سے تین سطحی انتخابی عمل کے ذریعے تمام دنیا کے بالغ بہائی کرتے ہیں۔

یہ بیت العدل اپریل 1963ء میں یعنی حسین علی کی وفات کے تقریباً پون صدی بعد وجود میں آیا۔

عباس آفندی اس کے تعارف اور انتخاب کا طریقہ بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''بیت العدل جس کو اللہ تعالیٰ نے ہر بھلائی کا منبع اور ہر خطا سے محفوظ رکھا ہے، مومنوں کے عمومی انتخاب کے ذریعے تشکیل دیا جائے، اس سے عمومی بیت العدل مقصود ہے، یعنی ہر شہر میں خصوصی بیوت العدل تشکیل پائیں اور یہ خصوصی بیوت العدل عمومی بیت العدل کا انتخاب کریں، یہ بورڈ تمام امور میں مرجع کی حیثیت رکھے گا اور قوانین اور احکام سازی بھی کرے گا، تمام مشکل مسائل اسی مجلس میں حل کیے جائیں، اس بورڈ اور مجلس کا مقدس سربراہ ولی امر اللہ وہ اس منصب سے کبھی معزول نہیں

① ''لوح بدیع اللّٰہ'' بحوالہ ''خزینۃ حدود و أحکام'' (ص: ٦٦)۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ہوسکتا (وہ ولی امر اللہ اس کی تشکیل سے پہلے ہی مر گیا!)۔

"بیت العدل مقننہ کی حیثیت رکھتا ہے، بیت العدل سے اتفاق کے ساتھ یا سادہ اکثریت سے صادر ہونے والے فیصلے حق ہیں اور وہی اللہ کی مراد بھی، جس نے اس سے تجاوز کیا، وہ پھوٹ پسند، منافقت کا اظہار کرنے والا اور ربِ میثاق سے اعراض کرنے والا ہے۔"①

www.kitabosunnat.com

① "الواح وصايای مباركة" (ص: ۲۰، ۲۱) لعباس آفندي ط باكستان و "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ۲۵۲، ۲۵۳).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب 5

حسین علی مازندرانی کی زبان و اسلوب

بہائیوں کا عقیدہ ہے بہاء اللہ کا لقب اختیار کرنے والے حسین علی مازندرانی نے معبود اور رب ہونے کی حیثیت سے جو صحیفے، کتابیں اور الوح نازل کی ہیں اور دنیا کو جو دین و شریعت اور منہج عطا کیا ہے، کسی قوم اور ملت کو ان کا عشر عشیر بھی حاصل نہیں، یہی نہیں، بلکہ یہ بھی ان کا عقیدہ ہے کہ حسین علی کا کلام انبیا اور رسولوں کے کلام سے اعلیٰ درجے کا کلام اور نسلِ انسانی کی ہدایت کے لیے اللہ کے منتخب رسولوں پر نازل ہونے والی کتابوں اور صحیفوں کی زبان و بیان پر بھی فوقیت رکھتا ہے۔

معروف بہائی مبلغ گلپایگانی لکھتا ہے:

”کتابِ الٰہی یعنی آسمانی وحی کی بات ہے تو ہمارا ربِ الٰہی ”حسین علی“ باوجودیکہ ظہور کی زندگی میں بڑی مصیبتوں اور پریشانیوں سے نبرد آزما رہا، جن کو ذکر کرنے کا یہ مقام نہیں، حالانکہ وہ اہلِ علم سے بھی تعلق نہیں رکھتا تھا (سچ نکل ہی جاتا ہے)، تعلیمی مدارس میں بھی نہیں گیا تھا، لیکن اس نے اپنی فارسی اور عربی میں لکھی ہوئی مقدس الواح کے ذریعے آفاق کو بھر دیا اگر ہم کہیں کہ وہ اقوام کے پاس موجود ساری روحانی کتابوں اور مقدس صحیفوں سے زیادہ ہیں تو مبالغہ نہیں ہوگا۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

"خلاصہ یہ ہے کہ اس کے بابرکت ایام کی مدت میں اس کے قلمِ اعلیٰ اور شیریں بیان سے ان الٰہی علوم و معارف اور آسمانی بلند و بالا حکمتوں کی چار نہریں جاری ہوئیں، جن کے ساتھ دلوں کو زندگی ملی، نفوس میں ابتہاج و مسرت پیدا ہوئی، مُردوں میں زندگی دوڑنے لگی اور سینے کھل گئے۔ یہی وہ چار نہریں ہیں جو جنت بالا میں اللہ کے عرش سے جاری ہیں اور ملاء اعلیٰ میں آبِ حیات کے ساتھ ابلتے ہوئے چشمے ہیں۔"[1]

خود حسین علی اپنی کتاب اقدس کے بارے میں لکھتا ہے:

"کہہ دو! خدائے برحق میرا گواہ ہے کہ تمام جہان کے مقدس صحائف اور تمام کتابیں اور تحریریں تمھیں اس زمانے میں اس کتاب ناطق کے بغیر کچھ فائدہ نہ پہنچا سکیں گی جو مخلوق کے عین درمیان اعلان کر رہی ہے:

"یقیناً کوئی خدا نہیں سوائے میرے، میں ہی علیم و حکیم ہوں۔"[2]

اسی کتاب میں ایک دوسری جگہ لکھتا ہے:

"جو میری آیات میں صرف ایک آیت کی تلاوت کرتا ہے یہ اس کے لیے اولین اور آخرین کی تمام کتابیں پڑھنے سے بہتر ہے۔"[3]

مزید کہتا ہے:

"اے قوم! تم وہ پڑھو جو تمھارے پاس ہے، ہم وہ پڑھتے ہیں جو ہمارے پاس ہیں۔ اللہ کی قسم! جب اس کا ذکر کیا جائے تو دنیا کے اذکار اور امتوں کے پاس جو کچھ ہے سب کا ذکر چھوڑ دیا جاتا ہے سب اس کی

---

(1) "الحجج البهية" للجلبايجاني (ص: ١٢٣).

(2) "الأقدس" الفقرة.

(3) أيضاً الفقرة.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گواہی دیتے ہیں کہ وہی اللہ، قیامت کے دن کا مالک اور عرشِ عظیم کا رب ہے۔''[1]

اس کا دعویٰ ہے کہ وہ الفاظ کا شاہسوار اور کلام کا بادشاہ ہے اور وہ بڑے فخر سے چیلنج کرتے ہوئے کہتا ہے:

''کیا تمھارا کوئی عالم حکمت و بیان کے میدان میں معانی کے شاہسوار کے ساتھ مقابلے کے لیے اتر سکتا ہے ...نہیں تیرے عزیز وغفور رب کی قسم! اے قوم! اپنے قلم روک لو، مالکِ قدیم کی طرف سے قلمِ اعظم کے چلنے کی آواز بلند ہو چکی ہے، پھر خاموش ہو جاؤ، ہلاکت کے میدان میں اللہ الٰہی کی آواز بلند ہو چکی ہے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں ہی مہیمن اور قیوم ہوں۔''[2]

''عن قریب تو دیکھے گا قیوم ہی زمین کے تمام باسیوں پر نگہبان ہے، یہ اس قلم کا فیصلہ ہے جس کو اللہ نے سلطان الاقلام بنایا ہے۔''[3]

اسی بنا پر ان کا ایک بہت بڑا مبلغ گلپایگانی کہتا ہے:

''بلیغ سے بلیغ لکھاری کا قلم بھی اس کی الواحِ مقدس کو بیان کرنے سے قاصر ہے ...جن کے سامنے فصحاء کی زبانیں جھکی ہوئی ہیں اور بلغا کی گردنیں خم۔''[4]

یہ ان کے بڑے بڑے دعوے اور کھوکھلے نعرے ہیں۔

---

① "كلمات فردوسية" للمازندراني (ص: ١٧٢) و "اشراقات" للمازندراني أيضاً (ص: ٧)

② "سورة الأمين" للمازندراني (ص: ٤٣).

③ "لوح الأعظم" (ص: ٩٩) از مجموعة الكلمات الالهية ط باكستان.

④ "الحجج البهية" (ص: ١٢٤، ١٢٥).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آیئے ان کتابوں میں دیکھتے ہیں جن کے سامنے فصحاء کی زبانیں گنگ ہیں اور بلغا کی گردنیں خم اور کوئی قدیم و جدید آسمانی صحیفہ اور کتاب بھی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی، پھر دیکھتے ہیں حقائق کیا بولتے ہیں۔

ہم اس کے لیے اس کی عبارتوں کو فصاحت و بلاغت اور معانی و بیان کے پیمانے، عربی کے قواعد وضوابط، اسلوب، سیاق اور ترکیب وسلاست کی میزان میں رکھ کر دیکھتے ہیں کہ ان دعووں میں کتنا دم اور زور ہے اور دیکھیں کہ ان عبارتوں کے الفاظ کتنے واضح، معانی کتنے روشن، تعقید لفظی و معنوی سے کتنے پاک، تنافر، غرابت، غیر مفید تکرار، بے فائدہ اختصار، اکتا دینے والے اطناب استطراد اور لغوی یا نحوی اغلاط سے کتنے مبرا ہیں؟

زبان کی پختگی اور فصاحت و بلاغت کو جانچنے کے لیے ان تمام پہلوؤں کا جائزہ لینا ضروری ہے خصوصاً جب وہ نبوت و رسالت کا دعویٰ کرنے والی زبان ہو اور تمام جہان پر تفوق کا دعویٰ ہو، بلکہ خدائی کی بھڑک ہو۔ خدا تو غلطی نہیں کرتا اور اس کلام لحن سے پاک ہوتا ہے، بلکہ اس کا کلام تو سب سے اعلیٰ ہوتا ہے۔

صادق و مصدوق رسول ﷺ کا فرمان ہے:

"تمام کلاموں پر اللہ کے کلام کی فضیلت خود اللہ کی اپنی مخلوق پر فضیلت کی طرح ہے۔"[1]

ایک پرانی کہاوت ہے:

"كلام الملوك ملوك الكلام"

"بادشاہوں کا کلام بھی کلام کا بادشاہ ہوتا ہے۔"

---

[1] رواه الترمذي والدارمي والبيهقي في شعب الإيمان.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہائیوں کی ایک کتاب ''الایقان'' ہے جس کے متعلق ان کا عقیدہ ہے:

''یہ وہی ''ایقان'' ہے جو اس زمانے کے مختلف نواحی میں رحمان کے قلم سے جاری ہوئی، یہ مختصر ہونے کے باوجود پہلی کتابوں اور الواح کی تفصیل و تبیان ہے اور صبح کو پھاڑنے والے اللہ کی کتابوں کی مترجم ہے، اسی کے ساتھ انبیا کی مہر کھلی اور سابقین کے اشارات کے عقدے حل ہوئے۔ اس نے اس کتاب مستطاب میں انتہائی جہد اور تدبر صرف کیا، تاکہ وہ تجھے ہر باب میں صواب کا الہام کرے اور اس نے شک اور ریب سے احباب کے دلوں کی حفاظت کی۔''[1]

اس کتاب میں حسین علی مازندرانی ایک موضوع سے دوسرے موضوع میں منتقل ہوتے ہوئے لکھتا ہے:

''وعلى الله أتوكل و به أستعين لعل يجري من هذا القلم ما يحيى به أفئدة الناس ليقومن الكل عن مراقد غفلتهم، وليسمعن اطوار ورقات الفردوس من شجر كان في الروضة الأحدية من أيدي القدرة باذن الله مغروسا''[2]

قاری سے انصاف کا سوال ہے یہ کون سی زبان ہے؟ اسلوب انتہائی رکیک اور بودا، بیان انتہائی کمزور اور ڈھیلا!

کیا یہ بے کار اور مہمل الفاظ: ''وليسمعن اطوار و رقات الفردوس من شجر كان في الروضة الأحدية أيدي القدرة باذن الله مغروسا ...''

قرآن کے الفاظ کا مقابلہ کریں گے؟ قطعاً نہیں، وہ تو لوح محفوظ میں قرآن مجید ہے:

---

[1] "مجموعة رسائل" للجلبائيجاني (ص: ٣٦) ط قاهرة ١٩٢٠ م.

[2] "الايقان" (ص: ١٤) ط المحفل البهائي الباكستاني عام ١٩٥٥ م.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ ۝ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ﴾ [البروج: ٢١، ٢٢]

"بلکہ وہ ایک بڑی شان والا قرآن ہے۔ اس تختی میں (لکھا ہوا) ہے جس کی حفاظت کی گئی ہے۔"

﴿لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا﴾

[بني إسرائيل: ٨٨]

"تو اس جیسا نہیں لائیں گے، اگرچہ ان کا بعض بعض کا مددگار ہو۔"

اس جھوٹے مدعی سے پوچھنا چاہیے "اطوار" اور "ليسمعن" کا کیا معنی ہے؟ اطوار عربی زبان میں اصناف کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اور طور کی جمع جس کا مطلب ہوتا ہے، "کبھی" "ورقات" سے کیا مراد ہے؟ اس سے درخت کے پتے مراد ہیں کتاب کے اوراق اس لفظ سے پہلے سمع یعنی سننے کا ذکر ہوا ہے۔ درخت کے پتے ہوں یا کتاب کے اوراق یہ سنتے تو نہیں، البتہ دیکھے جاتے ہیں اور پڑھے جاتے ہیں۔ یا اس کی مراد کچھ اور ہے، ہم بہائی کتابوں کا ترجمہ کرنے والوں کو دیکھتے ہیں وہ ورقات کا ترجمہ بلبل کرتے ہیں جو بداہتاً غلط ہے، کیوں کہ بلبل کو عربی میں ورقہ نہیں کہا جاتا، البتہ ایک اور پرندہ ہے جس کا نام حمامہ (کبوتر) ہے اس کو ورقاء بھی کہا جاتا ہے، لیکن جاہل کو علم ہونا چاہیے کہ عربی میں ورقاء کی جمع ورقات نہیں "وراق" اور "وراقی" صحاری اور صحارا کے وزن پر آتی ہے۔[1]

"من شجر" بھی غلط ہے۔ اس طرح "من ايدي قدره الله مغروسا" بھی ایک بے ڈھنگی ترکیب ہے، فصیح اور بلیغ عرب اس طرح کی تراکیب استعمال نہیں کرتے۔ وہ روضہ احدیہ کہاں ہے جس میں درخت لگایا جاتا ہے، اس سے فردوس

(1) "القاموس المحيط" للفيروز آبادي ج ٣ (ص: ٢٩٨) و "لسان العرب" للافريقي و "التاج" للزبيدي.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ورقات کے اطوار سنے جاتے ہیں؟ یہ ساری عبارت لغت و دلالت اور صرف ونحو کی روشنی میں لفظاً اور معناً انتہائی بودی اور بیمار ہے جو کوئی مفہوم ادا نہیں کرتی۔

اس کی ایک لوح، "لوح احمدیہ" ہے، جو اس کا ایک معجزہ سمجھا جاتا ہے اور اس کی تلاوت کرنے والے کے مقدر میں سو شہید کا اجر لکھ دیا جاتا ہے۔[1]

اس لوح میں مرقوم ہے:

"هذه ورقة الفردوس تغن على افنان سدرة البقاء بأوطان قدس مليح"[2]

"یہ ورقۃ فردوس سدرۃ البقاء کی شاخوں پر قدس ملیح کے اوطان میں گاتا ہے۔"

یہاں بھی لفظ ورق استعمال کیا گیا ہے جو عربی زبان میں ورق الشجر کو کہا جاتا ہے یا ورق الکتاب کو اور مطلقاً بلبل اور حمامہ کے لیے استعمال نہیں ہوتا، جس طرح ہم ذکر کر آئے ہیں۔ حمامہ کے لیے ورقاء کا لفظ بھی اس کا رنگ سبز ہونے کی وجہ سے استعمال ہوتا ہے۔ ورقاء اور ورقۃ میں بڑا کھلا فرق ہے جو عربی زبان جاننے والا اچھی طرح سمجھتا ہے۔

ثانیاً: اگر "تغن" سے اس کی مراد "غنا" ہے تو اس کو "تغني" لکھنا چاہیے تھا "تغن" نہیں، کیوں کہ یہاں ایسا کوئی عامل نہیں جو آخری یا کو گرائے۔

ثالثاً: "قدس" الف لام کے بغیر فاسد ہے۔

رابعاً: لفظ "مليح" اگر اوطان کی صفت ہے تو اس کو "مليحة" ہونا چاہیے تھا، ورنہ اس کا معنی نہیں بنتا۔

---

① "لوح أحمد" للمازندراني (ص: ۱۵۸) ط پاکستان من "مجموعة كلمات الهية"

② أيضاً (ص: ۱۵۴).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خامساً: اگر "ورقة" سے اس کی مراد بلبل ہے جس طرح ترجمہ کرنے والوں نے سمجھا ہے تو ان کو معلوم ہونا چاہیے کہ بلبل بیری کے درخت پر نہیں بیٹھتی، بیریاں عموماً صحرائی زمین میں ہوتی ہیں اور بلبل سرسبز اور شاداب زمین میں پائی جاتی ہے۔

لفظ "سدرة" (بیری) اس نے صرف اس لیے استعمال کیا ہے کہ یہ قرآن میں بکثرت وارد ہوا ہے، کیوں کہ سارے عرب اس کو جانتے تھے، کیوں کہ یہ عرب علاقوں میں پایا جاتا ہے، دوسرے بہت سے درختوں کے عکس کہ وہ عرب میں تو بالکل نہیں پائے جاتے، مگر ایران وغیرہ میں پائے جاتے ہیں۔

"ایقان" میں ایک یہ عبارت ہے:

"كذلك تغن عليك حمامة البقاء على أفنان سدرة البهاء لعل تكونن في مناهج العلم والحكمة بإذن الله سالكا"[1]

یہاں بھی لفظ "تغن" کی املا غلط ہے۔ "حمامة البقاء" جیسے لفظ تو عاشقوں اور صوفیوں کے ہاں ملتے ہیں، آسمانی صحیفوں اور رسولوں کے کلام میں نہیں۔ "سدرة البهاء" بھی اسی کی ایجاد کردہ تعبیر ہے۔

اسی طرح "لعل تكونن" میں کون سی بلاغت چھپی ہوئی ہے؟ یہ تو ہم نے ابتدائی جماعتوں میں پڑھ لیا تھا کہ "لعل اور اس کے قبیلے کے الفاظ" اسماء اور ضمائر پر داخل ہوتے ہیں، لیکن یہ "ملکوت کا معلم" ہمیں سکھاتا ہے کہ یہ فعلوں پر بھی داخل ہوتے ہیں! اس مہمل اور نحو وصرف کے اعتبار سے کمزور اور لایعنی عبارت سے کیا سمجھ آتا ہے؟ "ایقان" میں اس کے الفاظ اور عبارتیں مہمل ہیں، پھسپھسے اسلوب اور قواعدِ زبان سے ناواقفیت کی دلیل ہیں، مثلاً: وہ کہتا ہے:

---

(1) "الإيقان" للمازندراني (ص: ٥٣).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"فسبحان الله من أن يعرف أصفيائه بغير ذواتهم أو يوصف أوليائه بغير أنفسهم، فتعالى عما يذكر العباد في وصفهم وتعالى عما هم يعرفون" ①

خدا معلوم یہاں "وصفهم" میں جمع مذکر غائب کی ضمیر "تعالى" میں واحد مذکر غائب کی ضمیر اور "هم يعرفون" میں جمع مذکر غائب کی ضمیر میں کیا مناسبت ہے؟ اس پر مستزاد کلام کا مفہوم اور منطوق بھی ادراک کی وسعوں میں نہیں آتا۔ کتاب "الایقان" میں ہے:

"فسبحان الله عما يصف العباد في سلطنته، و تعالى عما هم يذكرون" ②

اس چھوٹی سی اور مہمل عبارت میں بھی بہت سی غلطیاں ہیں۔ مثلاً:

اول: "عما يصف العباد" کو "عما يصفه العباد" ہونا چاہیے تھا۔

دوم: وصف العباد کے بعد "سلطنته" کا لفظ بے معنی ہے۔

سوم: "عباد" کے بعد اور "يذكرون" سے پہلے جمع مذکر غائب کی ضمیر بھی بے معنی ہے۔

چہارم: یہ ساری عبارت قرآن کریم کی نقل اتارنے کی ایک ناکام کوشش ہے۔ اصل میں وہ مہملات کا بادشاہ ہے اور اس کی دیگر کتابوں کی طرح کتاب "الایقان" بھی گھٹیا اور نامعقول عبارتوں کا پلندہ ہے۔ دوسری کتابوں کا جائزہ لینے سے پہلے ہم اسی کتاب سے مزید اقتباسات نقل کر کے ان کا تجزیہ کرتے ہیں، تاکہ قاری کو اس کے کھوکھلے دعووں اور جھوٹے زعم کا ادراک ہو جائے اور اس کے کلام، علم اور معرفت کی حقیقت کا اندازہ ہو جائے، کیوں کہ ان کے بہت بڑے

① ایضاً (ص: ۲۷)۔

② ایضاً (ص: ۸۳)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مبلغ ابو الفضل گلپائیگانی کا یہ ادعاء ہے: بلیغ سے بلیغ قلم کار کا قلم بھی اس کی مقدس الالواح کو بیان کرنے سے قاصر ہے، جس کے سامنے فصحا کی گردنیں جھکی ہوئیں اور بلغا کی گردنیں خم ہیں۔"[1]

یہ کتاب اس کے دعوے کے مطابق سابقہ کتابوں اور ارواح کی تبیان ہے اس تبیان میں وہ لکھتا ہے:

"کذلك نعطیکم من اثمار شجرة العلم لتکونن في رضوان حکمة اللّٰه لمن المحبرین"[2]

اس عبارت میں دیکھیے "نعطیکم" کے بعد "من" بطور صلہ لایا گیا ہے جو غلط ہے، کیوں کہ اعطاء متعدی بنفسہ ہے اور اس کو "صلے" کی ضرورت نہیں، لفظ "لتکونن" اور "المحبرین" کا استعمال بھی قواعد اور اسلوب کے خلاف ہے۔ اس طرح یہ عبارت بے معنی ہو جاتی ہے۔

مزید دیکھیے:

"کذلك اثبت اللّٰه حکم الیوم من قلم العزة علی لوح کان خلف سرادق العز مکنونا"[3]

"إثبات" کے لیے بھی "علی" کے صلہ کی ضرورت نہیں ہوتی، کیوں کہ اس کو "علی" کے ساتھ متعدی بنانا ایک نئے معنی کو پیدا کر دیتا ہے۔ اس کے بعد "في" استعمال کیا جاتا ہے، اسی طرح "من قلم العزة" بھی غلط ہے، بلکہ "بقلم العزة" ہونا چاہیے۔ "خلف السرادق" نہیں "في السرادق" مناسب ہے وہ

---

① "الحجج"

② "الإیقان" (ص: ٢٦).

③ أیضاً (ص: ٨٢).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کون سی روح ہے جو عزت کے پردوں میں چھپی اور مستور ہے؟

اسی طرح "اثبت الله حكم اليوم" کا مطلب بھی غیر واضح ہے۔ یہ ساری غلطیاں اس کی عجمیت کو آشکارا کرتی ہیں۔

یہ عبارت بھی ملاحظہ کیجیے:

"قل يا أهل الأرض هذا فتي ناري يركض في برية الروح ويبشركم بسراج الله ويذكركم بالأمر الذي كان عن أفق القدس في شطر العراق تحت حجبات النور بالستر مشهودا"①

کیا کہیں اس سے بھی برا اور پھسپھسا الفاظ و تراکیب کا استعمال دیکھنے میں آیا ہے؟ عربی زبان اس قصاب سے پناہ مانگتی ہے اور وہ اس جیسے جاہل فصیح سے بہت بلند ہے۔ فصحاء اور بلغاء تو ایک طرف عام عرب بھی اس طرح کی غلطیاں نہیں کرتے جو اس "سلطان قلم" کے قلم سے نکلی ہیں۔ کیا الفاظ پر ایسا ظلم بھی کیا جاتا ہے جو اس نابنجار نے کیا ہے؟ "فتى ناري يركض في برية الروح" پھر "ويبشركم بسراج الله" پھر "تحت حجبات النور بالستر" اور خدا کی پناہ! اس مجہول النسب عجمی مفتری اور دجال کے سامنے تو مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی جیسے کذاب مگر اصل عرب بھی پانی بھرتے نظر آتے ہیں، انہی مضحکہ خیزیوں پر بس نہیں، بلکہ حماقتوں کی زنبیل میں اور بھی بہت کچھ دکھانے کو ہے:

"قل هو الختم الذي ليس له ختم في الابداع، ولا بداله في الاختراع، يا ملأ الأرض في ظهورات البدء تجليات

---

① ایضاً (ص: ۹۸)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الختم تشهدون"[1]

مزید:

"قاتلهم الله بما فعلوا من قبل ومن بعد كانوا يفعلون"[2]

انہی جیسوں کے بارے میں کہا گیا ہے:

"إذا لم تستح فاصنع ما شئت"

"جب حیا جاتی رہے تو جو جی میں آئے کر"

ایک دوسری جگہ قرآن کریم سے معانی چرا کر ان میں عجیب وغریب الفاظ شامل کر دیے ہیں:

"عذبهم الله بنار شركهم، وأعدّ لهم في الآخرة عذابا تحترق به اجسادهم وارواحهم ذلك بانهم قالوا ان الله لم يكن قادرا على شيء وكانت يده عن الفضل مغلولة"[3]

کتنا قبیح سرقہ، کیسا ڈھیلا اسلوب، کتنی جاہلانہ زبان اور کیسی حقیر کتاب ہے!

اللہ کی عظمت والی کتاب میں پڑھیے:

﴿وَ قَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَ لُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ وَ لَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّ كُفْرًا وَ اَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ وَ يَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ

① "الإيقان" للمازندراني (ص:۱۱۱).

② أيضاً.

③ أيضاً (ص:۱۵۴).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْمُفْسِدِیْنَ﴾ [المائدة: ٦٤]

"اور یہود نے کہا اللہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے، ان کے ہاتھ باندھے گئے اور ان پر لعنت کی گئی، اس کی وجہ سے جو انھوں نے کہا، بلکہ اس کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں، خرچ کرتا ہے جیسے چاہتا ہے، اور یقیناً جو کچھ تیری طرف تیرے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے وہ ان میں سے بہت سے لوگوں کو سرکشی اور کفر میں ضرور بڑھا دے گا، اور ہم نے ان کے درمیان قیامت کے دن دشمنی اور بغض ڈال دیا۔ جب کبھی وہ لڑائی کی کوئی آگ بھڑکاتے ہیں اللہ اسے بجھا دیتا ہے اور وہ زمین میں فساد کی کوشش کرتے پھرتے ہیں اور اللہ فساد کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا۔"

یہ کیسے خوب صورت الفاظ اور کیا شاندار اور فصیح و بلیغ کلام ہے!

﴿وَ مَا یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَ الْبَصِیْرُ﴾ [الفاطر: ١٩]

"اور اندھا اور دیکھنے والا برابر نہیں۔"

اس کتاب کا آغاز بھی جس طرح غلطیوں سے بھرا ہوا ہے اختتام بھی اسی طرح اغلاط کا نمونہ ہے:

"ولکن اللّٰه یفعل بهم کما هم یعلمون وینساهم کما نسوا لقاه في ایامه وکذلك علی الذین کفروا ویقضي علی الذین هم کانوا بایاته یجحدون"[1]

اس لعین اور اللہ کے دشمن نے جھوٹ کہا اور غلط کہا ہے یہ بے شمار غلطیوں میں سے صرف چند ایک ہیں۔ اب اس کی سب سے بڑی کتاب کی طرف آتے ہیں جس

[1] "الایقان" للمازندراني الصفحة الاخیرة من الکتاب (ص: ١٧٠).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا نام کتاب اقدس ہے جو ان کے دعوے کے مطابق تمام آسمانی کتابوں کی ناسخ اور اس کی ایک آیت کی تلاوت اولین اور آخرین کی تمام کتابوں سے بہتر ہے[1] انھوں نے اس کتاب کی ساری غلطیاں نکالنے اور اس کی اچھی طرح تصحیح و تنقیح کرنے کے بعد اس کو شائع کیا۔ علامہ رشید رضا مصری نے اپنی تفسیر ''المنار'' میں اس کے متعلق لکھا ہے:

> ''بہاء اللہ حسین علی کی ایک کتاب ہے جس کا نام اقدس ہے۔ اس میں اس نے فواصل آیات اور غیب کی خبریں دینے میں قرآن کریم کی نقل کرنے کی کوشش کی ہے، لیکن اس کے ذہین پیروکاروں نے اس کو چھپانے ہی میں عافیت محسوس کی، چنانچہ اس کے دنیا میں پھیلے ہوئے تمام مطبوعہ نسخے اکٹھے کیے گئے۔ جب انھیں یقین ہو گیا کہ انھوں نے تمام نسخے واپس منگوا لیے اور اکٹھے کر لیے ہیں تو اس کے بعد اللہ ہی جانتا ہے انھوں نے اس میں کیا تصحیح اور تنقیح کی۔''[2]

یہاں یہ ذکر کرنا بھی مناسب رہے گا کہ بہائیوں نے ایک عرصے تک اس کتاب کو نہ چھاپا، بلکہ اس کی حقیقت کھل جانے کے خدشے کے پیشِ نظر اپنے ماننے والوں کو اس کی اشاعت سے روکتے تھے، کیوں کہ اس کے فقرے فقرے اور سطر سطر سے جہالت ٹپکتی ہے، ایسی اغلاط اور زبان و بیان کی ایسی بے حرمتی تو جاہل بھی نہیں کرتا، عالم اور ماہرِ زبان تو ایک طرف رہا۔ مہمل اور ساقط عبارتیں، واضح عجمیت، پھسپھسا اسلوب اور کمزور عربی، لفظ لفظ پکار رہا ہے۔

حسین علی کے بیٹے عبدالبہاء عباس آفندی سے کسی نے ''کتاب اقدس''

---

[1] ''الأقدس'' للمازندراني.

[2] ''المنار'' للشيخ محمد رشيد رضا المصري.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

چھاپنے کی اجازت مانگی تو اس نے جواب دیا:

"اگر کتاب اقدس شائع ہو گی تو متعصب اور کمینوں کے ہاتھ لگ جائے گی، اس لیے اس کو چھاپنا جائز نہیں۔"①

اسی بنا پر بہائیت اور بابیت کے سب سے بڑے مدح خوان پروفیسر براؤن نے "التاریخ الجدید" کے مقدمے میں لکھا ہے:

"میں اپنے ذاتی تجربات کی روشنی میں کہہ سکتا ہوں کہ کسی کے لیے بھی بہائیت کی اصلی کتابیں ہدیتاً اور عاریتاً حاصل کرنا ممکن نہیں۔ ان کے مرکز "عکا" میں ان کی کتابوں پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالنا بھی ایک معجزہ سمجھا جاتا ہے۔"②

ان تمام احتیاطوں اور تحفظات کے باوجود اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کے زیغ و ضلالت کا پردہ چاک کر دیا اور لوگوں کو ان کے قبیح افکار اور گرے ہوئے عقیدوں سے واقف کر دیا۔

ہمارے پاس اقدس کے متعدد نسخے ہیں:

① بمبئی میں پتھر کی چھپائی (لیتھوگرافی) پر چھاپا گیا نسخہ، ہم نے یہ سیالکوٹ کے بہائی مرکز سے حاصل کیا۔

② ربوے کا نسخہ، یہ قادیانیوں نے چھاپا۔

③ سیدی حسنی کی کتاب "البابیون والبهائیون" کے ساتھ ملحق مطبوعہ نسخہ۔

④ قلمی نسخہ یہ ہمیں لاہور کی ایک پبلک لائبریری سے ملا۔

---

① "رسالة السؤال والجواب" جمعية لاهاي امريكا، (ص: ٣٧) ط مصر.

② "مقدمة التاريخ الجديد" لبراؤن (ص: ٢٨).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم حسینی اور بمبئی کے نسخوں سے عبارتیں نقل کریں گے، کیوں کہ یہ بہائیوں کے ہاں مسلم ہیں اور ان تمام نسخوں میں پائی جانے والی غلطیوں کی نشاندہی کریں گے۔

ہم نے کتاب ''ایقان'' اور کتاب ''اقدس'' کو زیادہ اہمیت دی ہے، کیوں کہ یہ دونوں بہائی مذہب کی اساس اور حسین علی کے علم اور فصاحت و بلاغت کا معجزہ کہی جاتی ہیں۔

کتاب اقدس متوسط حجم کے بائیس صفحات اور چھوٹے حجم کے پچاس صفحات پر مشتمل ہے۔

کتاب اقدس کا پہلا پیرا ہے:

''إن أول ما كتب الله على العباد عرفان مشرق وحيه ... من فاز به قد فاز بكل الخير، والذي منع انه من أهل الضلال ولو ياتي بكل الأعمال''[1]

''اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر جو پہلا حکم فرض کیا ہے وہ اس کے مشرق وحی اور مطلع امر کا عرفان حاصل کرنا ہے... جس نے یہ فرض کو یاد کر دیا اسے تمام خوبیاں حاصل ہوگئیں اور جو اس سے محروم رہا وہ گمراہ ہوگیا، خواہ وہ تمام نیک اعمال بجالائے۔''

ابہام اور معنوی تعقید (الجھاؤ) سے قطع نظر ''من فاز به قد فاز بكل الخير'' کے بجائے زیادہ فصیح اور زیادہ مناسب عبارت اس طرح ہے: ''من فاز به فقد فاز''

اس کے بعد کہتا ہے: ''والذي منع انه ...'' منع سے اس کی مراد امتناع ہے

[1] ''الأقدس'' للمازندراني الفقرة الأولى من الكتاب.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اور منع اور امتناع کے درمیان فرق اتنا واضح ہے کہ ابتدائی طالب علم جانتا ہے، نیز "انه من اهل الضلال ولو ياتي بكل الأعمال" میں کون سی فصاحت چھلک رہی ہے؟ اگر وہ قرآن کی نقل اتارتا جا رہا ہے جو کسی بشر کے بس میں نہیں تو کم از کم عقل وفہم کا تقاضا تھا کہ یوں لکھتا:

"من قبله فاز فوزا عظيما. ومن امتنع فقد حبط عمله وهو في الآخرة من الخاسرين"

لیکن فارسی کی مشہور مثال کے مطابق: "نقل را عقل باید"

کون عقل مند ہے جو دنیا کی سب سے زیادہ فصیح و بلیغ کتاب اور حکمت و علم اور جمال وجلال سے مملو کلامِ الٰہی کی ہم چشمی اور ریس کرنے کے لیے میدان میں اترے؟

چوتھے پیرے میں لکھتا ہے:

"إنا أمرناكم بكسر حدودات النفس والهوى لا ما رقم من القلم الأعلى"[1]

"ہم نے یقیناً تم کو نفس و ہوا کی حدودات (ترغیبات) سے انکار کرنے اور قلم اعلیٰ (کی مقرر کردہ حدود) سے تجاوز نہ کرنے کا حکم دیا ہے)۔"[2]

اولاً: اس عبارت میں اس نے لفظ "حدودات" استعمال کیا ہے جب کہ عربی میں حد کی جمع "حدود" آتی ہے "حدودات" نہیں۔

ثانیاً: "حدودات النفس والهوى" ایک مہمل اور بے معنی جملہ ہے۔

ثالثاً: لفظ "رقم" جب معروف استعمال کیا جائے تو اس کا صلہ "من" آتا ہے اگر مجہول

---

① "الأقدس" للمازندراني.

② کتاب اقدس کے ان اقتباسات کا ترجمہ "کتاب اقدس" کے اردو ترجمے سے ماخوذ ہے جو خود بہائیوں نے کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتو "باء" آتا ہے یعنی یوں ہونا چاہیے "ما رقم بالقلم الأعلى"، "من القلم الأعلى" نہیں۔

رابعاً: یہ سارے کا سارا پیرا مہمل ہے، اگر مہمل نہیں تو کسر "حدودات النفس والهوى" اور جو قلمِ اعلیٰ نے لکھا، کیا اس کے "عدم کسر" سے کیا مقصود ہے؟

کتاب کا تیسرا پیرا ہے:

"يا ملأ الأرض اعلموا ان أوامري سرج عنايتي بين عبادي ومفاتيح رحمتي لبريتي، كذلك نزل الأمر من سماء مشية ربكم مالك الأديان"[1]

"اے اہلِ عالم! یقین سے جان لو کہ میرے احکام میرے بندوں کے درمیان میری عنایت کے چراغ اور میری مخلوق کے لیے میری رحمت کی کلید ہیں، تمھارے رب، مالکِ ادیان کے آسمان مشیت سے ایسا ہی حکم نازل ہوا ہے۔"

حسین علی لفظ "عناية" بکثرت استعمال کرتا ہے اور جس مفہوم میں استعمال کرتا ہے، وہ عربی کا مفہوم نہیں فارسی کا مفہوم ہے، فارسی میں لفظ "عنایت" محبت، رحمت اور لطف کرم کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اور حسین علی جب کتاب "اقدس" یا دوسری تحریروں میں یہ لفظ استعمال کرتا ہے تو اسی مفہوم کو ادا کرنے کے لیے بولتا ہے، مگر عربی میں "عناية" کا معنی کسی چیز پر توجہ دینا اہتمام کرنا اور حفظ وغیرہ ہے جو عربی سے معمولی آشنائی رکھنے والے بھی جانتے ہیں، اس کا عربی جملے میں عربی لفظ کو فارسی مفہوم کو ادا کرنے کے لیے استعمال کرنا بتاتا ہے کہ اس کو الفاظ کے مدلولات اور

---

[1] ایضاً.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مناسب الفاظ استعمال کرنے کا علم نہیں۔

کتاب اقدس کا ساتواں پیرا فصاحت و بلاغت کے کسی معیار پر پورا نہیں اترتا، یہاں اس نے تمام جن وانس کو مات دے دی ہے اور سب کو اپنی "عمدہ" اور "دلنشین" عبارت کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا ہے۔ خلیل واصمعی اور اخفش وسیبویہ جیسے ائمہ لغت ونحو بھی انگشت بدنداں ہیں، یہ اتنا گھٹیا، بے ترکیب اور بودا جملہ ہے کہ اگر عربی زبان کے سارے کے سارے مبتدی طلبا اکٹھے ہو جائیں اور ایک دوسرے کے دست و بازو بن جائیں، مگر اتنا گھٹیا اور خستہ جملہ نہیں بنا پائیں گے۔ وہ جملہ یہ ہے:

"لو يجد أحد حلاوة البيان الذي ظهر من فم مشية الرحمن لينفق ما عنده ولو يكون خزائن الأرض كلها ليثبت امراً من أوامره المشرقة من أفق العناية والإلطاف" ①

"اگر کوئی اس بیان کی حلاوت سے بہرہ ور ہو جائے جو فہم (منہ) مشیت رحمان سے ظاہر ہوا ہے تو وہ اپنی سب اشیا کو، خواہ وہ ساری زمین کے خزانے ہوں، ترک کر دے گا، تاکہ اس کے ان احکام میں سے کسی ایک کی صداقت ہی کو ثابت کر دے جو اس کے افق الطاف وعنایت سے روشن ہوئے ہیں۔"

آٹھواں پیرا ملاحظہ ہو:

"قل من خذودي يمر عرف قميصي وبها تنصب أعلام النصر على القنن والاطلال، قد تكلم لسان قدرتي في

① "الأقدس" للمازندراني

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جبروت عظمتي، مخاطبا لبريتي ان اعملوا حدودي حباً لجمالي"[1]

"کہہ دو: میرے احکام سے میری قمیص کی خوش بو کا لطف محسوس کیا جا سکتا ہے اور ان کے ذریعے فتح و نصرت کے علم بلند ترین چوٹیوں پر نصب کیے جائیں گے، میری زبانِ قدرت سے میری جبروت عظمت میں میری مخلوق کے لیے یہ کلمات جاری ہوئے: "میرے جمال کی محبت کی خاطر میرے احکام پر عمل کرو۔"

اس بے معنی فقرے کے مفہوم سے قطع نظر کرتے ہوئے ہم اس "حکمت و بیان کے میدان کے "شاہسوار معانی" اور صاحب "قلم اعظم" سے پوچھنا چاہیں گے کہ "مرور" سے فعل "مِن" کے ساتھ متعدی نہیں ہوتا اور قدیم جدید عربی میں اس کا کوئی شاہد نہیں ملتا، یہ "با" یا "علی" سے متعدی ہوتا ہے یا کچھ کے نزدیک "متعدی بنفسہٖ" ہوتا ہے۔ ایک بہت قدیم شعر ہے:

أمر على الديار ديار ليلى
اقبل ذالجدار وذالجدارا
وصاحب الديار شغفن قلبي
ولكن حب من سكن الديار

"میں لیلیٰ کے دیار سے گزرتا ہوں تو اس دیوار کو بھی چومتا ہوں، اس کو بھی دیار کی محبت نے مجھے مجنون نہیں بنایا یا تو مکینوں کی محبت ہے۔"

یہاں فعل "مَرَّ" "علی" کے ساتھ متعدی ہوکر استعمال ہوا ہے۔

---

[1] ایضاً.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"با" کے ساتھ متعدی کا شاہد سنیے، جریر کہتا ہے:

تمرون الدیار ولم تعوجوا
کلامکم علی إذا حرام

یہی شعر اس طرح بھی منقول ہے:

یمرون الدیار ولم تعوجوا

یعنی متعدہ بنفسہٖ ہوا ہے۔

دوم: لفظ "عَرْفٌ" بوکو کہتے ہیں "خوش بو" ہو یا "بدبو"۔ یہاں اس نے خوش بو مراد لی ہے، مگر عرب خوش بو پھیلنے اور اٹھنے کے لیے لفظ "مَرَّ بالعرف" استعمال نہیں کرتے، بلکہ اس کے لیے تضوّع، نفخ، فاح، تفرق، انتشر اور سطع جیسے الفاظ استعمال کرتے ہیں، مگر اس کند ذہن کو عربی الفاظ استعمال کرنے کا ہنر ہی نہیں آتا، اس لیے جو اس کے منہ میں آتا ہے، بلا سوچے سمجھے بول دیتا اور جملے بنا لیتا ہے مگر ہر زبان کے قواعد اور الفاظ کا مناسب استعمال ہوتا ہے، جن کا خیال رکھنا ضروری ہوتا ہے، جملوں کی ساخت اور ان کا حسن زبان اور اس کے نظام کے تابع ہوتا ہے اور انہی قواعد کو مدِنظر رکھ کر ہی کسی جملے کی فصاحت و بلاغت یا اس کے گھٹیا پن کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔

یہاں کلامِ عرب سے لفظ "ریح" اور "عرف" کے درست استعمال کی مثالیں لکھی جاتی ہیں:

اذا التفت نحوي تضوع ریحها
نسیم الصبا جاءت بریا القرنفل

"جب وہ میری طرف توجہ کرتی، تو اس کے بدن سے مشک کی لپٹیں آتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھیں، یوں جیسے موجِ صبا لونگ کی مہک لے کر آئے۔"

ثقفی شاعر عبداللہ بن نمیر کہتا ہے:

تضوع مسكا بطن نعمان ان مشت
به زينب في نسوة عطرات

نفخ کی مثال دیکھیے:

قد عا طبني بالقبيح وضوبها
حديد ومن بردا نها اطسك ينفخ

ثالثاً: وہ کہتا ہے:

مخاطبا لبريتي ان اعملوا حدودي

اگر یوں کہا جاتا: "مخاطبا بريتي" لام کا استعمال کیے بغیر تو زیادہ فصیح بات ہوتی۔ اسی طرح "حدودی" پر صلہ داخل ہونا چاہیے، یہاں یہ بیان کرنا مقصود ہے کہ بہائیوں کا خدا اور فصاحت و بیان کا مدعی اندھیرے میں ہاتھ پاؤں مارتا ہے اور اسے کچھ سمجھ نہیں آتی کہ کون سا لفظ منتخب کرے اور کسے چھوڑے، ہم نے معانی اور مفاہیم کا تجزیہ نہیں کیا، کیوں کہ اصل میں اس کا کلام بے معنی اور مہمل ہے، صرف کتابوں کو حشو و زوائد سے بھرنا مقصود ہے، تاکہ حضرت صاحب کو "مولف" اور "مصنف" کہا جا سکے۔

اس پراگندہ فکر انسان نے ان بے وقوفیوں اور حماقتوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی ابدی اور معجزاتی کتاب کا مقابلہ کرنے کی جسارت کی ہے، اب یہاں اس عظیم الشان کتاب کی چند آیات بھی پڑھیے اور دیکھیے کہ وہ زبان و بیان کے کس اعلیٰ درجے پر ہے:

﴿الرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝ عَلَّمَهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْبَيَانَ ۝ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۝ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ
يَسْجُدٰنِ ۝ وَالسَّمَاۤءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۝ اَلَّا تَطْغَوْا فِي
الْمِيْزَانِ ۝ وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ۝
وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۝ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ
الْاَكْمَامِ ۝ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ﴾ [الرحمان:۱۔۱۳]

’’اس بے حد رحم والے نے۔ یہ قرآن سکھایا۔ اس نے انسان کو پیدا کیا۔ اسے بات کرنا سکھایا۔ سورج اور چاند ایک حساب سے (چل) رہے ہیں۔ اور بے تنے کے پودے اور درخت سجدہ کر رہے ہیں۔ اور آسمان، اس نے اسے اونچا اٹھایا اور اس نے ترازو رکھی۔ تاکہ تم ترازو میں زیادتی نہ کرو۔ اور انصاف کے ساتھ تول سیدھا رکھو اور ترازو میں کمی مت کرو۔ اور زمین، اس نے اسے مخلوق کے لیے بچھا دیا۔ اس میں پھل ہیں اور کھجور کے درخت جو (خوشوں پر) غلافوں والے ہیں۔ اور دانے جو بھس والے ہیں اور خوشبودار پھول۔ تو اے (جن و انس!) تم دونوں اپنے رب کی نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟‘‘

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے سچ فرمایا ہے:

﴿قُلْ لَّىِٕنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰۤى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا
الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا﴾
[بني إسرائيل: ۸۸]

’’کہہ دے اگر سب انسان اور جن جمع ہو جائیں کہ اس قرآن جیسا بنا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

لائیں تو اس جیسا نہیں لائیں گے، اگرچہ ان کا بعض بعض کا مددگار ہو۔"

نواں فقرہ اس طرح ہے:

"طوبى لحبيب وجد عرف المحبوب من هذه الكلمة التي منها نفحات الفضل على شأن لا توصف بالأذكار" [1]

"مبارک ہے وہ محبت کرنے والا جس نے ان کلمات سے محبوب کی ملکوتی خوش بو محسوس کی جو ایسے نفحاتِ فضل سے معطر ہے جن کا وصف کوئی زبان بیان نہیں کر سکتی۔"

یہ سارا بیرا لچر پن، گھٹیا نگارش اور کمزور عربی کا نمونہ ہے۔ اس اقدس کے سارے پیرے اسی طرح کے بے ربط ہیں، یہ اس کتاب کا حال ہے جو ان کے دعوے کے مطابق تمام آسمانی کتابوں اور مقدس صحیفوں کی ناسخ ہے، یہی وہ کتاب ہے جس کے بارے میں ان کے طاغوت حسین علی کا کہنا ہے:

"اللہ کی قسم! آج تمھیں تمام کتب عالم اور صحیفے فائدہ نہیں دیں گے ماسوائے اس کتاب کے جو قطب ابداع میں کہتی ہے: "میں ہی علیم و حکم معبود ہوں۔" [2]

اس کتاب کا ہر فقرہ اور عبارت مہمل، گھٹیا، لچر اور لغوی اغلاط سے بھری ہوئی ہے اور ہر جملہ اور کلمہ عربی اسلوب اور محاورے کے مخالف ہے۔ اولین اور آخرین میں سے کوئی عربی ایسا نہیں ملے گا جو اس انداز میں بولتا اور لکھتا ہو، ایسی عربی پر تو بچے بھی پھبتی کہتے ہیں۔

---

[1] "الأقدس" للمازندراني.

[2] ایضاً.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کا یہ پیرا دیکھیے:

"لا يبطل الشعر صلواتكم ولا ما منع عن الروح مثل العظام وغيرها البسوا السمور، كما تلبسون الخز والسنجاب وما دونهما وانه ما نهى في الفرقان ولكن اشتبه على العلماء انه لهو العزيز العلام"①

"بال تمھاری نماز کو باطل نہیں کر سکتے، کوئی ایسی چیز ہی سے روح خارج ہو چکی ہو، مثلاً: ہڈیاں وغیرہ تمھارے لیے سمور پہننا جائز ہے، جیسا کہ خز، سنجاب اور دیگر جانوروں کی پوستین پہنتے ہو، اس کی ممانعت کا حکم قرآن مجید پر مبنی نہیں، بلکہ علما کے اشتباہ پر ہے، یقیناً وہی عزیز و علام ہے۔"

اس بات کا کیا مفہوم ہے کہ "بال تمھاری نمازوں کو باطل نہیں کرتے؟" نیز یہ کونسی زبان ہے: "ولا منع لمن الروح مثل العظام"؟

شاید یہ کہنا چاہ رہا ہے:

"ما خلا عن الروح أو ما لا روح فيه" "جس میں روح نہ ہو۔"

بہر حال عرب ایسے اسلوب سے بالکل آشنا نہیں۔ اس کے بعد اس عبارت کا مفہوم کیا ہے کہ "بال اور ہڈیاں وغیرہ نماز باطل نہیں کرتے"؟ کیا وہ یہ کہنا چاہتا ہے کہ اگر کوئی ہڈیاں یا بال پہن کر نماز پڑھے تو اس کی نماز باطل نہیں ہوگی یا جو ہڈیاں اور بالوں پر نماز پڑھتا ہے اس کی نماز ہو جائے گی؟ کیا کوئی بال اور ہڈیاں پہنتا ہے یا ہڈیوں پر نماز پڑھنا ممکن ہے؟ خدا معلوم وہ کیا کہنا چاہ رہا ہے، یہ تو ایسے ہی ہے جیسے: "لکھے موسا، پڑھے خود آں"

① "الأقدس" للمازندراني (الفقرة: ٢٠).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد تخز اور سنجاب کے بعد "سواهما" کہنے کے بجائے "دونهما" کہنے میں کون سی معنوی کارفرمائی ہے، پھر "ما نهى في القرآن" میں کس نے منع کیا ہے؟ ضمیر کا مرجع کہاں ہے؟ درست عبارت اس طرح ہے: "ما نهى عنها" یا "ما نهى الله في القرآن عنها"

مزید نحوی غلطیاں ملاحظہ ہوں، حضرت صاحب لکھتے ہیں:

"تفكروا في هذه الآية ثم انصفوا بالله لعل تجدون لئالي الأسرار من البحر الذي تموج"[1]

"اس آیت میں غور کرو، پھر انصاف کر، شاید تم بحر موج سے اسرار کے موتی پالو۔"

اس نے بہت سی جگہوں پر لفظ "لعل" کو فعل پر داخل کیا ہے، لیکن عربی قواعد کے مطابق "لعل" اسم پر داخل ہوتا ہے یا ضمیر پر۔ کہا جاتا ہے:

أحب الصالحين ولست منهم
لعل الله يهديني صلاحا

یہاں "لعل" لفظ جلالہ پر داخل ہوا ہے جو اسم ہے۔

بنی عامر کا مجنون کہتا ہے:

يقول الناس عَلَّي مجنون عامر
يروم سلواً قلت: إني لما بيا

"لوگ کہتے ہیں: شاید مجنون تسلی چاہتا ہے، میں نے کہا: میرے دکھ کا علاج نہیں۔"

[1] "الأقدس"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہاں بھی "عَلَّ" جو "لَعَلَّ" کی ایک شکل ہے، اسم پر داخل ہوا ہے۔

ضمیر پر داخل ہونے کی مثال:

أيا سرب القطا، هل من يعير

لعلي إلى من قد هويت أطير

یہاں "لعل" یائے متکلم پر داخل ہوا ہے۔

لیکن یہ جاہلوں کا سردار اپنی کتاب اقدس میں اس حرف کو افعال پر بکثرت داخل کرتا ہے، مثلاً:

"واغتمسوا في بحر بياني لعل تطلعون بما فيه" ①

یہاں اس نے "لعل" کے بعد "تطلعون" فعل استعمال کیا ہے۔

ایک دوسری جگہ لکھتا ہے:

"اتقوا الله يا أولى الأبصار ولا تنكرون" ②

امر کے بعد فعل مضارع مجزوم ہوتا ہے، اس لیے "تنكروا" ہونا چاہیے تھا۔

ایک اور غلطی ملاحظہ کریں:

"ليس هذا أمر تلعبون به" ③

اس بے وقوف کو علم ہی نہیں کہ "لیس" اپنے اسم کو پیش اور خبر کو زبر دیتا ہے۔

اور یہ آخری مثال:

"لعل الأحرار يطلعن على قدر سم الابرة" ④

---

① "الأقدس"۔

② ایضاً۔

③ أیضاً

④ أیضاً

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کو کون بتائے کہ "احرار، "حر" کی جمع ہے اور "حُر" مذکر ہے، اس کے لیے مؤنث ضمیر استعمال نہیں ہوتی اور اگر اس کی مراد مؤنث ہے تو پھر "حُرۃ" کی تانیث "حرائر" آتی ہے، "احرار" نہیں۔

یہ بہائیوں کی اہم کتابوں اور کتاب اقدس کا حال ہے جو کئی مرتبہ تصحیح و تنقیح کے بعد چھاپی گئی، شاید اسی ذلت کو چھپانے کے لیے وہ اس کو چھاپنے کی اجازت نہیں دیتے تھے، لیکن جو ذلت مقدر میں ہو، اس کو کون چھپا سکتا ہے؟!

ہم نے بہت کم مثالیں دی ہیں جو ہمارے دعوے کو ثابت کرنے کے لیے کافی ہیں، ورنہ یہ سارے اوراق سیکڑوں نحوی اور لغوی غلطیوں سے مملو ہیں جس سے یہ قطعی طور پر ثابت ہو جاتا ہے کہ یہ وحی الٰہی نہیں، بلکہ ایک پریشان خیال انسان کے تولیدہ افکار ہیں۔ خدا کا کلام اور وحی ہر لفظی اور معنوی عیب سے پاک ہوتی ہے۔

قاری اور محقق کو اقدس کی یہ عبارت دیکھ کر اچھی طرح اندازہ ہو جاتا ہے کہ یہ قرآن کریم کا مقابلہ کرنے کے لیے ایک بے کار کوشش ہے جس میں سجع (ہم آواز) ارسال (آزاد نگاری) اور ازدواج (اتار چڑھاؤ) کا سہارا لینے کا تکلف کیا گیا ہے۔ سیاق و سباق اور الفاظ و جملوں کی ترکیب سے صرفِ نظر کر کے محض مہمل سجع، ارسال اور ازدواج اس کو قرآن کے مشابہ نہیں بنا سکتا، ورنہ بہائیوں کا مبلغ کبیر ابو الفضل گلپایگانی بہاء اللہ کے بھائی "یحییٰ صبح ازل" کی کتاب کو اس بنا پر رد نہ کرتا وہ لکھتا ہے:

> "اس کی کتاب (یحییٰ صبح ازل کی کتاب) عربی کی رکیک و سخیف اور لچر عبارتوں پر مشتمل ہے اور وہ ظاہری صورت میں قرآن شریف کی آیات کے ڈھنگ پر جوڑی گئی ہیں، لیکن بے معنی بے ترتیب، لفظی و معنوی اغلاط سے بھرپور اور عربی زبان کے قواعد کے مخالف ہیں۔ جس کو عربی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے تھوڑا بہت شغف ہو وہ بھی ان کو سن کر اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتا ہے... یہ اس کی دلیل ہے کہ یہ انسانی افسانہ ہے آسمانی نغمہ نہیں۔" ①

یہ ساری باتیں یحییٰ صبح ازل کے بھائی حسین علی کے کلام پر بھی صادق آتی ہیں، کیوں کہ بھائی ایک ہی جاہل استاد اور پیر علی محمد باب شیرازی کے خوشہ چین تھے۔ اشخاص کے بدلنے سے حسن بدصورتی میں اور بدصورتی حسن میں تبدیل نہیں ہوتی۔ نقص نقص ہے اور کمال کمال، خواہ کسی کی طرف بھی منسوب کر لیا جائے۔

دیگر کتابیں:

"ایقان" اور "اقدس" کا مختصر سا جائزہ لینے کے بعد حسین علی کی دوسری کتابوں پر بھی ایک نظر ڈالی جاتی ہے، تا کہ مضمون مکمل اور جامع ہو جائے اور قاری کو اس شخص کے علم وفضل کا اندازہ ہو جائے، تا کہ وہ اس کے مزاعم کو میزان عدل وتحقیق میں رکھ کر جانچ سکے۔

حسین علی اپنی کتاب "لوح البقاء" میں لکھتا ہے:

"اعلم يا عبد! قد حضر بين يدينا كتابك أخذناه بيد العناية وارتدت إليه لحظات ربك العزيز الحميد" ②

اول: یہ ساری عبارت ہی ڈھیلی ہے، لفظ "عناية" کے متعلق ہم پہلے ذکر کر آئے ہیں کہ اس کا عربی کا مفہوم فارسی کے مفہوم سے الگ ہے، لیکن اس جاہل کو کون بتائے؟

دوم: معلوم نہیں "لحظات" سے اس کی مراد کیا ہے؟ کیوں کہ لحظات کی واحد لحظة ہے جس کا معنی ایک مرتبہ ملاحظہ کرنا ہوتا ہے۔ شاید اس نے اس کی

① "مجموعة رسائل للجلبايجاني" (ص: ١٤٥۔١٤٧) ط مطبعة سعادة بمصر سنة ١٩٢٠م.

② "لوح البقاء" للمازندراني (ص: ٤) المنشور في "الكلمات الالهية" ط باكستان.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مراد آنکھ ہے، لیکن لحظ جب آنکھ یا آنکھ کے اندرونی حصے کے لیے بولا جائے اس وقت اس کی جمع لحاظ اور لحاظ آتی ہے۔

اسی طرح ایک عبارت یہ بھی ہے:

"إياك ان تحجبك احباب الذين اعرضوا من الوجه بعد اذ اشرق عن أفق مشية ربك الرحمان بسلطان مبين" ①

اس پیچیدہ عبارت سے قطع نظر ہم صرف یہ پوچھتے ہیں کہ یہ "احجاب" کیا ہیں؟ کیوں کہ حجاب کی جمع تو حُجب آتی ہے، تاج العروس، قاموس اور لسان العرب جیسی عربی کی بڑی بڑی اور بنیادی لغات دیکھ لیجیے، کہیں حجاب کی جمع "احجاب" ذکر نہیں ہوئی۔

یہ بھی اپنی مرضی کی ترکیبیں اور جملے بنا کر زبان کا بیڑہ غرق کرنا چاہتا ہے اور اگر کوئی اعتراض کرے تو جواب میں کہتا ہے:

"اے علما کے گروہ! کتاب اللہ کو اپنے علوم اور قواعد کے ترازو میں نہ تولو۔ یہ لوگوں کے درمیان حق کا ترازو ہے۔ امتوں کے پاس جو کچھ ہے اس کو اس عظیم ترازو پر تولا جاتا ہے، یہ اپنی مستقل حیثیت رکھتا ہے۔ کاش تمھیں علم ہو۔" ②

کیا اس سے بھی بڑے مضحکہ خیز اور افسوس ناک کیفیت ہو سکتی ہے کہ حضرت صاحبِ دعویٰ تو "میدانِ معانی و بلاغت کے شاہسوار" ہونے کا کریں، "سلطان القلم" ہونے کا نعرہ بھی بلند کریں اور اپنی الواح کو فصاحت و بلاغت اور زورِ بیان کا

① أيضاً (ص: ٦).

② "الأقدس" للمازندراني.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایسا نمونہ کہیں کہ جس کے آگے بڑے بڑے قد آور فصحا بھی دم بھرتے نظر آئیں، مگر جب ان الواح کو تجزیے کی کسوٹی پر رکھا جائے تو ''آنحضرت'' جلال میں آکر کہہ دیں:

''اس کلام پر اعتراض نہیں کیا جا سکتا اور اس کو بحث و تحقیق کی میزان میں بھی نہیں رکھا جا سکتا۔ کیوں؟ کیوں کہ وہ خدا اور معبود ہے اور خدا کے کلام کا موازنہ مخلوق کے کلام سے نہیں کیا جاتا؟!''

یہ صحیح ہے کہاں خدا کا اعلیٰ کلام اور کہاں مخلوق کی الٹی سیدھی باتیں، مگر شرط یہ ہے وہ خدا کا کلام تو ہو کہ جس کی فصاحت و بلاغت، حسنِ اسلوب اور اعلیٰ درجے کا نظم وہ چوٹی ہے جس کو آج تک کوئی بلیغ سے بلیغ اور مشاق زبان آور بھی سر نہیں کر سکا، جاہل تو ایک طرف رہے!

جب کوئی کلام اس حد تک گھٹیا اور پھسپھسا ہو کہ بازاری زبان بھی اس سے بہتر ہو تو سمجھ لینا چاہیے کہ ایسی باتیں کرنے والا ان جاہلوں سے بھی گھٹیا ہے۔

ساری مخلوق کے کلام پر اللہ کے کلام کی وہی فضیلت ہے جو اس کی ذات کی ساری مخلوق پر ہے۔ وہ صحتِ بیان، زرخیزیِ الفاظ، حسنِ ترتیب، جمالِ اسلوب اور وضوحِ معانی میں اس درجے کا ہوتا ہے کہ فصیح سے فصیح انسان کا کلام بھی اس عشرِ عشیر نہیں ہوتا۔ اسی لیے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہر مخالف قرآن کو دعوت مبارزت دی ہے:

﴿أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ فَأْتُوا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهِ مُفْتَرَيَاتٍ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُم مِّن دُونِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ﴾ [هود: ١٣]

''یا وہ کہتے ہیں کہ اس نے اسے گھڑ لیا ہے۔ کہہ دے پھر اس جیسی دس سورتیں لے آؤ اور اللہ کے سوا جسے بلا سکتے ہو بلا لو، اگر تم سچے ہو۔''

﴿أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّثْلِهِ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُم

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ﴾ [یونس:۳۸]

"یا وہ کہتے ہیں کہ اس نے اسے گھڑ لیا ہے؟ کہہ دے تو تم اس جیسی ایک سورت لے آؤ اور اللہ کے سوا جسے بلا سکو بلا لو، اگر تم سچے ہو۔"

جب رسول کریم ﷺ نے قرآن کریم کی سب سے چھوٹی سورت، سورت کوثر کو کعبہ کی دیوار پر معلق کرنے کا حکم دیا تو اس وقت کا سب سے فصیح اور زبان آور عربی ولید بن مغیرہ اس سورت: ﴿اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ﴾ [الکوثر:۱۔۳] "بلاشبہ ہم نے تجھے کوثر عطا کی۔ پس تو اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر۔ یقیناً تیرا دشمن ہی لا ولد ہے۔" کو پڑھنے اور اس کا جمال دیکھ لینے کے بعد اس کے نیچے یہ لکھنے پر مجبور ہو گیا:

"إن هذا ليس بكلام البشر"

"یقیناً یہ بشر کا کلام نہیں۔"

مگر اس "شاہسوار بیان" کو دیکھیے کہ ہر حرف اور ہر کلمے پر گرتا ہے اور لحن کرتا ہے اس کی کوئی عبارت، کوئی لوح، کوئی رسالہ اور کوئی کتاب سنگین غلطیوں اور لفظی معنوی خطاؤں سے مبرا نہیں۔

مزید مثالیں ملاحظہ کیجیے:

"يا عبدا هل الله هو الفاعل على ما يشاء أو ما سواه تبين ولا تكن من الصامتين"[1]

یہاں اس کی "تَبَيَّنْ" کے معنی میں استعمال کیا جو غلط ہے، کیوں کہ "تبين" "بين" کے معنی میں اس وقت استعمال ہوتا ہے جب وہ مفعول کی طرف متعدی ہو،

[1] "لوح المقتدر على ما يشاء" (ص:۳۰) من "مجموعة الكلمات الالهية".

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ورنہ وہ لازم کا معنی دیتا ہے۔

مزید برآں لفظ "تبین" اور "بین"، "تکلم" کے معنی میں استعمال نہیں ہوتا تکلم کا معنی کچھ اور ہے اور توضیح کا معنی کچھ اور یہاں اس نے اس لفظ کو تکلم کے معنی ہی میں استعمال کیا ہے، کیوں کہ اس کے بعد کہا ہے: "خاموش ہونے والوں میں نہ ہو۔"

نیز "الفاعل علی ما یشاء" بھی غلط ہے، صحیح یہ ہے: "الفاعل لما یشاء" مگر اس کے سامنے چیزیں غیر واضح ہیں۔ وہ قدرت اور فعل میں فرق نہیں کر سکا۔ "القادر علی ما یشاء" اور ہے اور "الفاعل علی ما یشاء" عربی بڑی دقیق زبان ہے ماہرین ہی اس کے اسرار سے پردہ اٹھا سکتے ہیں۔ یہ جاہلوں اور دجالوں کے بس کی بات نہیں۔

"لوح علی" میں لکھتا ہے:

"کل ذلك حیل و مکر وخدع من عند أنفسهم ألا أنهم من الخاسرین"[1]

"حِیَل" اور مکر کے بعد "خدع" کو لانے کی کوئی وجہ نہیں، کیوں کہ "خدیعة" کی جمع "خدائع" ہے، "خدع" نہیں۔

حسین علی لکھتا ہے:

"نزل من أفق الوحي أمر ربك المبرم العزیز الحکیم"[1]

یہ عبارت چیخ چیخ کر بتا رہی ہے کہ یہ اللہ عزوجل کا کلام نہیں، بلکہ کسی عاقل

---

[1] "لوح علي" (ص: ۸۷).

[1] أیضاً (ص: ۹۱).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور عربی کے شناور کا جملہ بھی نہیں، ایک ہی لائن میں کئی سنگین اغلاط ہیں جو تھوڑے سے تامل سے واضح ہو جاتی ہیں۔ عرب اور غیر عرب عقلا امر کی صفت "عزیز و حکیم" استعمال نہیں کرتے۔ اسی طرح اس جملے میں عزیز حکیم رب کی صفت بھی نہیں، کیوں کہ رب کے بعد لفظ مبرم آ گیا ہے، پھر مبرم رب کی صفت بھی نہیں بن سکتی، کیوں کہ اس وقت اس کا کوئی معنی نہیں ہوگا۔

اس طرح وحی کے نزول کو "نزل من أفق الوحي" کی ترکیب بیان کرنا بھی غلط ہے، کیوں کہ عرب کہتے ہیں: "نزل الوحي"، "نزل من أفق الوحي" عربوں سے قطعاً منقول نہیں، ہم تمام بہائیوں کو چیلنج دیتے ہیں کہ وہ قدیم و جدید عربوں سے اس کی ایک نظیر بھی پیش کر دیں۔

﴿هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ﴾ [البقرة: ١١١]

"لاؤ اپنی دلیل، اگر تم سچے ہو۔"

سوال پیدا ہوتا ہے: "نزل من أفق الوحي" (وحی کے افق سے نازل ہوا) کیا مطلب کیا ہے؟

اسی لوح سے ایک اور عبارت پیشِ خدمت ہے جو اس کی جہالت، نفسیاتی پیچیدگی اور مہمل گوئی کی ایک عمدہ مثال ہے:

"يا أيها الموهوم! ان الباطن وباطن الباطن والباطن الذي جعله الله مقدسا عن الباطن والظاهر والظاهر إلى ما لا نهاية لها يطوف حول هذا الظاهر"[1]

"اے موہوم! باطن، باطن کا باطن اور وہ باطن جس کو اللہ نے ظاہر و باطن

---

[1] ایضاً (ص: ٨٣).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے منزہ رکھا ہے، جس کی کوئی انتہا نہیں، اس ظاہر کا طواف کرتا ہے۔"

یہ عبارت ظاہر میں صوفیانہ ہے، مگر حقیقت میں کلی طور پر بے معنی ہے خصوصاً یہ جملہ: "والباطن الذي جعله الله مقدسا عن الباطن والظاهر" مہمل اور اپنے معانی اور ترکیب کے اعتبار سے بالکل فاسد اور بے تکا ہے۔

اسی طرح اس عبارت کے بعد: "إلى ما لا نهاية لها" بھی قواعد زبان کے اعتبار سے غلط ہے۔ اس کا معنوی بے تکا پن تو واضح ہے، لیکن قواعد کی رو سے دیکھا جائے تو معلوم نہیں ہو رہا "لها" کی ضمیر کس کی طرف لوٹتی ہے، اگر "ظاہر و باطن" کی طرف لوٹتی ہو تو "لهما" ہونا چاہیے تھا اور اگر مقدس کی طرف لوٹتی ہے تو "به" ہونا چاہیے تھی، مگر "لها" کو لانے کی سمجھ نہیں آ رہی، اگر کسی کو علم ہو تو ہمیں بھی بتا دے!

ایک دوسری لوح میں لکھتا ہے:

"وفي كل لوح عما يخرج من فمه سرّ ما يحيي به العالمون"[1]

کیا کسی عربی دان کو سمجھ آئی ہے، اس جاہل عجمی نے کیا کہا ہے؟

زبان کوئی بھی ہو، مشرقی ہو یا مغربی، عربی ہو یا فارسی، اردو ہو یا ترکی، انگریزی ہو یا فرانسیسی، یہ تو نہیں ہوتا کہ "بھان متی نے کنبہ جوڑا، کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا" کے مصداق یہاں وہاں سے الفاظ لے کر بے ڈھنگے پن کے ساتھ جوڑ دیے جائیں اور کہا جائے یہ زبان بن گئی ہے۔

ہر زبان کے اپنے قواعد اور اسالیب ہیں، محاورات ہیں اور الفاظ کا استعمال ہے، کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ حروف، الفاظ اور کلمات کو کھلونا بنا کر جس طرح چاہے جوڑ دے اور اس زبان میں مہارت کا دعویٰ کر دے، یہی نہیں، بلکہ اس زبان

[1] "لوح الأقدس" الابهی (ص: ۱۰۴).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے جاننے والوں کو چیلنج دے دے اور فخر سے اکڑتا پھرے، ایسے شخص کے ڈرامے سے کوئی جاہل، پاگل یا مخبوط الحواس ہی متاثر ہوگا۔

گلپایگانی اور اس کے ماننے والے جو مرزا یحییٰ صبح ازل کے کلام سے غلطیاں نکال کر یہ ثابت کرتے تھے کہ یہ کسی نبی یا رب کا کلام نہیں ہوسکتا، وہ حسین علی کے کلام کا کیا جواب دیں گے جو لفظی اور معنوی فساد اور کمزور ترین اسلوب وتراکیب کا "عمدہ نمونہ" ہے، حالانکہ اس کو عربوں سے ملنے اور ان کے ساتھ رہنے کا موقع بھی ملا، پھر بہت سے معاونین کا تعاون بھی حاصل رہا جو اس کی تصحیح اور تنقیح کرتے رہے، اس کے باوجود اس کو عربی نہ آسکی اور نہ اس کی کتابوں کی مکمل اور تصحیح ہی ہوسکی، شاید اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے ان کے جھوٹ اور فریب کو ننگا کرنا تھا۔

ایک اور مثال دیکھیے:

"عليهما بها والله والبهاء من في السماوات والأرضين، النور والبهاء والتكبير والثناء على ايادي امره الذين بهم اشرق نور الاصطبار وثبت حكم الاختيار لله المقتدر العزيز المختار"[1]

"تكبير على ايادى أمر الله" کا کیا مطلب ہے؟ نیز تکبیر، ثنا، نور اور بہاء میں کیا مناسبت ہے؟

کہتا ہے:

"جرى من بيانه كوثر الحيوان لأهل الامكان تعالى هذا الفضل الأعظم وتباهي هذا العطاء المبين ... وأنزل لكم

[1] "لوح العالم" (ص: ٢١٣، ٢١٤) من "مجموعة الالواح للمازندراني".

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ما تبقى به اذكاركم واسماؤكم في كتاب لا يأخذه المحو ولا تبدله شبهات المعرضين"[1]

"تعالى هذا الفضل الأعظم تباهي هذا العطاء المبين" یہ کیسی تراکیب ہیں، پتا نہیں کون سے عرب انھیں استعمال کرتے ہیں، اسی طرح "تبقی" کو ایسے ہی مونث بنا دیا ہے، "اذکارھم" بھی مہمل لفظ ہے، شاید اس سے ذکریات مراد ہے، پھر: "كتاب لا ياخذه المحو ولا تبدله شبهات المعرضين" بھی عجیب بے تکی بات ہے، کیا کچھ شبہات ہیں جو کتاب کو بدل دیتے ہیں؟

آگے کہتا ہے:

"قل موتوا بغيظكم انه أتى بامر لا ينكره ذو بصر وذو سمع وذو دراية وذو عدل وذو إنصاف، يشهد بذلك قلم القدم في هذه الحين المبين"[2]

اولاً: یہاں اس نے "امر" کو نکرہ لکھا ہے، جب کہ اس کو معرفہ ہونا چاہیے، کیوں کہ اس سے اس کی مراد اپنا دین اور شریعت ہے۔

ثانیاً: لفظ "ذو" کا تکرار کیا ہے، جو کلام کو قبیح بنا دیتا ہے کہ "ذو" ہی کافی تھا۔

ثالثاً: "حین" کی صفت "مبین" بے معنی ہے، اس نے بس قرآن کا مقابلہ کرنے کے تجع سازی اور قافیہ بندی کی ہے، معنی نہیں دیکھا، مگر قرآن کا مقابلے کیسے ہو، کیا اندھیرا اور روشنی برابر ہوتی ہے؟

آگے کہتا ہے:

"كذلك ينصحكم لسان الله لعل أنتم إلى شطر الروح

[1] "الكلمات الفردوسية" للمازندراني (ص: ۷۸).

[2] "اشراقات" للمازندراني الاشراق الثامن (ص: ۱۴۲).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تتقصدون" [1]

یہاں لفظ اللہ کی جگہ "لسان اللہ"، "لعلکم" کے بجائے "لعلم أنتم" ایسی بودی تراکیب ہیں، پھر "شطر الروح" کیا ہے؟ شاید اسے خود بھی معلوم نہیں۔

"الرسالة السلطانية" میں لکھتا ہے:

"والذي لا يرى لنفسه الحياة في أقل من آن هل يريد الدنيا فيا عجبا من الذين يتكلمون بأهوائهم وهاموا في برية النفس والهوى، سوف يسئلون عما قالوا، يومئذ لا يجدون لأنفسهم حميما ولا نصيرا" [2]

"وہ جو ایک آن سے بھی کم اپنے لیے زندگی سمجھتا ہے، کیا دنیا چاہے گا، ان پر تعجب ہو جو اپنی خواہشات کے ساتھ بولتے ہیں اور نفس میں سرگرداں رہتے ہیں، انھوں نے جو کہا، اس کے جواب دہ ہیں، اس دن وہ اپنے لیے کوئی دوست اور مددگار نہیں پائیں گے۔"

یہ عبارت اپنے بولنے والے کی جہالت کا منہ بولتا ثبوت ہے، آخر میں کچھ مزید عبارتیں تبصرے اور تنقید کے بغیر پیش کی جاتی ہیں جو اس شخص کی جہالت، حماقت، مخبوط الحواسی، اختلال عقلی، کم علمی زبان میں ناپختگی، لچر اسلوب، جملوں کی ترکیب و ساخت میں اٹھائی جانے والی شدید مشقت و تکلیف، گھٹیا افکار، بیج سرقے اور بے شرمی کے "عمدہ نمونے" ہیں۔

"الكلمات المكنونة" میں لکھتا ہے:

---

[1] "بدائع و صنائع للمازندراني (ص:٩١).

[2] "الرسالة السلطانية" للمازندراني (ص: ٣).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"يا ابن الانسان ... إلى متى تكون راقداً على بساطك ارفع رأسك عن النوم، ان الشمس ارتفعت في وسط الزوال لعل تشرق عليك بأنوار الجمال"[1]

"اے انسان کے بیٹے! تو کب تک اپنی چٹائی پر سویا رہے گا، نیند سے اپنا سر اٹھا، سورج چڑھ چکا ہے، زوال کا وقت ہو گیا ہے، شاید وہ تجھ پر جمال کے انوار کی کرنیں روشن کر رہا ہے۔"

کیا اس جیسی عبارت کو وحی اور الہام کہا جاتا ہے؟!

مزید سنیے:

"يا ابن الجمال وروحى وعنايتي ثم رحمتي و جمالي كلما نزلت عليك من لسان القوة وكتبته بقلم القوة قد نزلنا على قدرت ولحنك لا على شاني ولحني"[2]

"اے جمال کے بیٹے! میرے روحی، میری عنایت، پھر میری رحمت اور جمال میں جب تجھ پر قدرت کی زبان سے نازل ہوا اور اس کو قوت کے قلم سے لکھا، ہم تمھاری قدر لحن پر اترے، اپنی شان اور لحن پر نہیں۔"

"انا كنا شهدا عليى ما فعلوا وحينئذ كانوا يفعلون"[3]

"جو انھوں نے کہا، ہم اس پر گواہ تھے اور اس وقت وہ کر رہے تھے۔"

"يا ابن الروح ايقن، بان الذي يأمر الناس بالعمل ويرتكب الفحشاء في نفسه انه ليس في ولو كان على

---

① "الكلمات المكنونة" للمازندراني (ص: ٥٢).

② أيضاً (ص: ٥٤).

③ ايضاً (ص: ٣٣).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسمي، يا ابن الوجود لا تنسب إلى نفس ما لا تحبه لنفسك ولا تقل ما لا تفعل هذا أمري عليك فاعمله"[1]

"اے روح کے بیٹے! یقین کرے جو لوگوں کو عمل کا حکم دیتا ہے، اپنے نفس میں فحاشی کا مرتکب ہوتا ہے، وہ مجھ سے نہیں، بے شک اس کا نام میرے نام پر ہو، اے وجود کے بیٹے! نفس کی طرف اس کو منسوب نہ کر جو تو اپنے نفس کے لیے پسند نہیں کرتا جو کرتا نہیں وہ نہ کہہ، یہ تجھ پر میرا حکم ہے، اس پر عمل کر۔"

"قد اتخذوا الظنون لأنفسهم أربابا من دون الله ولا يفقهون"[2]

"انھوں نے گمانوں کو اپنے نفس کے لیے اللہ کے سوا ارباب بنا لیا ہے، وہ سمجھتے نہیں۔"

"ان الذين نكثوا عهد الله في أوامره ونكثوا على أعقابهم أولئك من أهل الضلال لدي الغني اطقال"[3]

"جنھوں نے اللہ اوامر میں اس کا عہد توڑا اور اپنی ایڑیوں کے بل پھر گئے وہ غنی متعال کے نزدیک گمراہی والے ہیں۔"

آخری اقتباس اس کی لوح "هو الباقي" سے:

"كلام الله ولو انحصر بكلمة لا تعادله كتب العالمين ... هذا لوح امتزج بملح الله اذا ذقت قم وقل لك الحمد يا

---

① أيضاً (ص ٤٦).

② "اشراقات" للمازندراني (ص: ١٠٢).

③ "الأقدس" للمازندراني.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إله العالمين لو نمزج في السجن لا تعجب لأن الاحزان ما اخذتنا في سبيل ربك".[1]

"اللہ کا کلام اگر ایک کلمے میں بھی منحصر ہو تو تمام جہانوں کی کتابیں اس کے برابر نہیں ہوتیں، یہ لوح اللہ کے نمک کے ساتھ ملی ہوئی ہے، جب تو چکھے تو کھڑا ہو اور کہہ: تیرے لیے تمام تعریفیں ہیں اے الہ العالمین اگر ہم جیل میں ملا دیں تب بھی تعجب نہ کر، کیوں کہ دکھوں نے ہمیں تیرے رب کی راہ میں نہیں پکڑا۔"

یہ اس آدمی کا تعارف اور اس کی زبان، افکار اور علم و معرفت کے نمونے تھے جو اس کی کتابوں سے پیش کیے گئے ہیں، تاکہ پیشوائے مذہب حسین علی کے علم و جہالت کا اندازہ ہو سکے۔

گلپائیگانی نے حسین علی کے بھائی صبح ازل کی کتاب شائع کی، تاکہ لوگوں کو اس کی ذات اور کتاب کا اندازہ ہو جائے، کیوں کہ نقش پا راہ گزر کا آئینہ ہوتا ہے۔[2]

ہم نے اس کے قول کو سامنے رکھتے ہوئے حسین علی کے کلام کے نمونے پیش کر دیے ہیں، تاکہ اس کا علم و فضل یا جہالت و حماقت واضح ہو جائے۔

اللہ سب کو سیدھی راہ پر چلائے۔

---

[1] "اللوح هو الباقي" للمازندراني (ص: ٢١).

[2] "مجموعة رسائل" للجلبانيجاني (ص: ١٤٧).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب 6

بہائیت کی پیشین گوئیاں

خوشخبریوں کا پورا ہونا نبوت کی علامت اور ثبوت ہوتا ہے، کیوں کہ نبی جو غیب کی خبر اور مستقبل میں وقوع پذیر ہونے والے واقعات کی پیشگی اطلاع دیتا ہے وہ وحیِ الٰہی پر مبنی ہوتی ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے یہ خبر دینے والا اپنی طرف سے نہیں بتا رہا، بلکہ غیب کو جاننے والے کے بتانے پر بتا رہا ہے جو اکیلا اللہ ہے اس کے علاوہ کوئی اس کی بادشاہت میں کسی چیز کا علم نہیں رکھتا۔ مستقبل کا علم بھی اسی اکیلے کے پاس ہے اور وہ اس کو وحی کر کے بتاتا ہے جس کو چن لیتا ہے۔

﴿عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا ۝ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ﴾ [الجن: ۲۶، ۲۷]

"(وہ) غیب کو جاننے والا ہے، پس اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا۔ مگر کوئی رسول جسے وہ پسند کر لے۔"

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے کلام کے سچا ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ اس نے ماضی، حال اور مستقبل کے بارے میں جو خبریں بتائی ہیں سب اسی طرح واقع ہوئی ہیں اور ہوں گی، جس طرح اس نے بتایا ہے، کیوں کہ جو رب ہوتا ہے وہ جہالت، نسیان، بھول چوک اور خطا سے منزا ہوتا ہے اور اللہ سے بڑھ کر سچا کون ہو گا؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ قِيلًا﴾ [النساء:١٢٢]

"اور اللہ سے زیادہ بات میں کون سچا ہے۔"

پہلی پیش گوئی کی مثال ملاحظہ ہو، رسول اللہ ﷺ نے معرکۂ بدر شروع ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے ان الفاظ میں کافروں کی شکست کی خبر دے دی تھی:

﴿سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ﴾ [القمر:٤٥][1]

"عنقریب یہ جماعت شکست کھائے گی اور یہ لوگ پیٹھیں پھیر کر بھاگیں گے۔"

اسی طرح ابھی بدر کا میدان سجنے میں ایک دن باقی تھا کہ آپ ﷺ نے بتا دیا تھا کہ فلاں کافر فلاں جگہ ڈھیر ہوگا اور فلاں، فلاں جگہ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کل ہی بتا دیا تھا کہ اہلِ بدر کہاں کہاں ڈھیر ہوں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے الفاظ ہیں: رسول اللہ ﷺ بتاتے جاتے:

« هذا مصرع فلان غدا إن شاء الله، وهذا مصرع فلان غدا إن شاء الله »

"کل فلاں ان شاء اللہ اس جگہ گرے گا، فلاں ان شاء اللہ اس جگہ گرے گا۔"

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "حق ذات کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے جو حدود متعین کی تھیں وہ بعینہٖ وہیں گرے۔"[2]

---

[1] رواه البخاري.

[2] رواه مسلم.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح آپ ﷺ نے قیصر و کسریٰ کے بلاد کے سرنگوں ہونے اور ان کے خزانے مسلمانوں کے ہاتھ لگنے کی پیشین گوئی کی وہ اسی طرح پوری ہوئی، کیوں کہ اللہ کے انبیا اور رسول اپنی خواہش سے نہیں بولتے، بلکہ جو ان کو اللہ کی طرف سے وحی کی جاتی ہے وہی سناتے ہیں اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم کے بغیر کسی بات کی خبر نہیں دیتے۔ اللہ نے اسی بات کی طرف اشارہ اس آیت میں کیا ہے:

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى﴾ [النجم: ۳، ۴]

”اور نہ وہ اپنی خواہش سے بولتا ہے۔ وہ تو صرف وحی ہے جو نازل کی جاتی ہے۔“

﴿فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ﴾ [ابراهيم: ٤٧]

”پس تو ہرگز گمان نہ کر کہ اللہ اپنے رسولوں سے اپنے وعدے کے خلاف کرنے والا ہے۔ یقیناً اللہ سب پر غالب، بدلہ لینے والا ہے۔“

یہ ممکن ہی نہیں کہ رسول کسی واقعے کے رونما ہونے کی خبر دے اور وہ واقع نہ ہو، کیوں کہ یہ بات اللہ کی سنت کے مخالف اور اس کی بات کی تکذیب کر دے گی جو سب سے زیادہ سچا ہے۔

دوسرے کی مثال یعنی امرِ واقع اللہ کے کلام کی تکذیب نہیں کر سکتا اور اللہ نے جس کے وقوع کی خبر دی ہے وہ ہر حال میں واقع ہو کر رہے گا۔ وہ اس کے اللہ کا کلام ہونے کی سب سے بڑی حسی دلیل ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿الٓمّٓ ۝ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ۝ فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ۝ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بَعْدُ وَ يَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ بِنَصْرِ اللّٰهِ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَآءُ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۙ وَعْدَ اللّٰهِ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ [الروم: ١-٤]

"الٓمّٓ۔ رومی مغلوب ہو گئے۔ سب سے قریب زمین میں اور وہ اپنے مغلوب ہونے کے بعد عنقریب غالب آئیں گے۔ چند سالوں میں، سب کام اللہ ہی کے اختیار میں ہے، پہلے بھی اور بعد میں بھی اور اس دن مومن خوش ہوں گے۔ اللہ کی مدد سے، وہ مدد کرتا ہے جس کی چاہتا ہے اور وہی سب پر غالب، نہایت رحم والا ہے۔ اللہ کا وعدہ ہے۔ اللہ اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔"

واقعہ یہ ہے کہ ایرانی رومیوں پر غالب آ گئے تو مشرکوں کو بڑی خوشی ہوئی، کیوں کہ ایرانی رومیوں کی نسبت اسلام سے زیادہ عداوت رکھتے تھے اور رومی مسلمانوں کے لیے کچھ نرم گوشہ رکھتے تھے۔ ایرانیوں کے روم پر غلبے سے مسلمانوں کو رنج ہوا تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے رسول اور نبی حضرت محمد ﷺ کو بتایا کہ صرف چند سالوں میں رومی ایرانیوں پر غالب آ جائیں گے، یعنی تین سال سے لے کر نو سال کے درمیان درمیان۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی وضاحت فرما دی کہ چند سالوں سے سات سال مراد ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو یہ خبر سنا دی اور اسی طرح ہوا جس طرح آپ ﷺ نے بتایا تھا۔ حدیبیہ کے دن پورے سات سال بعد رومیوں نے ایرانیوں کو شکست دے کر ان کی زمین سے نکال دیا۔[1]

---

[1] ابن هشام في السيرة، وغيره في كتب التاريخ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوا اللہ کی بتائی ہوئی خبر جھوٹی ہوتی ہے نہ وہ اپنے وعدے کی خلاف ورزی ہی کرتا ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جزیرہ عرب کے یہود کے متعلق فرمایا:

﴿مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ اَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى وَ اِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ﴾

[آل عمران: ۱۱۰، ۱۱۱]

"ان میں سے کچھ مومن ہیں اور ان کے اکثر نافرمان ہیں۔ وہ تمھیں ہرگز نقصان نہیں پہنچائیں گے مگر معمولی تکلیف اور اگر تم سے لڑیں گے تو تم سے پیٹھیں پھیر جائیں گے، پھر وہ مدد نہیں کیے جائیں گے۔"

ان دونوں آیات میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بتایا کہ یہودیوں میں بہت تھوڑے لوگ ایمان لائیں گے اور ایسا ہی ہوا۔

دوسرے نمبر پر بتایا کہ وہ مسلمانوں کو شدید نقصانات نہیں پہنچا سکیں گے اور تیسرے نمبر پر بتایا کہ وہ جب مسلمانوں سے لڑیں گے مغلوب ہو جائیں گے اور دم دبا کر بھاگنے کی کریں گے۔

بنو قینقاع نے مسلمانوں سے لڑائی لڑی، لیکن آخر میں رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کو قبول کر لیا۔

بنو نضیر نے بھی مسلمانوں سے لڑائی کی اور آخر میں جلاوطن کر دیے گئے۔ بنی قریظہ نے لڑائی کی وہ بھی آخر میں پیٹھ دکھا گئے اور حضرت سعد بن معاذ کو فیصل تسلیم کر لیا۔ خیبر کے دن انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے لڑائی لڑی تو آپ ﷺ نے ان کو شکست دے کر ان کا دم توڑ دیا، ان کی ساری شان و شوکت جاتی رہی اور آپ ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے خیبر کو تلوار کے زور پر فتح کر لیا۔ انھوں نے باقی زندگی کسان بن کر گزاری اور آپ ﷺ کے لیے کھجوروں میں کام کرتے رہے۔ تا آنکہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے قائد اور امام اور رسول ﷺ خدا کی وصیت کے مطابق انھیں جلا وطن کر دیا۔

﴿وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ حَدِيثًا﴾ [النساء: ٨٧]

"اور اللہ سے زیادہ بات میں کون سچا ہے۔"

بہائی بھی اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ امر واقع کلام اللہ کی تکذیب نہیں کرتا اور جو رسول بتاتا ہے وہ بھی ہو کر رہتا ہے، وہ تورات کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"اگر تو اپنے دل میں کہے کہ وہ بات کیسے پہچانی جا سکتی ہے جو رب نے نہ کہی ہو، اگر رب کے نام سے کچھ ہے اور اس کی بات پوری نہ ہو اور واقع بھی نہ ہو تو وہ بات رب نے نہیں کہی۔"[1]

بہائیوں کا بہی خواہ اسلمنٹ لکھتا ہے:

"یہ اکیلے اللہ کی قوت ہے کہ جو چاہے کرے۔ اللہ کے مظہر کی سب بڑی برہان، اس کے کلمے کی تخلیقی قوت، انسانی معاملات میں تبدیلی اور تغیر میں اس کی تاثیر، تمام انسانی مخالفتوں اور دباؤ پر اس کا غالب آجانا ہے۔ انبیا کے کلمات کے ذریعے اللہ تعالیٰ انسان کے لیے اپنا ارادہ ظاہر کرتا ہے۔ ان کی صحت اور ان کی وحی کی حقیقت کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ وہ باقی رہیں اور مستقبل میں وقوع پذیر ہوں۔"[2]

اب ہم اس اساس کو سامنے رکھ کر حسین علی کی پیشین گوئیوں کا جائزہ لیتے ہیں

① "بهاء الله والعصر الجديد" لأسلمنت (ص: ٢٢٩) نقلًا عن التوراة باب تثنية (١٨-٢٢)

② "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ٢٢٩) باب نبوءات بهاء الله وعبد البهاء.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس نے نبوت و رسالت ہی نہیں الوہیت اور ربوبیت کا دعویٰ بھی کیا۔ اس کا دعویٰ ہے کہ وہی کتابوں، صحیفوں اور الواح کو نازل کرنے والا ہے:

”میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں ہر چیز کا رب ہوں، میرے علاوہ جو ہے وہ میری مخلوق ہے، میری مخلوق صرف میری عبادت کرو۔“ ①

وہ جو اپنی کتاب اقدس کے متعلق کہتا ہے:

”اس کتاب کو مظلوم نے سجن اعظم سے نازل کیا، جو اللہ مالک قدیم پر ایمان لایا... سمیع وہ ہے جس نے میری آیات سنی، بصیر وہ ہے جو میرے افق کی طرف متوجہ ہو، عزیز وہ ہے جس نے کرم کے ہاتھوں سے وحی کی شراب نوشی کی۔“ ②

کتاب ایقان کے متعلق کہتا ہے:

”یہ با اور ہا (بہاء اللہ) کی طرف سے نازل کردہ ہے اس پر سلام جس نے سدرۃ المنتہیٰ سے نغمہ ”ورقاء سنا“۔ ③

لوح کلمات فردوسیہ کے متعلق رقم طراز ہے:

”عکا کی جیل سے تمہاری طرف متوجہ ہوا اس نے تمہارے لیے تمہارے وہ اذکار اور اسما نازل کیے جو ایسی کتاب میں ہیں جو مٹنے کا شکار ہو گی نہ اعراض کرنے والوں کے شبہات ہی اسے تبدیل کر سکیں گے۔“ ④

---

① ”تجليات“ (ص: ٢١١، ٢١٢) للمازندراني من المجموعة.

② ”الأقدس“ للمازندراني.

③ ”الايقان“ للمازندراني (ص: ١٧١) ط باكستان.

④ ”كلمات فردوسية“ (ص: ١٧٨) من المجموعة.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اپنی تمام کتابوں اور الواح کے بارے میں خامہ فرسا ہے:

"ہم نے تمھیں میری کتابوں، زبوروں اور الواح میں جھگڑنے اور فساد سے روکا ہے ... بس لو جو میری مشیت کے آسمان سے اور میرے ارادے کی ملکوت سے اترا۔"[1]

باب شیرازی کی "البیان" کے بارے میں بھی کہتا ہے:

"ہم نے "البیان" نازل کی، اس کو بشارت بنایا وہ راستے سے گمراہ نہ ہوں۔ جب ان کے پاس اس کتاب کو اتارنے والا آیا، انھوں نے رحمان کے ساتھ کفر کیا، مگر یہ کہ وہ خسارہ پانے والوں میں ہیں۔ کہہ دے، البیان میرے نفس کے لیے اتری، میرے ذکر سے مزین ہوئی، اگر میرا ظہور نہ ہوتا تو اس کا ایک حرف بھی نہ اترتا۔"[2]

وہ اپنے بارے میں دعویٰ کرتا ہے کہ کوئی چیز اس کے علم باہر نہیں:

"کہہ دے، اپنے غصے میں مر جاؤ، اے اہلِ نفاق! وہ ظاہر ہو چکا ہے جس کے علم سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔"[3]

"اللہ اور اس کے دین کے متعلق جھگڑا کرنے سے بچو، وہ اس طرح ظاہر ہوا: "ما کان وما یکون" (ماضی اور مستقبل کا علم) کا احاطہ کر کے آیا ہے۔"[4]

یہ بہائیت کے خدا کا کچھ تعارف تھا اب اس کی پیشین گوئیوں کو تجزیے کی

---

① "اشراقات" (ص: ۱۲۳، ۱۲۴).

② "مبین" للمازندراني (ص: ۲۰۳، ۲۰۴) ط ۱۳۰۸ من الهجرة.

③ "اشراقات" (ص: ۹٦) من المجموعة.

④ "الأقدس" للمازندراني.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کسوٹی پر پرکھا جاتا ہے۔

پہلی پیشین گوئی:

مستقبل قریب میں اہلِ عراق بہائی مذہب قبول کرلیں گے اور اس پر فخر کریں گے۔ حضرت کے الفاظ ہیں:

"اہلِ عراق کو تجھ پر فخر کرنا چاہیے، وہ عن قریب فخر کریں گے، لیکن آج سمجھ نہیں رہے۔"[1]

آج اس ڈھینگ پر سو سال گزر چکے ہیں، لیکن اہلِ عراق اس پر فخر نہیں کرتے، بلکہ اس کے عکس پورے عراق میں ان کا نام و نشان نہیں ملتا، وہاں ان کا کوئی بہائی مرکز نہیں۔ اللہ نے اس کو مزید رسوا اس طرح کیا کہ بغداد میں ان کا قبلہ و کعبہ تھا، مگر وہ بھی ان سے چھن چکا ہے اور عراقی حکومت نے اس فرقے کی تمام سرگرمیوں پر پابندی عائد کردی ہے، اس طرح وہاں سے اللہ تعالیٰ نے ان کے جراثیم تک ختم کردیے ہیں۔

میں کچھ عرصہ پہلے بغداد گیا اور میں نے وہاں ان کی کافی کھوج لگائی، مگر مجھے ان کا کوئی نام و نشان نہ ملا، حالانکہ اس سے پہلے یہودی کمیونٹی ان کو سپورٹ کرتی تھیں اور یہ کافی متحرک تھے۔

یہ حسین علی کذاب کی پیشین گوئی ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کی حقیقت کھولنے کے لیے اس کے منہ سے یہ بات نکلوائی اور اس کو رسوا کردیا۔

کہاں یہ اندھیرے میں تیر چھوڑنے والا اور کہاں اللہ کے سچے رسول اور نبی

کہاں کہانت اور اٹکل پچو اور کہاں اللہ کا سچا کلام ؏

---

[1] "سورة الأمين" للمازندراني (ص: ١٩) ط باكستان.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چہ نسبت خاک را بعالم پاک!

ایک اس جھوٹے، مفتری اور افاک و اثیم نے یہ بات کہی اور دوسری طرف جب رسولِ امین ہجرت کی راہ پر چلے تو قریش کے تعاقب کے خوف سے غیر روایتی راستہ اختیار کیا، جب ان کے تعاقب کا خوف نہ رہا تو معمول کے راستے پر چڑھ گئے اور مکہ اور مدینہ کے درمیان مقامِ جحف پر پڑاؤ ڈالا دل میں مکہ کی تڑپ پیدا ہوئی۔ تو اسی وقت جبریلِ امین آئے اور کہنے لگے: "آپ اپنے شہر کے لیے ترس رہے ہیں؟ فرمایا: ہاں، تو جبریل نے کہا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَىٰ مَعَادٍ ۚ قُل رَّبِّي أَعْلَمُ مَن جَاءَ بِالْهُدَىٰ وَمَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ﴾ [القصص:۸۵]

"بے شک جس نے تجھ پر یہ قرآن فرض کیا ہے وہ ضرور تجھے ایک لوٹنے کی جگہ کی طرف واپس لانے والا ہے۔ کہہ میرا رب اسے زیادہ جاننے والا ہے جو ہدایت لے کر آیا اور اسے بھی جو کھلی گمراہی میں ہے۔"

معاد سے مراد مکہ ہے جس طرح بخاری نے ابن عباس سے اور ابن ابی شیبہ، نسائی، ابن جریر اور بیہقی وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

ان جیسے غیر مساعد اور ناموافق حالات میں کہ رسول اللہ ﷺ کو چھپ چھپا کر اپنا وطن چھوڑنا اور سفر کرنا پڑا، ابو بکر کے سوا کوئی دوسرا رفیق سفر بھی نہیں تھا اور دل غمزدہ اور پریشان تھا، اس کیفیت میں آپ ﷺ کو مکہ میں فاتحانہ اور مظفر و منصور داخل ہونے کی خوش خبری دی گئی۔ پھر کیا ہوا؟ تاریخ بتاتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ دس ہزار جانثاروں کے جلو میں فاتحانہ شان کے ساتھ مکہ میں داخل ہوئے اور وہاں کوئی آپ کو روکنے والا نہیں تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان دونوں پیشین گوئیوں کا تقابل کیجیے تو دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا، باطل دم دباتا ہوا اور حق ہنستا مسکراتا نظر آئے گا:

﴿إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا﴾ [بني إسرائيل:۸۱]

''بے شک باطل مٹنے والا تھا۔''

اسی طرح اس جھوٹے اور افاک حسین علی نے ایران کے دار الحکومت طہران کے متعلق بھی یہی خبر دی تھی کہ وہ بہائیوں کا مرکز بن جائے گا اور وہاں ایسی حکومت آجائے گی جو بہائی نواز ہوگی۔ حضرت کی پیشین گوئی کے الفاظ سنیں:

''اے ارضِ طا (طہران) تو کسی بات پر غم نہ کر، کیوں کہ اللہ نے تجھے مطلع فرح العالمین بننے کے لیے منتخب کیا ہے، اگر خدا کی مشیت ہوتی تو تیرے تخت کو ایسے شخص سے برکت دے گا جو عدل کے ساتھ حکمرانی کرے گا اور خدا کے اس گلہ کو اکٹھا کرے گا، جس کو بھیڑیوں نے منتشر کر دیا ہے۔ وہ حکمران فرحت و انبساط کے ساتھ اہلِ بہا کی طرف رخ کرے گا اور ان پر مہربانی کرے گا۔ یقیناً وہ خدا کی نظر میں جوہر خلق شمار ہوتا ہے۔ اس پر ہمیشہ اللہ کا نور و جلال وہ اور ان لوگوں کا جلال بھی جو سلطنت امر کے باشندے ہیں۔

''فرحت و سرور کے ساتھ جشن منا، چونکہ اللہ نے تجھے افق نور سے بنایا ہے، کیوں کہ تیرے اندر مطلع ظہور پیدا ہوا، اس نام پر خوشیاں منا جو تجھے دیا گیا ہے۔ یہ وہ نام ہے جس کے ذریعے تیز فضل اپنی روشنیاں پھیلانے لگا ہے اور جس کے ذریعے زمین و آسمان دونوں منور ہو گئے ہیں۔ بہت جلد تیرے تمام امور منقلب ہو جائیں گے اور طہران کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھاگ دوڑ عوام الناس کے ہاتھوں میں آ جائے گی۔ یقیناً تیرا رب علیم ہے اور اس کا اختیار سب چیزوں کو محیط ہے۔ اپنے رب کے فضل سے مطمئن رہ اس کی نظر الطاف ہمیشہ تیری طرف متوجہ رہے گی۔ وہ دن آ رہا ہے جب تیرا اضطراب، امن وسکون میں بدل جائے گا۔ کتاب بدیع میں اسی طرح فیصلہ کیا گیا ہے۔"[1]

اس عبارت سے حسین علی کی درج ذیل پیشین گوئیاں سامنے آتی ہیں:

1. طہران پر عادل حکمران حکومت کریں گے۔
2. طہران بہائیوں کا مرکز بنے گا۔
3. طہران اور ایران پر ایسے شخص کی حکومت قائم ہوگی جو بہائیوں کی مدد کرے گا اور ان کا دست و بازو بنے گا۔
4. وہ بہائی ہوگا۔
5. طہران کی بھاگ دوڑ عوام الناس کے ہاتھوں آ جائے گی۔
6. ملک میں امن وسکون قائم ہو جائے گا جس کے سائے تلے بہائی بھی اطمینان کا سانس لیں گے اور ان کو اتنا عروج ملے گا کہ طہران بہائی نور کا افق بن جائے گا۔

حقیقت تو یہ ہے کہ ان تمام باتوں میں سے کوئی ایک بات بھی اس کے نقطہ نگاہ کے مطابق وقوع پذیر نہیں ہو سکی، بلکہ سب اس کے الٹ ہی ہوا ہے۔ اب ایک ایک کر کے ان تمام پیشین گوئیوں کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

1. ایران میں ظالم و جابر بادشاہوں کا زمانہ ایک صدی سے زیادہ لمبا ہے باوجودیکہ ساری دنیا جمہوریت کی دیوانی اور اس کے نفاذ کی خواہش مند رہی ہے، بلکہ اکثر

[1] "الأقدس" للمازندراني و أيضاً "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ۲۳۲).

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یورپی اور ایشائی ممالک نے عدل و انصاف کی راہ اختیار کرتے ہوئے اپنے اپنے ممالک سے ظالم اور آمر حکومتوں کا خاتمہ بھی کر دیا، مگر ایران میں اتنے لمبے عرصے تک ظالم ملوکیت باقی رہی، شاید اس میں یہ حکمت ہو کہ ان بیوقوفوں کی کذب بیانی اور کم عقلی ظاہر ہو جائے، ورنہ دیگر ایشائی اور یورپی ممالک کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے انقلاب کے لیے ایک صدی کافی تھی۔

تعجب کی بات تو یہ ہے کہ اس ساری صدی میں بہائیوں کو کوئی انفرادی یا اجتماعی سرگرمی دکھانے کی ضرورت نہیں تھی۔ ان کے لیے بہائیت کا اظہار اور اس کی تبلیغ ممنوع تھی۔ ایران جانے والوں کو ایران کے شہروں اور دیہاتوں میں کہیں بہائی نظر نہیں آتے تھے اور اگر کہیں نظر آ بھی جاتے تو ڈر کے مارے ہوئے، خوف سے سہمے ہوئے یا پھر یہودیت، نصرانیت، مجوسیت یا اسلام کا لبادہ اوڑھے ہوئے۔ ہر جگہ ذلت اور رسوائی ان کا مقدر تھی کوئی اطمینان اور سکون نہیں تھا جس کے خواب حسین علی نے دکھائے تھے۔

2 چاہیے تو یہ تھا کہ طہران بہائیت کا مرکز بنتا، حکمران بہائیوں کے دوست ہوتے، مگر سب کچھ اس کے الٹ ہو گیا۔ جب ایران کے آخری شاہ رضا شاہ پہلوی نے مسلمانوں کی گوشمالی کرنے اور انھیں مارنے کا منصوبہ بنایا تو اس نے کچھ فاسق و فاجر ملحدوں اور امتِ محمد ﷺ سے نفرت رکھنے والوں کو ان پر مسلط کر دیا۔ اس نے اس کام کے لیے کچھ بہائیوں کو بھی منتخب کیا، مگر اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ قطعاً پسند نہ کیا کہ کفر کو کامیابی مل جائے چاہے اس کی کوئی پیش گوئی جزوی طور پر ہی پوری ہو، اس لیے اس نے اس کی حکومت گرا دی اور اس کا تخت الٹ دیا اور جس نے بھی بہائیوں کو خفیہ طور پر بھی مدد کرنا چاہی اس کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

بادشاہی کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

سارے جانتے ہیں امیر عباس ھویدا اسی وجہ سے گولی کا نشانہ بنا تھا کہ وہ اس گندے گروہ سے وابستگی رکھتا تھا۔

3 طہران آج تک مسلمانوں کا مرکز اور بہائیوں کے لیے جہنم کدہ ہے، بلکہ وہاں ملوکیت کے خاتمے کے بعد جو عبوری حکومت بنی اس نے بہائیت کو بطور دین تسلیم ہی نہیں کیا تھا اور ان کو باغی اور یہود کا آلہ کار قرار دیا تھا۔

4 اس وقت سے لے کر آج تک ایران میں بہائی حکومت قائم نہیں ہو سکی اور ان شاء اللہ قائم بھی نہیں ہو گی، کیوں کہ موجودہ حکومت ان کو چن چن کر ختم کر رہی ہے۔

5 حکومت جو عوام الناس کے ہاتھ میں آئی ہے تو بہائی مذہب سے تعلق رکھنے کی وجہ سے نہیں، بلکہ امت اسلام سے نسبت رکھنے کی وجہ سے اور استعمار اور استعماری طاقتوں کے محمد علی شیرازی، حسین علی اور عباس آفندی جیسے آلہ کار ملحدوں، بے دینوں اور بہائیوں کے شاہ اور ھویدا جیسے بدکار حکمران دوستوں سے انتقام لینے کی وجہ سے عوام الناس کے ہاتھ آئی۔

6 اتنا عرصہ گزر جانے، حالات کی اتنی کروٹیں بدلنے اور کئی حکمران گزر جانے کے باوجود بہائیوں کو ایران میں امن و سلامتی کی ٹھنڈی چھاؤں نصیب نہیں ہو سکی اور نہ ایران بہائی اندھیرے کا افق ہی بن سکا، بلکہ انقلاب ایران کے بعد تو ایران ان کے لیے بے چینی اور دہشت کی جگہ بن چکا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ آج بہائیوں کی بے چینی دیکھی نہیں جاتی اور بہت سے ایرانی پناہ گزین بہائیوں نے مرتے دم تک ایران نہ جانے کا فیصلہ کر لیا ہے، کیوں کہ طہران اور ایران

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں ان کے لیے امید کی کوئی کرن باقی نہیں رہی۔

یہ وہی ایران ہے کہ عہد رسالت میں خسرو پرویز اس پر حکومت کرتا تھا۔ جب اس کے پاس رسول امین ﷺ کا نام پہنچا تو اس نے اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے پھینک دیا۔ یہ خبر آنحضرت ﷺ تک پہنچی ہی تھی کہ آپ ﷺ نے ہاتھ بلند کیے اور کہا:

((اَللّٰهم مزقه كل ممزق))

''اے اللہ! اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔''

پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

((أنه مزق ملكه))

''اس کی بادشاہت توڑ دی گئی ہے۔''

یہ الفاظ آپ ﷺ کے منہ سے نکلے ہی تھے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس کے بیٹے شیرویہ ہی کو اس پر مسلط کر دیا اور اس نے اس کو قتل کر دیا۔ اس سے پہلے کہ آپ کے پاس اور یمن میں اس کے والی اور نبی اکرم ﷺ کو گرفتار کرنے کے لیے آنے والے اس کے دو ایلچیوں کو اس کے قتل ہونے کی خبر ملتی۔ آپ ﷺ نے مدینہ طیبہ میں بیٹھے بیٹھے بتا دیا کہ اس کے بیٹے نے اس کو قتل کر دیا ہے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

''میرا دین اور سلطنت وہاں تک پہنچے گی جہاں کسریٰ کی بادشاہت تھی، آپ ﷺ نے نئے بادشاہ سے کہا: اگر تو مسلمان ہو جائے تو جو تیرے قبضے میں ہے میں وہ بھی تجھے دے دوں گا اور تجھے تیری قوم کا بادشاہ بھی بنا دوں گا۔''[1]

ابن ہشام کی روایت میں ہے: رسول اللہ ﷺ نے یمن میں کسریٰ کے عامل

[1] "تاريخ الأمم والملوك للطبري".

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(گورنر) کو جوابی خط لکھا:

"اللہ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ فلاں مہینے کے فلاں دن کسریٰ قتل ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ نے اسی دن، جس دن رسول اللہ ﷺ نے جتایا تھا، کسریٰ کو اس کے بیٹے شیرویہ کے ہاتھوں مروا دیا۔"[1]

یہ تو نبی کریم ﷺ اور کسریٰ کا معاملہ تھا، جہاں تک ایران اور بلادِ فارس کی بات ہے تو چند سالوں کے بعد ہی ایران میں مسلمانوں اور عرب بہادروں کے گھوڑوں کی ٹاپیں سنائی دینے لگیں اور سارا ایران مسلمانوں کی جھولی میں گر گیا۔ یہ واقعات اس ترتیب سے رونما ہوئے کہ رسول اللہ ﷺ کی پیش گوئی حرف بحرف سچ ثابت ہوئی۔

ایران تو اب بھی وہی ہے، مگر اس دفعہ پیش گوئی اور دعویٰ کرنے والا وہ نہیں، بلکہ ایک جھوٹا اور دجال ہے تو کہاں جھوٹوں کا سردار اور کہاں سچوں کا سربراہ ﷺ، کہاں خائن اور کہاں امین ﷺ؟

اس جھوٹے خدا نے ایک یہ پیش گوئی بھی کی کہ اس کا دین تمام ادیان پر غالب آ جائے گا اور دنیا کی اکثریت اس کی خرافات کو گلے لگا لے گی۔

لوح العالم میں لکھتا ہے:

"تمام اہلِ عالم جو اترا اور ظاہر ہوا اس کو جان لیں، تاکہ حقیقی آزادی سے ہمکنار ہو سکیں، کیوں کہ دنیا 60 سنہ میں انوارِ نیر کے ظہور کے ساتھ منور ہو چکی ہے، جب مبشر (شیرازی) نے اپنے سوا روح کی خوش خبری دی اور 80 سنہ میں دنیا نئی روشنی اور بدیع روح (حسین علی مازندرانی)

[1] "السیرة النبویة لابن هشام".

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ منور ہوئی صورتِ حال یہ ہے کہ دنیا کے اکثر باشندے اس بلند کلمے کو قبول کرنے کے لیے تیار بیٹھے ہیں جس کے ساتھ بعثت ونشور بندوں کے بلندی اور ملکوں کی آبادی وابستہ ہے۔''[1]

مزید کہتا ہے:

''قیوم (وہ خود) عن قریب دیکھے گا کہ وہ زمین پر مہیمن (نگہبان) بن گیا ہے، یہ سلطان اقلام کا فیصلہ ہے۔''[2]

''اللہ اس افق سے نور اور قدرت ظاہر کرے گا جن کے ساتھ سورج میں اندھیرا ہو جائے گا... تیرے رب کے چہرے کے انوار زمین کے سارے باشندوں کو گھیر لیں گے وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''[3]

اس کی الواح کتابوں اور سورتوں میں اس طرح کی ڈھینگیں بے شمار ہیں، لیکن سو سال گزر جانے کے باوجود ان کھوکھلے نعروں میں سے کوئی ایک بھی حقیقت کا روپ نہیں دھار سکا۔

آج دنیا اور دنیا والے ہمارے سامنے ہیں۔ کن لوگوں نے ان بے سروپا باتوں کو قبول کیا ہے؟ کون سی سرزمین اس گند اور بگاڑ سے آباد ہوتی ہے؟ کون سا سورج حسین علی کے خیرہ کن انوار سے اندھا ہوا ہے؟ اور دنیا کے کس خطے میں حسین علی کا اقتدار قائم ہوا ہے؟ حالانکہ اس کو بین الاقوامی صیہونی طاقتوں، عیسائی ریاستوں، روسی استعمار اور امریکی شیطانوں کی پوری مدد اور تعاون حاصل تھا۔

کیا اس نے اپنی لن ترانیوں کے ذریعے اس نبی کے ساتھ کلامی مقابلہ بازی

---

(1) "لوح العالم" (ص: ۲۲۲).

(2) "الأعظم الابهى" للمازندراني (ص: ۹۹) من الكلمات.

(3) "الكلمات الالهية" (ص: ٦٠) ط باكستان.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنا چاہی جو اللہ کا منتخب، اس کا محبوب اور ساری انسانیت کی ہدایت کے لیے اس کا آخری فرستادہ تھا اور اس نے اس کے ظہور اور تمام ادیان پر اس کے غلبے کی خوشخبری دی تھی؟

اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے محبوب پیغمبر کے متعلق فرماتے ہیں:

﴿هُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰی وَدِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡهِرَهٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّهٖ ؕ وَکَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیۡدًا﴾ [الفتح: ۲۸]

''وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا، تاکہ اسے ہر دین پر غالب کر دے اور اللہ گواہ کے طور پر کافی ہے۔''

﴿یُرِیۡدُوۡنَ اَنۡ یُّطۡفِـُٔوۡا نُوۡرَ اللّٰهِ بِاَفۡوَاهِهِمۡ وَیَاۡبَی اللّٰهُ اِلَّاۤ اَنۡ یُّتِمَّ نُوۡرَهٗ وَلَوۡ کَرِهَ الۡکٰفِرُوۡنَ﴾ [التوبة: ۳۲]

''وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے مونہوں سے بجھا دیں اور اللہ نہیں مانتا مگر یہ کہ اپنے نور کو پورا کرے، خواہ کافر لوگ برا جانیں۔''

تو جس طرح اللہ تعالیٰ نے بتایا اسی طرح ہوا۔

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

اللہ تعالیٰ نے اس وقت یہ بات کہی تھی جب جزیرہ عرب میں عرب ادیان اور عرب سردار غالب تھے، یہودیوں کا دین اور ان کا سردار بھی موجود تھے۔ روم، شام، مصر مغرب جزیرہ عرب اور آرمینیہ وغیرہ میں عیسائیت کا طوطی بولتا تھا اور ان کی بڑی بڑی سلطنتیں تھیں، ایرانیوں کا مذہب اور بادشاہت بھی قائم تھی، ہندوستان بھی موجود تھا اور ہندو مذہب بھی، پھر جب مسلمانوں کے اقتدار عدل کا سورج طلوع ہوا تو جزیرہ عرب کے عرب سردار ملوک، یہودی قبائل، ایرانی ممالک، نصرانی حکومتیں سب ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک کر کے مغلوب ہوتے چلے گئے اور اسلام کی قلمرو میں داخل ہوتے گئے۔ کوئی ملک اور خطہ ایسا نہ بچا جہاں گھوڑوں کے کھر، اونٹوں کے پاؤں اور انسانوں کے قدم پہنچ سکتے ہوں اور وہ اسلامی دسترس سے محفوظ رہا ہو۔

سندھ و ہند کے باشندے اور عزتوں اور ہاتھیوں کے مالک بڑے بڑے راجا اپنے راج سے ہاتھ دھو بیٹھے اور خشکی اور تری پر اسلام کا پھریرا لہرانے لگا، اگر ظاہری نگاہ اور عقل و اسباب سے یہ گتھی سلجھانے کا کہا جائے تو جواب نفی میں آئے گا کہ اللہ کا ایک کمزور مغلوب بندہ یہ اپنوں کا ڈسا ہوا، بیگانوں کا ستایا ہوا، ایسے حالات میں کوئی پوری دنیا کو فتح کرنے کا نہ صرف اعلان کرے، بلکہ خوشخبری دے تو اسے دیوانے کی بڑ نہ کہا جائے تو اور کیا کہا جائے؟ اور وہ بھی دعوت کے بالکل آغاز میں کہ جب دور دور تک ایسے اثرات بھی نظر نہیں آتے تھے، لیکن کیا کہیے کہ جیسا اس نے کہا: ویسا ہی ہوا اور پوری دنیا نے دیکھا اور تسلیم کیا۔[1]

ایسا ہی اللہ نے آپ سے اور آپ کے پیروکاروں سے وعدہ کیا ہے:

﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ﴾ [النور: ٥٥]

"اللہ نے ان لوگوں میں سے جو تم میں سے ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے وعدہ کیا ہے کہ وہ انھیں زمین میں ضرور ہی جانشین

---

[1] "تثبيت دلائل النبوة" لعبد الجبار الهمداني (ص: ٣٦٤-٣٦٦).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

بنائے گا، جس طرح ان لوگوں کو جانشین بنایا جو ان سے پہلے تھے اور ان کے لیے ان کے اس دین کو ضرور ہی اقتدار دے گا جسے اس نے ان کے لیے پسند کیا ہے اور ہر صورت میں انھیں ان کے خوف کے بعد بدل کر امن دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے، میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں گے اور جس نے اس کے بعد کفر کیا تو یہی لوگ نافرمان ہیں۔"

یہ آیت غزوہ احزاب کے موقع پر اتری کہ جب عرب چاروں طرف سے آپ ﷺ پر آکر ٹوٹ پڑے اور یہودیوں نے اندرونی محاذ سنبھال کر آپ کے خلاف چالیں چلنا شروع کر دیں۔ ان کے اردگرد موت کی چکی چل رہی تھی اندر منافقوں اور یہودیوں کی سازشیں تھیں اور باہر خون کے پیاسے دشمن کا گھیراؤ، جس طرف نگاہ اٹھتی دشمن پھن پھیلائے نظر آتا، آنکھیں پھر گئیں، کلیجے پھٹنے کو آگئے اور زمین ہلنے لگی۔ ان کے ہاتھ میں صرف رسول کریم ﷺ اور مدد و نصرت اور اپنے دین وطن کے دفاع کے لیے صرف چند سو مخلص مومن تھے، وہ سارے حلیف جنھوں نے مدینے کے دفاع کے لیے یقین دہانیاں کروائیں، پیٹھ دکھا گئے اور پریشانی کے وقت مسلمانوں کو اکیلا چھوڑ گئے۔

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اپنے مخلص اور وفادار ساتھی نکلے اور انھوں نے کافروں کا راستہ روکنے کے لیے خندق کھودنا شروع کر دی۔ اس دوران میں ایک ایسی چٹان سامنے آگئی جو اتنی سخت تھی کہ ٹوٹنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔ صحابہ نے رسول اللہ ﷺ کو بتایا، رسولِ امین ﷺ اس سخت پتھر کے پاس آئے اپنے دستِ مبارک میں کدال پکڑی اور اس پر ایک شدید ضرب لگائی جس سے ایک چنگاری پیدا ہوئی، آپ ﷺ نے اللہ اکبر کہا اور صحابہ نے ساتھ دیا۔ اس موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''یمن کا صنعا اور محلات میرے لیے اٹھائے گئے ہیں تم ان کو فتح کرو گے اور ان کے خزانوں کا مالک بنو گے، پھر دوسری ضرب لگائی اس سے بھی چمک پیدا ہوئی، آپ ﷺ نے اللہ اکبر کہا اور فرمایا: شام کے محلات مجھے دکھائے گئے ہیں وہ کتوں کی لچکیوں کی طرح ہیں، تم ان کو فتح کرو گے اور ان کے مالک بنو گے، اس کے بعد تیسری ضرب لگائی اس سے چمک اٹھی اور آپ ﷺ نے اور صحابہ نے اللہ اکبر کہا اور فرمایا: ایران کے شہر اور محلات میرے لیے اٹھائے گئے ہیں تم انھیں فتح کرو گے اور ان کے مالک بنو گے، لہٰذا خوش ہو جاؤ، اس ضرب کے ساتھ وہ چٹان ریزہ ریزہ ہو گئی اور آپ ﷺ مسرور و مبسوط اس خندق سے باہر نکل آئے، اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کی کمزوری کے وقت اور ناگفتہ بہ حالات میں ان کو بتایا کہ وہ ان کو عزتوں سے نوازے گا اور ان دشمنوں اور ان کے معاونین اہلِ کتاب کو ذلیل کر دے گا، زمین میں ان کو اقتدار اور غلبہ دے گا، ان کے خوف کو امن میں اور کمزوری کو قوت میں بدل دے گا اور یہی نہیں، بلکہ انھیں قیصر وکسریٰ کے خزانوں کا مالک بھی بنا دے گا۔''

تو تاریخ سے پوچھیے کیا ہوا اور کس طرح زبان نبوت سے نکلی ہوئی یہ پیش گوئی حرف بحرف حق ثابت ہوئی؟

ان ہولناک حالات اور پریشان کن صورت حال میں اللہ تعالیٰ کے کلام نے نبی صادق ﷺ کی پیش گوئی نے ان کی ڈھارس بڑھائی اور نہ صرف یہ بتایا کہ یہ لشکر جو بھوکوں کی طرح ان پر چاروں طرف سے امڈ آیا ہے ناکام و نامراد لوٹے گا، بلکہ یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

بھی بتا دیا کہ ساری دنیا ان کے قدموں میں ڈھیر ہو جائے گی اور بڑی بڑی سلطنتوں کے تخت ان کے ہاتھوں سے ملیا میٹ ہو جائیں گے۔ کیا دنیا میں اللہ پر اتنے بڑے، اعتماد اور توکل کی کوئی مثال ملتی ہے؟ اور کیا جس طرح نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کیے گئے وعدے پورے ہوئے، کسی اور کے لیے بھی پورے ہوئے؟

بہائیوں، بابیوں اور قادیانیوں اور دیگر جھوٹوں کو سمجھ لینا چاہیے کہ نبوت اور انکل پچو لگانے میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ نبی کے ہر حرف پر اللہ تعالیٰ کی تصدیق کی مہر ہوتی ہے اور اس کو پورا کرنا اس کی ذمہ داری ہوتی ہے، لیکن ظن وتخمین اور اندھیرے میں تیر چھوڑنا کبھی نشانے پر لگ جاتے ہیں، لیکن اکثر اوقات خطا ہی ہوتے ہیں۔

”وان الظن لا يغني من الحق شيئا“

لہٰذا اوہام گمانوں کو چھوڑو اور صدق و یقین اور ایمان و اسلام کی طرف آؤ، کیوں کہ سچ ہی نجات دیتا ہے اور جھوٹ ہلاک کر دیتا ہے۔

بہائی مبلغ اسلمنٹ اپنی تبلیغ اور بہائیت کو فروغ دینے کے مقصد تحت لکھی گئی کتاب کے باب: ”بہاء اللہ اور عبدالبہاء کی پیشین گوئیاں“ میں ”ملکوت اللہ کا آنا“ کے عنوان کے تحت لکھتا ہے:

> ”ان دشوار حالات میں اللہ کا امر بڑھتا اور نمو پاتا ہے اور بقا کے لیے ذاتی شخصی، وطنی، مذہبی، یا نسلی رجحان کے نتیجے میں پیدا ہونے والی بے شمار مصیبتوں میں لوگ آخر کار نا امیدی کے بعد اس علاج کا رخ کرتے ہیں، جو کلمہ الہیہ نے پیش کیا ہے جوں جوں مصائب بڑھتے ہیں لوگوں کی توجہ بھی اس علاج حق کی طرف بڑھتی جاتی ہے۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

بہاء اللہ شاہ کے نام اپنے ایک نامے میں لکھتا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے بلاد کو اس سرسبز بستی کے لیے صبح کی بارش اور اپنے چراغ کے لیے تھوڑا سا تیل بنایا ہے، جس کے ساتھ یہ زمین اور آسمان روشن ہیں.....''

اس کے بعد اسلمنت لکھتا ہے:

''بہاء اللہ اور عبدالبہاء نے زیادہ واضح اور ثقہ عبارت کے ساتھ روحانی امور کے لیے نصرت، مادی امور پر روحانیت کی کامیابی اور صلح اکبر کے قیام کی پیش گوئی کی ہے۔''

عبدالبہاء نے 1904ء میں لکھا:

''جان لو، مصیبتیں اور صعوبتیں روز بروز بڑھ رہی ہیں، دنیا تنگ ہو رہی ہے، ہر طرف سے خوشی اور سرور کے دروازے بند ہو گئے ہیں، خوفناک جنگیں ہو رہی ہیں، ساری قومیں چاروں طرف سے غم اور ناامیدی میں گھر چکی ہیں اور وہ اللہ سے رجوع کرنے پر مجبور ہو چکے ہے۔ تب اچانک عظیم خوشی کے انوار تمام آفاق کو روشن کر دیتے ہیں اور ہر طرف سے یہی شور سنائی دے رہا ہے: ''اے بہائی الٰہی'' [1]

جب 1914ء میں بہاء اللہ سے سوال ہوا کہ دنیا کا کوئی بڑا ملک بہائی دین پر ایمان رکھتا ہے؟ تو اس نے جواب دیا:

''عنقریب ساری دنیا ایمان لے آئے گی ...اب امر اللہ (اللہ کا دین)

---

[1] ''کتاب الحرب والسلام'' (ص: ۱۸۷) ''بهاء الله والعصر الجديد'' لاسلمنت (ص: ۲۳۹).

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

نے تمام دنیا کا احاطہ کر لیا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں رہا، عنقریب ہمارے آئیں گے اور امر اللہ (بہائی امر و دین) کے سائے میں داخل ہو جائیں گے۔“①

بلکہ اس سے بڑے صاف لفظوں میں اس کے بہت جلد وقوع پذیر ہونے کا دعویٰ کیا اور کہا: ”یہ اس موجودہ صدی ہی میں پورا ہوگا۔“ وہ اپنے ایک خطاب میں کہتا ہے:

”یہ صدی حقیقت کا سورج ہے اور یہ صدی زمین پر ملکوت اللہ (اللہ کی بادشاہت) قائم کرنے کی صدی ہے۔“②

اسلمنت اس کے بعد لکھتا ہے:

”عبدالبہاء عباس (جس کو ان کے عقیدے کے مطابق وحی اور الہام ہوتا تھا) نے کھانے کی ایک میز پر گفتگو کرتے ہوئے کھلے لفظوں میں کہا: ”صلح عام مضبوط و متین اساس پر قائم ہوگی، عام زبان ترقی پائے گی، غلط فہمی ختم ہو جائے گی، تمام علاقوں میں بہائی امر پھیل جائے گا اور قدیم بشارتوں کے مطابق 1957ء میں انسانی وحدت قائم ہو جائے گی۔“③

یہ وہ دوسری بڑی پیشین گوئی تھی جو بہائی مذہب کے خدا حسین علی نے کی اور اس کے بیٹے، اس کے دین کے شارح اور بہائیوں کے نبی عبدالبہاء عباس نے بڑے واضح الفاظ میں اس کی تشریح کی۔ ہم نے اس کو نقل کرتے وقت کچھ طوالت سے کام لیا ہے، کیوں کہ یہ اس اعتبار سے بڑی اہم ہے کہ نہ تو اس کی تاویل کی جا سکتی ہے

① ”صحيفة بهائية انجليزية“ ”نجمة الغرب“ ج ٩ (ص: ٣٦).

② أيضاً.

③ ”بهاء الله والعصر الجديد“ (ص: ٢٤٠).

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اور نہ اس کو کسی اور معنی پر محمول ہی کیا جا سکتا ہے۔ عبدالبہاء نے اس کے لیے 1957ء کا سال متعین کیا اور ان کے لیے عقیدے کے مطابق قدیم بشارتوں میں بھی اسی سال کا ذکر ہوا ہے۔ یعنی اس سال بہائیت عام ہو جائے گی، دنیا کے کونے کونے میں پھیل جائے گی، اس سال دنیا کے بڑے بڑے ممالک اس ''بہائی نامعقولیت'' کو قبول کر لیں گے، ہر طرف سے ''یا بہاء الابہیٰ'' کے نعرے بلند ہوں گے اور اللہ تعالیٰ بلاد کو اس سرسبز جشن کے لیے صبح کی بارش اور اس کے چراغ کا تیل بنا دے گا کہ جس کے ساتھ زمین و آسمان چمک اٹھیں گے! پھر 1957ء کو کیا ہوا؟ کیا پورا ہوا؟ کس بڑے ملک نے بہائی مذہب قبول کیا؟ دنیا کے کس کونے میں بہائیت پھیلی؟ دنیا کے کس خطے میں ''یا بہاء الابہیٰ'' کے نعرے بلند ہوئے؟ سارا جہان تو ایک طرف رہا دنیا کے کس ٹکڑے اور کونے میں ان کی تعلیمات عام ہوئیں؟

یہ راندہ اور آوارہ مذہب اس وقت سے لے کر آج تک اپنے روسی، انگریزی اور صیہونی آقاؤں کے ٹکڑوں پر پلنے والا ساری دنیا میں مارا مارا پھرتا ہے، کبھی یہاں سے نکالا جاتا ہے اور کبھی وہاں سے۔ جس دن یہ پیدا ہوا اسی دن اپنے وطن سے غداری اور اپنے استعماری آقاؤں سے وفاداری کی پاداش میں ایران سے نکال دیا گیا۔ جب جوان ہوا تو اپنی تخریبی سرگرمیوں کی وجہ سے عراق سے نکال دیا گیا، وہاں ادرنہ اور ادرنہ سے استنبول تا آنکہ انگریزی استعمار نے اس کو فلسطین میں ٹھکانا دیا اور وہاں صیہونیت نے اس کو سراہتے ہوئے گود لے لیا۔

لیکن استقرار پھر بھی نصیب نہ ہوا، اس نے مصر کو مرکز بنانا چاہا تو منہ کی کھانی پڑی، لیبیا، شام اور مراکش میں اس کی بیخ کنی کر دی گئی۔ پاکستان اور افغانستان میں بڑے آغاز میں اس کا کام تمام کر دیا گیا، علما نے بروقت ان کے گندے، غلیظ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

یا در پدر آزاد خیالات اور مساوات مرد وزن کے دلکش نعرے کے پیچھے خبیث مقاصد کا خطرہ بھانپ لیا اور فوراً اس کا تدراک کیا۔

آج ان کے گمراہ کن خیالات خال خال صوبوں، چند ایک آزاد خیال معاشروں، بعض اسلام کے دشمن عجمی خطوں اور کچھ ایسے سادہ اور جاہل لوگوں میں نظر آتے ہیں جو ہرنئی چیز کے پیچھے بھاگتے ہیں خواہ وہ دین ہی ہو یا پھر ایسے افراد اس مذہب کو مانتے ہیں جن کے کچھ گھٹیا اور مذموم مقاصد ہیں جو اس مذہب کے جھنڈے تلے آسانی سے پورے ہو جاتے ہیں۔ یہ اسلامی دنیا میں ان کی صورت حال ہے۔ اگر مغربی دنیا کا جائزہ لیا جائے تو وہاں بھی اس کو کوئی قابل قدر پذیری نہیں ملی، حالانکہ اس نے بڑے بلند اور خوشنما دعوے کیے۔ مغربی ممالک میں امریکہ کے سوا بہائیوں کی کہیں کثرت نہیں، البتہ امریکہ میں یہودیوں نے ان کی اچھی خاصی پرورش کی اور شکاگو میں ان کا مرکز بھی بنایا، مگر اس سب کے باوجود انھوں نے حیفا اور عکا میں، جو ان کے اصل مرکز ہیں اور جہاں کے گڑھوں میں حسین علی اور عبدالبہاء مدفون ہیں، ان پر اپنے دین کی تبلیغ پر پابندی لگائی ہوئی ہے۔

افریقا میں بھی انھوں نے اپنا مذہب پھیلانے کے لیے بڑا پیسہ اور محنت صرف کی، مگر وہاں بھی ان کی حالت کوئی اتنی اچھی نہیں۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ 1957ء کو گزرے ہوئے بائیس سال سے زیادہ ہو گئے ہیں (یہ 1979ء کی بات ہے اگر آج دیکھا جائے تو ساٹھ سال ہونے کو ہیں) لیکن کس ملک میں ان کی حکومت اور کہاں ان کا مذہب پھیل رہا ہے؟ اور کہاں گئی حسین علی اور عبدالبہاء کی ڈینگیں کہ سارا جہان ایمان لے آئے گا؟

اسلمنت کی یہ بات کہاں گئی: "ان دشوار حالات میں اللہ کا امر پروان چڑھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گا؟'' وہ اپنے اس دعوے کے متعلق کیا کہے گا کہ:

''اس سے اچھی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ بہاء اللہ حق بیان کرنے والا، اللہ کے خلاقی ارادے کی سچی زبان اور بہاء اللہ کی پیشن گوئیوں میں جتنی گہرائی سے غور کیا جائے حقیقت اتنی ہی تاکید کے ساتھ قوی اور ثابت نظر آتی ہے۔''①

اس کے بعد کہتا ہے:

''اب ہم کچھ پیشین گوئیوں کی طرف آتے ہیں۔''②

ہم کہتے ہیں: اے کذاب اسلمنت! کذاب بن کذاب کے پیروکار! تو نے عبدالبہاء اور ان کے دجال باپ بہاء اللہ کی پیشین گوئیاں ذکر کی ہیں اور ان میں ایک یہ بھی ہے اوپر جس کا ذکر ہوا ہے، ہم نے گہرائی سے ان کا جائزہ لیا ہے اور دیکھا ہے کہ یہ ثابت ہوئی نہ وقوع پذیر ہی، بلکہ بڑی قوت اور تاکید سے یہ ثابت ہے کہ حسین علی اور اس کا بیٹا دونوں ہی کذاب، دجال، افترا پرداز اور دھوکے باز ہیں اور یہ بات اتنی واضح ہے کہ ہر کسی کو صاف نظر آ رہی ہے اب تو، تیرے بہائی دوست، تیری کتاب کے خواندہ اور تیری تائید کرنے والے کیا کہتے ہیں؟ کیا تم میں کوئی عقل مند نہیں جو اس پر غور و تدبر کر سکے؟

عبدالبہاء عباس آفندی پیشین گوئی کرتے ہوئے بتایا کہ بہائی امر کا وارث اس کا نواسہ شوقی آفندی بنے گا اور اس کے بعد اس کا پہلا بیٹا تخت بہائیت پر بیٹھے گا۔ اس کے الفاظ سنیے:

---

① "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ٢٣٦).

② أيضاً.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"میرے بعد سب اللہ تعالیٰ کی آیت (نشانی) اس کی غصن ممتاز (شاخ ممتاز) ولی امر اللہ، اغصان، افنان اور ایادی کے مرجع کی طرف جو آیات اللہ کا بیان کرنے والا ہے، متوجہ ہوں گے، اس کے بعد اس کی نسل سے جو جمال ابہیٰ کی حفاظت میں ہے، پہلے لڑکے (ولی امر اللہ) کے جس نے اس کی مخالفت کی اس نے اللہ کی مخالفت کی، جس نے اس کا مقابلہ کیا اس نے اللہ کا مقابلہ کیا، جس نے اس سے یہ چھیننے کے لیے جھگڑا کیا اس نے اللہ سے جھگڑا کیا، جس نے اس سے جدال کیا اس نے اللہ سے جدال کیا، جس نے اس کا انکار کیا اس نے اللہ کا انکار کیا، جو اس سے علاحدہ ہو کر جدا ہو گیا وہ اللہ سے دور اور جدا ہوا... اس پر اللہ کا غضب، اللہ کا قہر اور اللہ کا انتقام ہو۔"[1]

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس شوقی آفندی کو اس طرح رسوا کیا کہ جب وہ نومبر 1957ء کی صبح فوت ہوا تو اس وقت تک نرینہ غیر نرینہ ہر طرح کی اولاد سے محروم رہا اور لاوارث ہی فوت ہوا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس کو جھوٹا کر دیا جس طرح اس سے پہلے اس کے باپ کو جھوٹا کیا تھا، جس نے اپنے بھائی ولی عہد کے متعلق بتاتے ہوئے کہا تھا کہ پہلے عباس اس کا خلیفہ بنے گا اس کے بعد اس کا دوسرا بیٹا مرزا محمد علی جس طرح تفصیل پچھلے گزر چکی ہے، مگر مرزا محمد علی اپنا حق حاصل نہ کر سکا۔

اس اپنے بھائی کے متعلق عباس آفندی کہتا ہے:

"وعدے توڑنے والے کی سازش الٹی اسی کے گلے پڑ گئی، وہ اللہ کے غصے کے ساتھ لوٹا، قیامت تک اس پر ذلت و رسوائی برستی رہے، ان

[1] "ألواح وصايای المباركة" لعباس افندي (ص: ١١، ١٢).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

برے اور خسارہ پانے والے لوگوں کے لیے تباہی اور ذلت ہو۔"[1]

"مرزا محمد علی جو وعدہ توڑنے کا مرکز تھا (جس کو اس کے باپ نے مصطفیٰ، اور غصن اکبر کا لقب دیا تھا)... بہائی کے سائے سے منحرف ہو گیا، اس نے وعدہ توڑ دیا، اللہ کی جماعت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا، عبدالبہاء کو اذیت پہنچانے کے لیے شدید بغض کا مظاہرہ کیا اور مقدس آستانے پر شدید نفرت کے ساتھ حملہ کیا۔"[2]

یہ ان کے خدا اور نبی کی پیشین گوئیاں ہیں جن کو باطل شکن حقائق اور ثابت شدہ حالات نے غلط سے جھوٹ ثابت کر دیا اور لوگوں کو ببانگِ دہل بتا دیا کہ یہ جھوٹے باطل اور کھوکھلے دعوے اور مزاعم ہیں۔ دوسری طرف صادق و امین نبی ﷺ کی پیشین گوئیاں ہیں جن کو واقعات نے سچ ثابت کیا، زمانے نے ان کی تصدیق کی اور لوگوں نے اسی طرح مشاہدہ کیا، جس طرح آپ ﷺ نے فرمایا تھا۔ ان میں سے کچھ کا ذکر ہو چکا ہے۔

حضرت ابو بکرہ راوی ہیں ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے کہا:

"میں نے خواب میں دیکھا: ایک میزان اتری، آپ ﷺ کا اور ابو بکر کا وزن کیا گیا تو آپ کا پلڑا جھک گیا، پھر ابو بکر و عمر کا وزن کیا گیا تو ابو بکر بھاری ثابت ہوا، پھر عمر و عثمان کا وزن ہوا تو عمر وزن میں بڑھ گئے..."

آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ نبوت کی خلافت ہے۔"[3]

---

[1] "الواح وصايای المباركة" (ص: ٢٦) ط باكستان.

[2] أيضاً (ص: ٤).

[3] رواه الترمذي و أبو داود.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح کی ایک حدیث مستدرک حاکم میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے: جب نبی اکرم ﷺ مسجد نبوی تعمیر کی تو ایک پتھر رکھا، پھر ابو بکر نے، پھر عمر نے، پھر عثمان نے اور ایک روایت کے مطابق پھر علی نے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ میرے بعد خلفا ہوں گے۔''①

جس طرح زبان نبوت سے یہ پیشین گوئی بیان ہوئی اسی طرح حرف بحرف ثابت ہوئی، آپ ﷺ کے بعد یہ سارے ہی اسی ترتیب سے ایک دوسرے کے بعد خلیفہ بنے۔ بہائیوں کی طرح نہیں کہ جن کے خدا نے اپنے دوسرے بیٹے مرزا محمد علی (غصن اکبر) کی خلافت کی پیشین گوئی کی، بلکہ اس کے الفاظ ہیں: ''اس کا یہ مقام اللہ کی طرف سے مقرر ہوا اور اس نے اس کو اس کے لیے چنا'' اگر اللہ نے چنا تھا تو پھر بڑے بھائی غصن اعظم اور خلیفہ اول نے اس کو خلافت سے دور کیوں کیا؟ بلکہ اس پر کفر کا فتویٰ لگا کر اس کو بہائیت سے خارج کر دیا اور یہی نہیں بلکہ اس کو ملنے والوں کو بھی کفر و دشنام کا تحفہ دے کر بہائیت سے نکال دیا جاتا؟

جھوٹے اسلمنت نے باب: ''بہاء اللہ اور عبدالبہاء کی پیشین گوئیاں'' کے شروع میں تورات کی ایک عبارت نقل کرنے میں صدق بیان سے کام لیا ہے:

''اگر تو اپنے نفس سے پوچھے وہ بات کیسے پہچانی جاسکتی ہے جو رب نے نہ کہی ہو اگر نبی رب کا نام لے کر کوئی بات کہے اور اس کی بات پوری بھی نہ ہو وقوع پذیر بھی نہ ہو تو وہ بات رب نے نہیں بولی۔''②

اللہ سبحانہ وتعالیٰ جو سب سچوں سے سچا ہے، فرماتا ہے:

---

① رواه الحاكم في المستدرك وغيره وفيه مقال.

② "بهاء الله والعصر الجديد" نقلاً عن "تثنية من التوراة" (ص: ١٨-٢٢).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا﴾

[النساء:٨٢]

''اور اگر وہ غیر اللہ کی طرف سے ہوتا تو وہ اس میں بہت زیادہ اختلاف پاتے۔''

ایسی اور بھی بہت سی جھوٹی پیشین گوئیاں ہیں جو انھوں نے کیں، مگر ان میں ایک بھی پوری نہ ہوئی، اس کی کذب بیانی کو بیان کرنے کے لیے اتنی مثالیں ہی کافی ہیں اس لیے ہم انھی پر اکتفا کرتے ہوئے باقی پیشین گوئیاں چھوڑ رہے ہیں۔

آخر میں قارئین اور محققین کو بہائی امر (دین) کے متعلق یہ بتانا چاہتے ہیں کہ وہ لوگوں کو دھوکا دینے کے لیے رونما ہونے کے بعد خبریں گھڑتے ہیں اور انھیں حسین علی اور اس کے بیٹے کی طرف منسوب کر کے کہتے ہیں یہ بہاء اللہ یا عبدالبہاء کی پیشین گوئی تھی جو پوری ہوئی۔ خود حسین علی بھی اسی طرح کیا کرتا تھا، کوئی واقعہ یا سانحہ رونما ہوتا اور کوئی پریشانی آتی تو اپنی کرسی پر چڑھ جاتا اور کہتا کہ اس نے پہلے ہی اس کے متعلق بتا دیا تھا۔

مثلاً: جب نابلیون سوم کی حکومت ختم ہوئی اور اسے بادشاہت چھن گئی تو ان صاحب نے یہ جھوٹ چھوڑا کہ انھوں نے اس کے متعلق ایک سال پہلے ہی بتا دیا تھا، اب اس سے کون پوچھے کہ اے جھوٹے! تم نے کب؟ کہاں؟ کس کو؟ اور کس کے سامنے یہ بات کہی تھی؟ کیا یہ خبر اس واقعے کے رونما ہونے سے پہلے چھپی، یا رونما ہونے کے بعد چھاپی جا رہی ہے؟

ہم پوری دنیا کے بہائیوں کو یہ چیلنج دیتے ہیں کہ وہ دلیل سے ثابت کریں کہ بہاء اللہ نے یہ خبر بابیوں کے زوال، شکست خوردگی اور قید میں مرنے اور اس کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وقوع پذیر ہونے کے مطلقاً پہلے دی تھی۔ کیا دنیا میں ایسا کوئی اس کا مرید ہے جو اس چیلنج کو قبول کرے؟ ورنہ ہم اس کی کتابوں سے ثابت کر کے دکھائیں گے کہ اس نے یہ جھوٹ نابلیوں کے مرنے کے کئی سال بعد گھڑا تھا۔

نقاسمهم أسيافنا شرّ قسمة
ففينا غواشيها وفيهم صدورها

"ہم اپنی تلواروں کی تقسیم میں ان کو شریک کریں گے، مگر یہ تقسیم بہت بری ہوگی،
میانیں ہمارے ہاتھ میں اور تیغیں ان کے سینوں میں۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب 7

بہائیت کے جھوٹ

اعلیٰ اخلاقی اقدار، روحانی تعلیمات، سچائی، امانت، وفاداری، پاکیزگی، شرم و حیا، عدل و احسان، جواں مردی اور خودداری، محبت، ہمدردی، بھائی چارہ، نیکی کا حکم دینا، برائی سے منع کرنا، مظلوم کی مدد کرنا، رشتے داروں کے حقوق ادا کرنا، بیمار پرسی، کمزوروں کی مدد اور فقیروں مسکینوں پر دست شفقت رکھنے جیسے انسانی تقاضوں پر مبنی تعلیمات سچے آسمانی دینوں کی امتیازی خصوصیات ہوتی ہیں، کیوں کہ دین، دنیا اور دنیا والوں کی اصلاح کے لیے آتا ہے، اس لیے اوصاف حمیدہ اور اخلاقِ جلیلہ سے آراستہ ہونے کی دعوت دیتا ہے، ان تمام اشیا کی اساس صدق بیانی، حق گوئی اور قول وعمل میں مطابقت پر استوار ہے، اسی لیے رسولِ اسلام نے ان اخلاقِ حسنہ کو اختیار کرنے پر بہت زور دیا اور جھوٹ سے سخت نفرت دلائی۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

''سچ اختیار کرو، کیوں کہ سچ نیکی کی راہ ہموار کرتا ہے اور نیکی جنت کا راستہ بتاتی ہے، آدمی سچ بولتا رہتا ہے اور سچ کی تلاش میں رہتا ہے تا آنکہ اللہ کے ہاں ''صدیق'' کے رتبے پر فائز ہو جاتا ہے۔

''جھوٹ سے بچو! یہ فجور کی راہ پر چلاتا ہے اور فجور جہنم تک لے جاتا ہے، آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ کی تلاش میں رہتا ہے، حتی کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے ہاں "کذاب" لکھ دیا جاتا ہے۔"[1]

"سچ اطمینان ہے اور جھوٹ شک۔"[2]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"یہ کتنی بڑی خیانت ہے کہ تو اپنے کسی بھائی کو کوئی بات بتائے وہ تمھاری اس بات کو سچ سمجھتا ہو، مگر اس کو وہ جھوٹ سنا رہا ہو!"[3]

حضور اکرم ﷺ کا فرمانِ عالی مقام ہے:

"جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اس کے جھوٹ سے اٹھنے والی بدبو کی وجہ سے اس سے ایک میل دور ہو جاتا ہے۔"[4]

ایک مرتبہ سفیان بن عبداللہ ثقفی نے آپ ﷺ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ مجھ سے سب سے زیادہ کس چیز کا خوف کھاتے ہیں؟

راوی کہتا ہے، آپ ﷺ نے اپنی زبان پکڑی اور کہا: "اس کا۔"[5]

عقبہ بن عامر نے پوچھا: اے اللہ کے رسول مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جس کو کر کے میں اللہ کے غضب سے بچ جاؤں اور اس کی رضا حاصل کر لوں تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"اپنی زبان کو اپنے کنٹرول میں رکھ (یعنی جھوٹ اور غلط بات سے) تیرا گھر کھلا ہو اور تو اپنی غلطی پر روئے۔"[6]

---

(1) رواہ البخاري و مسلم.

(2) رواہ الترمذي.

(3) رواہ أبو داود.

(4) رواہ الترمذي.

(5) أیضاً.

(6) رواہ أحمد و الترمذي.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس مفہوم کی احادیث کتاب احادیث میں جابجا مذکور ہیں اور تمام لوگوں کے لیے اللہ کی آخری مقدس کتاب قرآن کریم میں بھی ایسی بے شمار آیات ہیں جن میں سچ بولنے کے ترغیب وثواب اور جھوٹ بولنے سے اجتناب اور اس کی سزا کا ذکر ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اہلِ ایمان کو سچ بولنے کا حکم دیا ہے، کیوں کہ یہ نیک اعمال اور گناہوں کی مغفرت کا ایک اہم سبب ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ﴾ [التوبۃ: ١١٩]

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔"

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ۝ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا﴾ [الأحزاب: ٧٠، ٧١]

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور بالکل سیدھی بات کہو۔ وہ تمھارے لیے تمھارے اعمال درست کر دے گا اور تمھارے لیے تمھارے گناہ بخش دے گا اور جو اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرے تو یقیناً اس نے کامیابی حاصل کرلی، بہت بڑی کامیابی۔"

﴿فَلَوْ صَدَقُوا اللَّهَ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ﴾ [محمد: ٢١]

"اگر وہ اللہ سے سچے رہیں تو یقیناً ان کے لیے بہتر ہو۔"

﴿الصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ﴾ [الأحزاب: ٣٥]

"سچے مرد اور سچی عورتیں۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ نے جن کے لیے جنت بنائی ہے ان میں سچ بولنے والے مرد اور سچ بولنے والی عورتیں بھی شامل ہیں۔

جھوٹ سے منع کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَ اجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ﴾ [الحج: ٣٠]

''اور جھوٹی بات سے بچو۔''

﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ﴾ [بني إسرائيل: ٣٦]

''اور اس چیز کا پیچھا نہ کر جس کا تجھے کوئی علم نہیں۔''

لوگوں کو خبردار کرتے ہوئے فرمایا:

﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ﴾ [ق: ١٨]

''وہ کوئی بھی بات نہیں بولتا مگر اس کے پاس ایک تیار نگران ہوتا ہے۔''

نیز فرمایا:

﴿اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ﴾ [الفجر: ١٤]

''بے شک تیرا رب یقیناً گھات میں ہے۔''

نیک بندوں کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا﴾ [الفرقان: ٧٥]

''ان لوگوں کو جزا میں بالا خانہ دیا جائے گا، اس لیے کہ انھوں نے صبر کیا اور اس میں ان کا استقبال زندگی کی دعا اور سلام کے ساتھ کیا جائے گا۔''

اللہ کی طرف جو نبی اور رسول آیا اور آسمان سے جو کتاب اور وحی نازل ہوئی ہر ایک نے اس کی دعوت دی، اول سے لے کر آخر تک ہر ایک نے سچائی کی دعوت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دی اور اس کو اپنایا، جھوٹ سے روکا اور اس سے احتراز کیا۔ جھوٹے خداؤں، دجالوں اور کذابوں کے عکس کہ ان کی بنیاد ہی دجل وفریب پر استوار ہوتی ہے اور وہ جھوٹ کی دکان سجائے، باطل کی سوداگری کرتے ہیں، اس کا لازمی نتیجہ ہے کہ ان کی امت بھی جھوٹی ہو اور وہ دنیا اور آخرت کے ہر معاملے میں جھوٹ، بہتان اور افترا پردازی کا سہارا لے، کیوں کہ اس کے بغیر ان کا بازار گرم ہی نہیں ہو سکتا۔

اگر انیسویں صدی کے مشہور کذابوں اور اللہ اور اس کے بندوں پر افترا پردازیاں کرنے والوں کا نام لیا جائے تو سرفہرست دو نام آئیں گے ایک جھوٹا خدا حسین علی مازندرانی ایرانی اور دوسرا جھوٹا نبی اور ہندوستان کا مشہور دجال غلام احمد قادیانی۔

پہلا روسی استعمار کا پروردہ تھا اور دوسرا انگریزی سامراج کا گماشتہ، دونوں نے ایسے جھوٹ پیش کیے کہ عقل ان کی ڈھٹائی اور بے شرمی پر دھنگ رہ جاتی ہے کہ ان کو خدا سے حیا محسوس ہوئی نہ خدا کی مخلوق سے یہ حقیر اور ذلیل انسان، جس نے اتنی بڑی جسارت دکھائی کہ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہوئے پہلے نائب امام ہونے کا دعویٰ کیا، پھر امام ہونے کا، پھر نبی اور رسول ہونے کا، پھر خدا کا اس میں حلول کرنے کا اور آخر میں خود ہی خدا بن کر عرش اور کرسی پر بیٹھ گیا، کیا اس سے توقع کی جا سکتی ہے کہ یہ لوگوں سے سچ بولے؟

اسی طرح جو اس طرح کے کذاب اور مفتری کی پیروی کرتا ہے کیا اس سے بھی اس کے علاوہ کچھ اور توقع کی جا سکتی ہے جو اس کے امام کے منہ سے نکلا؟

بہائیت اور جھوٹ پہلے دن سے لازم و ملزوم اور ایک دوسرے کا اٹوٹ حصہ ہیں۔

خشت اول گر نہد معمار کج
تا ثریا می رود دیوار کج

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”اگر پہلے دن اینٹ ٹیڑھی رکھ دی جائے تو اس پر استوار ہونے والی دیوار بھی ٹیڑھی ہی رہتی ہے، چاہے ثریا تک بلند ہو جائے۔“

اس مضمون میں ہم حسین علی بہاء اور بہائیت کے کچھ ایسے جھوٹ ذکر کریں گے، جن کے جھوٹ اور دروغ ہونے میں کوئی ابہام اور اشکال نہیں۔ یہ ان جھوٹوں کے علاوہ ہیں جو اس نے خدا کی ذات پر باندھے اپنا دین بنانے کے لے گھڑے۔

حسین علی نے ذکر کیا ہے ”عکا“ جہاں انھیں جلاوطن کیا گیا۔ دنیا کا خراب ترین خطہ ہے۔

”وہ خراب ترین خطے میں رہا، حالانکہ زمین و آسمان اس کے نام سے آباد تھے، تیرے ظالم بندے ایسے ہی ارتکاب کرتے ہیں۔“[1]

”انھوں نے روح امین کو پریشان کیا اور مجھے سب شہروں اور بستیوں میں خراب ترین جگہ قید کیا۔“[2]

حالانکہ زمینی حقائق اس کی دروغ گوئیوں کے عکس تھے، عکا اس وقت دنیا کا خوب صورت ترین خطہ تھا، جس کی فضا صاف ستھری اور ہری بھری تھی، وہاں خوب صورت پھل دار اور پھول دار درخت تھے اور وہاں کے باغات بڑی شہرت رکھتے تھے۔

ہماری اس بات کی تصدیق انگریزی مستشرق اور بہائیوں کا سب سے بڑا بہی خواہ پروفیسر براؤن بھی کرتا ہے، جو ”عکا“ بہاء اللہ کو ملنے گیا۔

وہ اپنی کتاب ”نقطۃ الکاف“ میں لکھتا ہے:

”میں نے بہاء اللہ سے ملنے کا ارادہ کیا تو عکا میں بہائیت کے نمایندے کو ٹیلی گرام بھیجا جس میں حضرت سے ملاقات کی خواہش کا اظہار کر لیا۔

---

[1] "الکلمات الالهية" مجموعة ألواح المازندراني (ص: ١٠٤، ١٠٥) ط باكستان.

[2] "لوح ابن ذئب" للمازندراني (ص: ٤٦) ط باكستان.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

دوسرے دن ٹیلی گرام کا جواب آیا: ''مسافر آ جائے'' میں فوراً حرکت میں آیا اور 22 شعبان 1307ھ کو عکا جا پہنچا جب میں اس کے مضافات میں پہنچا تو میں نے نظر نواز منظر دیکھا، صاف ستھری فضا، اجلے اجلے باغات، عطر بیز درخت، پکے مالٹوں اور سنگتروں کی جانفزا مہک اور عکا کے اردگرد باغات کی قطاریں مجھے وہاں تازگی اور فرحت کا احساس ہوا اور بہاء اللہ کی اس بات پر بڑا تعجب ہوا جو اس نے اپنی تحریروں میں تکرار کے ساتھ لکھی ہے: ''عکا دنیا کا خراب اور بے آباد ترین علاقہ ہے۔''[1]

یہ اس شخص کی اصلیت ہے کہ بے کار چیزوں میں بھی جھوٹ بول کر گناہ بے لذت کا ارتکاب کرتا ہے، البتہ اگر اس نے اس علاقے میں جھیلی گئی سختیوں، تکلیفوں اور اپنی مظلومیت کو بیان کرنا چاہا ہو، تب بھی ان کا شہر کی بربادی یا آبادی سے کوئی تعلق نہیں، لیکن وہ ہر چیز میں مبالغہ کرنے اور چھوٹی چیزوں کو بڑا دکھانے کے لیے اپنی جبلت کے ہاتھوں مجبور تھا، تاکہ لوگوں کی توجہ اور شفقت حاصل کر سکے۔ جو انسان دنیا کے ایسے معمولی اور عمومی معاملات میں اس حد تک جا سکتا ہو اس کو دینی ادوار اور خدا کی ذات کے متعلق جھوٹ بولنے اور مبالغہ کرنے سے کون روک سکتا ہے؟

مزید برآں حسین علی ہمیشہ اپنی قید اور جیل میں گزارے گئے دنوں کو زندگی کے آخری ایام میں کثرت سے ذکر کرتا رہا اور اپنے لیے لفظ سجین اور سجون (قیدی) استعمال کرتا رہا، اس کی الواح اور کتب میں یہ لفظ زندگی کے آخری ایام تک وارد ہوتا رہا، تاکہ سادہ لوح عوام کی ہمدردیاں حاصل کر سکے۔

---

[1] "مقدمة نقطة الكاف" لادوارد براؤن المستشرق الانكليزي بالفارسية (ص: ط) ط ليدن سنة ١٩١٠.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوح احمد کی ایک مہمل عبارت میں لکھتا ہے:

"اے احمد! میری غیر موجودگی میں میرا احسان مت بھولنا، پھر اپنے دنوں میں میرے دن کو یاد کرنا، پھر اس دور دراز کی جیل میں میرے تنہائی اور کرب کے دن یاد کرنا اور میری محبت میں مستقیم رہنا۔"①

"ورقاء (لبوتری) تمھیں اس جیل میں یاد کرتی ہے، اس پر تو صرف واضح پہنچا دینا ہے۔"②

"میں اس سجن اعظم (بڑی جیل) میں مظلوم اور غریب پھنس گیا ہوں، دشمنوں سے نجات نہیں پا سکا اور نہ پا سکوں گا۔"③

"وہ عکا کی جیل سے تمھاری طرف متوجہ ہو رہا ہے۔"④

پروفیسر براؤن اس کی زندگی کے آخری ایام میں اس کے پاس آیا تو اس نے کہا:

"اس اللہ کی تعریف ہے کہ تو پہنچ گیا... تو اس قیدی اور جلا وطنی کی زندگی گزارنے والے کو دیکھنے کے لیے آیا ہے۔"⑤

اس کا بیٹا خلیفہ عبدالبہاء لکھتا ہے:

"اس کو سجن اعظم میں مظلومانہ بھیج دیا گیا، اس مظلوم کو کبھی ایک شہر سے نکالا جاتا کبھی دوسرے سے، تا آنکہ اس کو اس جیل میں عمر بھر کے لیے قید کر دیا گیا جو قاتلوں، چوروں، ڈاکوؤں اور راہزنوں کا ٹھکانا تھا۔ اس

---

① "لوح أحمد" من الكلمات (ص: ١٥٥) ط پاکستان.

② أيضاً (ص: ١٥٤).

③ "لوح مبارك" للمازندراني (ص: ٤٥، ٤٦) من الكلمات.

④ "كلمات الفردوسية" (ص: ١٧٨) من المجموعة.

⑤ "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ٤٦).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جیل میں اس کو قید کر دیا گیا۔"①

اسی طرح لفظ مظلوم بھی اس کی کتابوں میں بتکرار ذکر ہوا ہے، خود اپنے بارے میں لکھتا ہے:

"اس مظلوم پر ایسے حالات گزرے ہیں جو زبان و قلم کے احاطے میں نہیں آسکتے۔"②

"حضرت مبشر (باب علی محمد شیرازی) اس کے ماسوا کی روح اس پر فدا ہو نے کئی احکام نازل کیے جو عالم امر میں قبولیت کے لیے لٹکے ہوئے تھے، اس لیے اس مظلوم (مراد خود) نے ان میں سے کچھ احکام دوسرے الفاظ کے ساتھ کتاب اقدس میں نازل کر دیے اور بعض پر عمل موقوف کر دیا۔ اس کا مطلب ہوا اقدس وحی نہیں۔ حکم اس کے ہاتھ میں ہے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے جو ارادہ کرتا ہے فیصلہ کر دیتا ہے وہ عزیز اور حمید ہے۔"③

اپنے ایک مرید علی اکبر کو مخاطب کر کے کہتا ہے:

"ہم گواہی دیتے ہیں تو نے یہاں تک آنے اور جیل میں اس مظلوم کی آواز سننے کے لیے بڑا لمبا سفر کیا ہے۔"④

"مظلوم بیڑیوں اور طوقوں میں قید تھا اور اس نے اپنے لیے کوئی مددگار اور معاون نہ پایا۔"⑤

---

② "ألواح وصايای عبد البهاء" (ص: ۳، ٤) بالفارسية.

② "اشراقات" للمازندراني (ص: ۱۲۸) من المجموعة.

③ أيضاً (ص: ۱۵۳).

④ "تجليات" للمازندراني (ص: ۲۰٤) من المجموعة.

⑤ "الرسالة السلطانية" (ص: ۲).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

"مجھے اپنے ایام میں پاؤں رکھنے کے برابر بھی قیام گاہ نصیب نہیں ہوئی میں ہر وقت مصیبتوں کی ایسی سختیوں میں تھا کہ جن کو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔"[1]

اس کے علاوہ بھی بہت سی عبارتیں ہیں جن میں اس نے اپنے جھوٹے الفاظ سے اپنی مظلومیت کی ایسی تصویر کھینچی ہے جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں، ہمیں اس کی جھوٹ بیانیاں بیان کرنے کے لیے کہیں باہر سے یا دشمنوں سے دلائل ڈھونڈنے کی ضرورت نہیں، بلکہ اس کی اپنی کتابوں میں اتنا مواد موجود ہے جو اس کے کذاب اور بے اعتبار ہونے کو ثابت کرنے کے لیے کافی ہے، کیوں کہ جو انسان دنیا کی معمولی اور حقیر چیزوں میں جھوٹ بولنے سے دریغ نہیں کرتا بڑے بڑے معاملات میں اس سے کیا توقع کی جا سکتی ہے؟

حسین علی کا اپنا بیٹا اور خلیفہ مجاز اپنے باپ کو جھٹلاتے ہوئے کہتا ہے:

"بہاء اللہ حسن اور سرسبز کھیتوں کا دلدادہ تھا... عکا میں اس وقت ایک شخص محمد صفوت پاشا رہتا تھا، شہر کے شمال کی طرف چار میل کے فاصلے پر اس کا ایک خوب صورت محل تھا جس کے چاروں طرف باغات تھے اور ایک بہتے ہوئے پانی کی نہر بھی تھی۔ میں اس پاشا کو ملنے اس کے گھر گیا اور اس سے کہا کہ تو نے اپنا محل چھوڑ دیا ہے اور یہاں شہر میں رہ رہے ہو؟ اس نے کہا: میں بیمار ہوں اس لیے شہر نہیں چھوڑ سکتا، اگر وہاں چلا جاؤں تو اکیلا رہ جاؤں گا۔ میں نے کہا: آپ وہاں رہ بھی نہیں رہے اور وہ محل بھی خالی پڑا ہے تو آپ ہمیں کرائے پر دے دیں، اس نے یہ بات سن کر پہلے تو حیرت کا مظاہرہ کیا، پھر اس کو فوراً قبول کر لیا، چنانچہ میں

[1] ایضاً (ص: ۵).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے وہ محل اس سے معمولی کرائے پر یعنی سالانہ پانچ پاؤنڈ پر کرائے پر لے لیا اور باغ کی کانٹ چھانٹ کروائی، وہاں ایک غسل خانہ بنوایا اور جمال مبارک (حسین علی) کے لیے ایک ڈبہ تیار کروایا... ایک دوسرے دن میں نے وہاں کھانے کی ایک دعوت کا اہتمام کیا، بہجہ میں صنوبر کے درختوں کے نیچے دسترخوان چنوایا اور شہر کے سب عمائدین اور ملازموں کو وہاں اکٹھا کیا۔"[1]

"نقطۃ الکاف" کے مقدمے میں پروفیسر براؤن نے اس محل کی منظر کشی ان الفاظ میں کی ہے:

"جب میں "عکا" میں بہاء اللہ سے ملنے کے لیے آیا تو ایک عیسائی تاجر کے ہاں دو دن تک مہمان رہا، تیسرے دن بہاء اللہ کے ایک بیٹے کے ساتھ "بہجہ" کے محل میں گیا، جس کا بہت بڑا دیوان تھا، وہاں قالین بچھے ہوئے تھے اور سنگِ مرمر کی گلکاری کی گئی تھی۔ جو راہنما مجھے لے کر آ رہا تھا وہ کچھ دیر کے لیے پردوں کے سامنے کھڑا رہا، میں نے اس دوران میں جوتے اتارے، پھر پردے اٹھا دیے گئے اور میں وسیع و عریض ایوان میں داخل ہوا، ایک کونے میں ایک آدمی تکیے پر ٹیک لگائے اور سر پر درویشوں کے تاج کی طرح ایک قیمتی اور بڑی ٹوپی پہنے ہوئے تھا۔"[2]

عباس آفندی بھی اس عیسائی مستشرق کی تصدیق کرتا ہے اور اپنے باپ کی تکذیب کرتے ہوئے لکھتا ہے:

---

[1] "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ٤٢، ٤٣).

[2] "مقدمة نقطة الكاف" (ص: ط) و "مقالة سياح" لعباس افندي (ص ٣٩).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''وہ (حسین علی) اس شاندار اور محبوب نظر محل میں دو سال تک قیام پذیر رہا، اس کے بعد ہم نے ایک دوسری جگہ یعنی بہجہ منتقل ہونے کا فیصلہ کیا ... وہاں عظمت اور حقیقی سلطنت کے دروازے کھلے، بہاء اللہ صرف نام کا قیدی تھا، ورنہ حقیقت میں وہ شاہانہ جلال اور ہیبت رکھتا تھا، ہر کوئی اس کا احترام کرتا تھا، بلکہ فلسطین کے حکام اس کے اثر ونفوذ پر رشک کرتے تھے اور شہر کے بااختیار لوگ ہمیشہ اس کی ملاقات کے خواہش مند رہتے، مگر وہ کم ہی کسی کو شرف ملاقات بخشتا ... اس کے جاہ جلال اور شاہانہ طرزِ حیات سے یہ بالکل معلوم نہیں ہوتا تھا کہ وہ قیدی ہے، بلکہ وہ تو شہنشاہ معلوم ہوتا تھا۔ وہ بہجہ میں ایک شہزادے کی طرح رہا، اور اکثر کہا کرتا تھا کہ گھٹیا ترین جیل جنت عدن بن گئی ہے اور ابتدائے افرینش سے لے کر آج تک تخلیق کی آنکھ نے اس کی نظیر نہیں دیکھی۔''[1]

اسلمنٹ بھی اس کی تائید میں لکھتا ہے:

''ہزاروں مخلص مریدوں کے نذرانے اس کے پاس خزانے کی شکل اختیار کر گئے وہ اپنی مرضی سے ان کو خرچ کرتا، پھر بہجہ میں اس کی زندگی ہر اعتبار سے مکمل شاہانہ تھی۔ اس کے گھر کے قریب دوستوں کے لیے ایک باغ تیار کیا گیا جس کا نام ''باغ رضوان'' رکھا گیا۔ بہاء اللہ کئی دنوں تک مسلسل وہاں قیام کرتا، اس باغ میں ایک چھوٹی سی جھونپڑی بھی تھی، کبھی وہ اس میں آرام کرتا، کبھی کھیتوں کی سیر کو نکل جاتا، عکا اور حیفا میں لوگوں سے ملتا اور اکثر اوقات اس کے خیمے کوہ کرمل پر لگائے جاتے۔''[2]

---

① "بهاء الله والعصر الجديد" نقلًا عن عباس آفندي بالفاظ شوقي آفندي (ص: ٤٢، ٤٣).

② أيضًا (ص: ٤٥).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حیرت کی بات تو یہ ہے کہ خود حسین علی بھی یہ اعتراف کرتا ہے کہ وہ مسجون (قیدی) اور مظلوم نہیں، بلکہ حکومت کا مہمان تھا اور حکومت اپنے خرچ پر اس کی مہمان نوازی کرتی تھی وہ اپنے خلاف خود ہی گواہی دیتے ہوئے کہتا ہے:

''جب ہم عثمانی بلاد میں آئے تو شاہی ضیافتی افسر آیا اور ہمیں ہمارے رہنے کی جگہ پر ٹھہرایا۔ حقیقت میں ہمارے ساتھ بڑے احترام اور محبت کا برتاؤ کیا گیا۔ دوسرے دن وزیر مختار کی نیابت کرتے ہوئے عثمانی حکومت کے مشیر نے ہمیں اپنی ملاقات کا ایسے موقع پر شرف بخشا۔''[1]

ایسے موقع پر کہتے ہیں:

''تمھارا سر اور تمھاری جوتیاں''

کہاں جیل، جلاوطنی اور ظلم اور کہاں بلند و بالا محلات، خوب صورت باغات، کہاں جبر و قہر اور حکومت سے شکوے اور کہاں بادشاہی کے مزے، کہاں دکھ اور مصیبتیں اور کہاں شاہی مہمان نوازیاں؟

بیٹے کے اعترافات اور ''مبلغ کبیر'' کے حقائق کشائی کے سامنے کہاں گئے وہ خود ساختہ شکوے اور مظلومیت کی آہیں؟ کیا اس طرح کے کسی شخص کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ وہ کوئی شریف اور معزز انسان ہے؟

نبوت اور الوہیت کی تو بات ہی چھوڑیے!

یہاں کوئی سوال کر سکتا ہے کہ اسلام کی مخالفت اور مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرنے والے کو یہ سب کچھ کس طرح حاصل ہو گیا؟

ہم نے بڑی تفصیل سے اس سوال کا جواب اس کتاب کے ایک مستقل مضمون

---

① ''لوح ابن ذئب'' للمازندراني (ص: ٤٩، ٥٠).

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''بہائیت کی تاریخ وآغاز'' میں دیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ یہ استعمار کا گماشتہ تھا اور ان کے ٹکڑوں پر پلتا تھا، وہ اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے لیے اس کی مکمل حمایت کرتے تھے اور اس کو ہر طرح کا تعاون بہم مہیا کرتے تھے۔ یہی نہیں جب مشکل میں ہوتا تو اس کی مشکلات کو حل کرنے کے لیے کھل کر میدان میں آجاتے، وہ جب جیل میں بند تھا تو روسی سفیر نے مداخلت کر کے اس کو رہا کروایا اور جب جلا وطن ہوا تو اس وقت بھی روسی فوج کے حفاظتی دستے اس کے ساتھ تھے۔ اوپر کے اقتباس سے معلوم ہوتا ہے یہ انسان جھوٹوں کا شاہنشاہ تھا اور خود ہی اپنے جھوٹا ہونے کی شہادت بھی پیش کرتا ہے۔

مثال مشہور ہے:

دروغ گو را حافظہ نباشد

''جھوٹے کا حافظہ نہیں ہوتا۔''

یعنی اسے یاد ہی نہیں رہتا کہ ماضی میں کیا کہہ گیا ہے، اس کی اکثر باتیں ماضی میں کہی گئی باتوں کے خلاف ہوتی ہیں اور یہی کچھ حالت ''حضرت بہاء اللہ'' کی تھی۔

بہائیت کا ایک بڑا جھوٹ یہ بھی ہے کہ ''باب محمد علی شیرازی'' صرف مرزا حسین علی کا مبشر تھا اور کچھ نہیں۔

اسلمنت اپنی کتاب میں ''باب مبشر'' کے عنوان کے تحت لکھتا ہے:

''باب نے اپنے ظہور کو اس کے مبشر کے طور جانا اور اپنے وجود کو اس ایک مکمل کمالات کے حامل کے ظہور کے لیے ایک ذریعہ سمجھا۔ حقیقت میں اس نے دن رات میں ایک لمحے کے لیے بھی، اس کو یاد کرنا نہ چھوڑا اور وہ اپنے سارے مریدوں کو اس کے ظہور کے انتظار کا اس حد تک کہتا کہ اس نے اپنی تحریروں میں کہہ دیا: میں اس کتاب اعظم کا ایک حرف اور اس

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

بحر بے کنار کا ایک قطرہ ہوں، میرے ظہور کے وقت میری حقیقت میرے بواطن، میرے اسرار اور میرے اوطان ظاہر ہوئے، اس دین کا جنین (خام وجود) وجود اور بلندی کے مراتب میں پرورش پا رہا ہے، وہ احسن تقویم کے مقام تک پہنچ رہا ہے اور احسن الخالقین کی چادر سے مزین ہو رہا ہے۔

''اس کی یادوں کے شعلے اس حد تک بھڑک رہے تھے کہ اس شخص کی یاد ''قلعہ ماکو'' کی تاریک راتوں میں اس کے لیے روشن چراغ اور ''جہریق'' جیل کی تنگ کوٹھڑی میں اس کے دل بستگی کا سب سے بڑا سامان تھا۔ اس کیفیت کے ساتھ روحانی کمالات کا دائرہ وسیع ہوا اور وہ اس کی محبت کے نشے میں سرشار اور اس کی یادوں میں مست تھا۔''[1]

اس طرح ''من یظہرہ اللہ'' (جس کو اللہ ظاہر کرے گا) کے عنوان کے تحت لکھتا ہے:

''باب یوحنا معمدان کی طرح اس پر اصرار کرتا تھا کہ وہ صرف مبشر اور خوش خبری دینے والا ہے جس کو اللہ نے اس کے بعد ایک اس سے بڑے آنے والے شخص کی راہ ہموار کرنے کے لیے بھیجا ہے، وہ اس کے ظہور کے قرب عظیم کا اعلان کرتا تھا کہ آفتاب حقیقت عظمت و جلال کے ساتھ بشری ہیکل اور لبادے میں لوگوں کے سامنے ظاہر ہوگا ... اس نے اس کی راہ ہموار کرنے کے سلسلے میں اٹھائی جانے والی تکلیفوں کو اپنے لیے سعادت کا باعث جانا، بلکہ ان تکلیفوں کو ''من یظہرہ اللہ'' کی راہ میں بہت کم خیال کیا کہ جو اس کی وحی کا مصدر اور اس کی محبت و انس کا

---

[1] "بہاء اللہ والعصر الجدید" (ص: ۲۷، ۲۸).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

یکتا اہل ہے۔"①

حسین علی خود اپنی حقیقت اور باب کی حقیقت درج ذیل الفاظ میں بیان کرتا ہے:

"تمام تعریفات اللہ کے لیے ہیں جس نے حضرت نقطہ (شیرازی) کو ظاہر کیا، اس سے "ما کان وما یکون" کا علم جدا ہوا اور اس کو ظہورِ اعظم (مراد اپنی ذات) کا مبشر اور منادی بنایا کہ جس کے ساتھ امتیں کانپنے لگیں اور اُفقِ عالم سے نور پھیل گیا۔"②

اس کا بیٹا عبدالبہاء کہتا ہے:

"کلمہ بابیہ سے اس کا مقصود (شیرازی کا مقصود) یہ تھا کہ وہ آج چھپے ہوئے ایک عظیم شخص کے فیوض و برکات کا واسطہ ہے، ناقابلِ شمار کمالات سے متصف ہے، وہ اس کے ارادے (حسین علی کے) سے متحرک اور اس کی ولایت کی رسی کو پکڑے ہوئے ہے۔"③

بنابریں اسلمنت بہاء اللہ حسین علی مازندرانی کی قبر کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"دنیا کے ہر کونے سے ہزاروں حجاج بہاء اللہ کی قبر مقدس کی زیارت سے برکت حاصل کرنے کے لیے وہاں آتے ہیں اور ان میں ایسا کوئی نہیں ہوتا، جو اس کے یکتا مبشر اور مخلص محبت کرنے والے باب کی قبر کی زیارت بھول جائے۔"④

حاصل کلام یہ ہے کہ مرزا بہاء اللہ اور تمام بہائی یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ

---

① أیضاً (ص: ٢٨).

② "اشراقات" (ص: ٩٤) من المجموعة.

③ "مقالة سیاح" (ص: ٣).

④ "بهاء الله والعصر الجدید" (ص: ٢٧).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب کا اپنا کوئی مرتبہ اور مقام نہیں تھا وہ محض "من یظهره الله" کی خبر دینے کے لیے آیا تھا اور "من یظهره الله" حسین علی مازندرانی ہے، لیکن حقیقت اس کے عکس ہے جس کی تفصیل ایک سابقہ مضمون میں گزر چکی ہے۔

جب یہ معلوم ہو چکا ہے کہ بہائیوں کا خدا "باب" کے نام سے موسوم ایک سرکش انسان کا ایک حقیر سا شاگرد اور ذلیل غلام تھا تو اب ان کی یہ بات بالکل لغو اور جھوٹ کا پلندہ ہے۔

اس "استادی شاگردی" کے مزید ثبوت حاضرِ خدمت ہیں۔

"جب باب نے 1844ء میں اپنی دعوت پیش کی تو بہاء اللہ نے اس نئے مذہب کو بڑی بہادری سے قبول کیا اس وقت اس کی عمر 27 سال تھی اور وہ ایک مشہور جوشیلے اور ثابت قدم بابی کے طور پر مشہور تھا... اس نئے دین کے لیے اس نے دو مرتبہ جیل کی ہوا کھائی اور ایک مرتبہ کوڑے کھانے کی اذیت بھی برداشت کی۔"[1]

اسلمنٹ نے باب شیرازی کے مرنے کے بعد حسین علی اور اس کے بھائی یحییٰ صبح ازل کے مابین پھوٹنے والے اختلافات کا تذکرہ کرتے ہوئے انھیں مسیح علیہ السلام کے شاگردوں کے اختلافات سے مشابہ قرار دیا۔[2]

یہی نہیں بلکہ حسین علی نے خود بھی باب کی شاگردی، بلکہ غلامی کا اعتراف کیا اور بغداد میں قیام کے دوران میں اس کے دعووں کی تصدیق اور تائید میں اپنی مشہور کتاب "الایقان" لکھی، اس میں اس نے باطنی اسلوب اور ملحدوں اور صوفیوں کے

---

① "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ۲۳) تحت عنوان "حبس بهاء الله بسبب البهائية".

② أيضاً (ص: ٣٤).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیرائے میں قرآنی آیات کی تاویل کر کے پہلے باب کی مہدویت اور نبوت کو ثابت کیا اور بعد میں اس کی عبودیت اور بندگی کا اقرار کرتے ہوئے ان الفاظ میں کتاب ختم کی:

''اس کے باوجود میں نے دوستوں سے مدد طلب نہیں کی، بلکہ اس کے عکس مجھ پر غموں اور دکھوں کی موسلا دھار بارش ہوتی رہی، تاہم میں مکمل رضا مندی کے ساتھ اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر کھڑا اور تیار ہوں، شاید اللہ کی مہربانی ہو اور میں حضرت نقطہ (باب شیرازی) کی راہ میں قربان ہو جاؤں اور وہ میری روح قبول کر لے، ورنہ اس ذات کی قسم! جس کے حکم سے روح بولتی ہے میں اس شہر میں ایک لمحے کے لیے بھی رکنے کے لیے تیار نہیں، اللہ کی گواہی کافی ہے۔ ''إنا للّٰہ وإنا إلیہ راجعون''[1]

یہ پہلے گزر چکا ہے کہ حسین علی صرف باب کا پیروکار ہی نہیں، بلکہ اس کے خادم اور مرید صبح ازل کا خادم اور مرید بھی تھا۔[2]

یہ واضح عبارت ہے جو بابیوں کے اس زعم کا پردہ چاک کرتی ہے کہ باب تو صرف حسین علی کی بشارت دینے کے لیے آیا تھا، اسی بنیاد پر پروفیسر براؤن نے بھی بہائیوں کے اس دعوے کی تردید کی ہے، وہ لکھتا ہے:

''یہ بات کہ باب اپنے آپ کو صرف ''من یظهره اللّٰه'' کا مبشر اور منادی ہی سمجھتا تھا۔ اس مفہوم میں صحیح نہیں جو بہائی مراد لیتے ہیں... بلکہ اس کے کلام اور تعلیمات سے ظاہر ہوتا ہے وہ اپنے ظہور کو مستقل ظہور اور اپنے دین کو مستقل دین سمجھتا تھا جو ایران کے سارے دینوں پر غالب آ جائے

---

(1) ''الإیقان'' للمازندراني (ص: ١٦٦، ١٦٧).

(2) انظر لذلك مقالنا ''زعماء البابیة وفرقها'' في كتاب ''البابیة عرض ونقد''.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

گا، یہاں تک کہ "بابیت" سارے ایران کا سرکاری مذہب بن جائے۔"[1]

یہی نہیں بلکہ حسین علی خود اعتراف کرتے ہوئے "لوح احمد" میں لکھتا ہے:

"یہ کہ اے احمد، گواہی دے کہ وہی اللہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ سلطان، مہیمن، عزیز اور قدیر ہے جس نے اس کو علی کے نام کے ساتھ بھیجا، وہ اللہ کی طرف سے حق ہے، ہم سب اس کے حکم سے جہانوں میں سے ہیں، کہہ دے اے قوم! اللہ کے ان حدود کی پیروی کرو جو عزیز و حکیم کی طرف سے "البیان" میں فرض ہوئے، وہ (شیرازی) رسولوں کا سلطان اور اس کی کتاب (البیان) تمام کتابوں کی ماں ہے، اگر تم جاننے والوں میں سے ہو۔"[2]

دونوں باتوں میں کھلا تعارض دیکھیے؟ ایک ہی شخص کے متعلق ایک زبان سے کیا کہتا ہے اور دوسری سے کیا کہتا ہے؟ کیا اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے سچ نہیں فرمایا؟

﴿وَ لَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا﴾

[النسآء: ۸۲]

"اور اگر وہ غیر اللہ کی طرف سے ہوتا تو وہ اس میں بہت زیادہ اختلاف پاتے۔"

اس موضوع سے ایک اور اہم مسئلہ بھی تعلق رکھتا ہے اور وہ یہ ہے کہ بہائی اور بہائیت کے پیشوا کہتے ہیں کہ بہاء اللہ مرزا حسین علی ہی "من یظهره الله" ہے جس کی مرزا علی محمد باب نے خوشخبری دی تھی اور اپنے مریدوں کو اسی کے متعلق بتایا تھا۔

بات آگے بڑھانے سے پہلے ہم یہاں کچھ تمہیدی باتیں عرض کرنا چاہتے ہیں، تاکہ قاری کے لیے اس بحث کی اصلیت معلوم کرنا اور اسے سمجھنا آسان ہو جائے۔

---

(1) "مقدمة نقطة الكاف" (ص: كب).

(2) "لوح أحمد (ص: ۱۵۳، ۱۵٤).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہائیت دراصل بابیت ہی کی بنیاد پر کھڑی کی گئی، ان کے الفاظ میں یہ ایک متواتر اور پیہم سلسلہ ہے جس کی تشکیل اور ساخت باب علی محمد علی شیرازی کی تعلیمات کو سامنے رکھ کر کی گئی۔ یہ مشہور ہے جب ایرانی علما اور عوام نے اس کی مخالفت کی، ہر طرف سے اس کی مذمت ہونے لگی اور اس پر اور اس کے مریدوں پر زمین تنگ ہونے لگی تو ان حالات میں اس نے واویلا کرنا شروع کر دیا اور کثرت سے اس شخص کا ذکر کرنا شروع کر دیا جو اس کے بعد آئے گا، اس کو وہ "من یظھرہ اللّٰہ" کہتا، یعنی وہ شخص جس کو اللہ کے بعد نبوت و رسالت دے کر بھیجے گا، کیوں کہ ان کا عقیدہ ہے محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نبوت و رسالت ختم نہیں ہوئی، بلکہ یہ سلسلہ جاری و ساری ہے۔ وہ اپنے آپ کو اپنے زعم باطل اور شیطانی وحی کی بنا پر رسول اللہ ﷺ کے بعد آنے والا نبی سمجھتا تھا اور مزید یہ کہ اس کے بعد بھی نبی آتے رہیں گے۔ وہ اپنے اس زعم کی بنا پر دینِ اسلام کو کالعدم کرنے والا تھا اور جو اس کے بعد آئے گا وہ اس کے دین "بابیت" کو کالعدم کر دے گا اور اس کی کتاب "البیان" کی ناسخ ہوگی، جس طرح "البیان" اس کے عقیدے کے مطابق قرآن کی ناسخ ہے تو یہ جو اس کے فوراً بعد آئے گا وہ "من یظھرہ اللّٰہ" ہو گا۔ اس بنا پر اس نے اپنے مریدوں اور اپنی امت کو وصیت کی کہ جب وہ آئے تو اس پر ایمان لے آئیں اور اس کو بالکل اذیت نہ پہنچائیں، جس طرح لوگوں نے اس کو اذیتیں پہنچائیں تھیں۔ یہ اس خدشے کی پیش بندی کے لیے تھا کہ اس کو اور اس کی امت کو تشدد کا نشانہ نہ بنایا جائے جس طرح اس کو اور اس کے مریدوں کو بنایا گیا۔

یہ باتیں اس کی کتاب "البیان" کے فارسی اور عربی ورژن میں بکثرت سے پائی جاتی ہیں، البیان کے عربی نسخے میں پیچیدہ اور گھٹیا عبارت میں لکھتا ہے:

"تیسرا جو تم اللہ کی بادشاہت کے وارث بنو گے۔ ...تم من یظھرہ اللّٰہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر ضرور ایمان لاؤ گے، پھر اس کی آیات پر یقین کرو گے۔"[1]

"من یظھرہ اللہ اگر مقام نقطہ (خود اس میں) ظاہر ہو جائے یا حیی میں (اس کے رئیس ساتھی) تو بے شک وہ حق ہوگا ہم سب اس پر ایمان رکھتے ہیں۔"[2]

"اس کی مملکت کے رہنے والوں میں سے "کاف" اور "ھا" کی تعداد کے مطابق علما منتخب کیے جائیں جو کتاب اللہ میں مطالع معروف ہوں، شاید قیامت کے دن "من یظھرہ اللہ پر ایمان لے آئیں اور اللہ کے دین کی نصرت کریں۔"[3]

"اے لوگو! اگر تم "من یظھرہ اللہ" پر ایمان نہ لائے تو غم نہ کرو اس قیامت (ظہور) میں وہ اگر "نقطہ اولیٰ" پر ایمان لے آئے تو بیان میں ان میں سے کوئی بھی غمزدہ نہیں ہوگا سارے روح اور ریحان کے ساتھ دوسری قیامت کی طرف چلیں گے ...تم "من یظھرہ اللہ" تک نہ پہنچے جو اللہ نے کتاب میں لکھا ہے، غم نہ کرو۔"[4]

البیان کے فارسی نسخے میں ہے:

"من یظھرہ اللہ" کتاب ناطق ہے اس کے ظہور کے وقت سب کا ایمان فائدہ دے گا، سوائے ان لوگوں کے جو اس پر ایمان لے آئے ہوں گے۔"[5]

---

① الواحد العاشر، الباب الثالث من "البيان العربي" للشيرازي.

② الباب الثالث عشر من الواحد العاشر من "البيان" العربي.

③ الباب الثاني من الواحد الحادي عشر من "البيان" العربي.

④ الباب السادس عشر من الواحد العاشر من "البيان" العربي.

⑤ الباب الثالث من الواحد الثاني من "البيان" الفارسي للشيرازي.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''بیان حق اس دن کے لیے ہے جس دن من یظہرہ اللہ ظاہر ہوگا، البیان کی قیامت اس دن قائم ہو جائے گی جس دن من یظہرہ اللہ کا ظہور ہوگا۔''①

اس طرح کی بے شمار اور بے سروپا عبارتیں اس کتابوں میں بکھری پڑی ہیں۔

جب باب علی محمد شیرازی کو قتل کر دیا گیا تو بہت سے بابیوں نے من یظہرہ اللہ ہونے کا دعویٰ کیا، ان میں مرزا اسد اللہ تبریزی جندیانی، مرزا محمد زرندی نبیل وغیرہ کا نام شامل ہے۔ احمد کرمانی بابی نے اپنی کتاب ''ہشت بہشت'' میں لکھا ہے:

''نوبت یہاں تک آ گئی ہے کہ ہر صبح کو بیدار ہونے والا اس دعوے کا لباس پہنتا یعنی وہی من یظہرہ اللہ ہے۔''②

مرزا حسین علی مازندرانی بھی انہی میں سے ایک تھا، اس نے مرزا آقا جان کاشی کے اشارے سے من یظہرہ اللہ ہونے کا دعویٰ کیا جس کی باب شیرازی نے اپنی کتابوں اور الواح میں بشارت دی تھی۔ اس کے اس دعوے کی تفصیل کتاب کے پہلے مضمون میں گزر چکی ہے۔

حسین علی نے اپنی کتاب اقدس اور ''لوح بن ذئب'' میں باب شیرازی کے کے متعلق سارے اقوال نقل کر کے ان کو اپنی ذات پر منطبق کیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ اس سے وہی مقصود تھا۔

اپنی ایک لوح میں لکھتا ہے:

''حضرت مبشر (شیرازی) نے 60ء کو گی روح کی خوشخبری دی اور دنیا

---

① الباب السادس و السابع من الواحد الثالث من "البيان" الفارسي.

② "هشت بهشت" للكرماني نقلا عن "مقدمة نقطة الكاف" لبراؤن، ص م و ترجمة "مقالة سياح" (ص للہ ٣٥٧، ٣٥٨).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

80ء میں نئے نور اور 291 بدیع سے سرفراز ہوئی۔"[1]

اس کی ساری کتابوں اور الواح میں اس طرح کی بیسیوں عبارتیں ہیں جن کا ذکر طوالت کا باعث بنے گا۔

خلاصہ یہ ہے کہ بہاء اللہ حسین علی نے یہ دعویٰ کیا کہ وہ شیرازی کے "من یظهره الله" کا مصداق ہے، اسی لیے اس نے "بہاء" کا لقب اختیار کیا، کیوں کہ علی محمد شیرازی "من يظهره الله" کو اسی لقب کے ساتھ ذکر کرتا اور اس نے جگہ جگہ اس لفظ کا استعمال کیا ہے۔ اس دعوے کی حقیقت اور حقانیت سے قطع نظر، یہ بہائیوں کا ایک اور بہت بڑا جھوٹ ہے اور مقامِ حیرت ہے کہ ایک انسان نبوت و رسالت بلکہ الوہیت اور ربوبیت کا دعوے دار ہو، مگر اتنے بڑے جھوٹے بولے کہ عام آدمی کو بھی اس طرح کی کذب بیانی سے شرم آتی ہو؟

شیرازی نے جب پیشین گوئی کی تو ساتھ ہی اس کے ظہور کا وقت بھی متعین کیا، اس نے صاف صاف لکھا ہے کہ اس کا ظہور اس وقت ہوگا جب بابیت کی تکمیل ہو جائے گی، دنیا کے اکثر باشندے اس کو قبول کر لیں گے اور خاص طور پر وہ سارے ایران میں داخل ہو جائے گا، یہی نہیں، بلکہ اس نے اس کی تاریخ بھی متعین کی ہے، تاکہ لوگوں کو اچھی طرح علم ہو جائے۔

فارسی بیان میں ہے:

"تمام ادیان کی قیامت اسی وقت قائم ہوتی ہے جب وہ درجہ کمال کو پہنچ جاتے ہیں، جب موسیٰ کا دین اس غایت اور مقام کو پہنچ گیا تو عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت کے ساتھ اس کی قیامت قائم ہوئی۔ جب عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت

---

[1] "لوح العالم" للمازندراني.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنی غایت اور حقیقی معراج کو پہنچ گئی تب رسول اسلام کی بعثت کے ساتھ اس کی قیامت قائم ہوئی اور 1270ھ میں اسلام کی غایت کمال کو پہنچنے کے بعد شجر حقیقت اور شجر بیان (مراد خود) کے ساتھ 1280 میں اسلام کی قیامت قائم ہوگئی، کیوں کہ چیز جب تک اپنی انتہا کو نہ پہنچے، تب تک اس کی قیامت قائم نہیں ہوتی اور بیان کی قیامت آخری حد کو پہنچنے کے بعد "من یظهره الله" کے ظہور کے دن قائم ہوگی۔"①

اس اقتباس سے معلوم ہوتا ہے "من یظهره الله" کا ظہور اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک بابیت حدِ کمال کو نہ پہنچ جائے اور ساری دنیا یا اکثر دنیا اس کو قبول نہ کرے، کیوں کہ اس کے قول کے مطابق جب تک پہلا دین اپنے عروج اور اوج کمال کو نہ پہنچ جائے اس وقت تک اس کی قیامت قائم نہیں ہوتی۔ اسی اساس پر اس نے یہ پیشین گوئی کہ ایک دن ایران بابیت قبول کرے گا اور دنیا کے بادشاہ اس کی شریعت کے مطابق حکومت کریں گے ... لیکن بابیت کو یہ عروج آج تک حاصل نہیں ہو سکا، وہ دن تو ایک طرف رہا، جب حسین علی نے ظہور "من یظهره الله" کا دعویٰ کیا تھا۔

مزید برآں باب شیرازی نے وضاحت سے کہا ہے کہ دین "البیان" کا عروج وکمال اور قیامت تقریباً ایک ہزار سال بعد ہوگی۔ البیان کے فارسی نسخے میں ہے:

"یہ 12210 سال سے تجاوز نہیں کریں گے، بلاشبہ اس آدم سے پہلے کئی آدم اور اس عالم (جہان) سے پہلے بھی کئی عوالم تھے جن کی کوئی ابتدا نہیں اور اللہ کے سوا ان کی تعداد بھی کسی کو معلوم نہیں ... میں وہ آدم ہوں جو فطرت اولیٰ کا متبادل تھا اور وہ خاتم ہوں جس کے ہاتھ میں وہی خاتم

① انتهى ملخصا من الباب السابع، الواحد الثاني من "البيان" الفارسي للشيرازي.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھا جو میرے ہاتھ میں ہے۔ اللہ نے اس کو اس دن سے لے کر آج تک محفوظ رکھا ہے، جو آیت اس میں نقش تھی بعینہ وہی اس میں بھی نقش ہے۔ اس آدم اور اس آدمی میں صرف یہ فرق ہے کہ وہ مقام نطفہ میں تھا اور میں بارہویں سال میں مقام شباب میں ہوں (یعنی ہر سال ظہور بعثت ...کے اعتبار سے ہزار سال کے مقام ہے) عالم روز بروز مختلف ظہوروں کے ساتھ ارتقائی منازل طے کر رہا ہے "من یظھرہ اللہ" بھی وہی آدم ہوگا فرق یہ ہے کہ وہ محبوب چودہ سال کا جوان ہوگا، جو سال بسال مقام نطفہ سے ارتقا کرتے کرتے چودہ سال کا ہو جائے گا۔"[1]

اس عبارت کا مفہوم بالکل واضح ہے کہ باب شیرازی نے آدم علیہ السلام سے لے کر اپنے دعوے تک اس عالم کی عمر 12210 سال شمار کی ہے اس کے نزدیک ظہور کے مطابق ہر ہزار سال ایک سال کے برابر ہے اس بنا پر جس نے دن اس نے دعویٰ کیا اس وقت اس کی عمر 12 سال تھی اور دو ہزار سال بعد جب ظاہر ہوگا اس وقت اس کے کہنے کے مطابق اس کی عمر چودہ سال ہوگی۔ اس بات کی تاکید البیان کے فارسی اور عربی ورژن کے کئی دیگر مقامات سے بھی ہوتی ہے۔ وہ کہتا ہے: "من یظھرہ اللہ" کا ظہور اللہ کے اسم "الاغیث" کے عدد تک پہنچ کر ہوگا تو اس کے دین میں داخل ہو جانا۔ اگر اس کے ظہور میں تاخیر ہو جائے اور وہ اللہ کے اسم: "المستغاث" کے عدد تک پہنچ جائے تو اس کے سائے تلے آ جانا، ورنہ اللہ کے حضور گریہ کرنا، تاکہ اس کا فضل "المستغاث" کے عدد تک منقطع نہ ہو جائے، اگر تم سنو کہ "مستغاث" ظاہر ہو چکا ہے، عربی عبارت کے مطابق: جو میرا اور تمھارا محبوب،

[1] "الباب الثالث عشر" الواحد الثالث من "البیان" الفارسي للشیرازي.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میرا اور تمھارا مالک، تب ایک سانس کے لیے کے برابر بھی صبر نہ کرنا اور تم سب ضرور اللہ کے سائے میں داخل ہو جانا چوں چراں نہ کہنا، یہ میرا تمھارے لیے سب سے بڑا حکم ہے ... اور فارسی عبارت اس طرح ہے: "اگر کوئی جان 21 سو سال بعد ایک سانس لینے کے برابر بھی صبر کرے تو بلاشبہہ وہ اہلِ بیان سے نہیں ہوگا اور وہ جہنم میں جائے گا، سوائے اس کے اس وقت تک "من یظهره الله" کا ظہور نہ ہو تو سب گڑگڑائیں۔"[1]

لفظ "اغیث" کے حروف کے عدد نکالے جائیں تو وہ 1511 بنتے ہیں اور مستغاث کے 2001 بنتے ہیں۔

مزید کہتا ہے:

"مہربان اور شفیق اللہ سے امید ہے کہ وہ اپنے بندوں کو "غیاث" اور "المستغاث" کے عدد تک نہ چھوڑے رکھے، ان کا مظہر ظاہر کر دے ... دلیل اس کی نشانیاں اور اس کا اپنا وجود ہی اس پر شاہد ہوگا، دوسرا ... اس وجود کے ساتھ اس کو پہنچانے اور وہ اس کے بغیر پہچانا نہیں جائے گا اللہ اس سے پاک ہے جو وہ بیان کرتے ہیں۔"[2]

اس عربی فارسی مرکب عبارت کا مفہوم کچھ اس طرح ہے کہ من یظهره الله کا ظہور غیاث کے اعداد کے مطابق ہی ہوگا جو 1511 سال یا اعداد بنتے ہیں یا پھر "مستغاث" کے اعداد کے مطابق جو 2001 سال بنتے ہیں۔

اس طرح کی عبارتیں عربی اور فارسی البیان کے دسویں باب کے پہلے ساتویں حصے میں مذکور ہیں۔

---

[1] الباب السادس عشر من الواحد الثاني من "البيان" الفارسي.

[2] الباب السابع من الواحد الثاني من "البيان" الفارسي.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان سب عبارتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ من یظھرہ اللّٰہ کا ظہور کم از کم 1511 سال بعد ہوگا یا زیادہ سے زیادہ 2001 سال تک، لیکن اس کے شاگرد حسین علی سے بیس سال بھی انتظار نہ کیا اور اپنے استاد پر جھوٹ تھوپتے ہوئے اپنے آپ کو اس کی بشارتوں کا مصداق ٹھہرایا، حالانکہ وہ اکیلا یہ دعویٰ کرنے والا نہیں تھا۔ پھر اس دعوے کی مخالفت بھی کی گئی اور دلائل سے اس کا جھوٹ ہونا ثابت کیا گیا۔[1]

جس بابی نے اس سے مناظرہ کیا، اس نے لوگوں کو اس کو قتل کرنے پر اکسایا اور وہ حقیقت میں قتل کر دیا گیا۔

''جس نے حسین علی سے مباحثہ کیا اس کو قتل کر دیا گیا اور ایک بڑے پتھر کے ساتھ باندھ کر سمندر میں ڈبو دیا گیا۔''[2]

پھر حیرانی کی بات یہ ہے کہ اس نے اپنے بعد ایک ہزار سال سے پہلے کسی بھی مظہر کے ظہور کی نفی کی ہے، کتاب اقدس میں لکھتا ہے:

''جس نے پورا ایک ہزار سال مکمل ہونے سے پہلے نئے دین کا دعویٰ کیا وہ کذاب ہے....''[3]

بلکہ اپنے بعد ظہور کی مطلقاً نفی کرتے ہوئے کہتا ہے:

''عظمت کی زبان اور حق کا نفس کہتا ہے کہ اس ظہورِ اعظم (مراد خود) کے ساتھ ہی تمام ظہور ختم ہو گئے ہیں، جس نے کے بعد (اس کے ظہور کے بعد) دعویٰ کیا وہ کذاب اور مفتری ہے۔ اللہ اس کو رجوع کی توفیق دے، اگر وہ توبہ کرے تو وہ توبہ قبول کرنے والا ہے، اگر وہ اصرار کرے

---

[1] دیکھیے: "مقدمة نقطة الكاف" (ص: م) لبراؤن.
[2] "الاديان والفلسفة في آسيا الوسطى" لكونت جوبينو الفرنسي.
[3] "الأقدس" للمازندراني.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو اللہ اس پر کسی بے رحم کو مسلط کر دے گا وہ مقتدر اور قدیر ہے۔"[1]

یہاں ہم نے کچھ طویل گفتگو کی ہے اور یہ ضروری تھا، کیوں کہ کذاب و متکبر حسین علی کی شریعت اور جھوٹا دین جن بنیادوں پر کھڑا کیا گیا ان میں ایک اہم ستون یہ بھی ہے۔

یہ انسان صرف مسلمانوں کے نزدیک دغا باز اور فراڈیا نہیں، بلکہ بابیوں کے ہاں بھی کذاب ہے، اس نے ان کے سر بھی جھوٹ بولا اوروں کے پیشوا کے سر بھی پھر اس سے پہلے کہ ان کا دین جواں ہوتا اور ثمر بار ہوتا، اس نے ان کی شریعت اور خود ان کی عقلوں سے کھلواڑ کر کے دونوں کا کام تمام کر دیا۔

اس لیے بابی اور ان کے پرانے پیشوا اور زعماء اس پر ادھار کھائے بیٹھے تھے ملا محمد جعفر نراقی، ملا رجب علی قاہر، سید محمد متولی، سید جواد کربلائی، مرزا احمد کاتب، متولی باشی قمی اور مرزا حاجی محمد رضا وغیرہ وہ سرکردہ بابی تھے جو اس سے شدید ناراض اور اس پر خشم آلود تھے۔[2]

یہاں ہم پہلے کی طرح کا، ان کا ایک اور بہت بڑا جھوٹ ننگا کرتے ہیں۔

بہاء اللہ حسین علی مازندرانی نے جب "من یظهره اللّٰه" ہونے کا دعویٰ کیا تو ایک اور قدم آگے بڑھا اور کہہ دیا:

"کہ باب پر "کتاب البیان" دراصل اسی نے وحی کی تھی۔

"ہم نے البیان نازل کی اور اس کو لوگوں کے لیے بشارت بنایا، تاکہ وہ گمراہ نہ ہوں، جب وعدہ آ گیا اور موعود کا ظہور ہوا تو انھوں نے اعراض

---

① "الاقتدار" للمازندراني (ص: ٣٢٨).

② ترجمة "مقالة سياح" (ص: ٣٥٦، ٣٥٧) لبراون.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا، ان لوگوں کے سوا جن کے چہروں پر تجھے نعمت کی رونق نظر آتی ہے۔ جب ان سے کہا گیا: تم کس حجت کی وجہ سے ایمان لائے، انھوں نے کہا: "البیان" کی وجہ سے، جب اس کا نازل کرنے والا (خود) ان کے پاس آیا تو انھوں نے رحمان کے ساتھ کفر کیا، یاد رہے وہ خسارہ پانے والوں میں سے ہیں۔

"کہہ دو! البیان میرے لیے اتری، میرے ذکر سے مزین ہوئی اگر میرا عہد نہ ہوتو تو اس کا ایک حرف بھی نہ اترتا۔"[1]

وہ اپنے بھائی اور مدِمقابل صبح ازل کو چیلنج کرتے ہوئے کہتا ہے:

"ام الکتاب (البیان) اتری اور وہاب (دینے والا مراد خود) مقامِ محمود میں ہے، فجر طلوع ہو چکی ہے، لیکن لوگ نہیں سمجھتے، آیات آ گئیں اور ان کا اتارنے والا (مراد خود) کھلے غم میں ہے، مجھے پردہ مصیبتیں لوٹیں کہ ان پر وجود کائنات نوحہ کرتا ہے، کہہ دے اے یحییٰ! ایک آیت ہی لے آ اگر تو علم و رشد رکھتا ہے۔

"میرے بھائی! انصاف کر، کیا جب میرے بیان کا سمندر موجزن ہو تو اس وقت تو بیان والا ہو گا؟ جب میری قدرتوں کا ظہور ہو اس وقت تیری بھی کوئی ندا ہو گی؟ جب میری قدرتوں کا ظہور ہو اس وقت تیری بھی کوئی قدرت ہو گی؟ بخدا! انصاف کر۔"[2]

مزید کہتا ہے:

"البیان میں کچھ احکام نازل ہوئے جو قبولیت کے لیے معلق تھے، اس

---

[1] "المبين" للمازندراني (ص: ٤).

[2] "كلمات فردوسية" للمازندراني (ص: ١٧٣).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مظلوم نے ان میں سے کچھ کو دوسرے الفاظ کے ساتھ اقدس میں جاری کر دیا اور کچھ کو موقوف کر دیا حکم اس کے ہاتھ میں ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے وہ عزیز و کلیم ہے اور اس نے ان میں سے کچھ نئے حکم بھی اتارے، کامیابی والوں کے لیے خوشخبری ہے۔"[1]

بہائی مبلغ اسلمنت لکھتا ہے:

"البیان شیرازی پر "من یظھرہ اللہ" کی طرف سے وحی کی گئی ہے۔"[2]

خلاصہ یہ ہے کہ بابیت اور باب کی کتاب "البیان" بہاء اللہ حسین علی نے، بقولِ خویش، اتاری۔

یہاں عالمی امن، صلح عام اور امن عام کے پرچارک بہائی مذہب سے سوال ہے کہ اگر البیان اس نے اتاری ہے تو اس میں یہ حکم کس طرح اتارا ہے؟۔

پنجم: "جو البیان کے مذہب میں داخل نہ ہوں ان کو پکڑو سوائے اس کے جو اس زمین پر ہو جہاں تمھارا اقتدار نہ ہو۔"[3]

"دین بیان کے ہر بادشاہ کو حکم ہے کہ جو اس دین کو قبول نہ کرے اس کو زمین پر نہ رہنے دیا جائے۔ اسی طرح سب لوگوں پر بھی یہی فرض ہے سوائے اس کے جو تجارت کرے اور لوگ اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔"[4]

کیا اس طرح کی درندگیوں اور اپنے مخالفین کو قتل کرنے اور ان کو زبردستی یہ تعلیمات قبول کرنے پر مجبور کرنے کی دعوت دینے والوں سے یہ امید رکھی جاتی ہے:

---

[1] "اشراقات" (ص: ۱۴۳).

[2] "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ۵۴).

[3] الباب الخامس من الواحد الخامس من "البيان" العربي.

[4] الباب السادس من الواحد السابع من البيان.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''وہ لوگوں کے ساتھ اختلاف ادیان کے باوجود روح وریحان کے ساتھ رہیں۔''①

یہ ایک پہلو ہے اور دوسرا پہلو یہ ہے کہ وہ صراحت سے کہتا ہے:

''البیان'' باب شیرازی کی کتاب ہے، اس کی نہیں اس طرح وہ خود اپنی تکذیب آپ کرتا ہے۔ ایک جگہ ''البیان'' سے ایک پیرا نقل کرنے کے بعد لکھتا ہے:

''نقطہ البیان (یعنی شیرازی) نے اس آیت میں اپنے امر سے پہلے میرے امر کے اٹھنے کی صراحت کی ہے، ہر منصف علم والا اس کی گواہی دیتا ہے۔''②

اسی طرح ایک دوسری جگہ بھی اس نے البیان کی نسبت شیرازی کی طرف کی ہے اپنی طرف نہیں، چنانچہ لکھتا ہے:

''پھر یاد کرو جو اس ظہور کے متعلق میرے مبشر کے قلم سے جاری ہوا جو سرکشوں نے اس کے ایام میں ارتکاب یا، یاد رہے وہ خسارہ پانے والوں میں سے ہیں۔ اس نے کہا: (یعنی باب نے) اگر تم اس فضلِ الٰہی کا ادراک کر لو جس کو ہم ظاہر کر رہے ہیں تم پوچھو گے تو وہ تمھارے تختوں پر چڑھ کر تم پر احسان کرے گا، یہ ممتنع منیع ہے، وہ تمھارے پاس پانی کا ایک گلاس پی لے یہ اس سے بہت عظیم ہے کہ ہر نفس اس کے وجود کا پانی پیے، بلکہ ہر چیز اے میرے بندو تم جانتے ہو، اس کے بعد کہتا ہے: یہ وہ ہے جو میر طرف سے (یعنی شیرازی کی طرف سے) میرے نفس کے ذکر کے لیے اترا ہے، کاش تمھیں علم ہو۔''③

اتنا ہی نہیں، بلکہ یہ دجال علیٰ روس الاشہاد کہا کرتا تھا کہ البیان نازل نہیں

---

① ''الأقدس'' للمازندراني.

② أيضاً.

③ ''الأقدس'' للمازندراني.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئی، بلکہ شیرازی نے خود گھڑی ہے، مزید برآں اس نے کبھی البیان کا مطالعہ نہیں کیا اور تو اور وہ اس کے مطالب سے بھی آگاہ نہیں، کیوں کہ اس کے پاس بابیت کی دیگر کتابیں پڑھنے کا وقت ہی نہیں تھا۔ یہ اس کی فارسی عبارتوں کا مفہوم ہے۔ وہ ہادی نامی ایک بابی شخص سے مخاطب ہوکر کہتا ہے:

''اے ہادی! اللہ سے ڈر جا اور ظالم نہ بن، ہم نے سنا ہے تو آج کل کتاب البیان کو جمع کرنے اور مٹانے پر لگا ہوا ہے، یہ مظلوم تجھ سے مطالبہ کرتا ہے یہ کام چھوڑ دے، میں تجھے اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، کیوں کہ تیری عقل وفکر سید عالم (باب شیرازی) سے اعلیٰ اور بالا نہیں، میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ اس مظلوم نے ''بیان'' نہیں پڑھی اور اس کے مطالب اور معانی سے بھی آگاہ نہیں، اس کے متعلق میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ باب نے فیصلہ کیا ''البیان'' اس کی تمام کتابوں اور الواح کی اصل اساس ہے اور یہ مظلوم ایک لمبے عرصے سے مصیبتوں اور آزمائشوں میں گھرا ہوا ہے اس کے پاس کوئی پرامن جگہ نہیں، جہاں بیٹھ کر حضرت باب کی کتابوں پر ایک نظر ہی ڈال سکے۔

بار بار نقل مکانی کرنے کی وجہ سے ہم نے ایک شخص کو حضرت نقطہ کی کتابیں اور آثار جمع کرنے کا حکم دیا، اس نے حکم کے مطابق ایک نسخہ تیار کیا۔ بقائے الوہیت کی قسم ہے، یہ مظلوم مشغولیات کی کثرت اور لوگوں سے ملنے ملانے کی وجہ سے ان کتابوں پر ایک نظر بھی نہیں ڈال سکا اور حضرت نقطہ کے آثار بھی نہیں دیکھ پایا۔ یہ کتابیں مرزا یحییٰ صبح ازل (حسین علی کا بھائی) اور مرزا وہاب المعروف مرزا جواد کے پاس تھیں کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

ہجرت ہوگی۔"[1]

اسی بنیاد پر اسلمنٹ لکھتا ہے:

"حسین علی کے پاس کتابوں کو حاصل کرنے کے لیے کافی وسائل نہیں تھے، اس نے لوح ابن ذئب میں اعتراف کیا ہے کہ اس کے پاس کوئی کتاب، حتیٰ کہ حضرت باب کی کتابیں پڑھنے کا بھی وقت نہیں تھا۔"[1]

دیکھیے بہائیوں کا خدا کس طرح کھلے عام جھوٹ بول رہا ہے اور ذرا شرم محسوس نہیں کر رہا۔

اسی طرح کے لوگوں کے متعلق کہا گیا ہے: جب شرم نہ رہے تو جو جی میں آئے کرو۔ سمجھ نہیں آتی وہ کتنی آسانی سے یہ قلا بازیاں کھا جاتا ہے، حالانکہ ایک عام انسان بھی اس طرح کے پینترے بدلتے وقت کئی مرتبہ سوچتا ہے، مگر پتا نہیں یہ کس قسم کا خدا ہے؟

ان اقوال کے ساتھ اس کا ایک یہ قول بھی ملا لیجیے:

"اہلِ بیان، ہم اس وقت اللہ کے مکتب میں داخل ہوئے، جب تم سو رہے تھے، ہم نے لوح (البیان) کا ملاحظہ کیا جب تم حالتِ نیند میں تھے اللہ حق کی قسم! ہم نے اس کی نزول سے پہلے ہی اس کو پڑھ لیا تھا اور تم غافل تھے، ہم نے اس وقت اس کتاب (البیان) کا احاطہ کر لیا تھا جب تم پشتوں میں تھے، یہ تمھارے مطابق ذکر ہے اللہ کے مطابق نہیں اللہ کے علم میں جو کچھ ہے وہ سب اس گواہی دیتا ہے، اگر تمھیں پتا ہو۔"[3]

اتنے واضح، صریح اور چبھتے ہوئے جھوٹ دیکھنے کے بعد عقلیں دنگ رہ جاتی

---

① "لوح ابن ذئب" للمازندراني (ص: ١١٥، ١١٦) ط باكستان.

② "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ٥٣) تحت عنوان "في كتابات البهاء".

③ "الأقدس" للمازندراني.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور ناطقہ سر بگریباں کہ یہ کس مٹی سے بنے ہیں!

یہ جھوٹوں کا یہ امام قرآن کریم کی اس آیت: ﴿وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ﴾ [آل عمران: ۹۷] سے خبیث باطنی استدلال کر کے آنحضرت ﷺ کی ذاتِ اقدس پر بھی جھوٹ کا کیچڑ اچھالتے ہوئے بکواس کرتا ہے:

”اگر وہ صحیح پر غلط کا حکم لگا دے اور کفر پر ایمان کا حکم تو یہ اس کی طرف سے حق ہے، اس آیتِ مبارکہ میں دیکھیں جو سب پر حج کو واجب کرتی ہے۔“[1]

شریعتِ اسلام کے متعلق ادنیٰ سی معلومات رکھنے والا انسان بھی جانتا ہے کہ نبی صادق و امین کسی چیز پہ حلال و حرام ہونے کا حکم اپنی مرضی سے نہیں لگاتے تھے اور تحریم و تحلیل اور صحیح، غلط کرنے کا اختیار بھی آپ کے پاس نہیں تھا، یہ سارے امور ایک اللہ کے ہاتھ میں ہیں، بلکہ جب رسولِ امین ﷺ نے اپنی ذات پر شہد حرام کیا اور قسم کھالی کہ آج کے بعد آپ ﷺ شہد نہیں پئیں گے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ ﷺ کو تنبیہ کرتے ہوئے قرآن میں آیات اتار دی اور بیان کیا کہ یہ کسی کو اختیار حاصل نہیں، پھر فرمایا:

﴿يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ [التحریم: ۱]

”اے نبی! تو کیوں حرام کرتا ہے جو اللہ نے تیرے لیے حلال کیا ہے؟ تو اپنی بیویوں کی خوشی چاہتا ہے، اور اللہ بہت بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے۔“

کہاں یہ اور کہاں اس کی بدزبانیاں!

اس کا یہ جھوٹ بھی ملاحظہ کیجیے کہ اس نے اپنے ایران سے نکلنے کے سفر کو

---

[1] ”اشراقات“ للمازندراني (ص: ۱۲۵).

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

شان و شوکت سے بیان کیا ہے۔

"جب ہم وطن سے نکلے تو ایرانی اور روسی گھڑ سوار ہمارے ساتھ تھے اور ہم بڑی شان و شوکت سے عراق میں داخل ہوئے۔"①

یہ حسین علی کا بیان ہے، مگر اس کے پیروکار اور مورخ اس کو جھٹلاتے ہوئے کہتے ہیں:

"انھوں نے سردیوں کے موسم میں اپنے طویل سفر (ایران بغداد) میں شدید ترین شدید ترین سردی اور دیگر بہت سی مصیبتیں اٹھائیں اور بغداد میں قابلِ رحم حالت میں پہنچے۔"②

یہ اسلمنٹ کے الفاظ ہیں اور عباس آفندی نے بھی اس کی تصدیق کی ہے۔ ایک دوسرا بہائی مورخ عبدالحسین آوارہ، جس کو اسلمنٹ نے اپنی کتاب کے مقدمے میں "بہائی تحریک کا مورخ" کا نام دیا ہے، اپنی بہائی تاریخ کی کتاب میں لکھتا ہے:

"ایران سے بغداد کے اس سفر میں ان کو سواری بھی نہ ملی اور مرزا اشرف کو، آٹھ سال کے عبدالبہاء کو سارا سفر اپنے کندھے پر بٹھا کر کرنا پڑا۔"③

بہائیوں کا نبی اور حسین کے بعد ان کا پیشوا عبدالبہاء بھی اپنے باپ کی طرح ایک نمبر کا جھوٹا تھا، وہ کہتا ہے:

"بہاء اللہ جب بری ہو گیا تو اس نے عراق کی مقدس درگاہوں کی زیارت کی اجازت چاہی تو شاہ نے اس کو اجازت دے دی اور وہ اس

---

① "اشراقات" للمازندراني (ص: ١٥٦) و "كلمات فردوسية" له أيضاً (ص: ١٩٥) من مجموعة الالواح".

② "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ٣٤).

③ "الكواكب الدرية في مآثر البهائية" (ص: ٣٣٧).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

کی اجازت سے گیا۔"[1]

حالانکہ سب کو معلوم ہے حسین علی کو ایران سے نکالا گیا اور بغداد جلا وطن کیا گیا، یہ جلا وطنی موت کی سزا کے متبادل کے طور پر تھی، کیوں کہ ایرانی حکومت اس کو قتل کرنا چاہتی تھی، اگر روسی سفیر کی مداخلت نہ ہوتی تو اس کا کام تمام ہو گیا ہوتا۔[2]

روسی سفیر نے اس کے اچھے اخلاق کی گواہی دی، مزید برآں اس کا مرض بھی شدت اختیار کر چکا تھا، اس لیے شاہ نے اس کو سزائے موت دینے کے بجائے عربی عراق (دو دریاؤں کے درمیان) جلا وطن کر دیا۔[3]

اس کے جھوٹ اور منافقت کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ وہ عثمانیوں پر جھوٹ باندھتا تھا کہ وہ اس کے بڑے مخلص دوست تھے، حالانکہ وہ ان کی حکومت گرانے کی کوشش اور انگریزوں کے لیے ان کی جاسوسی کرتا رہا، دیکھیے کس ریا کاری سے عثمانیوں کے لیے دعا کرتا ہے:

"الٰہی الٰہی! میں تیری غیبی تائیدوں، حمدانی توفیقوں اور رحمانی فیوض کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں کہ تو عثمانی حکومت اور محمدی خلافت کے اقتدار کی تائید کر۔"[4]

اس کے پہلو بہ پہلو محمدیوں کے خلاف لڑنے والے انگریزوں کی دوستی اور وفاداری کا اظہار بھی کرتا تھا اور الفاظ بھی تقریباً ایک جیسے استعمال کرتا تھا:

"اے اللہ! اپنی رحمانی توفیقوں کے ذریعے شاہنشاہ اعظم اور انگلینڈ کے

---

[1] "مقالة سائح" (ص: ٣٩) ط عربي.
[2] "الكواكب" (ص: ٣٣٦).
[3] "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ٣٤).
[4] "مكاتيب عبد البهاء" ج ٢ (ص: ٣١٢).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بادشاہ جارج پنجم کی تائید کر، اپنی مدد حفاظت اور حمایت کے ساتھ اس کے لمبے سائے کو اس جلیل القدر علاقے پر تا دیر قائم رکھ، تو مقتدر، متعالی اور عزیز و کریم ہے۔"[1]

"اسی وفاداری کے صلے میں جب فلسطین کا سقوط ہو گیا اور وہ انگریزی استعمار کے ہاتھ آ گیا تو ایک پر مسرت تقریب میں اس کو K.B.E (برٹش ایمپائر کا نائٹ) کا اعزاز دیا گیا۔"[2]

جب فلسطین میں عثمانیوں کو شکست ہوئی اور اس پر انگریزی اور صیہونیوں کا قبضہ ہو گیا تو اس وقت بہائیوں کو کتنی خوشی ہوئی اسلمنت بیان کرتا ہے:

"جب حیفا پر ہندوستانی اور برطانیوں فوجوں کا قبضہ ہو گیا تو اس وقت وہاں خوشی اور مسرت دیدنی تھی۔"[3]

"اسی طرح یہ لوگ جھوٹ کا لبادہ اوڑھ کر اور لوگوں کو اپنا مسلمان ہونا باور کروانے کے لیے مسلمانوں کی مساجد میں جاتے اور ان کے پیچھے نمازیں پڑھتے۔"[4]

وہ بیروت جاتا اور وہاں شیخ کبیر علامہ محمد عبدہ مصری سے ملتا، پانچوں نمازیں اور جمعہ پڑھتا، امام عبدہ کے بعض درسوں اور مجلسوں میں شریک ہوتا اور ان سے کہتا:

"بہائیوں کا قیام صرف شیعہ کا غلو توڑنے اور ان کو اہل سنت کے قریب

---

1. "مكاتيب عبد البهاء" ج ٣ (ص: ٣٤٨).
2. "عبد البهاء والبهائية" لسليم قبعين البهائي (ص: ٣٦) و "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ٧٠).
3. "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ٧٠).
4. أيضاً (ص: ٧١).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے کے لیے ہے۔"[1]

شیخ رضا مصری نے اپنی کتاب میں اپنے استاد امام محمد عبدہ سے صریح الفاظ میں نقل کیا ہے کہ وہ مکار اور منافق ہیں اور ان کے نزدیک بہائیت ایک مستقل دین ہے جس نے سابقہ تمام ادیان کو منسوخ کر دیا[2] ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔[3]

یہ جھوٹ ان کا شعار اور ان کے مذہب کا ایک رکن ہے، وہ ساری زندگی اسی پر عمل پیرا ہے اور اسی کی دعوت دیتے رہے، وہ اپنے جاہل اور عقل کے اندھے مبلغوں کو ہمیشہ جھوٹ کو اپنا نصب العین بنا کر رکھنے کی تلقین کرتا رہا:

"اپنے آنے جانے اور مذہب کو چھپا کر رکھو۔"[4]

وہ خود بھی ساری زندگی اسی مسلک پر چلتا رہا اور اس کے بعد اس کا بیٹا بھی بڑی استقامت سے اسی راہ پر گامزن رہا۔

وہ اپنے ایک مبلغ مرزا یوحنا کو لکھتا ہے:

"حضرت یوحنا حکمت ضروری ہے اور احتیاط لازم، ہر ایک کے سامنے پردہ مت اٹھاؤ، بلکہ جو قبول کرنے کے لیے تیار ہوں ان سے بات کرو، عقائد پر بالکل گفتگو نہ کرو، صرف جمال مبارک (حسین علی) کی تعلیمات پر گفتگو کرو، میری روح اس کے دوستوں پر فدا ہو۔"[5]

بہائیوں نے اپنے پیشواؤں کے اقوال و افعال پر عمل کرتے ہوئے اپنے

---

[1] "تاريخ الأستاذ الإمام" للشيخ رشيد رضا، ج:١ (ص: ٩٣).

[2] الكواكب و بهاء الله والعصر وغيره.

[3] "مائة وواحد سؤال عن الديانة البهائية" لانيس الدهلوي البهائي (ص: ٢٠).

[4] "بهجة الصدور" لحيدر علي الاصفهاني البهائي (ص: ٨٢).

[5] "مكاتيب عبد البهاء" ج ٣ (ص: ٤٤٤).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جھوٹے مذہب کو فروغ دینے کے لیے جھوٹ کا سستا ذریعہ اختیار کیا۔ بہائیت کے خدا اور معبود کے بیٹے (ان کے گمان کے مطابق) اور نبوت کے دعوے دار عباس آفندی کا ایک اور جھوٹ ملاحظہ کیجیے، وہ عکا کی جیل میں اپنے باپ کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"اس کے خلاف دو ظالم اور جابر بادشاہ اور حاکم کھڑے ہوئے، اس نے جیل میں ہونے کے باوجود ان دونوں کو اس طرح مخاطب کیا جس طرح بادشاہ اپنے غلام کو مخاطب کرتا ہے۔"[1]

اب دیکھتے ہیں کہ واقعی اس نے ان دونوں کو شاہانہ انداز میں مخاطب کیا جس طرح بیٹے کا دعویٰ ہے، یا ذلیل غلام کے انداز میں۔

شاہ ناصر الدین قاچاری کے نام اس کے خط کا ابتدائیہ ملاحظہ ہو:

"اے زمین کے بادشاہ، اس مملوک (غلام) کی آواز سن۔"[2]

اے سلطان، اس غلام پر انصاف کی نگاہ ڈالیے، پھر آپ کے پاس جو اعتراضات وارد ہوئے ہیں ان کی روشنی میں مبنی برحق فیصلہ کیجیے، اللہ نے آپ کو بندوں کے درمیان اپنا سائیہ اور اپنی قدرت کی نشانی بنایا ہے۔...[3]

خدا لگتی کہیے! کیا یہ بادشاہ کا غلام کے نام خط ہے یا مملوک کا اپنے آقا کے نام! صرف اسی ایک خط کا یہ اسلوب نہیں، بلکہ حکام اور سلاطین کے نام اس کے جتنے خطوط ہیں سب اسی طرح کی بے جا چاپلوسی اور بھکاری پن کا نمونہ ہیں۔

ایک لوح میں لکھتا ہے:

---

① "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ٤٤).

② "الرسالة السلطانية" (ص: ٣) للمازندراني.

③ "الرسالة السلطانية" للمازندراني من (ص: ٣-١٠).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"بادشاہ خدا کی قدرت کا مظہر ہوتے ہیں۔"[1]

وہ قدرتِ الٰہی کے مشرق اور اس کی عزت کے مطلع ہوتے ہیں۔[2]

اسی بنا پر بہائیوں کا بہی خواہ پروفیسر براؤن یہ کہنے پر مجبور ہوا ہے کہ بہائیوں نے بابیوں کے عکس، شاہ اور حکام کی چاپلوسی کو اختیار کیا، مگر وہ ان کے ساتھ دوٹوک انداز میں پیش آتے۔[3]

آخر میں مشرق و مغرب میں بہائیت کے راوی پروفیسر براؤن کے کچھ اقتباسات نقل کرتے ہیں، جن کے اس جھوٹے گروہ کے متعلق مکمل اندازہ ہو جائے گا۔

شرقیات کا ماہر انگریز پروفیسر براؤن "تاریخ جدید" اور "نقطہ الکاف" کے مقدموں میں لکھتا ہے:

"بہائی اس حد تک جھوٹ بولتے ہیں کہ کوئی محقق جس قدر چاہے گہرائی میں چلا جائے ان میں سچائی کا پہلو نہیں تلاش کر سکتا ان کی تحریروں اور اقوال میں حقائق پہچاننا اور ان تک پہنچنا مشکل ترین کام ہے۔"[4]

"بہائی اپنے مذہب کی ترویج کے لیے اپنے مخالفوں کی کتابیں ضائع اور تلف کر دیتے ہیں، تاکہ ان کا کوئی نام و نشان باقی نہ رہے۔ وہ اپنی کتابوں سے مخالفین کا ذکر حذف کر کے تاریخ میں بھی ملاوٹ کرتے ہیں اور ایسی باتیں ذکر کرتے ہیں جن کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔"[5]

---

① "لوح البقاء" (ص: ٥٧) للمازندراني من الكلمات الالهية.

② "اشراقات" للمازندراني (ص: ١٣٢) و "لوح العالم" (ص: ٢٢٤) للمازندراني من "مجموعة ألواح".

③ "مقدمة نقطة الكاف" (ص: سه) ليدن ١٩٢٠ م.

④ "مقدمة نقطة الكاف" (ص: لط) و "مقدمة تاريخ جديد" لبراؤن.

⑤ "مقدمة نقطة الكاف" ملخصاً (ص: مه و مو).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

بہائی حقائق واقعات کو الٹ پلٹ کر کے اس حد تک تلبیس کاری اور دھوکے بازی سے کام لیتے ہیں کہ میں مکمل وثوق کے ساتھ کہتا ہوں، بہائیت جس قدر چاہے پھیل جائے، خصوصاً ایران سے باہر مغربی دنیا میں ان کی بددیانتی کی وجہ سے بابیت کی تاریخ (جو ان کی اصل ہے) اور ان کے مذہب کی حقیقت معدوم اور مسخ ہی رہے گی۔[1]

اس نے اپنی ان باتوں کو ان کی کتابوں سے عبارتیں اور شواہد نقل کر کے ثابت کیا ہے، ہم نے یہاں طوالت کے خوف سے انھیں نقل نہیں کیا۔

یہ اس قوم اور مذہب کا اصل چہرہ ہے جو جھوٹ در جھوٹ کا پلندہ ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمیں جھوٹ اور جھوٹوں سے محفوظ رکھے۔

اللّٰهم أرنا الحق حق وارزقنا اتباعه وأرنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه.

www.kitabosunnat.com

[1] ایضاً (ص: مو).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب 8

بہائیت کے پیشوا اور فرقے

جب باب علی محمد شیرازی حیرہ میں قتل کر دیا گیا اور حسین علی مازندرانی اور دیگر بابیوں کو ایران سے بغداد جلا وطن کر دیا گیا تو حسین علی جاہل اور بے وقوف بابیوں اور بابیت کے فریب خوردہ سادہ لوح عوام کو اپنے اردگرد اکٹھا کرنے میں کامیاب ہو گیا اور اس نے ان کے درمیان پہلے نبوت و رسالت کا دعویٰ کیا۔ اس طرح حسین علی مازندرانی نے بہائی مذہب تشکیل دیا جو باب شیرازی کا ایک شاگرد اور مرید تھا۔

اس کو اس کی خوش نصیبی کہیے کو اس کو ایک چالاک اور مکار بیٹا عطا ہوا، جب شیرازی کو اپنے اہلِ بیت سے اس طرح کا کوئی باصلاحیت وارث نہ ملا۔

حسین علی کے اس بیٹے کا نام عباس آفندی تھا اور اس نے بعد میں اپنے باپ کی ربوبیت کا اقرار اور اس کی بندگی کا اظہار کرنے کے لیے اپنے لیے عبدالبہاء کا لقب اختیار کر لیا۔

یہ عبدالبہاء انتہائی ذہین، دھوکے باز، منافقت اور غداری کی ہر راہ کا واقف جھوٹ اور جدل کے خفیہ گوشوں سے آشنا، لوگوں کی خواہشات اور زمانے کے تقاضوں سے باخبر اور لوگوں کے ساتھ چلنے اور ان کی ہمنوائی اختیار کرنے کے تمام ذرائع سے مکمل آگاہ تھا۔

حقیقت میں بہائیت کو اس کی موجودہ شکل میں اسی نے پیش کیا اور زمانے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے رنگ ڈھنگ میں ڈھالا۔

''اس نے اپنے باپ کی تعلیمات میں بے پناہ اضافہ کیا، ان تعلیمات کو مغربی اندازِ تکفیر اور جدید ثقافت کے اہداف کے ساتھ ہم آہنگ لیا۔ دعوت کو خوارق (ماورائے عقل) اور بے حقیقت باتوں سے پاک کیا اور اپنے باپ سے زیادہ وسیع معاشروں کو متاثر کرنے کے لیے قدیم و جدید افکار کو استعمال کیا۔''①

مرزا محمد مہدی خاں کا کہنا ہے:

''میرا یہ پختہ یقین ہے کہ اگر عباس نہ ہوتا تو بابیت بہائیت کو کوئی پوچھنے والا نہ ہوتا، وہ سیاست اور دانائی میں اعلیٰ مقام رکھتا تھا۔''②

اس نے اپنے باپ کو ربوبیت کے عرش پر بٹھایا③ اور ان پرانے خوابوں اور قدیم خواہشات کو پورا کرنے میں اس کی مدد کی جو اس دن سے اس کے دل میں موجزن تھیں جس دن اس نے بابیت قبول کی۔

ولادت اور پرورش:

عباس آفندی 23 مئی 1844 بمطابق 1206ھ کو طہران میں پیدا ہوا، یہ وہی دن ہے جس دن باب نے اپنی دعوت کا اعلان کیا تھا۔④

جب آٹھ سال کا ہوا تو باپ کو شاہ کو قتل کرنے کی سازش کی پاداش میں جیل ہوگئی اور اس کو طہران کی ایک تنگ جیل میں پھینک دیا گیا... لوگوں کے ہجوم نے اس

① "نظرية الامامة" للدكتور أحمد محمود صبحي (ص: ٤٤٥) ط قاهرة.

② "مفتاح باب الأبواب" (ص: ٣٥٦).

③ "دائرة المعارف الاردية" ج ٥ (ص: ٩٤).

④ "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ٥٢) و "الكواكب الدرية في مآثر البهائية" (ص: ٣٩).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

کا گھر لوٹ لیا اور خاندان اپنے تمام اثاثوں سے محروم ہو کر تنگ دستی کا شکار ہو گیا۔

عبدالبہاء بتاتا ہے ایک دن جب وہ ورزش کے لیے باہر نکلا تو اس کو اپنے محبوب والد سے جیل کی کوٹھری میں ملاقات کی اجازت ملی۔ بہاء اللہ کی جسمانی حالت بالکل بدل چکی تھی اور وہ اس حد تک بیمار تھا کہ اپنے پاؤں پر چلنے کی سکت نہیں رکھتا تھا، اس کے بال اور داڑھی بکھری ہوئی تھی، گردن پھولی ہوئی تھی، مسلسل بیڑیاں پہنے رکھنے اور ان کے بوجھ کی وجہ سے اس کا جسم جھک گیا تھا۔ اس منظر نے بچے کی سوچ اور احساس پر ناقابلِ فراموش اثر ڈالا۔ (1)

اس طرح کے گھرانے میں اس کی پرورش ہوئی اور اس نے باب شیرازی کی محبت اور دعوت کے زیرِ اثر تربیت پائی، کیوں کہ اس کے باپ نے یہ دین قبول کیا تھا۔ اس کی واحد سرگرمی باب کی الواح لکھنا اور یاد کرنا تھا۔ (2)

عباس کہتا ہے:

"مجھے باب کی الواح سننے کا بہت زیادہ شوق تھا، ان کے الفاظ و معانی کو حفظ کرنا میری عادت بن چکا تھا اور بچپن میں میرا یہی عشق تھا۔" (3)

جب اس کے باپ کو طہران سے نکال کر بغداد بھیج دیا گیا اس وقت وہ اس کے ساتھ تھا اور سفر کے ناقابلِ برداشت خطرات برداشت کیے، اس وقت اس کی عمر صرف آٹھ سال تھی۔ (4)

مرزا آوارہ لکھتا ہے:

---

(1) "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ٥٨).

(2) أيضاً (ص: ٥٨).

(3) "عبد البهاء والبهائية" لسليم قبعين البهائي (ص: ٧١) ط قاهرة سنة ١٩٢٢.

(4) أيضاً.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"جب بہاء اللہ کو ایران سے نکالا گیا تو سواریاں تھوڑی تھیں اس لیے اس کو اپنے خاندان سمیت پیدل چلنا پڑا اور ایک بابی شخص مرزا اشرف نے عبدالبہاء کو سارا سفر اپنے کندھے پر اٹھائے رکھا، اس وقت اس کی عمر نو سال تھی۔"①

وہ اپنے باپ کے احساسات اور دکھوں میں برابر کا شریک تھا اور وہ سائے کی طرح اس کے ساتھ چمٹا رہا۔ وہ اپنے باپ کا داعی اور خادم بن کر اس کے ساتھ رہا، اس کی حفاظت کرتا رہا، اس کے چھکڑے کے پہلو میں اپنی سواری رکھتا اور اس کے خیمے کی نگرانی کرتا۔②

اس کو بڑی بڑی آرزوؤں کی ترغیب دیتا، ان کے حصول میں اس کی معاونت کرتا، جب اس کو معلوم ہوا کہ وہ (اس کا باپ) شیرازی کی طرح دعویٰ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو اس نے اس کی مکمل تائید کی اور یہ قدم اٹھانے پر اس کی حوصلہ افزائی کی۔

وہ لکھتا ہے:

"میں جب بغداد میں تھا تو اس وقت بچہ تھا، مجھے اس نے وہاں کلمہ سکھایا تو میں اس کا معتقد ہو گیا۔ جیسے ہی اس نے میرے سامنے دعوت پیش کی۔ میں اس کے مقدس (پلید!) قدموں میں گر گیا اور اس کے سامنے گڑگڑانے لگا کہ وہ اپنی راہ میں میرا خون قبول کر لے۔ میں اس پر قربان ہو جاؤں۔

"میرے نزدیک اس لفظ کا کتنا شیریں اثر ہے! میرے لیے اس سے بڑھ کر کوئی صلاحیت نہیں، میرے لیے اس سے بڑھ کر کون سا فخر ہو گا کہ میں اس کے دین کے لیے اپنی گردن کو پابندِ سلاسل دیکھوں ان

① "الكواكب الدرية في مآثر البهائية" (ص: ٣٢٧) ط قاهرة سنة ١٩٢٣.

② "عبد البهاء والبهائية" (ص: ١٨).

" محکم دلائل سے مزین مُتنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قدموں کو اس کی محبت میں خون آلود دیکھوں، اس کی راہ میں اس جسم کو ٹکڑے ٹکڑے دیکھوں یا سمندر کی گہرائیوں میں پھینکا جاؤں۔ ہم حقیقت میں اس کے سچے مُحب اور وارفتگاں ہو ہی نہیں سکتے۔ اس مقدس چوکھٹ پر اپنی زندگیاں اور جسم قربان کرنا ہم پر فرض ہے۔"[1]

"اسی وقت سے اس کے وارفتگاں نے اس کو سِرّ اللہ (اللہ کا راز) کہنا شروع کر دیا۔ بہاء اللہ نے بھی اس کو لقب دیا۔ بغداد میں اقامت کے دوران میں اور وہ اسی نام سے پہچانا جاتا۔"[2]

بہائی مبلغ اسلمت غیر محسوس انداز میں راز افشا کرتے ہوئے کہتا ہے، کیوں کہ جھوٹ سو پردوں میں بھی نہیں چھپتا:

"عباس اکثر اوقات سوال کا جواب دینے میں اپنے باپ کی مدد کرتا (خدا بھی ہو اور مدد کا طلب گار بھی!) زائرین کے مسائل کی مشکلات بھی اسی سے حل کرواتا۔

"مثلاً: جب ایک مشہور صوفی علی شوکت پاشا نے اس سے اس حدیث: "کنت کنزا مخفیا" (میں مخفی خزانہ تھا) کی تشریح پوچھی تو بہاء اللہ نے اس کو سِرّ اللہ عباس کا حوالہ دیا اور اس کو جواب لکھنے کا کہا... جب سے بغداد کے باہر باغ میں بہاء اللہ نے اپنی دعوت کا اعلان کیا اس وقت سے عبدالبہاء زیادہ دل جمی کے ساتھ اپنے باپ کے ساتھ مخلص ہو گیا اور پہلے سے زیادہ اس کے ساتھ وابستہ ہو گیا۔"[3]

---

(1) "یومیات المرزہ سہراب" سنة ۱۹۱۴.

(2) "بہاء اللہ والعصر الجدید" (ص: ٥٨).

(3) أيضاً.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم پہلے ذکر کر آئے ہیں کہ اس نے اس کے اردگرد افسانوں کا ہالہ بنایا اور اس کو ربوبیت والوہیت کے عرش پر جا بیٹھایا۔

تعلیم وتربیت:

وہ ایک حیلے باز اور مکار انسان تھا، اس نے بڑی چالاکی سے ہر گھاٹ کا پانی پیا اور ہر چشمے سے فیض حاصل کیا۔ بغداد، استنبول، ادرنہ، عکا اور حیفا میں قیام کے دوران میں اس نے صوفیوں باطنیوں فلسفیوں، یہودیوں اور عیسائیوں کی شاگردی اختیار کی اوروں کے افکار و آرا سے بھرپور استفادہ کیا، بالخصوص اس نے اسماعیلی عقائد و فلسفے میں مہارت حاصل کی، طبیعات اور الٰہیات کی جدید اصطلاحات میں درک حاصل کیا اور قدیم افکار کو ملا کر بہائیت کا رنگ چڑھایا، پھر انھیں ایک خاص ہی میں اس کا اور اس کے دین کا حقیقی مدبر اور مینیجر بن گیا۔

اس نے ترکی خاص کر فلسطین میں یہودیوں کی مدد، امتِ محمد ﷺ کے دشمن انگریز عیسائیوں کی معاونت اور عالمی صیہونیت سے فنڈز حاصل کر کے اپنے باپ کے اردگرد تقدس و تعظیم کا ایک کھوکھلا دائرہ اور ہالہ کھینچا اور اس کو لوگوں کی نگاہ سے دور رکھ کر یہ مشہور کیا کہ اس طرح کے بڑے لوگوں کو عام لوگ اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے۔ اس نے بے بہا مال خرچ کر کے لوگوں کے ضمیر اور زبانیں خریدیں، وہ اس کے ہیبت و جلال، حسن و جمال، شیریں بیانی، وسعتِ علم اور افکار کی گہرائی کے متعلق جھوٹے قصے، کہانیاں بیان کرتے اور یہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ اس کا مبلغ علم اور عقلی سطح کتنی تھی!

منافقت اور مکاری:

عبدالبہاء ایک منافق اور دھوکے باز انسان تھا، وہ ہر ایک سے منافقت سے پیش آتا، عکا میں مسلمانوں کی مساجد میں جاتا، ان کے پیچھے نمازیں پڑھتا اور علما و مشائخ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی مجلسوں میں حاضر ہوتا۔

"عباس آفندی بیروت میں قیام کے دوران میں امام محمد عبدہ کے پاس آتا، وہ پانچوں نمازیں اور جمعہ بھی پڑھتا اور امام کے بعض دروس اور مجالس میں شرکت کرتا۔"①

اسلمنت عباس کی آخری عمر کی مصروفیات ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے:

"عبدالبہاء کے متعدد کام اپنی ترتیب سے جاری رہے آخری دن تک ان میں کوئی خاص کمی نہ آئی، حالانکہ وہ جسمانی طور پر کمزور ہو چکا تھا۔ 25 نومبر 1921ء بروز جمعہ کو اس نے حیفا کی مسجد میں نمازِ جمعہ ادا کی، اس کے بعد اپنی عادت کے مطابق فقرا میں صدقات تقسیم کیے۔"②

حالانکہ بہائی مذہب میں باجماعت نماز ادا کرنا حرام اور منع ہے③ اور باوجودیکہ اسلام بہائیوں کے نزدیک باب شیرازی کے ظہور سے، اور اس کے بعد حسین علی کے ظہور سے، اسلام اور بابیت دونوں ہی منسوخ ہو چکے ہیں۔④

اس لیے اس کا یہ عمل محض دکھاوا، نفاق، دھوکا اور مسلمانوں کے قریب ہونے کا ایک بہانہ تھا۔ وہ صرف مسلمانوں کے ساتھ اس طرح کے روابط نہیں رکھتا تھا، بلکہ عیسائیوں کے ساتھ عیسائی بن جاتا۔

وہ اپنے ایک مکتوب میں مسیح علیہ السلام کے بارے میں لکھتا ہے:

---

① "تاريخ الأستاذ الإمام" ج ١ (ص: ٩٣٠) للسيد محمد رشيد رضا.

② "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ٧١).

③ اس کی تفصیل چوتھے مضمون "شريعة البهائية وسخافتها" میں دیکھیے۔

④ "البابية" عرض و نقد للمؤلف (ص: ١٥٨) "العقيدة والشريعة" (ص: ٢٣٥) لجولد زيهر والمقال الرابع من هذا الكتاب.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"مسیح، الٰہی حقیقت، جوہر اور ایسا آسمانی جامع کلمہ ہے جس کی ابتدا ہے نہ انتہا اور ہر دور میں اس کا ظہور، اشراق اور طلوع وغروب ہے۔"①

لیکن وہ اقانیم ثلاثہ کی صحت کا قائل ہے، چنانچہ لکھتا ہے:

"اگر کوئی کہنے والا کہے: اس نے تین سورج دیکھے ہیں، ایک آسمان میں اور دو زمین میں، حالانکہ ایک ہی ان کی کوئی نظیر اور شبیہ نہیں وہ محض منفرد ہیں تو ہم کہیں گے اس نے سچ اور حق کہا۔"②

یہی نہیں، بلکہ وہ جس طرح مسلمانوں کی مساجد میں جاتا اسی طرح ان کے گرجوں میں جاتا اور ان کے ساتھ ان کی عبادت میں شریک ہوتا۔ کرسچن کامن ویلتھ اخبار نے یہ خبر شائع کی:

"عبدالبہاء نے لندن میں سٹرکمل گرجے کا دورہ کیا، وہاں ایک خطبہ دیا جو آٹھ منٹس تک جاری رہا، اس کے بعد اتوار کی شام عیسائیوں کی عبادت میں شریک ہوا اور عبادت سے فراغت کے بعد عبدالبہاء نے گرجے کی تورات پر فارسی میں درج ذیل عبارت لکھی اور اس پر اپنے دستخط کیے: یہ وہ اللہ کی مقدس کتاب ہے جو آسمان سے وحی ہوئی یہ خدائی مملکت کا راز، اس کا نور، کرم الٰہی اور ارشادِ خداوندی ہے۔"③

اس نے ان کے ساتھ گرجے میں عبادت کی، جس طرح مسلمانوں کے ساتھ ملتے وقت ان کی عبادت میں شریک ہو جاتا، اس نے ان کو ظاہر کروایا کہ وہ عیسائیت

---

① "مكاتيب عبد البهاء" (ص: ١٣٨) ط انكليزي.

② "مفاوضات عبد البهاء" تحت عنوان الثالوث (ص: ١٠٩) ط باكستان.

③ "جريدة ذي كرستشين كومنولث" الصادرة في ١٣ سبتمبر ١٩١١م، بحواله كتاب "عبد البهاء والبهائية" (ص: ٣٦) وما بعد.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر ایمان رکھتا ہے اور وہ مسلمانوں کے درمیان صرف ان کے عقائد کی اصلاح اور ان کو عیسائیوں کے قریب کرنے کے لیے کھڑا ہوا ہے، جس طرح اس نے شیخ محمد عبدہ اور دیگر مصریوں کو باور کروالیا کہ وہ اس کا باپ محض شیعہ کے عقائد کی اصلاح، ان کے غلو کا مقابلہ اور ان کو اہلِ سنت کے قریب کرنے کے لیے کھڑے ہوئے ہیں۔ [1]

"اس طرح وہ ویسٹ منسٹر کے سان جورج گرجے میں گیا، اس گرجے کی چیف ولپر فورس نے اس کو خوش آمدید کہا اور لوگوں کے سامنے خطاب کی دعوت دی، جس میں اس نے عیسائیت کی تعریف کی اور اس کی اساسیات کو سراہا، پھر ان کی عبادت میں شریک ہوا اور اتوار کے دن بھی ان کی عبادت میں شامل ہوا۔" [2]

وہ جس طرح عیسائیوں اور مسلمانوں کی عبادت میں شریک ہوتا اسی طرح یہود کے سینا گوگ (عبادت گاہ) بھی جاتا اور ان کی عبادت میں شریک ہوتا۔ 1912 میں سان فرانسکو میں ربی میارفی نے اس کو دعوت دی اور حاضرین سے اس کا تعارف ان الفاظ سے کروایا:

"اس اجتماع میں شریک ہونے والے میرے بھائیو! یہ ہماری خوش نصیبی ہے اور بلاشبہ یہ ایک پر مسرت موقع ہے کہ ہم آج کی صبح، عصرِ حاضر کے معلمِ عظیم، حضرت عبدالبہاء کو خوش آمدید کہہ رہے ہیں۔ اس کے بعد عبدالبہاء نے ان سے خطاب کیا اور اپنے خطاب میں یہود کی خوب تعظیم اور بزرگی بیان کی۔" [3]

---

1. "تاریخ الاستاذ الإمام" للسید محمد رشید رضا.
2. "جریدة ذي کرستشین کومنولث" الصادرة في ۲۰ سبتمبر سنة ۱۹۱۱م.
3. جریدة "المهاجر" الصادرة ۴ دیسمبر سنة ۱۹۱۲م الصادرة من نیویورك.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ جب اپنے سفر امریکا سے واپس آیا تو کہنے لگا:

"میں امریکا میں یہودیوں کے سینا گاگ میں گیا، وہ عیسائیوں کے گرجوں کی طرح ہی ہیں اور میں نے ان کو اللہ کی عبادت کرتے ہوئے دیکھا ہے۔"①

اس کے بعد جب انھوں نے اس پر مال و دولت کی بارش کی تو وہ ان کی تعریف میں مزید رطب اللسان ہو گیا اور ان کے دین کا پرچار کرنے لگا، ایک جگہ لکھتا ہے:

"پرانی کتابوں میں بشارتیں آتی ہیں کہ یہود ارض مقدس پر اکٹھے ہوں گے، یہودی امت جو شمال جنوب اور مشرق مغرب میں بکھری ہوئی بزرگی کو حاصل کرے گی اور یہاں اپنے مراکز قائم کرے گی۔ یہ بشارتیں جمال مبارک (حسین علی) کے عہد میں پوری ہوئیں۔ آج دیکھیے، دنیا کے صرف مختلف علاقوں سے یہود کے گروہ اس ارضِ مقدس میں اکٹھے ہو رہے ہیں زمینیں اور بستیاں خرید کر یہاں سکونت اختیار کر رہے ہیں اور آہستہ آہستہ بڑھتے جا رہے ہیں، ایک وقت آئے گا کہ سارا فلسطین ان سب کا وطن بن جائے گا۔"②

ان الفاظ کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کو بولنے والا کوئی کٹر یہودی اور صیہونی ہے، چنانچہ وہ یہودیوں کے قریب ہونے کی کوششوں میں ان کا دفاع کرنے لگا اور ان کے مخالفوں کے وہی الزام دینے لگا جو وہ خود دیتے ہیں۔ ایک جگہ لکھتا ہے:

"عیسائی اور مسلمان یہودیوں کو شیطان اور دشمن سمجھتے ہیں، اس لیے وہ ان پر لعنت بھیجتے ہیں، ان پر ظلم کرتے ہیں، انھوں نے اور ان میں سے بہت سے لوگوں کو قتل کیا، ان کے گھر جلائے، ان کا مال لوٹا اور ان کے

① مجلة "نجمة الغرب البهائية" (ص: ٣٧) عدد ٣ ج ٩ بحواله "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ١٢٤).

② "مفاوضات عبد البهاء" (ص: ٦٨).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بچوں کو قیدی بنایا۔"[1]

کیا اس سے بڑا نفاق بھی وجود رکھتا ہے؟ یقیناً اس سے بہت کچھ زیادہ ہے، یہ منافق اور ریاکار یہود کو مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہے:

"وہ مسلمانوں اور عیسائیوں کو یہودیوں کے ساتھ اکٹھا کرنا چاہتا ہے اور یہودی دین کی اساس پر ان سب کے درمیان محبت و مودّت پیدا کرنا چاہتا ہے۔"[2]

صرف یہود کے ساتھ ہی اس کی یہ ریاکارانہ محبت نہیں تھی، بلکہ سب کے ساتھ ہی اس کا رویہ منافقانہ تھا اور ہر ایک کے ساتھ چلتا۔ مسلمانوں یہودیوں اور عیسائیوں کے ساتھ ساتھ، بدھ مت کے ماننے والوں، زردشت پر ایمان رکھنے والوں، روشنی اور اندھیرے کے دو خداؤں کو ماننے والوں، حتی کہ مادہ پرست اور خدا کے منکرین کے ساتھ بھی اسی طرح شریک ہوتا۔ اس کے مکاتیب میں منقول ہے کہ اس نے مختلف اوقات میں مادہ پرستوں ہندوؤں، بت پرستوں، مجوسیوں اور ملحدوں وغیرہ کو سراہا ہے۔ جو روحانی اقدار پر ایمان رکھتے ہیں اور جو مطلقاً ان اقدار کے منکر ہیں وہ ان سب کے ساتھ شریک ہوتا۔ ایک سائل نے ایک سوال پوچھا تو اس کے جواب میں اس نے بڑے صاف الفاظ میں لکھا:

"تجھے چاہیے تم اپنے طریقے کو نہ چھوڑو، جان لے ملکوت کسی مخصوص جماعت کے ساتھ خاص نہیں تو بہائی ہوتے ہوئے مسلمان بھی ہو سکتا ہے، فری میسنری بھی، عیسائی بھی اور یہودی بھی۔"[3]

کیا اس کو دین کہتے ہیں؟ کیا دنیا میں اس سے بڑا جھوٹ اور اس جھوٹے

---

[1] "مقالة عبد البهاء" المندرجة في مجلة "نجمة الغرب" ج ٨ (ص: ٧٦).

[2] "عبد البهاء والبهائية" (ص: ٥٤) وما بعد.

[3] "خطابات عبد البهاء" (ص: ٩٩).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

سے بڑا کوئی جھوٹا بھی ہے؟

کیا دنیا میں کوئی ایسا دین ہے جو اپنے ماننے والے کے لیے ایک ہی وقت میں کفر و ایمان، شرک و توحید، بت پرستی اور ایک اللہ کی عبادت اور حلال و حرام جائز قرار دے؟

استعمار کی آلہ کاری:

عبدالبہاء نے جھوٹ اور منافقت کا لباس پہن کر مختلف حلقوں میں اپنے باپ کے مذہب کو پھیلانا شروع کر دیا۔ اس نے اس کے لیے تمام ذرائع استعمال کیے، حتی کہ انگریزوں کا جاسوس بننا اور صیہونیوں کا آلہ کار بننا بھی پسند کر لیا اور اس راہ پر چلتے ہوئے اس نے اپنا ضمیر اور عزت سب کچھ گروی رکھ دیا۔

مسلم، غیر مسلم، حتی کہ بہائی تاریخ نویسوں نے بھی ذکر کیا ہے کہ حسین علی کا بیٹا عباس آفندی انگریزوں اور یہودیوں کا تنخواہ دار آلہ کار تھا اور عکا اور حیفا میں ان کے مفادات اور خواہشات کی تکمیل میں مصروف کار رہا۔

اسلمنت لکھتا ہے:

> ”عبدالبہاء نے بالائی حیفا میں کوہ کرمل کے پاس ایک عمارت تعمیر کرائی ...حکومت کو بتایا گیا کہ عبدالبہاء درحقیقت اپنے اور اپنے پیروکاروں کے لیے ایک قلعہ بنا رہا ہے، تاکہ حکومت پر حملہ کر سکے اور شام کے اطراف پر قبضہ جما لے۔“[1]

اس کے بھائی محمد علی آفندی اور دیگر بہائیوں نے عکا، جو اور حیفا کے رہنے والے تھے، اس پر یہ الزام لگایا کہ وہ صیہونیوں اور عیسائیوں کے مفادات کے لیے

---

[1] "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ٦١).

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

خلافتِ عثمانیہ کے سقوط کے لیے کام کر رہا ہے۔ جب ترکی حکومت کو اس کا علم ہوا تو اس کو نظر بند کر دیا گیا۔①

جھوٹ اور حقائق:

بہائیوں کے مبلغ اسلمنٹ نے اعتراف کیا ہے:

"مذکورہ اور دیگر الزامات کی بنا پر، جو غلط تھے (لیکن واقعات نے ان کی صحت پر مہر لگا دی) 1901ء میں ایک مرتبہ پھر عبدالبہاء اور اس کے خاندان کو عکا کی دیواروں کے اندر محبوس کر دیا گیا۔"②

وہ نام کا قیدی اور محبوس تھا، ورنہ حقیقت میں یہودیوں کی مہربانیوں اور تعاون اور دیگر استعماری قوتوں کی حمایت کی وجہ سے آزاد تھا۔

اس مدت کے متعلق ایک بہائی لکھتا ہے:

"عبدالبہاء کی ملاقات اور اس کی تعلیمات سے فائدہ اٹھانے کے لیے مردوں اور عورتوں کا ایک جم غفیر ہوتا وہ اس کے دستر خوان پر معزز مہمانوں کی طرح بیٹھتے۔ روحانی، معاشرتی اور ادبی ہر طرح کے امور کے متعلق سوال کرتے اور وہ وہاں کچھ گھنٹے یا کچھ مہینے قیام کرنے کے بعد اپنے ساتھ تجدید، روشن خیالی اور الہامی خیالات لے کر اپنے وطنوں کو لوٹتے۔

"اس کی مجلس میں تمام طبقاتی فرق مٹ جاتے، یہودی، عیسائی اور مسلم تعصب ختم ہو جاتا، اصلی اور اساسی قانون کے سوا تمام زنجیریں ٹوٹ جاتیں، جو دلوں کو خالص محبت کے ساتھ جوڑ دیتا، اس کے ساتھ دل زندہ

---

① "الدراسات في الديانة البابية" (ص: ٩٥) وما بعد.

② "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ٦١).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتے، گویا کنگ آرتھر اپنے سپہ سالاروں کے درمیان بیٹھا ہو، مگر فرق یہ تھا کہ عبدالبہاء تمام مردوں اور عورتوں کا روحانی لشکر تیار کرتا اور ان کو کلمے یعنی بات کے ساتھ فتح کرتا، تلواروں کے ساتھ نہیں۔''[1]

ایک دوسرا بہائی لکھتا ہے:

''ہم دیواروں کے اندر پانچ دن تک مقیم رہے، ہم محبت، امن اور خدمت کی اعلیٰ جیل کے ساکن کے ساتھ مسجون اور قیدی تھے۔ سچ ہے اصل جیل اور گھٹن آمیز فضا دلوں کو خوراک سے دوری میں ہے... اور وہ ان پتھر کی دیواروں کے باہر ہے، مگر ان کے اندر خالص آزادی اور مکمل حریت پھڑ پھڑاتی ہے۔''[2]

1904ء اور 1907ء میں اس کی حکومت مخالف خفیہ سرگرمیاں عروج پر تھیں اس کے خاندان کے کئی افراد اور خود بہائیوں نے اس کے خلاف گواہی دی اور ثابت کیا کہ وہ حکومت مخالف سرگرمیوں میں ملوث ہے اور حکومت کے دشمنوں کے ساتھ اس کے براہِ راست روابط ہیں۔ حکومت نے تحقیقی کمیشن مقرر کیا، لیکن اس نے اس کو درخورِ اعتنا نہ سمجھا، کیوں کہ خفیہ ہاتھ اس کی مکمل پشت پناہی کر رہے تھے۔

اسلمنت بھی اس بات کی گواہی دیتے ہوئے لکھتا ہے:

''تحقیقی کمیشن اس کے خلاف ثبوت اکٹھے کر رہا تھا، مگر وہ کسی کی پروا کیے بغیر اور مکمل اطمینان کے ساتھ اپنے معمول کے سارے کام جاری رکھے ہوئے تھا، وہ باغ میں پھل دار درخت لگانے میں مصروف ہوتا اور بڑی آزادی اور عزت کے ساتھ شادیوں میں شرکت کرتا۔''[3]

---

(1) "الديانة الاجتماعية الجديدة" لهوريس: (ص: ١٧١).

(2) "في الجليل" (ص: ٢٤) لمستر تورنتون.

(3) "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ٦٥).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ اطمینان اور لاپرواہی غیر ملکی سپورٹ کی وجہ سے تھا اور اس کا ثبوت خود بہائیوں کا یہ اعتراف کرنا ہے:

''اس وقت اٹلی کے سفارت خانے نے اس سے رابطہ کیا اور عکا سے بھاگنے کے لیے سہولیات پیش کیں اور ساتھ ہی اٹلی کی شہریت بھی پیش کی۔[1] لیکن اس نے استعمار کے لیے خدمات سرانجام دینے کے لیے فلسطین ہی میں رہنے کو ترجیح دی، یہاں تک کہ انقلاب آ گیا، عثمانی خلافت کا سقوط ہو گیا اور اس یہودیوں کے پروردہ کو آزادی ملی۔''[2]

یورپ اور امریکا کے دورے:

عباس آفندی نے ان مسلم ممالک میں انگریز کی جاسوسی اور مسلمانوں کو یہودی بنانے کی جو خدمات سرانجام دیں ان کا بدلہ دینے کے لیے اور برطانوی سامراج کے ساتھ تعلقات کی تجدید کے لیے؛ اس کے لیے یورپ اور امریکا کی سیاحت کا بندوبست کیا گیا۔ امریکا میں چونکہ یہودیوں کے مراکز ہیں اور وہی امریکی معیشت پر قابض ہیں، اس لیے وہ امریکا گیا، تاکہ یہودیوں سے مزید کام کے لیے نئی ہدایات حاصل کر کے وہاں سے وہ دوبارہ لندن آیا، پھر پیرس گیا، پیرس سے جرمنی، جرمنی سے بوداپست، بوداپست سے ویانا۔ وہاں اگست 1911ء سے لے کر دسمبر 1913ء تک تقریباً دو سال تک رہا۔[3] اس ساری سیر و سیاحت کے دوران میں وہ برطانوی استعمار اور عالمی صیہونیت کا مہمان رہا اور مسلمانوں کے خلاف ان کی سازشوں

[1] "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ٦٥).

[2] أيضاً و اردو دائرہ معارف ج ٥ (ص: ٩٤).

[3] "بدائع الآسفار" للخاوري البهائي، و اردو دائرة معارف ج ٥ (ص: ٩٤).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں شامل رہا۔ یورپ کے مختلف ممالک میں صیہونیوں کو معلومات دیتا رہا اور پہلی عالمی جنگِ عظیم کے کچھ عرصہ پہلے تک انگریزوں کی خواہشات کو عملی جامہ پہناتا رہا۔

جنگی اور خارجی امداد:

اس نے چاروں اطراف سے خوب مالی امداد سمیٹی اور جنگ کے سارے عرصے میں: کہ جب ہر کوئی اس کے دھوئیں اور اثرات سے متاثر تھا، اس نے اور اس کے پیروکاروں نے بڑے عیش و نشاط کی زندگی گزاری۔ اسلمنت ان دنوں کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"جب جنگ چھڑی اس وقت عبدالبہاء حقیقت میں ترکی کی حکومت کا قیدی تھا... جنگ کے دوران میں عبدالبہاء مادی معاملات نپٹانے میں مصروف رہا... اس کے ذریعے اس نے اپنے آپ کو اس بھوک اور قحط سے محفوظ کر لیا کہ جب حیفا اور عکا کے ہزاروں مساکین اس میں مبتلا تھا، وہ اپنی بساط کے مطابق ہر ایک کی مدد کرتا، لوگوں کے دکھوں میں شریک ہوتا، روزانہ سیکڑوں مسکینوں کو پیسے اور روٹی دیتا، اگر روٹی نہ ہوتی تو پھل یا اس طرح کی اشیا دیتا۔ وہ اپنے دوستوں، پیروکاروں اور دیگر لوگوں کی مدد اور مسکینوں کے ساتھ اظہار ہمدردگی کے لیے اکثر عکا جاتا۔ جنگ کے زمانے میں وہ روزانہ اپنے احباب سے ملتا، ان پریشان کن اور تھکا دینے والے حالات میں وہ سب مسرور مطمئن اور خوش تھے۔"[1]

اگر آپ مزید تفاصیل جاننا چاہتے ہیں تو اس کے نواسے اور نائب مرزا شوقی آفندی کی تحریریں ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

---

[1] "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ٧٠).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فلسطین بالخصوص حیفا کے سقوط سے پہلے آل بہاء کو ان کے گھروں میں نظر بند کر دیا گیا (یہ اس وقت کی بات ہے جب ان کی انگریز دوستی اور مسلمانوں کے خلاف جاسوسی اور بد دیانتی کا پردہ چاک ہوا) تو انگریز بالخصوص لارڈ بالفور کا وزیر خارجہ لارڈ کرزن[1] بہت زیادہ بے چین ہو گیا۔ انھوں نے چیف آف آرمی سٹاف جنرل ...کو ایک ایمرجنسی ٹیلی گرام بھیجا جس میں اس کو بڑی تاکید کے ساتھ کہا گیا کہ عبدالبہاء اور اس کے خاندان اور پیروکاروں کی ہر ممکن حفاظت کی جائے۔"[2]

"23 ستمبر 1918ء کو چوبیس گھنٹے کی لڑائی کے بعد ہندوستانی اور برطانوی فوجی حیفا پر قابض ہو گئیں، اس وقت حیفا میں جشن کا سا سماں تھا، اس طرح وہ ہولناک جنگ ختم ہوئی جو ترکی حکومت کے عرصے میں جاری رہی۔"[3]

"مزید برآں: جب برطانیہ نے قبضہ لیا تو اعلیٰ فوجی اور سول افسران عبدالبہاء کی ملاقات کے متمنی تھے، وہ اس کی روشن گفتگو، وسیع معلومات، باطنی گہرائی، مہمان نوازی اور شریفانہ تکریم پر بڑی خوشی کا اظہار کرتے۔"[4]

"یہی نہیں بلکہ سربراہان مملکت اس کی اعلیٰ اخلاقی اور دنیا کے لیے امن اور حقیقی سعادت کی کوششوں سے اس حد تک متاثر تھے کہ انھوں نے اپریل 1920ء میں حیفا کے فوج کے گورنر کے باغ میں اس کے اعزاز

---

[1] یہ لارڈ کرزن وہ شخص تھا جس نے بنیامین یاہو کے ساتھ مل کر یہودی ریاست کے لیے منصوبہ بندی کی اور لارڈ بالفور وہ شخص تھا جس نے 1917 میں فلسطین میں یہودی ریاست کی تشکیل کا وعدہ اور اعلان کیا۔

[2] "قرن بديع" لشوقي افندي ج ٣ (ص: ٢٩٦).

[3] "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ٧٠).

[4] أيضاً.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں ایک تقریب منعقد کی اور اس کو برطانوی نائٹ کا خطاب دیا۔"[1]

اس تقریب کے حاضرین میں جنرل لنبی بھی موجود تھا۔ اس تقریب نے ان کے چہرے پر بڑی جھوٹ کی نقاب اتار دی، انگریز نائٹ اور سر کا خطاب اسے ہی دیتا تھا جو اس کے لیے جانثاری اور بہادری کے جواہر دکھاتا تھا۔

اس جیسے بددیانت اور گندے انسان سے جاسوسی اور مسلمانوں میں جہاد کی روح کمزور کر کے انگریزوں کے لیے راہ ہموار کرنے سوا کون سی بہادری اور جانثاری کی توقع کی جا سکتی ہے) اس لیے انہی بددیانتوں کے صلے میں اس کو یہ خلعتِ فاخرہ پہنائی گئی۔

حسین علی کا خلیفہ اور وصی:

یہ بات قابلِ التفات ہے کہ عباس آفندی صرف بہائیت کی امامت اور پیشوائی کی دعوے دار ہی نہیں تھا، بلکہ اس نے اپنے باپ کی خدائی اور الوہیت کا اقرار کرنے کے بعد نبوت و رسالت کا منصب سنبھال لیا۔ باپ بہائیت کا خدا تھا اور بیٹا اس کا پیغمبر!

ثبوت ذکر کرنے سے پہلے ہم تھوڑا سا پیچھے جانا چاہتے ہیں، تاکہ موضوع کا ربط اور تسلسل قائم رہے، ہم ذکر کر آئے ہیں کہ حسین علی مازندرانی بہت سے امور میں اپنے بڑے بیٹے عباس آفندی پر اعتماد کرتا تھا، کیوں کہ وہ اس کی ذہانت، حسنِ تدبیر، معاملہ فہمی، چرب زبانی، قوت ابلاغ مکر و فریب کے فنون سے آگاہی، چالاکی اور سازش بازی کی خصوصیات سے اچھی طرح آگاہ تھا۔ وہ اپنے باپ کے مقاصد اور خواہشات میں شریک تھا اور اعلیٰ عہدے، بلند مقام اور عزت و جاہ کا متمنی تھا۔

وہ ایران میں پیدا ہوا، بغداد کے عربی ماحول میں پلا بڑھا، استنبول اور ادرنہ

---

[1] "عبد البهاء والبهائية" (ص: ٣٦) و "قرن بديع" ج ٣ (ص: ٢٩٩) و انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا ج ٢ (ص: ٩٢٨)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں ترکیوں کے درمیان رہا اور ادھیڑ عمری اور بڑھاپے میں ایک مرتبہ پھر عربوں کے درمیان فلسطین میں آبسا۔ اس نے ان تمام معاشروں اور ماحولوں سے بہت کچھ سیکھا۔ وہ اپنے دجال باپ کا مشیر تھا، بلکہ اس پر تسلط جمائے ہوئے تھا، بلکہ اسی نے اس کو بڑے بڑے دعووں پر اکسایا، اس کے لیے عظیم الشان محلات مہیا کیے، جن میں وہ اکڑ اکڑ کر چلتا۔ اس نے اس کے لیے باغ میں رنگا رنگ پھول، عطر بیز پھول، سایہ دار درخت اور پھل دار اشجار لگوائے، جہاں طیور خوش گلو اپنی بولیاں بولتے، خوب صورت لڑکے مسحور کن آوازوں میں گانے گاتے یہی وجہ ہے جیسے حسین علی پر کوئی مشکل آن پڑتی یا کوئی ناقابلِ حل عقدہ سامنے آجاتا تو وہ اپنے بیٹے عباس سے رجوع کرتا اور اعتراضات کرنے والوں کو بھی اکثر اسی کے پاس بھیج دیتا۔ یہ بھی کسی کو اتنی دیر تک اپنے باپ کے پاس نہیں جانے دیتا تھا، جب تک مکمل تسلی نہ کر لیتا کہ وہ جاہل اور بے وقوف ہے۔ مبادا وہ کوئی ایسی بات یا اعتراض کر دے جو اس کے باپ کو رنجور کر دے۔

> ''اس وقت سے وہ اپنے باپ کا سب سے بڑا رفیق، بلکہ اس کا چوکیدار تھا، حالانکہ وہ نوعمر تھا، لیکن اس نے حیران کن سمجھداری کا مظاہرہ کیا اور باپ کو ملنے کے لیے آنے والے تمام لوگوں کے ساتھ بات چیت کی ذمے داری قبول کی، جس کو سچا طالبِ حقیقت پاتا صرف اس کو ملاقات کی اجازت دیتا، تاکہ بہاء اللہ ان کو مل کر خواہ مخواہ پریشانی اور ماندہ نہ ہو۔''[1]

چنانچہ جب اس نے دیکھا کہ اب موت اس کی طرف آہستہ آہستہ چل کر آرہی ہے تو اس نے ایک وصیت نامہ لکھا، اس پر اس کی مہر لگائی، اس میں پہلے عباس آفندی کو نامزد کیا گیا اس کے بعد اس کی دوسری بیوی مہد علیا سے اس کے دوسرے

---

[1] ''بہاء اللہ والعصر الجدید'' (ص: ٥٨).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیٹے مرزا محمد علی کو ولی عہد مقرر کیا گیا، پہلے کو "غصن اعظم" کا نام دیا اور دوسرے کو "غصن اکبر"۔ ①

"اغصان کی محبت ہر ایک پر فرض ہے، لیکن اللہ نے لوگوں کے مالوں میں ان کا حق مقرر نہیں کیا۔" ②

بہائی کے ساتھ اختلافات:

جب 28 مئی 1892ء کو اس کا باپ فوت ہوا تو اس کے مرنے کے نو دن بعد اس کے حکم کے مطابق نو اکابر بہائیوں کی موجودگی میں وصیت نامہ کھولا گیا۔ عباس نے وصیت کے ایک حصے کو ان سے چھپا لیا اور دوسرا حصہ ظاہر کیا جس میں ولی عہد کا ذکر تھا۔ ③

مرزا جاوید قزوینی لکھتا ہے کہ نو لوگوں میں سے ایک شخص نے وصیت کا وہ حصہ دیکھ لیا جو عباس نے ان سے چھپانے کی کوشش کی تھی۔ جب اس نے اس سے اس کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا: "اس کو ظاہر کرنا جائز نہیں اور اس کے لیے یہ وقت بھی مناسب نہیں۔" ④

جب اس کے بھائی مرزا محمد علی کو اس کا علم ہوا تو اس نے اپنے بھائی سے مطالبہ کیا کہ وہ سارا وصیت نامہ سب کے سامنے ظاہر کرے، لیکن عباس نے اس

---

① بہائیوں کے نزدیک حسین علی مازندرانی کی اولاد کو "غصن" اور "اغصان"، باب شیرازی کے اقارب کو "افنان"، اکابر مبلغین کو "ایادی امر اللہ" اور ان کے سربراہ کو "ولی الامر" کہا جاتا ہے۔

② "دائرة المعارف لمذاهب والاديان" ج ٢ (ص: ٣٠٤) و "البهائية" لميرزه جاويد القزويني (ص: ١٢٦) ط انكليزي لندن.

③ "الدراسات في الديانة البابية" (ص: ٧٥) و "البهائية" للميرزه جاويد القزويني (ص: ١٢٦) ط انكليزي لندن.

④ "البهائية" (ص: ١١١) ط انكليزي.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے انکار کر دیا۔

اس کے نتیجے میں بہائیت دو گروہوں میں تقسیم ہو گئی۔ ایک گروہ نے عباس آفندی کی حمایت اور مرزا محمد علی کو وعدہ توڑنے کی وجہ سے کافر قرار دیا۔ دوسرے گروہ نے مرزا محمد علی کی حمایت اور پیروی کی اور عباس کو وصیت چھپانے کے جرم میں کافر کہا۔ پہلے گروہ کی دلیل یہ تھی کہ حسین علی مازندرانی نے عباس آفندی ہی کو ان کے لیے مرجع، مصدر امر اور کتاب کا بیان کرنے والا قرار دیا تھا، کچھ دوسروں نے ان کی مخالفت کی جن میں بہائیوں کا بڑا مرزا قزوینی بھی تھا، یہ تو افراد میں بھی شامل تھا، جن کی موجودگی میں وصیت کھولی گئی اور حسین علی کی وضاحت کے مطابق بہائیت میں انحصان کے بعد اسی کا رتبہ سب سے بلند تھا۔[1]

مخالفین میں امریکا میں بہائیوں کا پہلا مبلغ جارج خیر اللہ بھی شامل تھا، جن کو عباس نے ''بطرس البہاء''، ''کولمبس بہائیت'' اور ''فاتح امریکا'' کا لقب دیا تھا۔[2] اسی طرح حسین علی کا خادم اور کاتب، خادم اللہ مرزا آقا جان کاشی اور عبدالکریم وغیرہ بھی مخالفین کی صف میں کھڑے ہو گئے۔[3]

ان کی دلیل تھی عباس نے وصیت چھپا کر اللہ کا حکم چھپایا ہے۔ ان کے خدا حسین علی نے کہا ہے:

''ہم نے اعظم کے بعد اکبر کو چنا ہے یہ علیم خبیر کی طرف سے حکم ہے۔''

اس لیے عباس کو خدا کے فیصلے میں کسی تبدیلی کا اختیار حاصل نہیں، جب

---

(1) اردو انسائیکلو پیڈیا ج ۵ (ص: ۹۳).

(2) ''الدراسات في الديانة البابية'' (ص: ۱۰۰).

(3) ''دائرة المعارف للمذاهب والاديان'' ج ۲ (ص: ۳۰٤) و ''الدراسات في الديانة البابية'' (ص: ۷۵) و اردو انسائیکلو پیڈیا ج ۵ (ص: ۹۴).

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اس نے کہا:

> ”وصیت میں سے جو چھپایا گیا ہے اس کو ظاہر کرنا جائز نہیں، کیوں کہ ابھی اس کا مناسب وقت نہیں آیا۔“ تو مرزا جاوید نے اعتراض کرتے ہوئے کہا: ”اگر اس کا اظہار مناسب نہ ہوتا تو حضرت بہاء اللہ اس کو اس مقدس وصیت میں ظاہر نہ کرتے۔“[1]

اس طرح بہائیت دو فرقوں میں بٹ گئی، ایک فرقے نے عباس کی حمایت کی اور وہ عباسیہ کہلائے، یہ اپنے مخالفین کو خارجی کہتے تھے۔

دوسرے گروہ نے حسین علی کے چھوٹے بیٹے مرزا محمد علی کو اپنا پیشوا مان لیا اور موحدین کہلائے، ان کے دشمن ان کو ”بدعہد“ کا لقب دیتے تھے۔ کچھ اکابر بہائیوں نے عباس سے مطالبہ کیا کہ حسین علی کی تعلیمات کی روشنی میں یہ اختلافات ختم کیے جائیں، مگر عباس نے اس مطالبے کو ماننے سے انکار اور اپنے موقف پر اصرار کیا۔[2]

اس طرح بابیت جو پہلے تین فرقوں میں تقسیم تھی، مزید دو فرقوں میں بٹ گئی اور ان کی تعداد پانچ ہو گئی جو یہ ہیں: خالص بابی، ازلیہ بہائیہ، عباسیہ اور مرزا محمد علی بہائی کی جماعت ”موحدین“۔[3]

مرزا باب شیرازی کے مرنے کے بعد جو کچھ ہوا بعینہٖ وہی کچھ مرزا حسین علی مازندرانی کے بعد بھی ہوا۔ شیرازی کے مرنے کے بعد ایک ہی باپ کے دو بیٹوں مرزا حسین علی اور مرزا یحییٰ صبح ازل میں اختلاف ہوا اور بابیت ازلیہ اور بہائیہ دو فرقوں میں بٹ گئی اسی طرح حسین علی کے مرنے کے بعد ایک ہی باپ کے دو بیٹوں عباس

---

[1] ”مقالات في البابية“ ط انكليزي (ص: ٢٦١).

[2] ”دائرة المعارف الاردية“ ج ٥ (ص: ٩٤) و ”الدراسات في الديانة البابية“ (ص: ٩٨٥).

[3] ”مقدمة نقطة الكاف“ لبرفسور براؤن (ص: علا و عه).

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اور محمد علی میں اختلاف ہوا اور بہائی دو فرقوں میں تقسیم ہو گئے، اس طرح تاریخ نے اپنے آپ کو دہرایا۔

عباس آفندی کے جرائم اور شرمناک کام

دونوں بھائیوں کے درمیان جھگڑا، لڑائی تک پہنچ گیا اور محبت، شفقت، نرمی اور ماں کے ساتھ حسنِ سلوک کے دعوے دار، عباس آفندی نے اپنے باپ کی بیوی اور اپنے بھائی محمد علی اور اس کے بھائیوں کی ماں اور خاندان کے ہر اس فرد کو حسین علی کے موروثی گھر سے نکال دیا، جنھوں نے محمد علی کی حمایت کی۔ ان کو ان نذرانوں سے بھی محروم کر دیا جو اس "مقدس گھرانے" کی خدمت میں پیش کیے جاتے تھے، اسی طرح اس نے وہ تمام تنخواہیں، مراعات اور امداد جو حسین علی کے گھرانے اور اس کے بیٹوں کے لیے مخصوص تھیں، بند کر دی۔ [1]

اتنا ہی نہیں، بلکہ اس نے اپنے تمام پیروکاروں کو اپنے بھائی اور اس کے حمایتیوں کا مکمل بائیکاٹ کرنے کا حکم دیا، ان کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے اور بات چیت کرنے سے بھی روک دیا۔ [2]

"اس کی شقاوتِ قلبی دیکھیے کہ جب بہاء اللہ کا چھوٹا بیٹا اور محمد علی کا بھائی، ضیاء اللہ فوت ہوا تو اس کی آخری رسوم میں بھی شریک نہ ہوا۔" [3]

بیوہ بھاوج کو اغوا کرنے کی کوشش:

اس نے اپنے بھائیوں کے خلاف کھلی دشمنی میں اسی حد پر اکتفا نہ کیا، بلکہ تمام

① "الدراسات في الديانة البابية" (ص: ۸۰) وما بعد.

② "ألواح وصاياي عبد البهاء" (ص: ۲۲، ۲۳).

③ "الدراسات في الديانة البابية" (ص: ۸۵) و "دائرة المعارف الاردية" ج ٥ (ص: ۹۳).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اخلاقی حدود اور انسانی اقدار کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اپنے فوت شدہ بھائی کی بیوہ کو اغوا کرنے کی کوشش کی، یہ حرکت کسی عام انسان نے نہیں کی، بلکہ بہائیت کے نبی، روحانی، پیشوا، حسنِ اخلاق کے داعی اور دوسرے دینوں کو ماننے والوں کے ساتھ بھی روح و ریحان کے ساتھ معاشرت اختیار کرنے کے پرچارک حضرت عبدالبہاء عباس آفندی نے کی۔

ثبوت پیشِ خدمت ہے:

ایک نامور بہائی مرزا جاوید اپنی کتاب میں لکھتا ہے، جس کا ترجمہ پروفیسر براؤن نے انگریزی میں کیا:

"جب 13 اکتوبر 1898ء کو ضیاء اللہ فوت ہوا تو مرزا عباس نے اس کی نوجوان بیوی کو تعزیتی خط لکھا اور اپنے خاص محل میں ملاقات کی خواہش کا اظہار کیا۔ چونکہ اس کے بھائی (ضیاء اللہ کے سالے) عباس کے عقیدت مند تھے اس لیے وہ اس پر کچھ دباؤ ڈالنے اور اس کو ملاقات پر مجبور کرنے میں کامیاب رہا۔ ایک دن وہ اس سے ملنے کے لیے گئی۔ وہاں عباس نے اپنی بیوی منیرہ خانم کی نگرانی میں ایک منصوبہ تیار کیا تھا۔ جب وہ بیوی عباس سے ملاقات کے بعد اس کے محل سے باہر نکلی تو اس کو کچھ لوگوں نے اغوا کر لیا جن کو اس کام کے لیے تیار کیا گیا تھا۔ وہ چیخنے لگی اور کہنے لگی: "بہاء اللہ مجھے بچا لو، یہ لوگ مجھے جبراً اغوا کرنا چاہتے ہیں۔" وہاں عباس کی بیوی کے سوا کوئی نہیں تھا جو اغوا کرنے والوں کو ہدایات دے رہی تھی۔ شاید اغوا کار اپنے منصوبے میں کامیاب ہو جاتے، مگر اس کی آوازیں محل کی دیواروں سے باہر سنائی دینے لگیں تو بہت سے لوگ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کو بچانے کے لیے بھاگتے ہوئے آئے جن میں حسین علی مازندرانی کا خادم خاص مرزا آقا جان کاشانی بھی تھا۔ جو ساری زندگی اس کا خادم رہا اور اس نے اس کو ''خادم اللہ'' کا لقب دیا۔ بہر حال لوگوں نے اس کو اغوا کاروں سے بچا لیا اور یہ قبیح کوشش ناکام ہو گئی۔''①

مخالفین کو قتل کرانا:

''عباس کو مرزا آقا جان کاشانی کی مداخلت قطعاً پسند نہ آئی اور اس کے اس فعل نے اس کو غضب ناک کر دیا، جس نے اس کی آرزوؤں کو خاک میں ملا دیا، چنانچہ اس نے اس کو شدید زدوکوب کیا اور ننگے پاؤں اور ننگے سر اپنے گھر سے نکال دیا۔''②

''اس کے بعد اس نے اس کے مال اور ترکے پر قبضہ کر لیا، اس سے سب کچھ چھین لیا اور آخر میں اس کو اچھی طرح ذلیل و رسوا کر کے اس کے قتل کا اشارہ دے دیا، لہٰذا 1897ء میں اس کو قتل کر دیا گیا۔''③

دلکش اور شیریں تعلیمات اور کھوکھلے دعوؤں کے پیچھے چھپے ہوئے اس جرم کا اصل چہرہ یہ تھا۔ اور اس چہرے پر پڑی نقاب کسی مخالف اور دشمن نے نہیں اٹھائی، بلکہ خود بہائیوں اور اسلام کے دشمن مستشرقین نے اس کا چہرہ ننگا کیا۔ انگریز مستشرق پروفیسر براؤن کو بھی حیرانی اور تعجب کا اظہار کرتے ہوئے لکھنا پڑا:

''اس فرقے بندی، حسد اور لڑائی جھگڑے نے مجھ پر بڑا اثر چھوڑا میں تو ان کو محبت، شفقت اور صلح جوئی کے نمونے سمجھتا تھا۔ میں نے کتنی مرتبہ

① ''الدراسات في الديانة البابية'' (ص: ٨٦، ٨٧).

② ''الدراسات في الديانة البابية'' (ص: ٨٧) وما بعد.

③ أيضاً و اردو انسائیکلو پیڈیا ج ٥ (ص: ٩٣).

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اپنے بہائی دوستوں سے بہائیت کی ان پہلی تعلیمات کے متعلق پوچھا جو بہائی عقیدے کا لازمی حصہ تھا! وہ الٰہی نصوص اور عبارتیں کہاں گئیں جن میں کہا گیا: ''ادیان کے ساتھ روح و ایمان کے ساتھ رہو'' لوگ ایک ہی درخت کی شاخیں اور ایک ہی شاخ کے پتے ہیں'' وغیرہ وغیرہ؟ اس کے اپنے خاندان کے ساتھ دشمنانہ رویے اور ظلم و شقاوت پر مبنی سلوک کرتے ہوئے دیگر ادیان کے ساتھ حسنِ معاشرت کا درس کہاں گیا؟''[1]

دوسری طرف یہ عباس آفندی خود بھی کہتا تھا:

''دینِ الٰہی بکھرے دلوں کو اکٹھا کرتا ہے، زمین سے جنگوں اور تنازعات کو مٹاتا ہے۔... اگر دین ہی دشمنی، بغض اور تقسیم کا سبب بنے تو اس سے بے دینی ہی بھلی اور اس جیسا دین چھوڑنا ہی حق ہے، کیوں کہ دین تو دوا ہے اور دوا شفا کے حصول کے لیے کھائی جاتی ہے، اگر دوا ہی مرض بڑھنے کا سبب بن جائے تو اس کو چھوڑنا ہی بہتر ہوتا ہے، چنانچہ ہر وہ دین جو محبت اور اتحاد کا سبب نہ ہو وہ دین نہیں ہو سکتا۔''[2]

یہاں حضرت عبدالبہاء سے سوال ہے کہ کیا تمھارا دین مخالفوں کو قتل کرنے حقیقی بھائیوں کو گھر سے نکالنے، عزیزوں کی بیواؤں کو اغوا کرنے اور لڑنے والوں کو گالیاں دینے کا حکم دیتا ہے؟

انصاف پسند بہائی اس کی جنونی اور نفرت خیز حرکتوں پر کیا کہیں گے؟ کیسا عجیب آدمی ہے کہ جب منبرِ خطابت پر چڑھتا ہے تو دوسروں کو ایسی نصیحتیں کرتا ہے:

---

[1] ''مقدمة نقطة الكاف'' (ص: عو).

[2] ''محادثات باريس'' (ص: ۱۸۹).

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

”تاریخ کے آغاز سے لے کر آج تک ہزاروں ملتیں آئیں جو ایک دوسری ملت کو کافر کہتی رہیں، باہم برسرِ پیکار رہیں، بڑی بڑی مذہبی جنگوں کی تاریخ پر ایک نظر ڈالیں، یہ کبھی صدیوں پر پھیل جاتیں، صلیبی جنگیں تقریباً دو سو سال تک جاری رہیں۔ عیسائیوں کے دو فرقوں پروٹسٹنٹ اور کیتھولک کے درمیان دین کے نام پر کیسی کیسی لڑائیاں جاری رہیں، بے شمار لوگ ان میں قتل ہوئے اور قیدی بنے، حالانکہ دین اس سے بری ہے۔ عیسائی اور مسلمان یہودیوں کو شیطان کہتے رہے، یہودی عیسائیوں کو کافر کہتے ہیں اور مسلمانوں کو دشمن اور موسیٰ علیہ السلام کے قوانین توڑنے والے گردانتے ہیں... جب مشرق سے بہاء اللہ کا نور طلوع ہوا تو اس نے وحدت انسانیت کی خوشخبری دی اور تمام انسانوں کو مخاطب کر کے کہا: تم سب ایک ہی درخت کے پھل ہو، دو درخت نہیں کہ ایک رحمتِ الٰہی کا درخت ہو اور دوسرا شیطان کا۔ ہم سب ایک دوسرے کے ساتھ نہایت محبت کے ساتھ پیش آئیں، بلکہ ہمیں علم اور یقین ہونے چاہیے کہ سب ایک ہی معبود کے بندے ہیں ... سب کی تربیت، اصلاح اور محبت کے ساتھ مدد کرنا ضروری ہے اور ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے کہ انسانیت الٰہی محبت کے سائے میں مکمل اطمینان اور مسرت و انبساط کی اعلیٰ ترین صورت میں رہ سکے۔“ [1]

اس کو کہتے ہیں:

”خود را فضیحت دیگراں را نصیحت“

---

(1) مجلة "نجمة الغرب البهائية" ج ٨ (ص: ٧٦).

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

قرآنِ حکیم کہتا ہے:

﴿ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴾ [الصف: ۳]

"اللہ کے نزدیک ناراض ہونے کے اعتبار سے بڑی بات ہے کہ تم وہ کہو جو تم نہیں کرتے۔"

مگر یہ بدعملی عباس آفندی اور بہائیوں کی سرشت میں شامل ہے اور وہ آج بھی اسی راستے پر گامزن ہیں، منہ سے بڑی بڑی باتیں نکالتے ہیں، مگر عمل میں صفر ہیں۔

مرزا عباس آفندی نے اپنے ظاہری رکھ رکھاؤ، منکسر المزاجی، شوگر کوٹڈ گفتگو اور نفاق و فریب سے ایک دنیا کو اپنا گرویدہ بنایا ہوا تھا، جن میں مسلمان بھی شامل تھے اور یورپ کے باشندے بھی، مگر حقیقت میں وہ ان تمام خوبیوں سے خالی تھا اور اپنے باپ اور شیرازی گروپ کی طرح سفاک اور معصوم لوگوں کا خون پینے والا تھا۔

اس بات کی گواہی امریکا میں پہلا مبلغِ بہائیت جارج خیر اللہ ان الفاظ میں دیتا ہے:

"عباس اور اس کے پیروکاروں نے اپنے مقاصد اور اغراض کے حصول کے لیے خفیہ طریقوں سے قتل کرنے سے بھی دریغ نہ کیا، انھوں نے بہت سے لوگوں کو قتل کیا، انھی میں بہت بڑا تاجر مرزا یحییٰ بھی شامل تھا، عباس کے مریدوں نے اس کے حکم سے اس کو قتل کر دیا۔"[1]

امریکا میں بہائیت پھیلانے اور وہاں اس کے لیے حالات ساز گار بنانے والے بہائیت کے اس سینٹ پیٹر کو جب اس لومڑ کی حقیقت معلوم ہوئی اور وہ اس سے دور ہو گیا تو عباس آفندی نے اس کو ڈرایا دھمکایا اور اپنے ایک ماننے والے مرزا

---

[1] "الدراسات في الديانة البابية" (ص: ١٥٧).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حسن خراسانی کو یہ پیغام دے کر اس کے پاس بھیجا:

"میں تیری آنکھیں نکلوا دوں گا اور تجھے ٹکڑے ٹکڑے کر دوں گا تو عباس کی مخالفت اور دشمنی سے باز کیوں نہیں آتا۔"①

وہ آدمی پکا بہائی تھا اس لیے اس نے بہائیت تو نہ چھوڑی، البتہ عباس سے گریز کرنے لگا اور جب اس کو اس کی حقیقت معلوم ہو گئی کہ وہ ہوس کا بندہ اور خواہشات کے حصول میں اس حد تک اندھا ہے کہ قتل و غارت سے بھی احتراز نہیں کرتا تو اس نے اس کے سامنے اپنا سر جھکا دیا۔

اس کی بہائی بیٹی "تمہہ خانم" نے بھی اس کو بتایا تھا کہ عباس نے اس کو حکم دیا ہے کہ جہاں ضرورت پیش آئے امریکیوں کے سامنے اس کو جھٹلا دے۔②

"عباس اپنے مخالفوں کے لیے اس حد تک انتہا پسند تھا کہ اس نے جارج خیر اللہ کی بیوی کو مال و دولت دے کر اس سے طلاق لینے پر بھی اکسایا اور کوئی شرم محسوس نہ کی۔"③

دعوائے نبوت و رسالت:

بہاء اللہ حسین علی مازندرانی کے بیٹے عبدالبہاء عباس آفندی نے صرف ظلم وستم اور بہائیوں کی پیشوائی کے منصب کے ذریعے لوگوں کی عزتوں کے ساتھ کھیلنے ہی پر اکتفا نہ کیا، بلکہ اپنے باپ کی صریح نصوص اور عبارتوں کے خلاف، جو ایک ہزار سال تک انقطاع امر پر دلالت کرتی ہیں، نبوت و رسالت کا دعویٰ بھی کر دیا۔

① أیضاً و اردو انسائیکلو پیڈیا ج ۵ (ص: ۹۳).

② "الدراسات في الديانة البابية" (ص: ۱۰۷).

③ أیضاً (ص: ۱۰۷) وما بعد.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حسین علی کتاب اقدس میں کہتا ہے:

''جس نے مکمل ایک ہزار سال پورا ہونے سے پہلے نئے امر (دین) کا دعویٰ کیا وہ کذاب اور مفتری ہے اللہ اس کو رجوع کی توفیق دے، اگر وہ اصرار کرے تو وہ اس پر کسی بے رحم کو مسلط کر دے، وہ سخت سزا دینے والا ہے، جو اس آیت کی کوئی ایسی تاویل یا تفسیر کرے جو اس کے ظاہر کے خلاف ہو وہ اللہ کی روح اور رحمت سے محروم ہے جو تمام جہانوں پر سبقت لے گئی ہے۔''[1]

ان نصوص کے ہوتے ہوئے عبدالبہاء عباس نے بہت سے دعوے کیے اور ان تمام بیوقوفوں نے اس کی حوصلہ افزائی کی جو اس سے پہلے باب شیرازی کی یاوہ گوئیوں اور اس کے باپ حسین علی کی نامعقول باتوں پر ایمان لائے۔ وہ اپنے باپ اور شیرازی دونوں سے زیادہ عقل مند تھا اس لیے اس نے ''رسول میثاق'' کا ایک نیا عہدہ تخلیق کیا اور اس پر براجمان ہو گیا۔

مرزا احمد سہراب بہائی اپنی ڈائری میں لکھتا ہے:

''عباس جب اپنے لمبے دوروں سے واپس آیا تو اس نے اپنے پیروکاروں کے نام لکھا:

''ایک دن آئے گا جب میں نہیں ہوں گا... میرے دن محدود ہو چکے ہیں، میرے پاس کوئی خوشی نہیں جو ہے اسی امر (دین) میں ہے میری یہ خواہش ہی رہی ہے کہ اپنے محبت کیشوں کو ایک ہار کے چمک دار موتیوں کی طرح، آسمان کے ستاروں کی طرح، ایک ہی سورج کی شعاعوں کے

[1] "الأقدس" للمازندراني.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مانند یا ایک ہی چراہ گاہ کی ہرنیوں کی طرح اکٹھا اور متحد دیکھوں!

یہ قدس کی کبوتری کچھ گا رہی ہے تم خاموشی سے سنتے نہیں؟ یہ ملکوتِ الٰہی کے فرشتے ان کو بلا رہے ہیں کیا وہ حاضر نہیں ہوں گے؟ یہ رسولِ میثاق مدافعت کر رہا ہے کیا وہ بیدار نہیں ہوں گے؟ میں سننے کے لیے منتظر ہوں... کیا وہ میری آرزوں کو نہیں سنتے، میری امیدوں کو پورا نہیں کریں گے اور میری پکار پر حاضر نہیں ہوں گے؟ میں یہاں بڑی بے صبری سے انتظار کر رہا ہوں۔"[1]

ماہر شرقیات پروفیسر براؤن "نقطۃ الکاف" کے مقدمے میں لکھتا ہے:

"اس کے پیروکار اس کے متعلق یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ عصرِ حاضر کا مظہر ہے، کیوں کہ ان کا عقیدہ ہے اللہ کا فیض منقطع نہیں ہوتا، وہ اس کو نبی اور الٰہی مظہر خیال کرتے ہیں۔"[2]

وہ مذاہب و ادیان کے انسائیکلوپیڈیا میں لکھتا ہے:

"عباس نے حسین علی مازندرانی کی وفات کے بعد دعویٰ کیا کہ وہ وحی کا سلسلہ اور الہام کا مورد اور گھاٹ ہے (جس پر وحی اترتی ہے)۔"[3]

ایک دوسری کتاب میں مرزا جاوید قزوینی کے حوالے سے لکھتا ہے:

"عباس نے اپنے باپ کے بعد امریکا میں مسیح موعود اور ابن اللہ (اللہ کا بیٹا) ہونے کا دعویٰ کیا اور ہندوستان میں ایک خطاب میں وہ بہرام

---

(1) "یومیارت مرزا أحمد سهراب" ۲ إبریل سنة ۱۹۱٤ بحواله "بهاء الله" (ص: ٦٨).

(2) "مقدمة نقطة الكاف" (ص: هـ).

(3) "دائرة المعارف للمذاهب والأديان" ج ۲ (ص: ۳۰٤).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہونے کا دعویٰ کیا جس کا روشنی انتظار کر رہے ہیں۔"①

خود عباس اپنے متعلق لکھتا ہے:

"وہ انسانوں کے درمیان وحدت کا مطلع، واحد حق کے نام سے امتوں کے درمیان روحانی قوت کے ساتھ اعلان کرنے والا، قطعی نص کے مطابق کتاب کو بیان کرنے والا اور فانی گھر میں ہر محبت کیش کی غذا ہے۔"②

مزید کہتا ہے:

"میں ہی کتاب جلی کھولتا ہوں، اگر میں کتاب اللہ کی توثیق نہ کروں تو اس پر ایمان نہ رکھا جائے۔"③

"حق وہی ہے جو میری زبان سے نکلے، آیات اور ان کے متون کے متعلق مجھ ہی سے پوچھو، میری رضا مندی کے بغیر کسی کو ایک لفظ اور حرف بولنے کی اجازت بھی نہیں۔"④

انھی باتوں کی بنیاد پر مرزا جاوید نے کہا ہے:

"اس نے جو دعوے کیا ہیں وہ نبی اور رسول کے علاوہ کسی کے لیے جائز نہیں۔"⑤

انھی دعووں کی وجہ سے اس کے اور جارج خیر اللہ، مرزا محمد علی قزوینی اور کاشانی وغیرہ کے درمیان اختلافات نے جنم لیا۔⑥

① "الدراسات في الديانة البابية" (ص: ٧٧).

② "مكاتيب عبد البهاء" ج ٢ (ص: ٤٢٩) ط انكليزي.

③ مجلة "نجمة الغرب" (ص: ٢٤) الصادرة ١٩١٣م.

④ أيضاً، بحواله "الدراسات في الديانة البابية" (ص: ٣٣٨).

⑤ أيضاً.

⑥ "الدراسات في الديانة البابية" (ص: ٧٥) وما بعد.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

حقیقت یہ ہے کہ جب نبوت کا دروازہ کھول دیا جائے تو پھر وہ اتنی آسانی سے بند نہیں ہوتا، جب شیرازی اور مازندرانی اس دروازے میں داخل ہوتے ہیں تو وہ کسی دوسرے کو روک نہیں سکتے۔ عباس اپنی چالاکی، ذہانت اور ملعونیت کے سبب اس میں داخل ہونے کا زیادہ حق دار تھا، اسی طرح ہر وہ شخص جو اپنی عقل شیطان کے ہاتھ گروی رکھوا دیتا ہے، اس کو اس میں داخل ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا اور حقیقت میں اس کے بعد بھی بہت سے لوگوں نے اس میں قدم رکھے۔

عباس آفندی کی موت:

28 نومبر 1921ء بروز سوموار بمطابق 28 ربیع الاول 1340ھ کو عباس آفندی کی موت واقع ہوئی۔[1]

اس نے اپنے پیچھے چار بیٹیاں چھوڑیں، جو لوگوں کو بہائیت کی طرف مائل کرنے میں اپنے باپ کی دست و بازو تھیں، جو لوگ ان کو جانتے تھے، وہ سب ان کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے، کیوں کہ انھوں نے اپنی زندگیاں خدمت کے لیے وقف کی ہوئی تھیں،[2] اسی طرح اس کی بیوی منیرہ خانم بھی، جو شادی سے پہلے اس کی محبوبہ تھی۔[3]

اس کے مرنے پر انگریز کو گہرا صدمہ پہنچا، کیوں کہ ان کو اس کی طرح کا کوئی وفادار آلہ کار نصیب نہیں ہوا تھا، شہنشاہ معظم نے وزیر نو آبادیات مسٹر چرچل کی وساطت سے فلسطین کے ہائی کمشنر سرہاربرٹ سیمچوئل کو آلِ بہاء کے نام تعزیتی ٹیلی گرام بھیجا، جس میں ان کو یقین دہانی کرائی کہ حکومت ان کے دکھ میں برابر کی شریک ہے،

---

[1] "عبد البهاء والبهائية" (ص: ۱۴۱).

[2] "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ۸۰).

[3] "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ٦٠).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس طرح فلسطین کے فاتح اور مصر کے کمشنر جنرل لارڈ ایلن بی نے بھی ایک ٹیلی گرام بھیجا جس میں انہوں نے حضرت عبدالبہا کی وفات کے اس عظیم سانحے پر گہرے رنج و الم کا اظہار کیا۔[1]

اپنے اس جاسوس اور آلہ کار کی خدمات کے اعتراف میں ہائی کمشنر سر ہارٹ برٹ سیموئل اور اس کے رجال کار نے اس کے جنازے کو کندھا دیا۔ وہ قدس سے سپیشل اس کے جنازے میں شرکت کرنے کے لیے آیا، ریاست فونیشیا کا سربراہ مسٹر سائمن اور حیفا میں مختلف ممالک کے سفیروں نے بھی اس کی آخری رسومات میں شرکت کی۔[2]

اس مکار یہودیوں کے ساتھ یہودی، عیسائیوں کے ساتھ عیسائی موت سے دو دن قبل حیفا کی جامع مسجد میں مسلمان امام کے پیچھے نمازِ جمعہ ادا کرنے والے منافق[3] اور ملحدوں کے ساتھ ملحد اباحیت پسند کو کوہ کرمل کے دامن میں باب شیرازی کے پہلو میں دفنایا گیا، جس پر ایک پرشکوہ دربار تعمیر کیا گیا ہے۔"[4]

ہم نے اس کا ذکر قدرے تفصیل سے کیا ہے کیوں کہ بہائیت کی تشکیل اور ترقی میں اس کا بڑا ہاتھ ہے، بلکہ وہ موجودہ بہائیت کا حقیقی بانی ہے۔

شوقی آفندی

بہاء اللہ حسین علی مازندرانی نے وصیت کی تھی کہ اس کے بعد امر بہائی عباس کی ذمے داری ہو گی اور عباس کے بعد اس کا چھوٹا بیٹا غصن اکبر محمد علی اس کا نائب

---

[1] "قرن بدیع" ج ۳ (ص: ۳۲۱).

[2] "عبد البهاء والبهائية" (ص: ۱۴۳) و "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ۷۲).

[3] "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ۷۱).

[4] أيضاً (ص: ۱۴۳).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

بنے گا۔ یہ ذکر ہو چکا ہے کہ یہ تعین اور تقرری امرالٰہی کے ساتھ ہوئی تھی، مگر عباس آفندی نے اپنے خدا اور اپنے باپ کے عہد کو توڑتے ہوئے نصِ صریح کی مخالفت کی اور مرزا محمد علی کے ساتھ اپنے دیگر دو بھائیوں مرزا بدیع اللہ اور مرزا ضیاء کو بھی گھر سے نکال دیا۔ ان کی تمام مراعات روک لیں اور ان کو درندے بھیڑیے اور وحشی قرار دیا۔[1]

محمد علی کو "مرکز نقض" (وعدہ توڑنے والا) کا لقب دیا اور اس کو گالیوں سے نوازا، یہ وہ شخص تھا جو اس کے جھوٹے خدا اور دجال معبود کا چنیدہ تھا۔ اس کے متعلق لکھتا ہے:

"مرکز نقض کی سازش اسی کے گلے پڑ گئی، وہ اللہ کے غضب کے ساتھ لوٹا قیامت تک اس پر ذلت و رسوائی مسلط کر دی گئی، اس بری اور خسارہ پانے والی قوم کے لیے تباہی اور بربادی ہو۔"[2]

چاہیے تو یہ تھا کہ وہ اپنے باپ کی وصیت کے مطابق اپنے بعد اپنے پیروکاروں کو اس کو پیشوا بنانے کا کہتا، مگر اس نے اس کے عکس اس سے دور رہنے کی وصیت کرتے ہوئے کہا:

"کوئی اس کے قریب نہ جائے، کیوں کہ اس کا قرب جہنم کے قرب سے بھی زیادہ برا ہے... جو شخص کھلے عام یا خفیہ اس کے یا اس کے بھائی مرزا بدیع اللہ کے قریب ہوا یا ان کے ساتھ گفتگو کرتا یا معمولی سا تعلق رکھتا ہوا پایا گیا اس کو بہائیت اور جماعت سے نکال دیا جائے۔"[3]

دوسری طرف اس کے مصنوعی دعوے دیکھیے:

---

[1] "ألواح وصايای المباركة" (ص: ٩).

[2] أيضاً (ص: ٢٦).

[3] "ألواح وصايای المباركة" (ص: ٢٣، ٢٤).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”اس مقدس دور میں نزاع اور جھگڑا ممنوع ہے، ہر زیادتی کرنے والا محروم ہے، تمام سرگرمیوں کے ساتھ انتہائی درجے کی محبت، دوستی اور راست بازی کے ساتھ پیش آؤ، خواہ وہ قریبی ہو نا واقف، تمام ملتوں، گروہوں اور ادیان کے ساتھ کمال محبت، راست بازی، وفاداری، دوستی اور بھلائی کے ساتھ پیش آؤ، اگر کوئی بے رخی دکھائے تو اس کے ساتھ بھی وفا کیش بن کر رہو، اگر وہ تم پر ظلم کریں تو تم عدل سے پیش آؤ۔ اگر وہ تمھارے ساتھ عداوت کا اظہار کریں تو ان کے ساتھ چاہت بھرا سلوک کرو، اگر وہ تمھیں زہر پلائیں تو تم انھیں شہد پلاؤ، اگر وہ تم پر طعن کے تیر برسائیں تو تم ان کو خوش آمدید کہو، یہ مخلص اور سچے لوگوں کی صفات ہیں۔“ [1]

امریکا میں اپنے ایک پیروکار کو لکھتا ہے:

”کسی کا دل زخمی کرنے سے دور رہنا، کسی کو نقصان پہنچانے سے دور رہنا، کسی کے ساتھ سنگ دلی سے پیش آنے سے بچنا۔“ [2]

ایسے لوگوں کے لیے ہی کہا گیا ہے:

لا تنه عن خلق وتاتي مثله

عار عليك اذا فعلت عظيم

”کسی ایسی عادت سے نہ روک تو جس کا عادی ہے، اگر تو ایسا کرتا ہے تو یہ قابلِ شرم اور بہت برا کام ہے۔“

دوسری طرف کہتا ہے:

”اس مقدس دور میں انسانیت بدل جائے گی، جمال اور امن کا لباس

---

[1] أيضاً (ص: ١٥).

[2] ”بهاء الله والعصر الجديد“ (ص: ٨٧).

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

پہن لے گی، سارے تنازعات اور جھگڑے مٹ جائیں گے، قتل وقتال محبت، اتفاق، امن اور دوستی میں بدل جائے گا ... اور قطب امکان میں امن عام کا خیمہ بلند ہو جائے گا۔"[1]

مگر وہ خود نہ بدلا، ساری زندگی اپنے باپ جائے بھائیوں کے خلاف لڑتے لڑتے گزار دی، اس کے گھر میں تو اس امن کا خیمہ نصب نہ ہو سکا اور رشتے داروں میں محبت وامن کی فضا قائم نہ ہو سکی، بلکہ خود اس کے اپنے اندر بھی امن قائم نہ ہو سکا اور وہ اپنے عزیزوں اور مخالفوں کے خلاف سازشیں بناتا رہا اور ان کو قتل کرواتا رہا، اس کا اپنا دین اس کو پر امن شخص نہ بنا سکا، حالانکہ اس کا قول ہے:

"جو دین جھگڑوں اور جنگوں کو مٹا نہ سکے، بکھرے ہوئے دلوں کو اکٹھا نہ کر سکے، بلکہ دشمنی عداوت اور تقسیم کا باعث بنے وہ دین نہیں ہو سکتا۔"[2]

یہاں سارے بہائیوں اور عدل وانصاف کے خوگر انسانوں سے سوال ہے کہ کیا بہائی نبی نے بکھرے ہوئے دلوں کو جوڑا؟ امتوں کے بلکہ خود بہائیوں کے درمیان جنگوں اور لڑائیوں کو ختم کیا؟ یا حسد وفساد کو جنم دیا اور اپنے "مقدس خاندان" کو بھی بغض اور نفرت کی آماجگاہ بنا دیا؟ کیا اس کے بعد بھی اس کے دین کو دین اور نبی کو نبی کہا جا سکتا ہے؟

خدا لگتی کہیے، یہاں عبرت حاصل کرنے والوں کے لیے سامانِ عبرت وافر مقدار میں موجود ہے۔

قصہ کوتاہ! عباس آفندی نے اپنے بھائی سے ولی عہدی چھینی اور اپنی بڑی بیٹی

---

[1] أيضاً (ص: ۱۵۸، ۱۵۹).

[2] "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ۱۵۹).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"ضیائیہ خانم" کے بطن سے جنم لینے والے اپنے نواسے شوقی آفندی کو بہائیوں کا پیشوا اور حسین علی مازندرانی کا خلیفہ بنا دیا۔

وہ اپنی وصیت میں کہتا ہے:

"میرے محبت کیشو! اس مظلوم کے مفقود اور گم ہونے کے بعد تمام اغصان، افنان، ایادی امر اللہ اور جمال الٰہی سے محبت رکھنے والوں پر فرض ہے کہ وہ دو بیریوں کی شاخ جو دو مقدس و مبارک درختوں سے پیدا ہوئی، یعنی شوقی آفندی کی طرف توجہ کریں، کیوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نشانی، اس کی ممتاز ڈالی، ولی امر اللہ اور اللہ کی آیات کی شرح کرنے والا ہے، اس کے بعد ترتیب کے ساتھ بڑے بیٹے کے بعد بڑا بیٹا ولی امر اللہ بنے گا، جس نے اس کے حکم کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی، جس نے اس سے اعراض کیا اس نے اللہ سے اعراض کیا، جس نے اس کا انکار کیا اس نے حق کا انکار کیا۔"[1]

شوقی آفندی ضیائیہ خانم کا بڑا بیٹا تھا اور ضیائیہ خانم عبدالبہاء کی بڑی بیٹی تھی، اس کا باپ مرزا ہادی باپ کا عزیز تھا۔[2]

یہ اکتوبر 1897ء کو پیدا ہوا اور اس نے امریکن یونیورسٹی بیروت سے تعلیم حاصل کی۔[3] اس کے بعد آکسفورڈ کے بالیول کالج میں داخل ہوا، جب اس کا نانا فوت ہوا اس وقت اس کی عمر 25 سال تھی۔[4]

---

[1] "ألواح وصايای المباركة" (ص: ۱۲) و "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ۲۵۰).

[2] "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ۲۵۰).

[3] "عبد البهاء والبهائية" (ص: ۱۸۰).

[4] "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ۲۵۰).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کو بعد میں ولی امر اللہ کا لقب دیا گیا اور اس نے 1936ء میں میری میکوئیل نامی ایک امریکی خاتون سے شادی کی۔[1] وہ 4 نومبر 1957ء کو دل کا دورہ پڑنے پر لندن میں وفات پا گیا۔ اس کی کوئی نرینہ اولاد نہیں تھی جو اس کے بعد اس کے نانا عباس کی وصیت کے مطابق بہائی ولایت امر کا وارث بنتی، اس طرح اس نے اپنے پیچھے نرینہ اولاد نہ چھوڑ کر اپنے نانا کی نبوت کی تکذیب کر دی۔[2]

اس کو اس کی خدمات اور اس کے باپ دادا کی بدیانتیوں کے عوض اسلام اور مسلمانوں کے خلاف حسد اور نفرت کا اظہار کرتے ہوئے لندن کے عمومی کرسچن قبرستان میں دفنایا گیا۔[3]

﴿يُرِيدُونَ أَن يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا أَن يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ﴾ [التوبة: ٣٢]

”وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے مونہوں سے بجھا دیں اور اللہ نہیں مانتا مگر یہ کہ اپنے نور کو پورا کرے، خواہ کافر لوگ برا جانیں۔“

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

اس کے مرنے کے نویں دن بعد بہائی سرکردہ افراد اکٹھے ہوئے اور انھوں نے بہائیوں کا نظام چلانے کے لیے نو افراد کا انتخاب کیا۔[4] اس طرح انھوں نے عباس کی وصیت کی مخالفت کی جس میں مذکور تھا:

”اگر ولی امر اللہ کا بڑا بیٹا مظہر نہ ہو (کہتے ہیں بیٹا باپ کا ہم راز ہوتا

---

① اردو انسائیکلو پیڈیا ج ٥ (ص: ٩٤).

② ”برنس دالغورکي“ لمرتضى أحمد (ص: ٧٥) ط أردية باكستان.

③ ”البابيون والبهائيون“ (ص: ٤٧).

④ ”البابيون والبهائيون“ (ص: ٤٧).

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہے یا باپ پر پوت پتا پر گھوڑا بہت نہیں تو تھوڑا تھوڑا) یعنی اس کے روحانی عنصر سے نہ ہو اور نسلی شرف وعزت میں عمدہ اخلاق کا مالک نہ ہو تو اس وقت کسی دوسری غصن یعنی شاخ کو منتخب کرنا ضروری ہو جائے گا۔"[1]

پھر شوقی آفندی نے اپنے دور میں اپنے نانے کی وصیت کی مخالفت کی، جس میں ضروری تھا کہ وہ حسین علی کی اولاد میں سے کسی کو اپنی زندگی ہی میں منتخب اور نامزد کر جاتا۔[2] اسی طرح اس نے اس بیت العدل کی تشکیل بھی نہیں کی تھی جس کا عبدالبہاء اور بہاء اللہ دونوں نے بہت ذکر کیا اور بہت سے احکام کو اس کے ساتھ معلق ومشروط کیا۔[3]

ابو الفضل گلپائیگانی

دنیا میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں جو شہرت اور خود نمائی کے دلدادہ ہوتے ہیں اور اس کے حصول کے لیے دین و ایمان کی قربانی دینے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ ابو الفضل ملا محمد بن ملا محمد رضا گلپائیگانی بھی انہی شہرت کے بھوکوں میں سے ایک تھا۔ یہ ملا 1844ء میں گلپائیگانی نامی ایک گم نام بستی سے ایک غریب گھرانے میں پیدا ہوا۔[4] اس کا باپ ملا محمد رضا لوگوں کے صدقوں، خیراتوں اور شیعہ کے خمس پر پل رہا تھا۔ اس نے اپنے بیٹے کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنا چاہا، تاکہ وہ اس چھوٹی سی بستی میں لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلاتا پھرے، لہٰذا اس نے اس کو اصفہان بھیجا، پھر عراق، تاکہ وہ اپنی تعلیم مکمل کر سکے۔[5] وہاں شیعہ کے مدارس اور ادارے موجود تھے،

---

[1] "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ٢٥١) و "ألواح وصاياي" (ص: ١٣).

[2] "بهاء الله والعصر الجديد" (ص: ٢٥١)

[3] "ألواح وصاياي المباركة" (ص: ١٣)، والكتب المازندراني.

[4] "عبد البهاء والبهائية" (ص: ١٨١).

[5] أيضاً.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس نے وہاں عربی علوم، طبیعات، حساب اور فلسفہ سیکھا۔[1] اسی طرح ہندسہ (انجینئرنگ) فلکیات، فلسفہ اور ارسطو اور اسلامی فلسفے سے بھی آگاہی حاصل کی۔[2] ان مدارس سے فارغ ہونے کے بعد وہ اپنے گاؤں گیا اور جب دیکھا کہ بستی والوں نے اس کی کوئی قدر نہ کی تو 1873ء میں طہران چلا گیا اور وہاں مدرسہ حکیم ہاشم میں نوکری اختیار کر لی۔[3] وہ طہران میں دو سال تک رہا، مگر وہاں بھی لوگوں نے اس پر توجہ نہ دی، حالانکہ وہ اپنے آپ کو سب سے بڑا عالم، فقیہ، اور ارسطو اور افلاطون سے بھی بڑا عقل مند سمجھتا تھا۔

وہ مچھلیوں کے ایک تاجر عبدالکریم اصفہانی کی دوکان پر اکثر بیٹھا کرتا تھا، یہ مچھلی فروش بہائی مذہب کا ماننے والا تھا۔[4] بہائی اس مچھلی فروش کے پاس اکثر آتے جاتے تھے، انہی آنے جانے والے بہائیوں میں محمد اسماعیل کاشانی، مرزا حیدر علی اور دستانی اور دیگر کئی لوگ تھے۔[5]

جس طرح اس کی بستی والوں نے اس پر کوئی توجہ نہ دی، اسی طرح اہلِ طہران نے بھی اس کو درخورِ اعتنا نہ سمجھا تو وہ اپنی اس گمنامی کی وجہ سے پریشان رہنے لگا اور مسلمانوں سے نفرت کرنے لگا، شیعہ علما اور مجتہدوں پر حسد کرنے لگا جو اعلیٰ قسم کا جبہ و دستار پہنے لوگوں پر اثر انداز ہوتے، حاکموں کے ہاں بھی ان کا اثر و رسوخ دیدنی ہوتا اور وہ اعلیٰ مناصب پر بیٹھتے۔ وہ ان کو علم میں اپنے سے کم تر سمجھتا تو ایک نظر ان

---

[1] "ترجمة المرزا أبي الفضل الملحقة بكتابه: الفرائد" (ص: ١١).

[2] "عبد البهاء والبهائية" (ص: ١٨١).

[3] "الفرائد" (ص: ١١).

[4] "عبد البهاء والبهائية" (ص: ١٨٣).

[5] "الفرائد" (ص: ١١).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی امیری، قوت، شہرت گرم بازاری اور بلندی پر ڈالتا اور دوسری اپنی فقیری، مفلسی، کمزوری، گمنامی، کساد بازاری اور ذلت پر تو اس کا حسد مزید بھڑک جاتا، لہٰذا اس نے ان سے انتقام لینے کی خاطر اسلام کو چھوڑ کر بہائیت قبول کر لی، تاکہ

ہم طالب شہرت ہیں، ہمیں ننگ سے کیا کام
بدنام اگر ہوں گے تو کیا نام نہ ہو گا

کے مصداق ان کی مخالفت شروع کر دی۔ حقیقت میں اس کو بہائیت میں کوئی دل چسپی نہیں تھی، اس نے محض اپنی شخصیت نمائی کے لیے اس کو زینہ بنایا۔

بہائی مورخ اس کے علم و فضل اور شرعی اور منطقی علوم میں رسوخ کے چرچے کرتے نہیں تھکتے اور دوسری طرف ایسے تضاد سے کام لیتے ہیں جو اس کو علم و عقل سے عاری اور جاہل ثابت کرتا ہے، وہ لکھتے ہیں:

''مچھلی فروش نے اس کو بہائیت قبول کرنے کی دعوت دی، یہ 1857ء کی بات ہے اس تاجر نے ایسے منطقی اسلوب اور عقلی مہارت کے ساتھ دلائل دیے کہ گلپایگانی حیران رہ گیا۔ گلپایگانی کو علم تھا کہ یہ تاجر مدارس کا فارغ نہیں، بلکہ ایک عام آدمی ہے۔ یہ علمی مباحثے آٹھ ماہ تک جاری رہے۔ ان طویل مباحثوں کے بعد مرزا ابو الفضل نے اپنے آپ کو ان کا جواب دینے سے عاجز پایا اور آخر کار ستمبر 1876ء میں اس نے بہائیت قبول کر لی۔''[1]

یہ عبارت خود بہت کچھ بتا رہی ہے۔

ایک طرف اس کے مبلغ علم کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ اولین اور آخرین کے علوم کا جامع ہے، اس کی کتابیں جہان کی تمام کتابوں سے بے پروا کر

---

(1) ''عبد البهاء والبهائية'' (ص: ١٨٣) و ''الفرائد'' (ص: ١١).

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

دیتی ہیں، جن میں آسمانی کتابیں بھی شامل ہیں۔[1] اور یہ شخص بہائیوں کا علی الاطلاق سب سے بڑا مبلغ تھا اور دوسری طرف اس عامی کا بے پناہ مطالعہ ہے جس نے کبھی سکول کا منہ نہیں دیکھا اور طہران میں مچھلیاں فروخت کرنے کی دوکان کھول رکھی ہے۔

علم مناظرہ، منطق، فلسفہ الٰہیات اور طبیعات میں اس کو اتنی مہارت حاصل ہے کہ اپنے زمانے کا افلاطون اور ارسطو بھی بحث میں اس سے مار کھا جاتا ہے، حالانکہ ان خرافات پر ایمان رکھنے والا کوئی بڑے سے بڑا تیس مار خان بھی ایک معمولی سے طالب علم کے سامنے چند لمحات کے لیے بھی ٹک نہیں سکتا، علم و فضل کا ''پہاڑ'' اور مختلف مدارس کا فاضل تو ایک طرف رہا! اگر یہ مچھلی فروش اتنی بصیرت اور معرفت کا حاصل تھا تو نبی اور خدا تو اس کو ہونا چاہیے تھا جاہل مازندرانی اور بے وقوف شیرازی کو نہیں کہ جو دونوں ہی اعتراض کرنے والوں کے سامنے چند لمحات کے لیے کھڑے نہ ہو سکے اور انھیں دم دبا کر بھاگنا پڑا ایام، ہفتے یا مہینے تو ایک طرف رہے۔[2]

یہ جاہل مورخ اس طرح کی جھوٹی باتوں سے کس کو دھوکا دینا چاہتے ہیں؟ ہم نے اس آدمی کو پہچان لیا ہے جو حسین علی اور اس کے بیٹے عباس آفندی کی کتابوں کی تصحیح کرتا اور ان کی غلطیاں درست کرتا۔ اس کی تحریر اور مخالفین کے جواب میں اس کی کتابوں روشنی میں، اس کی علمی گہرائی، قوت حجت، علم کلام کی معرفت اور مناظرے کا اسلوب بھی دیکھا۔

اس کی انھی کتابوں کو بہائی آسمانی کتابوں سے بھی بہتر خیال کرتے ہیں ان کتابوں کے متعلق ان کے نبی آفندی نے کہا ہے:

---

[1] ''مقدمۃ الفرائد'' (ص: ۹) ط پاکستان۔

[2] تفصیل کے لیے ہماری کتاب ''البابیۃ'' کا دوسرا مضمون ملاحظہ کریں۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

"یہ وہ کتابیں ہیں کہ کسی کے لیے ان کا جواب لکھنا ممکن نہیں۔"[1]

دوسری جگہ لکھتا ہے:

"وہ امر بہائی میں میرے ساتھ شریک تھا، جب کسی نے بہائیت کی تردید کی یا اس پر اعتراض کیا، میں نے اس سے رجوع کیا تو اس نے فوراً معترض کو مسکت جواب دیا۔"[2]

یہاں ہم صرف ایک مثال ذکر کرتے ہیں جس سے اس کا علم یا جہالت، بصیرت یا بے بصیرتی واضح ہو جائے گی۔

اس نے ایک شیعہ عالم "شیخ عبدالسلام" کے جواب ایک کتاب لکھی اس کے مقدمے میں لکھتا ہے:

"شیخ اور عام طور پر لوگ بہائیت پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ تم باب پر کسی طرح ایمان لے آئے اور تم نے اس کے متعلق یہ عقیدہ کس طرح بنا لیا کہ اس نے اسلام کو منسوخ کر دیا، حالانکہ اللہ فرماتے ہیں:

﴿وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا﴾ [الأحزاب: ٤٠]

"اور لیکن وہ اللہ کا رسول اور تمام نبیوں کو ختم کرنے والا ہے اور اللہ ہمیشہ سے ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔"

اور رسول اللہ نے فرمایا ہے:

((لا نبي بعدي))

"میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"

---

[1] خطاب عباس أفندي في حفل تأبينه المتدرج في "مقدمة الفرائد" (ص: ١٤).

[2] أيضاً.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کا جواب یہ ہے: وہ سمجھے نہیں، کیوں کہ قائم موعود (شیرازی) اس آیت:

﴿يَأْتِيَ رَبُّكَ﴾ [الأنعام: ١٥٨]

''تیرا رب آئے۔''

اور اس آیت:

﴿وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا﴾ [الفجر: ٢٢]

''اور تیرا رب آئے گا اور فرشتے جوصف درصف ہوں گے۔''

کے مصداق منصب ربوبیت پر فائز ہے۔

اس کے ظہور کے دن کو رب کا دن کہا جاتا ہے مقامِ رب اصالتاً ہے، مقامِ رب نیابتاً نہیں۔ اس آیت اور حدیث میں نبی کے آنے اور دعوائے نبوت کی نفی ہے، خدا کے آنے اور ربوبیت کے دعوے کی نفی تو نہیں۔ [1]

وہ کہتا ہے:

''شیرازی رب ہے، مازندرانی اللہ ہے، پہلے کے ظہور کا دن رب کا دن ہے اور دوسرے کے ظہور کا دن اللہ کا دن ہے۔'' [2]

اسی اللہ رب کے بارے میں دوسری جگہ لکھتا ہے:

''باوجودیکہ ہمارا رب الٰہی (مازندرانی) اپنے ظہور کا سارا دن مصیبتوں بڑی بڑی ابتلاؤں اور عظیم الشان پریشانیوں میں مبتلا رہا... وہ اہلِ علم سے بھی تعلق نہیں رکھتا تھا۔'' [3]

کیا وہ رب ہو سکتا ہے جو جاہل ہو اور اپنی ذات سے پریشانیوں کو دور نہ کر

---

[1] ''مقدمة الفرائد'' للجلبانيجاني (ص: ١٥) و ''الفرائد'' (ص: ٤٥٠).

[2] ''الفرائد'' (ص: ٨).

[3] ''الحجج البهية'' للجلبانيجاني (ص: ١٢٤، ١٢٥).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سکے؟ ان لوگوں کے لیے تباہی اور بربادی ہو، جنھوں نے عقلی اختلال اور جہالت کو علم مجادلے کو مناظرہ اور بے عقلی اور حماقت کو عقل کا نام دیا! یہ بہائیوں کا سب بڑا مبلغ تھا جو عباس آفندی کی نبوت اور عزائم میں شریک کار کی حیثیت رکھتا تھا اور بہائیوں اور روسیوں کے درمیان رابطہ کار تھا، کیوں کہ وہ حسین علی کے حکم سے ایک مدت تک روس میں مقیم رہا اس کے بعد اسلام دشمن قوتوں کے خرچے پر امریکا اور یورپ کی سیر کرتا رہا اور کچھ عرصہ مصر میں بھی مقیم رہا، وہیں 21 جنوری 1914ء کو بروز بدھ جہنم واصل ہوا اور قاہرہ میں ان کے مخصوص قبرستان میں دفنا دیا گیا۔[1]

مرزا محمد علی

مرزا محمد علی آفندی بغداد میں 1853ء بمطابق 1270ء کو حسین علی کی دوسری بیوی ''مہد علیا'' کے بطن سے تولد ہوا۔[2]

وہ استنبول، ادرنہ اور فلسطین کے سفر قیام میں اپنے باپ کے ساتھ تھا۔ اور اس کی وفات تک اس کے ساتھ ہی اس کے گھر میں رہا۔ جب عباس کے ساتھ اس کے اختلافات ہو گئے تو اس نے اس کو اور اس کے دیگر بھائیوں اور اہلِ خانہ کو بھی باپ کے گھر سے نکال دیا۔

ان کے اختلافات ذاتی مفادات پر مبنی تھے، عباس نے نبوت و رسالت کا دعویٰ کیا تو اصل بہائیوں نے اس کی مخالفت کی۔ محمد علی ان کا سربراہ تھا۔ انھوں نے اہلِ توحید کے نام سے ایک فرقہ بنا لیا اور ان دونوں کے درمیان طویل اختلافات پیدا ہو گئے، جن کی تفصیل گزر چکی ہے۔

---

[1] "عبد البهاء والبهائية" (ص: ۱۸۷) و "الفرائد" (ص: ۱۳).

[2] "الدراسات في الديانة البابية" (ص: ٦٣).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابراہیم جارج خیر اللہ

ابراہیم جارج خیر اللہ امریکا میں بہائیوں کا پہلا مبلغ، شام میں کوہ لبنان کے ایک عیسائی گھرانے میں 11 نومبر 1849ء کو پیدا ہوا اس نے بیروت میں تعلیم حاصل کی۔ 1870ء میں امریکن یونیورسٹی بیروت سے سندِ فراغت حاصل کی۔ اس کے بعد مصر چلا گیا اور وہاں جا کر ملا عبدالکریم طہرانی کے ذریعے سے بہائیت قبول کر لی۔ حسین علی مازندرانی نے اس کے حق میں الواح اتاریں۔ اس کے بعد وہ مصر سے امریکا چلا گیا اور امریکیوں کو بہائیت کی دعوت دینے لگا۔ اس نے 1849ء میں شکاگو میں بہائی مرکز قائم کیا اور ایک انگریزی خاتون سے شادی کی۔

اس کے بعد امریکا سے ایک جماعت لے کر عکا آیا۔ جب اس نے عباس کی قبیح حرکتیں اور دعوے دیکھے تو اس سے منحرف ہو کر اس کے بھائی مرزا محمد علی کی پیروی اختیار کر لی۔ اس کے بعد جو ہوا اس کی تفصیل گزر چکی ہے۔[1]

مس مارتھا روٹ اور لورا کلفرڈ برنی

جن لوگوں نے بہائیت کی نشر و اشاعت میں حصہ ڈالا ان میں دو انگریز عورتوں کا نام بھی آتا ہے ان میں سے ایک امریکی تھی جس کا نام مارتھا روٹ تھا یہ امریکی ریاست اوہائیو میں 1882ء کو پیدا ہوئی اور شکاگو میں واجبی سی تعلیم حاصل کرنے کے بعد ایک پرائمری سکول کی استانی بھرتی ہو گئی۔ اس کے بعد اس نے صحافت سے ناتا جوڑ لیا۔ 1912ء میں اس نے بہائی مذہب قبول کیا[2] اس کا عباس سے رابطہ ہوا اور یہ رابطہ گہرے تعلق اور عشق و محبت میں تبدیل ہو گیا اور اس نے

---

① أیضاً (ص: ۹۳) وما بعد.

② "أسرار ربانی" ج ۱ (ص: ۱۸۲).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساری زندگی شادی نہ کی، اس نے بہائی مذہب کی تبلیغ کے سلسلے میں ایران اور ہندوستان کے دورے بھی کیے۔ ①

یہ 28 ستمبر 1939ء کو فوت ہوئی۔ ② اس کی وفات کے موقع پر بہائی مذہب کے ولی امر شوقی آفندی نے عربی میں ایک بیان جاری کیا، جس کے الفاظ اس طرح تھے:

"پاکیزہ روح، مشہور مبلغہ، آیت انقطاع، محبت کی مشعل، بہا کی آنکھوں کی ٹھنڈک مارتھا روٹ جنتِ خلد کے اعلیٰ قالینوں کی طرف صعود کر گئی۔" ③

دوسری انگریز خاتون کے نام لورا کلیفر ڈ برنی تھا، اس کے متعلق بروکلمان لکھتا ہے:

- "عبدالبہاء کو اپنے مذہب کی ترویج کے لیے لورا کلفر ڈ برنی نامی ایک انگریز خاتون مل گئی، اس نے اس کی تعلیمات انگریزی اور فرانسیسی میں ترجمہ کر کے شائع کی اور اس کے دین کو پیروکار مہیا کیے۔" ④

یہ دوسری بہائیت کی آنکھوں کی ٹھنڈک تھی جن کے کندھوں پر بہائیت کھڑی ہوئی۔

سماء اللہ اور سماویہ

اس مذہب کے چھٹے فرقے کا نام سماویہ ہے، یہ جمشید مانی نامی ایک ایرانی بہائی نے قائم کیا۔ یہ خراسان کے ایک بہائی گھرانے میں پیدا ہوا اور اس نے بہائیت

① "رحیق مختوم" ج ۱ (ص: ۱۳۸).
② "بقاي روح" (ص: ۳۰).
③ ایضاً.
④ تاریخ الشعوب الإسلامية" ج ۳ (ص: ٦٦٨).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی گود ہی میں پرورش پائی۔ اس نے یورپ کی مختلف یونیورسٹیز میں عصری تعلیم حاصل کی۔ اس نے جب دیکھا کہ بہائی مذہب نے نبوت و رسالت کے لیے دروازے کھول رکھے ہیں۔ حسین علی نے صرف نبوت و رسالت پر اکتفا نہیں کیا تھا، بلکہ ربوبیت اور الوہیت کے عرش پر بھی براجمان ہو گیا تھا اور اس نے اپنی کم عقلی اور جہالت کے باوجود بہت سے ایرانیوں اور یورپ کے گمراہ باشندوں کو اپنے گرویدہ بنا لیا تو جمشید نے بھی اپنی قسمت آزمانے کا فیصلہ کیا۔

جب اس نے اپنی اعلیٰ تعلیم مکمل کی تو انڈونیشیا کی ایک یونیورسٹی میں استاد مقرر ہوا۔ جنوری 1966ء میں ایک دن اچانک اس نے بہائیوں کے درمیان اعلان کیا کہ اس کو آسمان کی سیر کرائی گئی ہے۔ وہاں اس کی اللہ سے ملاقات ہوئی اور اس کو اللہ سے ہم کلام ہونے کا شرف بھی حاصل ہوا ہے۔ اللہ نے اس کو اس زمانے کے لیے نبی مقرر کیا ہے۔ حضرت باری تعالیٰ نے اس کو سماء اللہ کا لقب دیا ہے۔ اس کے بعد اس نے بھی حسین علی اور باب شیرازی کی طرح الواح اور صحائف اتارنا شروع کر دیے۔ بہائیت کے ایک گروہ نے اس کو نبی تسلیم کر لیا اور یہ لوگ سماویہ کے نام سے پہچانے جانے لگے۔

یہ بہائیت کا چھٹا فرقہ ہے جو باب شیرازی کو مبشر، بہاء اللہ کو رب عبدالبہاء کو نبی اور جمشید کو سماء اللہ اور عباس کی طرح کا دوسرا الٰہی مظہر قرار دیتا ہے:

”چند سال پہلے یہ پاکستان کے دورے پر آیا، اس وقت میں نے اس کو دیکھا تب یہ تیس سال کا بھرپور جوان تھا۔ اس نے انڈونیشیا، ایران اور پاکستان کے بہت سے بہائیوں کو شکار کر لیا اور امریکی ریاست کیلی فورنیا میں بھی ایک مرکز قائم کیا۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اس کی واحد دلیل "من یظهره الله" کے متعلق شیرازی کے اقوال تھے، مثلاً: اس کا ایک قول ہے:

"جو شخص نبوت و رسالت کا دعویٰ کرے تو اس کے دعوے کی تردید نہ کی جائے۔"

نیز: "اللہ کا فیض منقطع نہیں ہوتا" تو جب یہ فیض محمد ﷺ کے بعد بھی ان کے بقول منقطع نہیں ہوا تو مازندرانی اور عباس کے بعد کس طرح منقطع ہو سکتا ہے؟

بہائیت کے متعلق لکھنے والے ایک ایرانی نے لکھا:

"سماء اللہ کا کلام بھی فصاحت و بلاغت (اور گھٹیا پن اور لچر پن) کے لحاظ سے مازندرانی اور شیرازی کے کلام سے کم نہیں۔"[1]

اس نے اپنی الواح اور صحائف فصیح فارسی میں لکھے جن کی زبان مازندرانی، شیرازی اور عباس کی زبان سے کئی درجے بہتر ہے، لیکن اسلوب اور انداز تعبیر بالکل وہی ہے جو شیرازی اور مازندرانی کا ہے، بلکہ ان کی حرف بحرف نقل ہے۔

جو اس نے عربی میں لکھا ہے وہ مازندرانی سے بھی زیادہ لچر اور شیرازی کی جہالت کے قریب قریب ہے۔ میرے پاس اس کے کچھ انگریزی میں ترجمہ شدہ رسائل ہیں، لیکن میں ان سے اقتباسات نقل کر کے قاری کا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا، کیوں کہ وہ بالکل بے معنی، پر از تکرار الفاظ اور شیرازی مازندرانی اور عباس کی کتابوں کا سرقہ ہے۔ البتہ اس کی کتاب "عرفان" سے ایک مختصر سی عبارت نقل کی جاتی ہے جس میں اس نے ایک ہزار سال تک انقطاع وحی کے مسئلے کے متعلق مازندرانی کے کلام کی تاویل کرتے ہوئے لکھا ہے:

---

[1] "برنس دالغوركي" (ص: ٧٦).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① کتاب اقدس کے شارح اور (بہائی نصوص کے مطابق) رب کی آیات کو بیان کرنے والے حضرت عبدالبہاء نے اس آیتِ مبارکہ کی یہ تاویل کی ہے کہ اس ہزار سال کا ہر دن ایک ہزار سال کی طرح ہے، اس طرح ہر سال تین سو پینسٹھ سال کی طرح ہوگا۔ اس کا مطلب ہوا انقطاع ابدالابد تک پھیلا ہوا ہے۔[1]

② حضرت عبدالبہاء نے اس آیت کو دعوائے نبوت میں مانع نہیں سمجھا اس لیے دعویٰ کیا، جس طرح سب کو معلوم ہے اور ہم بھی اس کے بارے میں یہی عقیدہ رکھتے ہیں۔

③ حضرت مبشر، حضرت بہاء اللہ اور حضرت عبدالبہاء کے کلام سے ہمیں معلوم ہوتا ہے فیضِ الٰہی میں انقطاع نہیں، جو اس کا انکار کرتا ہے وہ اللہ کی ناقابلِ تبدیل سنت کا انکار ہے۔ اس بنیاد پر میں کہتا ہوں:

"یہ مظہر الٰہی کا حق ہے یہ اس آیت اور لفظ "الف" (ہزار) کی تاویل بیان کرے، نیز الف کی عددی قیمت کی وضاحت بھی کرے الف تین حروف "ا"، "ل" اور "ف" سے مرکب ہے "ا" کی عددی قیمت 1 "ل" کی عددی قیمت 30 اور "ف" کی عددی قیمت 80 ہے، جن کا مجموعہ 111 بنتا ہے اس کا مطلب ہوا حضرت بہاء اللہ نے بہائی مذہب کی مدت 111 سال مقرر کی تھی، اس کے بعد بہائی مذہب ایک نئے مظہر اور جدید رسول کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے۔"[2]

یہاں یہ بات قابلِ توجہ ہے کہ اس نے بہائی مذہب کے آغاز کو باب کے اعلان سے شمار کیا ہے، باب نے مئی 1844ء بمطابق جمادی الاول 1260ھ کو

---

① "رحيق مختوم" لإشراق الخاوري (ص: ٣٢٠، ٣٢٦).

② كتاب "عرفان" لجمشيد سماء الله و "برنس دالغوركي".

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اعلان کیا تھا۔

یہ مشتے نمونہ از خروارے کے مصداق ان باطنی تاویلات کی ایک ہلکی سی جھلک تھی جس کو بہائیوں نے اپنے مقصد کے لیے اختیار کیا اور دوسروں نے انھی کی بنائی ہوئی دیواروں کو گرانے کے لیے ان کو استعمال کیا۔ اللہ ہمیں اپنی پناہ میں رکھے۔

سمادیہ فرقے سے تعلق رکھنے والے بہائی آج بھی پاکستان میں موجود ہیں، پہلے یہ عباسیہ تھے اور لطف کی بات ہے کہ پاکستان میں جس جس نے اس مذہب کو قبول کیا ہے وہ پہلے قادیانی تھا یا پھر چند انتہا پسند شیعہ اور مفلس لوگ جو مال کے دھوکے میں آ کر ان کی جھولی میں جا گرے۔(1)

ساتواں فرقہ

عباس آفندی کے مرنے کے بعد عباسیہ کئی فرقوں میں تقسیم ہو گئے، ان میں ایک مرزا احمد سہراب کے پیروکار سہرابی ہیں۔ اس شخص نے شوقی آفندی کی ولایت امر کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور کہا:

"عباس کی طرف منسوب وصیت خود ساختہ اور جعلی ہے۔"

شوقی آفندی کے برے کریکٹر اور بہائی امر قائم کرنے میں ناکامی نے اس کو مزید تقویت پہنچائی اور امریکا میں بہت سے بہائیوں نے اس کو پیشوا بنا لیا ان کو سہرابی کہا جاتا ہے۔

آٹھواں فرقہ

میسن ریمی نامی ایک خوبرو اور خوش شکل یورپی باشندہ شوقی آفندی کے بڑا

(1) تاہم اب الحمدللہ پاکستان میں یہ تقریباً ختم ہو گئے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قریب تھا، کہتے ہیں اس نے شوقی کو خراب کیا اور اس کو یورپی زندگی کے بہت سے "کھلے گوشوں" سے متعارف کروایا۔ جب شوقی آفندی ولی امر بنا تو اس نے اس کو اپنا مقرب خصوصی بنایا اور "رئیس" کا لقب دیا۔ شوقی آفندی لاولد فوت ہوا تو اس کے بعد میسن ریمی نے بہائی ولایت امر کا دعویٰ کر دیا۔ اس کے بعد نبوت و رسالت کے منصب پر جا بیٹھا۔ فرانس اور دیگر یورپی ممالک کے بہائیوں نے اس کو اپنا پیشوا اور امام بنا لیا۔ ان کو میسن ریمی یا "رئیس کا پیروکار" کہا جاتا ہے۔[1]

بہائیت کے بطن سے اور بھی بہت سے فرقوں نے جنم لیا، ان کی اہمیت نہ ہونے کی وجہ سے ہم ان سے صرف نظر کر رہے ہیں۔

شیرازی، مازندرانی اور عباس وغیرہ کے بعد بھی بہت سے دجالوں نے اس طرح کے دعوے کیے، کچھ کو قبولیت حاصل ہوئی اور کچھ کی قسمت نے یاوری نہ کی۔

اب بہائی مذہب اندرونی پھوٹ، سربستہ رازوں کے عیاں ہونے اور بہائی لٹریچر شائع ہونے کی وجہ سے آخری سانس لے رہا ہے، حالانکہ انھوں نے اپنے لٹریچر کو چھپانے اور اشاعت سے دور رکھنے کی بڑی کوشش کی ہے، اگر اس مذہب کو امریکی یہودیوں، عالمی صیہونیت اور بعض اسلام مخالف قوتوں کی پشت پناہی حاصل نہ ہوتی تو یہ کب ختم ہو چکا ہوتا۔

www.kitabosunnat.com

[1] "برنس دالغوركي" (ص: ٧٦، ٧٧).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "